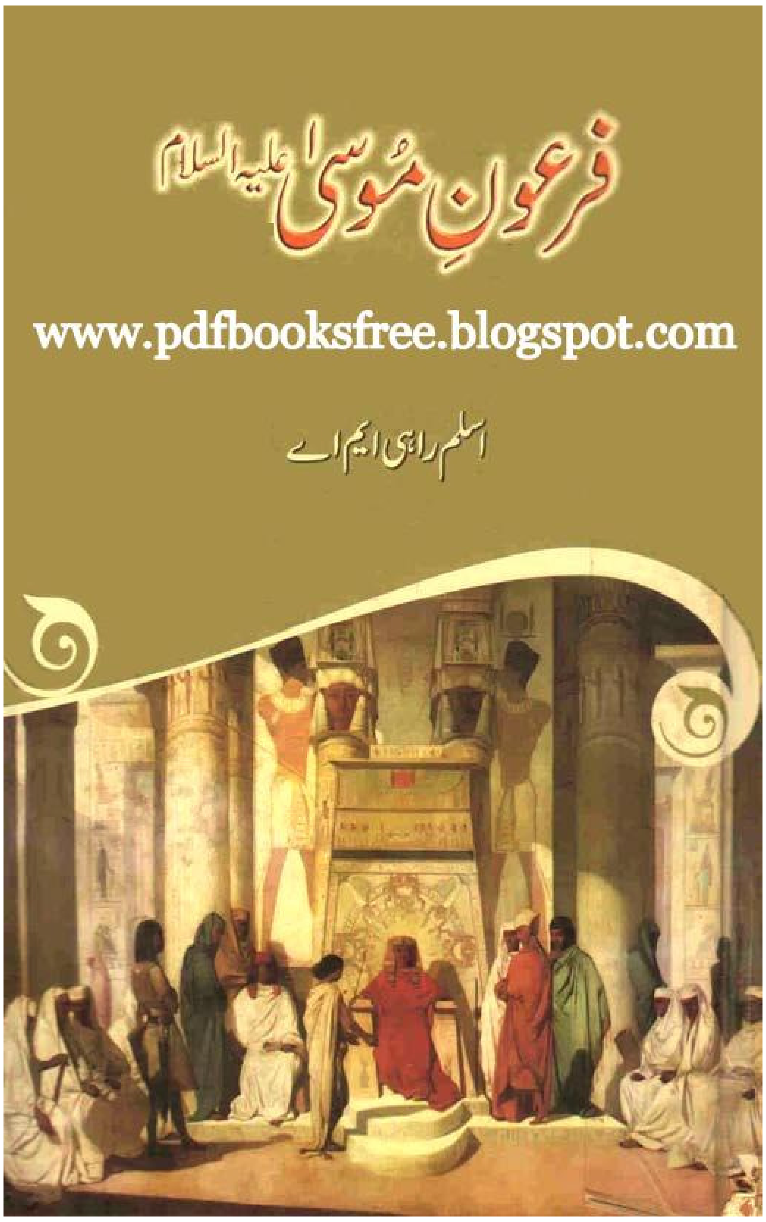

معیاری اور خوبصورت کتابیں
باہتمام محمد علی قریشی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

باراوّل 2011ء
مطبع .... نیئر اسد پریس لاہور
کمپوزنگ .... کلاٹمکس گرافکس
قیمت .... -/400روپے

تیرھویں صدی قبل مسیح کے اُس گرم ترین دن کا سورج غروب ہونے کے لئے جھک رہا تھا۔

ایسے میں مصر کا فرعون رعمسیس اپنے مرکزی شہر ممفس میں دریائے نیل کے کنارے قصر میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اُس کا دربان اُس کے کمرے کے دروازے کے سامنے نمودار ہوا۔ اُس دربان کے ہاتھ میں ایک عصا تھا جو اُس کے قد کے برابر تھا اور جس کا اوپری حصہ سانپ کے پھن کی مانند تھا۔ دروازے کے سامنے جانے کے بعد اُس دربان نے اپنے آپ کو اپنے عصا سمیت خوب زمین کی طرف جھکایا، پھر سیدھا کھڑا ہوا اور فرعون رعمسیس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''خداوند! شمال کی سیتانی سلطنت کی طرف سے ایک سفیر آیا ہے۔ اُسے سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا نے کسی خاص مقصد اور کسی منصوبہ بندی کے تحت آپ کی خدمت میں روانہ کیا ہے۔ اگر حکم ہو تو اُسے پیش کروں۔'' اپنے دربان کے ان الفاظ کے جواب میں رعمسیس نے کچھ سوچا۔ اُس کے بعد فرعون رعمسیس اپنے دربان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''وقت ضائع کئے بغیر اُسے ہمارے پاس لے کر آؤ۔''

اس پر اُس دربان نے پھر پہلے کی طرح رعمسیس کو تعظیم دی۔ پھر وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اُس سفیر کو لے کر آیا جس کا ذکر اُس نے فرعون سے کیا تھا۔ اُس سفیر نے بھی آکر دربان ہی کے انداز میں رعمسیس کو تعظیم دی۔ رعمسیس نے اُسے آگے آنے کے لیے کہا۔ چنانچہ وہ سفیر آگے بڑھا اُسے مخاطب کر کے رعمسیس نے پوچھا۔

''میرے دربان نے مجھے بتایا ہے کہ تجھے سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا نے میری طرف روانہ کیا ہے! کہو، کیا معاملہ ہے؟ کیا اُسے کسی کام کے سلسلے میں میری مدد کی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ضرورت ہے؟"

اس پر وہ سفیر بڑی نرمی اور انکساری میں کہنے لگا۔

"آپ کا اندازہ درست ہے مصر کے عظیم بادشاہ۔ شمال کی طرف سے ایک ایسا طوفان اٹھ رہا ہے جو اپنے سامنے آنے والی سیتانیوں، بابلیوں، عیلامیوں اور دوسرے حکمرانوں کی سلطنت کو پامال کرتا ہوا صحرائے سینا کا رُخ کرے گا۔ عظیم بادشاہ! اگر اُس طوفان کا رُخ نہ موڑا گیا، اُس کے سامنے بندھ نہ باندھا گیا تو پھر شمال کی سلطنتوں کو تباہ و برباد کرنے کے بعد وہ طوفان مصر کے لئے بھی خطرے کا پیش خیمہ بن جائے گا۔" وہ سفیر جب خاموش ہوا، تب فرعون رعمسیس جستجو بھرے انداز میں اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا کہ تم کس طوفان کی طرف اشارہ کر رہے ہو۔ کھل کر کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو!؟"

اس پر وہ سفیر پھر رعمسیس کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"مالک! اناطولیہ کے میدانوں میں گمنامی کی زندگی بسر کرنے والے، حتی ایک بہت بڑی طاقت اور قوت بن چکے ہیں۔ انہوں نے اناطولیہ کے وسیع میدانوں کے علاوہ اُس سے ملحقہ شمال مشرقی علاقوں پر بھی قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب اُن کے دستے ہم سیتانیوں کے علاقوں پر بھی گاہے گاہے حملہ آور ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اگر اُن کے اِن حملوں کو روکا نہ گیا تو وہ ایک بڑا حملہ کر کے سیتانیوں کی سلطنت کو تباہ کر دیں گے۔ اس لئے کہ سیتانی تعداد اور قوت میں اُن سے کم ہیں۔ اس وقت وہ گاہے گاہے حملہ آور اس لئے ہو رہے ہیں کہ وہ سیتانیوں کے علاوہ سیتانیوں کی سلطنت کے ہمسائیوں کی طاقت اور قوت کا اندازہ لگا رہے ہیں...... مصر کے عظیم بادشاہ! اس وقت حتی اپنے سامنے دو ہدف رکھتے ہیں اور اُن دو اہداف کو حاصل کرنے کے بعد وہ تیسرے ہدف کی طرف بڑھیں گے اور تیسرے کے بعد چوتھے کی طرف بڑھیں گے۔"

"کون سے اہداف؟" فرعون نے غور سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

اس پر وہ سفیر پھر بولا اور کہنے لگا۔

"اے بادشاہ! حتیوں کا پہلا ہدف ہم سیتانی ہوں گے۔ اُن کا دوسرا ہدف بابل کے سامی حکمران ہوں گے۔ اُن کا تیسرا ہدف عربوں کی عیلامی سلطنت ہوگی جن کا

ی شہر شوش ہے اور ان تین اہداف کو حاصل کرنے کے بعد اے بادشاہ، حتی ایسا ین، ایسی طاقت اور قوت پکڑیں گے کہ وہ چوتھے ہدف کے طور پر آپ کے علاقوں کا لریں گے۔

اے بادشاہ! ان حالات میں ہمارے بادشاہ متی وزا نے مجھے سفیر بنا کر آپ کی ت میں روانہ کیا ہے تاکہ آپ سے یہ گزارش کی جائے کہ حتیوں کا مقابلہ کرنے کے یتانیوں کی مدد کی جائے۔ اے بادشاہ! اس سلسلے میں سیتانی اور بابل کے کاسی رانوں کے درمیان صلاح مشورہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ دونوں حکومتیں چاہتی ہیں کہ اس لے میں آپ سے مدد لی جائے تاکہ حتیوں کے حملوں کا سد باب کیا جا سکے۔ حتیوں نے د بار ہمارے علاقوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی لیکن ہمارے ایک سالار نے جرأت دی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں پسپا کر دیا۔ اُس کے بعد اُنہوں نے بابل کے اقوں کو کئی بار ہدف بنانا چاہا لیکن بابل کے علاقوں کے سپہ سالار ہزال جو ابھی نوعمر نے کمال جرأت مندی کا ثبوت دیا اور اُس نے حملہ آور حتیوں کو اپنے مقاصد میں میاب نہیں ہونے دیا۔

میں آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ یہ حتیوں کے ابتدائی حملے ہیں اور ان ملوں کے دوران وہ بابل اور سیتانیوں کی طاقت اور قوت کا اندازہ لگا رہے ہیں۔ ب وہ اندازہ لگا چکیں گے تو پھر فیصلہ کن انداز میں اپنے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے ترک تاز شروع کر دیں گے۔"

یہاں تک کہنے کے بعد وہ سفیر جب خاموش ہوا، تب کچھ دیر تک فرعون رعمسیس ہری سوچوں میں ڈوبا رہا۔ پھر سیتانی سلطنت کے سفیر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"مطمئن رہو، ہمارے مرکزی شہر ممفس میں تین دن قیام اور آرام کرو۔ اس وران ہم ایک ایسا لشکر تیار کریں گے جو تمہارے ساتھ شمال کا رُخ کرے گا۔ سیتانیوں ور بابلیوں کے ساتھ مل کر حتیوں کی طاقت اور قوت اور اُن کے حملوں کا مقابلہ کرے گا۔"

فرعون رعمسیس کے اِن الفاظ پر سیتانیوں کا وہ سفیر خوش ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ سیس نے اپنے دربان کو مخاطب کیا۔

"اس سفیر کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ اس کے قیام اور طعام کا عمدہ انتظام کرو۔ یہ

تین دن ہمارے ہاں ایک محترم مہمان کی حیثیت سے رہے گا۔ اس کے ساتھ ہی اپنے سالاروں میں سے حوتمس اور سیرم دونوں کو میرے پاس بھیجو۔"

فرعون کا یہ حکم پا کر اُس کا دربان اُس سفیر کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فرعون کے دونوں بڑے سالار حوتمس اور سیرم دونوں اُس کمرے کے دروازے پر نمودار ہوئے۔ فرعون کو اُنہوں نے تعظیم دی۔ اُن کی تعظیم کا جواب دیتے ہوئے فرعون نے انہیں اپنے سامنے خالی نشستوں پر بیٹھنے کے لیے کہا۔ دونوں سالار آگے بڑھ کر بیٹھ گئے۔ اُس کے بعد جو پیغام سیتانی سلطنت کا سفیر لے کر آیا تھا، اُس کی تفصیل رعمسیس نے اپنے دونوں سالاروں سے کہی۔ اُس کے بعد رعمسیس کچھ دیر تک اپنے اُن دونوں سالاروں کے ساتھ صلاح مشورہ کرتا رہا۔ پھر یہ طے پایا کہ ایک لشکر مصری سالار سیرم کے حوالے کیا جائے گا اور تین دن بعد اُس لشکر کو لے کر سیرم سیتانی سلطنت کے سفیر کے ساتھ شمال کی طرف روانہ ہو جائے گا۔

یہ معاملہ طے ہونے کے بعد دونوں بڑے سالار حوتمس اور سیرم لشکر کی تیاری کے لئے رعمسیس کے پاس سے اُس کی طرف سے اجازت ملنے پر اٹھ کر چلے گئے تھے۔

❁

دربان سیتانیوں کے سفیر کو ممفس شہر کے شاہی مہمان خانے میں لے کر گیا اور اُس کے قیام کا بندوبست کیا۔ جب وہ اُس کے لئے کھانے کا اہتمام کرنے کے لیے نکلنے لگا، تب سفیر نے اُس دربان کو مخاطب کر کے روکا۔ دربان مڑ کر جب اُس کے پاس آیا تب سفیر نے اُسے مخاطب کیا۔

"میرے عزیز! تمہاری ان سرزمینوں میں داخل ہونے کے بعد میں نے تمہارے ہاں اونچے اونچے مخروطی اور بڑے بڑے مینار دیکھے تھے۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیوں بنے ہیں اور ان کی کیا افادیت ہے۔ کیا تم ان سے متعلق مجھے کوئی تفصیل کہو گے۔"

اس پر وہ مصری دربان مسکرایا اور کہنے لگا۔

"یہ چیزیں جو تم نے دیکھی ہیں، جنہیں تم اونچے اونچے مخروطی ٹیلے کہتے ہو، یہ اہرام ہیں۔ یاد رکھنا مصر میں یہ اہرام دو وجوہات کی بنا پر تعمیر کئے جاتے ہیں: پہلا یہ کہ بادشاہ اپنے لئے اہرام تعمیر کرتا ہے اور اس اہرام کے اندر اُس کی لاش کو حنوط کر کے رکھا

جاتا ہے۔ اُس کے علاوہ اُس کے سارے خاندان کی لاشیں بھی اُسی کے سے انداز میں نوط کر کے رکھی جاتی ہیں۔ اکثر اہرام میں بادشاہوں کے خزانے، مال و دولت اور دوسرا تی سامان بھی رکھا جاتا ہے۔ یہ اہرام تعمیر کرنے کی ایک وجہ ہے اور ان اہرام کو تعمیر رنے کی دوسری وجہ دریائے نیل ہے۔" دربان کے ان الفاظ پر سیتانی سفیر چونکا اور لنے لگا۔

"میں دریائے نیل کو اچھی طرح دیکھ چکا ہوں لیکن ان بڑے بڑے میناروں کو نہیں تم اہرام کہتے ہو، تعمیر کرنے میں دریائے نیل کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟" اس پر بان پھر مسکرایا اور کہنے لگا۔

"سنو، میں تمہیں اس کی تفصیل بتاتا ہوں۔"

اس پر وہ سفیر غور سے دربان کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ یہاں تک کہ دربان سفیر کو ناطب کر کے کہنے لگا۔

"میرے عزیز بھائی! یوں جانو، ہماری یہ سرزمین جسے مصر کہتے ہیں، یہ دریائے ل کا تحفہ ہے۔ یہ بات پہلے زمانے میں بھی صحیح تھی اور آج بھی صحیح ہے۔ دریائے نیل کا پانی مصریوں کے لئے آبِ بقا سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ اس خطے میں بارشیں نہیں ہوتیں اور لوگوں کی زندگی کا دارومدار اسی دریا پر ہے اور وہ اسی دریا کا پانی پیتے ہیں۔

"یہی دریا ان کی زمینوں کو زرخیز بناتا ہے، آب پاشی کے لئے پانی فراہم کرتا ہے، اُن کی نقل و حرکت کے لئے سب سے آسان ذریعہ بھی وہی ہے۔ یہ دریا اگر سوکھ جائے تو مصریوں کے لئے جینا محال ہو جائے۔ دوسرے ملکوں میں تو عام طور پر ایک سے زائد بڑے دریا اور کئی چھوٹی چھوٹی ندیاں ہوتی ہیں لیکن مصر کا واحد دریا نیل ہی ہے۔"

یہاں تک کہنے کے بعد وہ دربان رُکا، اُس کے بعد سفیر کو مخاطب کرتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

"میرے بھائی! یہ دریا جنوب میں یوگنڈا کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے اور افریقہ کے ق و دق صحرائے اعظم میں ایک آبی لکیر بناتا ہوا بحرِ روم میں گر جاتا ہے۔ مصری سرحد یں داخل ہونے پر دریائے نیل پانچ سو میل تک کی خشک اور اونچی سطح مرتفع کے درمیان رتا ہے جو زیادہ چوڑا نہیں۔ لہٰذا وہاں کے باشندے اسی تنگ وادی میں رہنے پر مجبور

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ہیں۔ البتہ جب دریا ہمارے اس مرکزی شہر ممفس کے پاس پہنچتا ہے تو پہاڑیاں دور ہٹ جاتی ہیں، وادی بہت کشادہ ہو جاتی ہے، آگے بڑھ کر دریا کی کئی شاخیں بن جاتی ہیں اور دریا کا پانی ان شاخوں میں بٹ کر چار سو میل لمبے ڈیلٹا کو سیراب کرتا ہے۔ ڈیلٹا کا علاقہ دراصل اُس مٹی سے بنا ہے جو دریائے نیل اپنے ساتھ بہا کر لاتا ہے۔ اس مٹی کا رنگ سیاہ ہے اور وہ جنوبی خطے کی نسبت زیادہ زرخیز ہے۔ جب تک مصر میں متحدہ بادشاہت قائم نہیں ہوئی تھی اور اُس وقت شمال اور جنوب میں مختلف حکومتیں تھیں، اُن دنوں شمال اور جنوب کی ریاستیں اسی ڈیلٹا کی خاطر ہی اکثر آمادۂ جنگ رہتی تھیں اور یہ آج سے کئی ہزار سال پہلے کی بات ہے۔

''میرے بھائی! تو نے اپنی سرزمینوں کے دریاؤں دجلہ اور فرات کو دیکھ رکھا ہوگا۔ نیل اُن کے برعکس بڑا شائستہ، قابلِ اعتبار اور نرم رو دریا ہے۔ اگست کے مہینے میں جب وسطی افریقہ کے پہاڑوں پر بارش شروع ہوتی ہے تو دریا آہستہ آہستہ چڑھنے لگتا ہے۔ بارش کا یہ پانی ستمبر کو اسوان پہنچتا ہے اور اکتوبر کے قریب قاہرہ تک آتا ہے اور کیا مجال جو ان معمولات میں کوئی فرق آجائے۔ اگر فرق آجائے تو ملک میں قحط پڑ جاتا ہے۔

''سیلاب آتا ہے تو دریائے نیل کی ساحلی زمین میلوں تک پانی سے ڈھک جاتی ہے۔ دو تین مہینوں کے بعد جب دریا اترتا ہے تو زمین پر اپنے پیچھے مٹی کی نہایت زرخیز ایک تہہ چھوڑ جاتا ہے اور اسی زرخیز مٹی پر کاشت ہوتی ہے۔ بقیہ مصر یوں جانو بے آب و گیاہ ریگستان ہے۔ میرے بھائی، مصر کے لوگ اس دریا کی فیض رسانیوں کا جتنا احسان مانیں کم ہے اور میں تم سے یہ بھی کہوں کہ ابتدائی دور میں مصری دریا کے بہاؤ کی سمت منہ کر کے عبادت کیا کرتے تھے کیونکہ وہ اس دریا کو اپنا رزاق سمجھتے تھے۔

''بھائی سن! دریا میں جب طغیانی آتی ہے تو یہ طغیانی دریائے نیل کے دونوں کناروں سے باہر میلوں تک پھیل جاتی ہے۔ پانی کے اس سیلابی ریلے اور پھیلاؤ کی وجہ سے کسان اور کاشت کار اپنی فصلیں کاشت نہیں کر سکتے اور انہیں یہ تین مہینے بالکل بے کار رہنا پڑتا ہے۔ چنانچہ مصر کے حکمرانوں نے یہ طریقہ اپنا رکھا ہے کہ کسانوں کو مصروف رکھنے کے لئے اور انہیں خوراک مہیا کرنے کے لئے ان تین مہینوں کے دوران اہرام تعمیر کئے جانے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسا مصر کے فرعون اس لئے کرتے

ہیں، اگر تین مہینے نیل سیلابی حالت میں رہے اور کسان بے کار پڑے رہیں، اس طرح وہ بے کار کسان بھوک اور قحط کا شکار ہو کر مصر کے اندر ہنگامہ آرائی اور قتل و غارت گری اور لوٹ مار کا بازار بھی گرم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ان کسانوں کو مصروف رکھنے کے لئے اور انہیں بھوک اور گرسنگی سے بچانے کے لئے مصر کے فرعون یہ اہرام تعمیر کرنا شروع کر دیتے ہیں تاکہ اس میں کام کرنے والے کسانوں کو اُن کا معاوضہ ملے اور دریائے نیل کی سیلابی حالت کے تین مہینوں کے دوران وہ اپنی روزی کما سکیں۔'' یہاں تک کہنے کے بعد وہ دربان سفیر کے کھانے کا اہتمام کرنے کو چلا گیا تھا۔

بہرحال، اُس سیستانی سفیر نے اس ممفس شہر کے شاہی مہمان خانے میں قیام کر لیا تھا۔ جہاں تک ممفس شہر کا تعلق ہے تو یہ مصر کا بڑا قدیم شہر تھا جس وقت مصر پر تین حکومتیں تھیں: ایک شمالی، ایک وسطی اور ایک جنوبی۔ مصر میں تب وسطی مصر کے بادشاہ مینس نے چار ہزار سات سو ستر قبل مسیح ایک بہت بڑا لشکر تیار کر کے جنوبی مصر کے حکمران سائت پر حملہ کیا۔ سائت کو اُس نے شکست دی اور یوں مینس نے جنوبی مصر پر بھی قبضہ کر لیا۔ اب وسطی اور جنوبی حصوں پر اُس کا قبضہ ہو گیا تھا۔ اُس کے بعد وہ شمالی مصر پر حملہ آور ہوا اور اُسے بھی اپنی مملکت میں شامل کر لیا۔ یوں پہلی بار مصر میں ایک متحدہ بادشاہت قائم ہوئی اور اُسی بادشاہ مینس نے ممفس شہر کو اپنا دارالسلطنت بنایا۔ آج کل ممفس دریائے نیل کے دامن میں قاہرہ سے پندرہ میل جنوب میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے لیکن اب سے چھ ہزار سال پہلے مصر کا دارالسلطنت ہونے کے باعث اس شہر کو وہی اہمیت حاصل تھی جو حمورابی کے عہد میں بابل کو حاصل ہوا کرتی تھی۔

بہرحال، تین یوم کے بعد اُس سیستانی سفیر کے ساتھ مصر کے فرعون رعمسیس نے اپنا ایک لشکر شمال کی طرف روانہ کیا۔ اس لشکر کا سالارِ اعلیٰ اُس کا کماندار سیرم تھا۔ چنانچہ سیرم لشکر لے کر حتیوں کی یلغار کو روکنے کے لئے بڑی تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ اُس سفیر کے ہمراہ شمال کی طرف بڑھا تھا۔

جہاں تک مصر کے فرعون رعمسیس کا تعلق تھا تو یہ مصر کے انیسویں حکمران خاندان کا تیسرا بادشاہ تھا۔ اس خاندان کا پہلا بادشاہ رعمسیس کا باپ تھا۔ اُس کا نام بھی رعمسیس تھا جو تاریخ کے اوراق میں رعمسیس اوّل کے نام سے مشہور ہوا۔ رعمسیس اوّل کے مرنے کے بعد اُس کا بھائی سیتی فرعون کی حیثیت سے مصر کے تخت و تاج کا مالک بنا اور جب سیتی مر گیا۔ تب یہ رعمسیس مصر کا فرعون ہوا۔ اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اسی رعمسیس ہی کے دور میں ہوئی تھی۔ بہرحال، رعمسیس نے اپنے سپہ سالار سیرم کی کمانداری میں ایک خاصا بڑا لشکر شمال کی طرف روانہ کیا تھا۔ چونکہ سیستانیوں اور بابل کی کاسی قوم نے حتیوں کے خلاف رعمسیس سے مدد طلب کی تھی۔ رعمسیس دو وجوہات کی بنا پر اس مدد کے لئے تیار ہوا: پہلی یہ کہ اُسے خدشہ تھا کہ اگر سیستانی اور کاسی حکمران حتیوں کے سامنے سرنگوں ہو گئے تو پھر حتی اتنی طاقت اور قوت پکڑ جائیں گے کہ براہِ راست وہ صحرائے سینا سے ہوتے ہوئے، مصری حدود کو پامال کرنا شروع کر دیں گے۔

سیستانیوں اور کاسیوں کی مدد کرنے کے لئے رعمسیس کی رضامندی کی ایک دوسری بڑی وجہ بھی تھی اور وہ یہ تھی کہ ماضی میں نہ صرف یہ کہ سیستانیوں کی لڑکیاں فرعونوں کے حرم میں رہیں تھیں بلکہ بابل کے کاسی حکمرانوں کی کچھ لڑکیاں بھی بابلی حکمرانوں سے بیاہی گئی تھیں۔ چونکہ مصر کے ساتھ سیستانی اور کاسیوں کا ایک ازدواجی تعلق رہا تھا جس کی بناء پر رعمسیس بخوشی سیستانی اور کاسیوں کی مدد کے لئے تیار ہو گیا۔

جہاں تک سیستانی سلطنت کا تعلق ہے تو یہ لگ بھگ پندرہ سو قبل مسیح کے آس پاس قائم ہوئی۔ سیستانی سلطنت مختلف اقوام کا ایک مجموعہ تھا۔ اس میں بہت سی نمایاں اور جنگجو قومیں شامل تھیں جنہوں نے مل کر ایک طاقتور سلطنت قائم کر لی تھی اور یہ سلطنت بقول مؤرخین اس درجہ طاقتور بن گئی تھی کہ ایک وقت میں اس کی حدیں بحر روم سے ایران تک اور شمال میں وہ سارے مقامات جن پر بعد میں آشوری قوم نے حکمرانی کی، ان کی مملکت میں شامل تھے۔ سیستانیوں کا مرکزی شہر اشوکانی تھا اور مؤرخین کا خیال ہے

کہ یہ مقام اسی جگہ تھا جسے آج کل فخاریہ کہتے ہیں۔ اور یہ دریائے خابور کے کنارے تل حلاف اور حران شہر کے مشرق میں ہے۔

مصری لوگ سیستانی سلطنت کو نہارین بھی کہہ کر پکارتے تھے۔ غالباً یہ وہی سرزمین ہے جسے تل العمارنہ میں کھدائی کے دوران ملنے والی تختیوں میں سوبارتوں یعنی سوباریوں کی سرزمین لکھا گیا تھا۔

سیستانیوں کی آبادی بہت بڑھ گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے اپنی طاقت اور قوت میں بھی خوب اضافہ کیا تھا۔ سیستانیوں کا طاقتور بادشاہ توشرت تھا جس نے سیستانیوں کی سلطنت کو اپنے عروج پر پہنچا دیا تھا۔ اسی توشرت نے مصر کے فرعون آمون حوتب ثالث اور آمون حوتب رابع کے نام خطوط بھی لکھے۔ یہ خطوط تیرہ سو پچھتر اور تیرہ سو پچاسی قبل مسیح کے دوران لکھے گئے تھے اور مصر میں تل العمارنہ کے نام پر جو کھدائی ہوئی ہے، وہاں سے جو تختیاں ملی ہیں، اُن لوحوں پر ان خطوط کے مضامین واضح ہوتے ہیں۔ یہ خطوط پرانی عکادی زبان میں تھے جو اُس زمانے میں بین الاقوامی زبان خیال کی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ اسی سیستانی سلطنت کے عظیم بادشاہ توشرت کی ایک بیٹی مصر کے فرعون حوتب ثالث کے حرم میں بھی تھی اور اس لڑکی کی شادی حوتب ثالث سے ہوئی تھی اور حوتب ثالث کی وفات پر اسی توشرت کی لڑکی سے مصر کے فرعون آمون حوتب رابع نے شادی کر لی تھی۔

کھدائی کے دوران جو مواد ملا ہے، اُس میں ایک خط بھی ملا ہے جو سیستانیوں کے بادشاہ توشرت نے مصری فرعون آمون حوتب ثالث کے نام لکھا تھا۔ اُس خط کا مضمون کچھ اس طرح تھا:

''میرے بھائی عظیم الشان بادشاہِ مصر کے نام!

میرا داماد جو مجھ سے محبت رکھتا ہے، میں اُس سے محبت رکھتا ہوں۔

توشرت جو عظیم الشان بادشاہ اور تیرا خسر ہے اور کہتا ہے، وہ تیرا محبّ ہے، سیستان کا بادشاہ ہے، تیرا بھائی ہے۔

میں بخیریت ہوں، اُمید ہے تو بھی بخیریت ہو گا، تیرے عیال باخیریت ہوں گے۔ میری بہن، تیری دوسری بیویاں، تیرے بیٹے، تیرے جنگی رتھ، تیرے گھوڑے، تیری فوج، تیری سرزمین، تیرے تمام مقبوضات، تجھ پر بہت بہت سلام۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

چودھویں قبل مسیح میں سیتانی سلطنت کی حالت پھر نازک تر ہوگئی تھی۔ شمالی جانب حتیوں کی قوت ابھر رہی تھی، جنوبی جانب مصری سلطنت کی حدود وسیع ہو رہی تھیں۔ سیتانی سلطنت کے نامور اور طاقتور بادشاہ توشرت کے دور ہی میں حتیوں نے سیتانی سلطنت کے علاقوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے لوٹ مار کا بازار گرم کردیا تھا اور توشرت کی وفات کے بعد جب اُس کا بیٹا متی وزا سیتانیوں کا بادشاہ ہوا، تب بھی حتی سیتانیوں کے خلاف ترک تاز اور حملے جاری رکھے ہوئے تھے۔ یہی سیتانیوں کا بادشاہ متی وزا تھا جس نے اپنا قاصد بھیج کر مصر کے فرعون رعمسیس سے حتیوں کے خلاف مدد طلب کی تھی۔

جہاں تک حتی قوم کا تعلق ہے تو مؤرخین لکھتے ہیں کہ حتیوں کے جو خدوخال یادگاروں میں محفوظ ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شمال کی ایک قوم حوریوں سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ لوگ اصلاً اناطولیہ کے علاقے سے تعلق رکھتے تھے جسے دریائے ہالیس کا علاقہ کہا جاتا تھا اور اناطولیہ کے بجائے وہ اپنے وطن کا نام حتی بتاتے تھے اور ان کے مرکزی شہر کا نام متوشاش تھا۔ متوشاش کے معنی ہیں حتیوں کا شہر۔ آج کل اسے بوغازکوئی کہتے ہیں جو انقرہ شہر سے نوے میل مشرق میں ہے۔

متی عبرانی کا لفظ ہے۔ کہتے ہیں ابتداء میں ان حتیوں کا مرکزی شہر کشار شہر تھا جس کا سراغ اب تک نہیں لگایا جاسکا۔

حتیوں نے پہلے پہل ایک ہزار پانچ سو پچانوے قبل مسیح میں ایک نمایاں جنگی کارنامہ سرانجام دیا اور وہ تاریخ کے شہ نشین پر نمودار ہوئے۔ یعنی ان کے ایک بادشاہ مرشلس اوّل نے بابل پر حملہ کیا، اسے لوٹا اور وہاں کے پہلے حکمران خاندان کا خاتمہ کردیا جس سے حمورابی کا تعلق تھا۔

اس مرشلس نے جلیا یعنی حلب بھی فتح کرلیا تھا اور اُسے تباہ کر ڈالا تھا۔ اس سے بڑھ کر حلب کے باشندوں کو قید کرلیا۔ حدد اور دوسرے شامی دیوتاؤں کو مالِ غنیمت کے طور پر اپنے مرکزی شہر متوشاش بھیج دیا جسے اُس نے اپنا دارالحکومت بنالیا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنا پہلا دارالحکومت کشار ترک کردیا تھا۔

اُن دنوں جلیا یعنی حلب شہر نہ صرف حدد دیوتا کی پوجا کا مرکز تھا، بلکہ ایک سلطنت کا بھی مرکز تھا جسے یمحاص کہتے تھے۔ جس زمانے کا یہ ذکر ہے، اس سے ذرا پہلے یری

نام کا شخص یمحاص کا حکمران تھا اور بیس چھوٹی چھوٹی ریاستیں اس کے تابع ہوا کرتی تھیں۔ اسی دور میں تاریخ کے اوراق میں پہلی بار دمشق کا ذکر ملتا ہے۔

اُس کے بعد حتیوں پر زوال طاری ہوا۔ بابل جو انہوں نے فتح کیا تھا، وہ اُن سے کاسی نام کی ایک قوم نے چھین لیا اور حتیوں کو اُن کے علاقوں میں محدود کردیا۔

حتیوں کی سلطنت کے عروج کا دوسرا دور چودہ سو پچاس سے بارہ سو قبل مسیح تک قائم رہا۔ اس عروج کی ابتداء حتیوں کے بادشاہ شوبیلولیوما کے تحت اپنے کمال کو پہنچی۔ اس شوبیلولیوما نے سیتانی سلطنت پر حملوں کی ابتدا کردی تھی اور دوسری طرف اُس نے جبلہ شہر کو بھی اپنا ہدف بنانا شروع کردیا تھا۔ اس لئے کہ جبلہ کی بندرگاہ سے مصریوں کو لبنان کی لکڑی جاتی تھی اور وہ لکڑی مصریوں کے ہاں اُن کے جہازوں اور دوسرے کاموں میں استعمال ہوتی تھی۔

اس بادشاہ کی حکومت کے آخری دور میں حتی سلطنت مغربی ایشیاء کی نہایت قوی اور طاقتور سلطنت بن چکی تھی۔

اس حتی بادشاہ شوبیلولیوما نے صرف جنگی قوت کے استعمال کو کام میں نہیں لیا بلکہ حسن تدبیر سے کام لیتا رہا۔ مثلاً ایشیائی علاقوں کو مصر کے خلاف بغاوت پر اُکسا دیتا تھا۔ لبنان اور اُس کے ملحقہ علاقوں کے امیروں کو اُس نے فرعون کے اتحاد سے علیحدہ کردیا۔ ان تدبیروں میں اُسے پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ ایک آموری قوم کو بھی اس نے مصریوں کے خلاف ابھارا۔ اُن دنوں مصر پر فرعون اخناتون کی حکومت تھی۔ اخناتون کیونکہ دوسرے بہت سے کاموں میں مصروف رہا تھا، لہٰذا اُسے حتیوں کے بادشاہ شوبیلولیوما کی ان سازشوں اور اُس کی پیش قدمیوں سے متعلق عملی کام کرنے کی کوئی مہلت ہی نہ ملی تھی۔

مصر کے فرعون اخناتون کے دور میں شوبیلولیوما نے کافی معلومات حاصل کیں۔ فرعون اخناتون کا تعلق مصر کے اٹھارویں حکمران خاندان سے تھا۔

چنانچہ اٹھارویں خاندان کی حکومت ختم ہوئی اور انیسواں شاہی خاندان حکمران بنا جس کا پہلا بادشاہ رعمسیس اوّل تھا۔ تب اس خاندان نے حتیوں کے خلاف کارروائیوں کی ابتداء کی۔ انیسویں خاندان کا پہلا بادشاہ رعمسیس اوّل صرف ایک ہی سال حکومت کرسکا۔ کوئی نمایاں کام سرانجام نہ دے سکا۔ اُس کے بعد اُس کا بھائی سیتی مصر کا

حکمران بنا۔ اُس کے دور میں بھی کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ اب رعمسیس ثانی مصر کا فرعون بنا تھا اور اُس نے حتیوں سے ٹکرانے کا عزم کرلیا تھا۔ دوسری طرف حتیوں کا پیش قدمی کرنے والا اور دوسری قوموں سے ٹکرانے والا بادشاہ شوبیلولیوما مر چکا تھا اور اب اُس کی جگہ اُس کا بیٹا موتلش حتیوں کا حکمران ہوا اور اسی موتلش کی پیش قدمیوں کو روکنے کے لئے رعمسیس نے اپنے سالار سیرم کو ایک لشکر دے کر سیتانیوں اور کاسیوں کی مدد کے لئے روانہ کیا تھا۔

جہاں تک کاسی قوم کا تعلق ہے تو یہ ایران کے مغربی علاقوں کے رہنے والے لوگ تھے۔ بنیادی طور پر یہ کرد تھے اور کاسی یا تاریخ کے اوراق میں کاسو کردستان کے پہاڑوں میں رہتے تھے۔ انہوں نے بابل فتح کر کے کاسیہ سلسلے کی بنیاد ڈالی۔ انہی کاسیوں پر حتی بادشاہ کا لشکر بابل پر حملہ آور ہوا اور کاسیوں سے بابل چھین کر اُس نے بابل پر قبضہ کرلیا تھا۔

بہرحال، بقول مؤرخین کاسی یا کاسو وہ لوگ تھے جو کرمان شاہاں کے نزدیک کردستان کے پہاڑوں میں رہتے تھے۔ انہوں نے بابل فتح کرکے کاسیہ سلسلے کی بنیاد رکھی۔ بابل پر ان کی حکومت سترہ سو سینتالیس سے گیارہ سو تہتر قبل مسیح تک قائم رہی۔ جن دنوں حتیوں کے بادشاہ موتلش کا لشکر بابل اور سیتانی سلطنت کے خلاف ترک تاز اور یلغار کر رہا تھا، اُن دنوں بابل میں کاسیوں کے بادشاہ کا نام برنابورش تھا اور اسی برنابورش سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا نے اپنا قاصد حتیوں کے خلاف مدد حاصل کرنے کے لئے رعمسیس کی طرف روانہ کیا تھا اور رعمسیس کا لشکر اب اپنے سالار سیرم کی سرکردگی میں مصر کے قدیم اور مرکزی شہر ممفس سے نکل کر شمال کی طرف بڑھا تھا۔

❀ ❀ ❀

رعمسیس کا سالار سیرم ایک روز سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی کے باہر نمودار ہوا۔ اشوکانی نام کا یہ شہر دریائے خابور کے کنارے واقع تھا اور دریائے خابور حران اور نینوا شہروں کے درمیان بلندیوں سے اترتا ہوا جنوب مغرب کی طرف بہتے ہوئے دریائے فرات میں جا گرتا تھا۔ سیرم جب اپنے لشکر کے ساتھ اشوکانی شہر کے نواح میں پہنچا تو سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا اور اُس کے سالاروں اور امراء نے شاندار انداز میں رعمسیس کے سالار اور لشکر کا استقبال کیا۔ یہ دیکھ کر رعمسیس کا سالار سیرم بہت خوش ہوا کہ اُس کی آمد سے پہلے ہی سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا نے شہر سے باہر نئے اور عمدہ خیمے نصب کر رکھے تھے۔ خیموں کے اندر ضرورت کی ہر شے مہیا تھی۔ چونکہ سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا کے مخبر رعمسیس کے لشکر کی نقل و حرکت سے متعلق باقاعدہ اُسے اطلاع کرتے رہے تھے۔ لہٰذا سیرم جب اپنے لشکر کو لے کر وہاں پہنچا تو ان کی خیمہ گاہ نصب ہوچکی تھی۔ پورے لشکر کے لئے کھانا تیار تھا۔ چنانچہ متی وزا نے پہلے لشکر کے کھانے کا اہتمام کیا اور اُس کے بعد لشکریوں کو آرام کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اُس کے بعد رعمسیس کا سالار سیرم سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا اور سالاروں کے ساتھ اپنے خیمے میں داخل ہوا تاکہ حتیوں کے خلاف اپنے کام کی ابتداء کرنے کے لئے اُن سے مشورہ کیا جائے۔

جب سب لوگ خیمے میں بیٹھ گئے، تب سب سے پہلے سیرم نے سیتانی بادشاہ متی وزا کا شکریہ ادا کیا کہ اُس کی آمد سے پہلے پہلے اُس کے لشکریوں کے آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے خیمہ گاہ نصب کردی گئی تھی اور یہ کہ متی وزا نے کھانے کا بھی عمدہ انتظام کیا تھا۔ اُس کے بعد متی وزا کو مخاطب کرتے ہوئے سیرم کہنے لگا۔

''میں سب سے بڑا مقصد یہ لے کر آیا ہوں کہ حتیوں کو آپ لوگوں اور بابلیوں کی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سرزمینوں کے نزدیک نہ آنے دیا جائے۔ ہمارا بادشاہ رعمسیس چاہتا ہے کہ حتیوں کو اتنا نہ پھیلنے دیا جائے کہ آنے والے دور میں وہ سیتانیوں اور بابلیوں کو اپنا مطیع اور فرماں بردار بناتے ہوئے مصریوں کے لئے مشکلات کھڑی کر دیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد سیرم جب رکا، تب سیتانی بادشاہ متی وزا بولا اور کہنے لگا۔

"میرے عزیز! تم جانتے ہو، میں نے جو رعمسیس کی طرف قاصد بھجوایا تھا، وہ قاصد صرف میرا ہی نہیں، بابل کے بادشاہ برنابورش کا بھی پیغام لے کر گیا تھا۔ اس لئے کہ اُس قاصد کو روانہ کرنے سے پہلے حتیوں کے خلاف برنابورش کے ساتھ میری طویل ملاقات ہوئی تھی، اس لئے کہ برنابورش اپنے محافظ دستوں کے ساتھ یہاں ہمارے مرکزی شہر اشوکانی آیا تھا۔ چنانچہ ہم دونوں نے صلاح مشورہ کرنے کے بعد قاصد رعمسیس کی طرف روانہ کیا تھا۔ اس لئے کہ جہاں ہمیں حتیوں سے خطرہ ہے، وہاں بابل کے بادشاہ برنابورش کو بھی حتیوں سے خطرات لاحق ہیں۔ اس لئے کہ حتی جہاں ہم سیتانیوں کی سرحدوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، وہاں وہ بابل کی عمل داری میں بھی گھس کر ترک تاز اور لوٹ مار کا سلسلہ کرتے ہیں۔ میرا اور بابل کے بادشاہ برنابورش کا خیال ہے کہ حتی ایسا کر کے میری اور برنابورش کی عسکری طاقت کا اندازہ لگا رہے ہیں۔ جب وہ اندازہ لگا چکیں گے تو پھر ایک دم ہم دونوں پر یلغار کر کے ہمارے علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

اب تک حتیوں کو ہم نے اُن کے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ حتیوں کی اس ناکامی کے سامنے یوں جانیں تین افراد ہیں جنھوں نے حتیوں کا شاندار انداز میں مقابلہ کیا اور ہر موقع پر اُن کی یلغار اور پیش قدمی کو روکا۔"

متی وزا کے ان الفاظ پر سیرم چونکا تھا۔ متی وزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"وہ تین افراد کون ہیں جو اس سے پہلے حتیوں کی یلغار اور اُن کی ترک تاز کو روکتے رہے ہیں؟" اس پر مسکراتے ہوئے متی وزا پھر بول اٹھا۔

"اُن تین افراد میں سے دو میرے سالار ہیں اور ایک بابل کے بادشاہ برنابورش کا سالار ہے۔ اُس کے سالار کا نام ہزال ہے۔ بڑا جواں مرد، تیغ زنی میں بے مثال، جنگ کا بہترین تجربہ رکھتا ہے۔ عمر کا ابھی زیادہ نہیں ہے، آپ یوں جانیں کہ ابھی نوعمر ہی ہے۔"

اُس کے بعد باری باری اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے دو نوجوانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے متی وزا بول اٹھا۔

"اپنے جن دو سالاروں کا میں نے ذکر کیا ہے، ان میں سے ایک یہ میرے دائیں جانب ہے۔ اس کا نام سیماس ہے اور اس کا تعلق ہکسوس قبائل سے ہے۔ جو میرے بائیں جانب ہے اس کا نام طباش ہے اور یہ اموری قبائل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے کہ سیتانیوں کی سلطنت یوں جانو مختلف قبائل کا مجموعہ ہے۔"

سیرم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اپنی جگہ سے اٹھا، سیماس اور طباش کی طرف بڑھا۔ اُس کے ایسا کرنے پر سیماس اور طباش بھی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ سیرم نے پہلے آگے بڑھ کر اُن دونوں کو گلے لگایا، پُر جوش انداز میں دونوں سے مصافحہ کیا، پھر اُن دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"مجھے امید ہے کہ آنے والے دور میں تم دونوں میرے بہترین مددگار اور معاون ثابت ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ حتیوں پر ہم خوب ضرب لگائیں گے اور ماضی میں وہ جو سیتانیوں اور بابلیوں کو نقصان پہنچاتے رہے ہیں، اُس نقصان کی تلافی بھی کریں گے۔ سیماس اور طباش دونوں میرے لئے بڑے سودمند ثابت ہوں گے۔ اس لئے کہ ان علاقوں سے تم خوب واقف ہو، میری رہنمائی بھی کر سکو گے اور اس کے علاوہ تم دونوں کی میرے ساتھ حیثیت میرے چھوٹے بھائیوں کی سی ہوگی۔ اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں عمر میں مجھ سے بہت کم ہو۔"

سیرم کی اس گفتگو سے سیماس اور طباش طمانیت اور خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ سیتانی بادشاہ متی وزا پھر رعمسیس کے سالار سیرم کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

"کیا حتیوں کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے بابل کے بادشاہ برنابورش کو بھی اطلاع کرنی چاہیے کہ وہ بھی اپنے سالار ہزال کی سرکردگی میں ایک لشکر تیار رکھے۔"

اس پر سیرم کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگا۔

"آپ نے بابل کے بادشاہ برنابورش کے سالار ہزال کی بھی تعریف کی ہے اور آپ کی تعریف کی وجہ سے مجھے اُس سے ملنے کا شوق بھی پیدا ہو گیا ہے، اس لئے کہ میں جواں مردوں، اچھے تیغ زنوں اور جنگ کا تجربہ رکھنے والوں کی قدر کرتا ہوں اور اُن کی

قدر و قیمت اپنی جان کے برابر خیال کرتا ہوں۔ فی الحال بابل کے بادشاہ برنابورش کو اطلاع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے میں آپ کے دونوں سالاروں سیماس اور طباش کے ساتھ حتیوں کے خلاف زور آزمائی کروں گا۔ جب دیکھیں گے کہ حتی ہمارے مقابلے میں بڑے بڑے عساکر لانا شروع ہو گئے ہیں، تب اس کی اطلاع برنابورش کو دی جائے گی اور پھر برنابورش کے سالار ہزال کو بھی اُس کے لشکر کے ساتھ ہم ملائیں گے اور دیکھیں گے کہ یہ حتی کہاں تک ہمارے ساتھ بھاگنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد سیرم رُکا، ایک گہری نگاہ باری باری اُس نے سیماس اور طباش پر ڈالی، پھر کہنے لگا۔

"سیماس اور طباش! میں تم دونوں کی شخصیت سے متاثر ہوا ہوں۔ جس وقت تم کھڑے ہو کر مجھ سے بغل گیر ہوئے، میں نے تمہاری شخصیت کا بھرپور جائزہ لیا۔ تم دونوں قد کاٹھ میں بھی خوب ہو، تم دونوں سے بغل گیر ہوتے ہوئے میں نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ تم دونوں بڑے کڑے جسم رکھتے ہو اور دشمن کے خلاف یقیناً تم دونوں میرے لئے دست راست ثابت ہو گے۔ میں اور میرا لشکر ایک لمبا سفر طے کر کے یہاں پہنچا ہے۔ میں چاہوں گا کہ لشکر کو ایک ہفتہ آرام کرنے اور ستانے کا موقع فراہم کیا جائے۔ اُس کے بعد سیماس اور طباش کے ساتھ آپ کے مخبروں کی راہنمائی میں، میں اس سمت کا رُخ کروں گا جس سمت سے حتی نکل کر بابل اور سیتانیوں کے علاقوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔"

"سیرم! میرے عزیز، تم اپنے لشکر کے ساتھ ان علاقوں میں نووارد ہو اور یہ علاقے یقیناً تمہارے لئے ناآشنا ہیں۔ تمہاری راہنمائی تمہاری آسانی کے لئے یہ بتا دوں کہ جس خیمہ گاہ میں اس وقت ہم بیٹھے ہوئے ہیں، یہ خیمہ گاہ بالکل دریائے خابور کے کنارے پر ہے اور اسی دریا کے کنارے ہی ہمارا مرکزی شہر ہے۔ آپ کی خیمہ گاہ کے دائیں جانب دریائے خابور ہے اور دریائے خابور کے دائیں جانب ہمارا مرکزی شہر اشوکانی ہے۔ میں یہ بھی تم سے کہوں کہ دریائے خابور میں پانی برابر پورا سال رہتا ہے اور دریا کے کنارے کنارے آپ کی خیمہ گاہ اور دریا کے بیچ میں ایک لمبی اور وسیع گھوڑ دوڑ ہے جہاں آپ کے لشکری گھوڑ دوڑ کے علاوہ جنگی تربیت اور قواعد بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں اپنے بادشاہ متی وزا کی طرف سے یہ بھی کہوں کہ یہ لشکر گاہ جو تمہارے

اور تمہارے لشکر کے لئے تیار کی گئی ہے، اس کے بائیں جانب چند خیمے ایسے ہیں جن کے اندر اناج اور تمہارے لشکر کی ضروریات کا سامان بھر دیا گیا ہے۔ ان میں فالتو ہتھیار، کھانے پینے اور خوراک کی چیزیں ہیں اور جہاں تک میرا اندازہ ہے خوراک کے یہ ذخائر تمہارے لشکر کے دو ہفتے کے لئے کافی ہوں گے۔ اُس کے بعد خوراک کے مزید ذخائر مہیا کر دیئے جائیں گے۔ میں اور میرا عزیز ساتھی اور بھائی طباش کیونکہ ماضی میں حتیوں کے ساتھ برسرپیکار رہے ہیں، لہٰذا تھوڑی سی روشنی میں حتیوں کے متعلق بھی ڈال دیتا ہوں۔

حتیوں کا بادشاہ ان دنوں موتلش ہے۔ اُس کا ایک بھائی ہے، نام اُس کا متوشلیش ہے۔ یہ دونوں بھائی بڑے شرارتی اور ہمسائیوں کو تنگ کرنے والے ہیں۔ اس وقت حتیوں کا بادشاہ موتلش ہے جب کہ موتلش نے اپنے چھوٹے بھائی متوشلیش کو اپنا نائب اور اپنے بعد حتیوں کا بادشاہ نامزد کر رکھا ہے۔ میں اور طباش ابھی صرف موتلش اور اُس کے بھائی متوشلیش کو ہی جانتے ہیں، اس لئے کہ ان کے چھوٹے چھوٹے لشکر ہمارے علاقوں پر حملہ آور ہوتے رہے ہیں اور وہ مختلف سالاروں کی کمانداری میں آتے رہے ہیں۔ لہٰذا حتیوں کے بڑے سالاروں سے ہم کوئی واقفیت نہیں رکھتے، نہ ہم اُن کے نام جانتے ہیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس جب خاموش ہوا، تب شکر گزاری اور توصیفی انداز میں اُس کی طرف دیکھتے ہوئے سیرم کہنے لگا۔

"عزیز بھائی! اب میں آ گیا ہوں، تم دونوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے حتیوں کی طاقت اور قوت کا بھی اندازہ لگائیں گے اور پھر اکٹھے کام کرتے ہوئے یہ بھی جان جائیں گے کہ حتیوں کے بڑے بڑے سالار کون سے ہیں جو بابلی اور سیتانی سرحدوں کو ہدف بنانا اپنے لئے فرض اور ثواب خیال کرتے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی متی وزا نے سیماس اور طباش کی طرف مخصوص اشارہ کیا۔ پھر متی وزا اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور سیرم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"سیرم! اب تم اپنے لشکر کے ساتھ آرام کرو، لشکر کو ایک ہفتہ ستانے کا موقع دو۔ اس کے بعد حتیوں کے خلاف حرکت میں آئیں گے۔" سیرم نے اس سے اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ متی وزا اپنے بڑے سالاروں سیماس اور طباش کے علاوہ دوسرے امراء اور

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سالاروں کے ساتھ وہاں سے نکلا اور دریائے خابور کے کشتیوں کے پل کو پار کر کے اپنے مرکزی شہر اشوکانی کی طرف چلا گیا تھا۔

❁

سات دن بعد رعمسیس کے سالار سیرم نے سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا کے دو بہترین سالاروں سیماس اور طباش کے ساتھ اُن سرحدوں کی طرف کوچ کیا تھا جہاں سے اکثر و بیشتر حتی داخل ہو کر لوٹ مار اور ترک تاز کا بازار گرم کیا کرتے تھے۔ سرحدوں پر پہنچ کر سیماس اور طباش دونوں نے اپنے کارندے اور اپنے مخبر حتیوں کے علاقوں میں پھیلا دیئے تھے تاکہ حتیوں کی طرف سے اگر اُن کے لشکر اور عساکر نقل و حرکت کریں تو اُن کی اطلاع بروقت سیرم، سیماس اور طباش کو ہو سکے۔ اس طرح سرحدوں پر رعمسیس کے علاوہ متی وزا کے لشکر نے بھی پڑاؤ کر لیا تھا۔

دوسری طرف حتیوں کے بادشاہ موتلش کو ابھی یہ خبر نہ ہوئی تھی کہ فرعون رعمسیس کا ایک لشکر اُس کے سالار سیرم کی کمانداری میں سیتانیوں اور بابلیوں کی مدد کے لئے پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ ایک ہفتے سے کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا ہوگا کہ ایک حتی لشکر حرکت میں آیا۔ اُس کا مدعا سیتانی علاقوں کے اندر دور تک ترک تاز اور یلغار کرتے ہوئے خوف و ہراس اور دہشت پھیلانے کے ساتھ ساتھ لوٹ مار کرتے ہوئے اپنے لشکریوں کے لئے خورد و نوش اور ضروریات کا دوسرا سامان حاصل کرنا تھا۔

چنانچہ اُس لشکر کی پیش قدمی کی اطلاع سیماس اور طباش کے بھیجے ہوئے سیتانی مخبروں نے بروقت انہیں کر دی تھی۔ چنانچہ انہیں مخبروں کی فراہم کردہ اطلاعات کی روشنی میں سیرم، سیماس اور طباش نے خوشی کا اظہار کیا کہ انہیں حتیوں کے ساتھ اُن کے علاقوں میں دو دو ہاتھ کرنے کا موقع مل جائے گا۔

چنانچہ جس وقت سیتانی مخبروں نے حتیوں کے لشکر کی آمد کی اطلاع دی، تب سیرم، سیماس اور طباش تینوں ایک خیمے میں جمع ہوئے۔ پھر سیرم اُن دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''میرے عزیز ساتھیو! میں اب تک تمہارے مزاج، تمہاری طبیعت سے خوب واقف ہو چکا ہوں۔ تم ایسے ساتھی ایسے مہربان ہو کہ میں آنکھیں بند کر کے تم دونوں پر اعتماد اور بھروسہ کر سکتا ہوں۔ اب میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ حتیوں کا وہ لشکر جو ہماری

طرف پیش قدمی کر رہا ہے، اس سے نپٹنے کے لئے ہمیں کیا منصوبہ بندی کرنی چاہیے؟''

سیرم نے سب سے پہلے طباش کی طرف دیکھا، پھر کہنے لگا۔

''طباش سب سے پہلے میں تمہارے خیالات جاننے کی کوشش کروں گا۔''

اس پر طباش مسکرایا، ایک گہری نگاہ اپنے پہلو میں بیٹھے سیماس پر ڈالی۔ اُس کے بعد سیرم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سیرم! میرے عزیز بھائی، میں کچھ نہیں کہوں گا، اس موقع پر میں پہلی بات تو یہ کہوں گا کہ سیماس مجھ سے عمدہ اور بہتر تیغ زن ہونے کے ساتھ ساتھ جنگ کا بہت اچھا تجربہ رکھتا ہے۔ جب کبھی بھی اس نے منصوبہ بندی کی، کامیابی ہماری ہی ہوئی۔ لہٰذا اس موقع پر میں کہوں گا کہ جو سوال تم مجھ سے کر رہے ہو، یہی سیماس سے کرو اور جو منصوبہ بندی سیماس بتائے گا، میرے خیال میں اُس پر عمل کرتے ہوئے ہماری کامیابی یقینی ہو جائے گی۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس رُکا، پھر سیرم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''میں یہ نہیں کہتا کہ ماضی میں جس قدر ہمارے ٹکراؤ حتیوں کے ساتھ ہوئے، کامیابی ہمیں ہی ہوئی لیکن جب کبھی اُن کے لشکر کی تعداد بہت زیادہ ہوتی تھی تو ہم انہیں کسی خاص مقام یا جگہ پر سیماس کی منصوبہ بندی کی وجہ سے روکنے میں ضرور کامیاب ہو جاتے تھے۔

اس موقع پر میں یہ بھی کہوں گا کہ حتی انتہا درجے کے جنگجو، خونخوار قسم کے لوگ ہیں۔ دراصل اُن کی خونخواری بڑھ جانے کی ایک وجہ ہے۔ ماضی میں انہوں نے مطیعوں، سیتانیوں اور بابلیوں کے خلاف کئی مواقع پر کامیابی حاصل کی جس کی بناء پر ان کے لشکریوں کے حوصلے بلند ہو گئے ہیں اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان علاقوں میں کوئی قوت اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بہرحال سیرم میرے بھائی، اس سلسلے میں جو فیصلہ سیماس کرے گا، میں سمجھتا ہوں وہی آخری ہونا چاہیے اور جو فیصلہ سیماس کا ہوگا، میں اس سے پوری طرح متفق ہوں گا۔''

طباش کے اس جواب پر کچھ دیر تک سیرم مسکراتے ہوئے توصیفی انداز میں اُس کی طرف دیکھتا رہا، پھر اُس کی نگاہیں سیماس پر جم گئیں اور انتہائی اپنائیت میں اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سیماس، اب سارا معاملہ تم پر آن پڑا ہے۔ کہو ہمیں کیا طریقۂ کار اختیار کرنا چاہیے۔''

اس پر سیماس نے کچھ سوچا، پھر کہنے لگا۔

''جو کچھ میں کہوں گا، وہ آخری نہیں ہوگا، میں صرف اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔ سیرم میرے بھائی! اگر میرا طریقۂ کار تمہیں پسند ہو تو میرے خیال میں میری خوش قسمتی ہوگی۔ اگر نہیں تو پھر اُس میں جو تبدیلیاں تم کرو گے وہ میرے اور طباش کے لئے قابل قبول ہوں گی۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس رُکا، پھر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

''اس وقت جو بات میرے ذہن میں آئی ہے، وہ یہ کہ پہلے ہم حتیوں کی سرزمینوں میں پیش قدمی شروع کریں۔ جہاں تک حتیوں کے لشکر کی آمد کا تعلق ہے تو ہمارے مخبر بتا چکے ہیں کہ وہ ایک دن یا ایک رات کی مسافت طے کرنے کے بعد یہاں پہنچنے میں کامیاب ہوں گے۔ لہٰذا ہم دور تک اُن کے علاقوں کے اندر چلے جائیں اور جب سورج غروب ہو جائے، رات اور تاریکی ہر شے کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دے، تب میں لشکر کے ایک حصے کے ساتھ آپ دونوں سے علیحدہ ہو جاؤں گا اور کسی مناسب جگہ گھات میں پڑا رہوں گا۔ یہ علیحدگی رات کے وقت ہوگی تاکہ ہماری یہ علیحدگی حتیوں تک نہ پہنچے۔

''سیرم میرے بھائی! تم اور طباش دونوں حتیوں کے لشکر کی راہ روکو گے جب کہ میں لشکر کے ایک حصے کے ساتھ گھات میں جا چکا ہوں گا۔ جو لشکر تم اپنے مرکزی شہر ممفس سے لے کر آئے ہو، وہ تمہاری کمانداری میں رہے گا، جو لشکر میں اور طباش دونوں لے کر آئے ہیں، اُسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا: ایک حصہ میں لے کر گھات میں چلا جاؤں گا، دوسرے حصے کی کمانداری میرا بھائی طباش کرتے ہوئے تمہارے ساتھ رہے گا۔

... پہلا موقع ہوگا کہ ہم حتیوں کی سرزمینوں کے اندر اُن سے ٹکرائیں گے، ورنہ ... سرحدوں پر اپنے علاقوں کے اندر ہی اپنا دفاع کیا کرتے تھے جس کا ... ہمارے علاقوں میں گھس کر دور تک یلغار کرتے تھے۔ لوٹ مار کا

بازار گرم کرتے تھے اور اپنے لشکریوں کے لئے ہمارے ہی علاقوں سے کھانے پینے کے سامان کے علاوہ دوسرا ضرورت کا سامان بھی حاصل کیا کرتے تھے۔ حتیوں کی کیونکہ طاقت بہت زیادہ ہے، لہٰذا ہم انہیں اپنے علاقوں میں روک کر ہی مطمئن ہو جاتے تھے کہ ہم نے اُن کی پیش قدمی کو اپنے مرکزی شہر کی طرف جاری نہیں رہنے دیا۔

''اب جب کہ ایک لشکر میرے بھائی تم بھی لے کر آ گئے ہو تو ہم کھل کر اب حتیوں کے خلاف حرکت میں آئیں گے اور جس طرح ماضی میں وہ ہمارے علاقوں کے اندر پیش قدمی کرتے تھے، اب ہم اُن کی سرزمینوں کے اندر یلغار کریں گے اور اپنے لشکریوں کے لئے ضروریات کا سامان حاصل کریں گے۔

''میں چاہتا ہوں کہ کم از کم حتیوں کی سرزمین کے اندر سولہ سے بیس میل اندر گھسا جائے۔ جب ہم ایسا کریں گے تو حتی بڑے برافروختہ ہوں گے، وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ سیتانیوں کا کوئی لشکر اُن کی سرزمینوں کے اندر گھس کر اُن کے خلاف یلغار کرے گا۔ وہ تو یہی یقین رکھتے ہیں کہ ہم حتیوں کے خلاف جارحیت اختیار نہیں کر سکتے۔ اپنے آپ کو صرف دفاع تک محدود کر سکتے ہیں۔ اب جب کہ ہم اُن کے علاقوں میں داخل ہوں گے تو یاد رکھیے گا، وہ بھوکے بھیڑیوں کی طرح اس طرف بڑھیں گے۔''

''سیرم میرے بھائی! یہ تمہاری ہمارے ساتھ حتیوں کے خلاف پہلی کارروائی ہے۔ تم ابھی ان علاقوں سے واقف نہیں ہو، اس بناء پر میں چاہتا ہوں میرا عزیز ساتھی اور بھائی طباش تمہارے ساتھ رہے۔ ان علاقوں میں قیام کرتے ہوئے جب تم یہاں کے محل وقوع اور سرزمینوں کے نشیب و فراز سے واقف ہو جاؤ گے تو پھر ہم علیحدہ علیحدہ رہتے ہوئے بھی حتیوں کے خلاف دفاعی اور جارحانہ دونوں کارروائیوں کو جاری رکھ سکتے ہیں۔''

سیماس کی اس پوری گفتگو سے سیرم نے اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد سیماس کی تجویز کے مطابق لشکر نے حتی حدود کے اندر پیش قدمی کرنی شروع کی تھی۔

شام تک سیرم، سیماس اور طباش لگ بھگ سولہ سے بیس میل حتیوں کی مملکت کے اندر چلے گئے تھے اور جب سورج غروب ہو گیا، چاروں طرف تاریکی پھیلنے لگی، تب کھانا کھانے کے بعد سیماس نے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ سیرم اور طباش سے علیحدہ ہو کر قریب ہی ایک انتہائی مناسب جگہ گھات لگا لی تھی، جب کہ سیتانی مخبر حتیوں ... آ...

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

والے لشکر کی نقل و حرکت جاننے کے لئے اپنے کام میں لگ گئے تھے۔ دوسری طرف سیرم اور طباش دونوں نے بھی ایک انتہائی مناسب جگہ پڑاؤ کرلیا تھا اور اُسی جگہ انہوں نے حتیوں سے ٹکرانے کا فیصلہ بھی کیا تھا۔

حتیوں کو جب اپنے مخبروں کے ذریعے یہ خبر ہوئی کہ سیتانیوں کا ایک لشکر اُن کے علاقوں میں سولہ سے بیس میل اندر تک گھس آیا ہے، تب اُن کا پاگل پن اُن کا جنون اپنے عروج پر آ گیا تھا۔ حتیوں کا وہ لشکر جو اُس وقت سیتانیوں کے علاقوں کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا، وہ قرن ہا قرن سے رُکے انگڑائیاں لیتے آتش فشاں اور خوفناک خونی انقلاب کی بنیاد رکھتے بد دماغوں کے غضبناک گروہ کی طرح اُس سمت بڑھا تھا جہاں سیرم اور طباش دونوں نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا تھا۔ چنانچہ اُن کے سامنے آتے ہی حتیوں کا وہ لشکر دل کا چین، روح کا صبر و تحمل، اضطراب و عتاب اور بدبختی کی آہوں میں تبدیل کر دینے والے بغض و عداوت کے بھنور اور غیض و غضب کی قہر سامانی کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

دوسری طرف سیرم اور طباش دونوں نے بڑی تیزی سے جوابی کارروائی کی اور وہ بھی حتیوں پر بیداری کے پیغام میں انقلاب کے بھنور کھڑے کرتے، ہنگامہ آرائیوں کے طوفانوں، انحطاط و زوال طاری کرتے جھکڑوں، سمندر کے شور کی طرح منڈلاتے، ہواؤں کے خطرناک خروش کی طرح ٹوٹ پڑے تھے۔

یوں حتیوں کے علاقوں کے اندر ہی دونوں لشکر صحراؤں سے اٹی فضاؤں، جنگل میں دھاڑتے عذابوں، سیال آگ کی صورت پھیلتے مہیب جھکڑوں کی طرح ایک دوسرے پر ضربیں لگانے لگے تھے۔

جنگ شروع ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ سیماس جو گھات میں بیٹھا ہوا تھا، نکلا اور حتیوں کے لشکر کے ایک پہلو پر بازوؤں کو بریدہ، مقدر کو سوختہ کرتے، غم فراق کے قصوں، اجاڑ رُتوں کی تنہائیوں میں، زندگی کے رنگوں میں زہر گھولتی صحرا کی لُو کی کربناک شدت کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

سیماس کے اس طرح گھات سے نکل کر حملہ آور ہونے سے چاروں طرف موت کے گورکھ دھندے پھیلنے لگے تھے، زمین کے چیتھڑے اڑنے لگے تھے، رزم گاہ کا بدن لہو لہو ہونے لگا تھا، موت پیچ و تاب کھاتے دھویں کی طرح بڑے بڑے سورماؤں اور

بڑے بڑے تیغ زنی کا ہنر رکھنے والوں کو اپنے سامنے پچھاڑنے لگی تھی۔

تھوڑی دیر کی مزید جنگ کے بعد حتیوں کو بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا اور جس شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے وہ آئے تھے، اسی شاہراہ پر شکست اٹھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ سیرم، سیماس اور طباش تینوں نے اپنے متحدہ لشکر کے ساتھ کچھ دور تک بھاگتے حتیوں کا تعاقب کیا۔ اُس کے بعد وہ ایک جگہ رک گئے تھے۔ سیتانیوں کے ہاتھوں حتیوں کی یہ پہلی بدترین اور ذلت آمیز شکست تھی۔ چنانچہ جب حتی سالار اپنے لشکر کو سمیٹتا ہوا بھاگ گیا، تب ایک جگہ سیرم، سیماس اور طباش رُکے۔ جب تینوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے، تب کچھ دیر تک سیرم عجیب سے انداز میں سیماس کی طرف دیکھتا رہا۔ اس پر سیماس مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

’’سیرم میرے عزیز! تم میری طرف کچھ اس طرح غور سے دیکھ رہے ہو جیسے میں تمہارے لئے اجنبی ہوں۔ میری تمہاری یہ پہلی ملاقات ہے اور تم مجھ سے متعارف ہونے کے منتظر ہو۔‘‘

اس پر مسکراتے ہوئے سیرم آگے بڑھا، سیماس کو اُس نے اپنے ساتھ لپٹا لیا، اُس کی پیشانی چومی، پھر کہنے لگا۔

’’قسم مصر کے راع دیوتا کی، اس جنگ میں ایسی کارروائی اس سے پہلے میں نے کسی سالار کی نہیں دیکھی۔‘‘

’’میرے عزیز بھائی! جس وقت میں اور طباش بری طرح حتیوں کے خلاف جنگ میں مصروف تھے، یاد رکھنا اس موقع پر حتی ہم پر غالب آنے کی کوشش کر رہے تھے، اُن کے حوصلے بڑھے ہوئے تھے اور شکست قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہیں تھے۔ وہ ایک طرح سے ہم پر چھانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن جس طرح تم نے گھات سے نکل کر اُن پر ضرب لگائی، اُس کے بعد اُن کے ایک پہلو کی صفوں کی صفیں الٹتے ہوئے اُن کے لشکر کو مفلوج کرنا شروع کیا، تب حتی سمجھے کہ آج کا دن اُن کے لئے بدترین شکست کا دن ہے۔ اسی بناء پر حتیوں کا سالار اپنے لشکر کا مزید قتل عام کرانے سے بچنے کے لئے شکست قبول کرتا ہوا بھاگ گیا ہے۔ میرے عزیز بھائی! میں تیری جرأت مندی، دلیری اور شجاعت کو سلام پیش کرتا ہوں۔ تیرے جیسے ساتھی پر میں زندگی بھر فخر کرتا رہوں گا۔‘‘

اس کے بعد سیرم نے طباش کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

’’طباش! اس موقع پر میری نگاہ تم پر بھی تھی، تم نے بھی حیرت انگیز انداز میں جنگ کے اندر اپنا کردار ادا کیا۔ میں سمجھتا ہوں جس قوم میں تم جیسے سالار ہوں اور انہیں ایک اچھا بڑا تربیت یافتہ لشکر مہیا کر دیا جائے تو پھر بڑی سے بڑی قوم، بڑی سے بڑی عسکری طاقت انہیں اپنے سامنے زیر اور مغلوب نہیں کر سکتی۔‘‘ سیرم نے طباش کی طرف دیکھا، پھر کہنے لگا۔

’’اب تم دونوں بھائی مجھے یہ مشورہ دو کہ حتیوں کو بدترین شکست دینے کے بعد ہمیں کیا کرنا چاہیے۔‘‘

اس پر سیماس اور طباش دونوں نے مخصوص انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر مسکراتے ہوئے سیماس کہنے لگا۔

’’سیرم! میرے بھائی! اب اپنے پورے لشکر کے ساتھ یہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ صرف آج کا دن اپنے لشکریوں کو ستانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ کل سے حتیوں کے ان علاقوں میں اپنی ترک تاز کی ابتداء کریں گے۔ حتیوں کے ان علاقوں سے اپنے لئے اناج کے علاوہ ضروریات زندگی کا دوسرا سامان حاصل کریں گے۔ سیرم میرے بھائی! یاد رکھنا ہم سے شکست اٹھانے کے بعد یہ حتی یوں ہی بیٹھ نہیں جائیں گے۔ انہیں اپنی عسکری طاقت اور قوت پر بڑا گھمنڈ، ناز اور فخر ہے۔ لہٰذا وہ چند ہی دن میں ایک بڑا لشکر بھیج کر ہم سے اپنی اس شکست کا انتقام لینے کی ضرور کوشش کریں گے۔ لہٰذا اُن کی انتقامی کارروائی کرنے سے پہلے ہمیں انہیں کے علاقوں سے بہت کچھ حاصل کر لینا چاہیے۔‘‘

سیرم نے اس سے اتفاق کیا۔ لہٰذا تینوں نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کرنا شروع کر دیا تھا۔

ایک روز سیرم، سیماس اور طباش تینوں حتیوں کے علاقوں میں دور تک حملہ آور ہوتے ہوئے اپنے لئے خورد و نوش کے علاوہ ضروریات کا دوسرا سامان جمع کرتے ہوئے واپس اپنے پڑاؤ آئے۔ سامان ذخیروں میں رکھ دیا گیا۔ پھر تینوں ایک خیمے میں بیٹھ گئے۔ اس کے بعد سیرم، سیماس اور طباش دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

’’میرے بھائیو! میں نے جس وقت تمہارے مرکزی شہر اشوکانی میں آ کر اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا تھا تو اُس وقت تمہارے حکمران متی وزا نے مجھے بتایا تھا کہ سیماس تمہارا تعلق ہکسوس گروہ سے ہے، جب کہ طباش کا تعلق اموریوں سے ہے۔ دیکھو میں نے اب تمہارے ساتھ کام کرنا ہے، میرے متعلق تم جانتے ہو کہ میں مصر کے حکمران رعمسیس کا سالار ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں مجھے ہکسوس اور اموریوں کے متعلق کچھ تفصیل بتاؤ تاکہ مجھے علم ہونا چاہیے کہ یہ گروہ کون ہیں اور سیتانیوں کے اندر ان کی کیا حیثیت ہے۔‘‘

اس پر سیرم کی طرف دیکھتے ہوئے طباش کہنے لگا۔

’’سیرم میرے بھائی! گو میں اموریوں سے تعلق رکھتا ہوں اور سیماس کا تعلق ہکسوس سے ہے لیکن اموریوں اور ہکسوس دونوں سے متعلق تفصیل سیماس ہی بتائے گا۔ دونوں بڑے پرانے گروہ ہیں۔ گو اُن کے تمدن اور اُن کے مذہب سے اب ہمارا تعلق نہیں ہے لیکن کیونکہ میرے بھائی تم نے تفصیل مانگی ہے، لہٰذا ہم اس کی تفصیل تم سے کہہ ڈالیں گے۔‘‘

طباش کے ان الفاظ کے جواب میں سیرم جب غور سے سیماس کی طرف دیکھنے لگا تو سیماس کہنے لگا۔

’’سیرم! میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا، تم جہاں ہمارے بھائی ہو، ہمارے لئے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ایک معزز مہمان کی حیثیت رکھتے ہو، میں تمہیں ہکسوس اور اموریوں دونوں کے متعلق تفصیل بتاؤں گا۔"

اُس کے بعد اموریوں اور ہکسوس سے متعلق جو سیرم کو تفصیل بتائی گئی، اُس کا لب لباب اور اُس کی تفصیل، الفاظ کے ردو بدل کے ساتھ کچھ اس طرح بنتی ہے۔

''جہاں تک اموریوں کا تعلق ہے، تو یہ عربوں کا پہلا قبیلہ تھا جس کے لوگ صحرائے عرب سے نکل کر نئے وطن کی تلاش میں شام کی طرف پہنچے تھے اور وہاں آباد ہوئے۔ وہاں پہنچ کر ان عربوں نے اپنا نام کیا بتایا، اس سے متعلق تو کچھ علم نہیں لیکن جہاں یہ جاکر شام میں بیٹھے، وہاں اس کے مشرق کے ہمسایوں یعنی سمیریوں اور عکادیوں نے ان کا نام اموری رکھا اور اُس موقع پر اموریوں نے اپنے لئے ایک شہر آباد کیا۔ وہی شہر اُن کا مرکزی شہر تھا اور اُس شہر کا نام ماری تھا جو دریائے خابور کے دہانے سے تھوڑی دور جنوب میں واقع تھا۔

تاریخ کے اوراق میں اموریوں کا پہلا حکمران جس کا نام ہمیں عام طور پر ملتا ہے، وہ سرجون تھا۔ شام میں عربوں کی تاریخ میں یہ پہلا عظیم الشان نام ہے جو ہمارے سامنے آتا ہے۔ اس کے بعد اموری وسط ایشیا سے نکل کر لبنان اور فلسطین میں بھی نمودار ہونے لگے۔ آج کل کے نام مثلاً لبنان، صیدان، عسکلان اور عمریت یہ سب نام اموری ہیں۔

عرب کے صحراؤں سے نکل کر شمال کی طرف جانے سے پہلے اموریوں کی جگہ ان علاقوں میں مختلف غیر عرب گروہ آباد تھے۔ چنانچہ اموریوں نے انہیں زیر اور ماتحت کر کے ان پر عربوں کا سا رنگ چڑھانے کا سلسلہ شروع کیا اور ان اموری عربوں نے صحرائے عرب سے نکل کر شمال میں ایسی طاقت اور قوت پکڑی کہ سمیری قوم جو اس سے پہلے شمال کی بڑی طاقت اور غیر سامی اور غیر عرب قوت خیال کی جاتی تھی، زیر ہوئی اور اموریوں کے بادشاہ نے سمیریوں کے بادشاہ کو اپنے سامنے زیر کیا۔ جس بادشاہ کو عربوں نے زیر کیا، اُس کا نام لوگال تھا اور اُس کا مرکزی شہر ارک تھا۔ اس کا ایک سکہ آثار قدیمہ سے برآمد ہوا ہے جس میں تحریر لکھی گئی ہے کہ میں نے سورج کے طلوع ہونے سے سورج کے غروب ہونے تک پوری زمین مسخر کر لی اور میں نے دجلہ اور فرات کے بحر زیریں سے بحر اعلیٰ تک راستہ سیدھا کر لیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صحرائے عرب سے نکل کر شام میں آباد ہوتے وقت آمد و رفت کے لئے اموری عرب زیادہ تر گدھے اور اونٹ کا استعمال کرتے تھے۔ شروع میں ان اموریوں نے دریائے فرات کے وسطی حصے کے پاس ایک حکومت کی بنیاد رکھی، پھر انہوں نے نہ صرف شام کو بلکہ خاص دوآبہ دجلہ و فرات کو بھی پامال کر ڈالا اور وہاں اپنی فرمانروائی قائم کی۔ یہ لوگ لگ بھگ دو ہزار ایک سو سال قبل صحرائے عرب سے نکل کر شام کی سرزمینوں میں حکومت کرنے میں کامیاب ہوئے۔

اُس کے بعد انہوں نے بابل پر بھی قبضہ کر لیا اور بابل کا مشہور اور نامور بادشاہ حمورابی بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتا تھا۔

جدید دور میں جب اموریوں کے مرکزی شہر ماری کے آثار ملے اور اُس کی کھدائی کی گئی تو وہاں بیس ہزار سے زیادہ لوحیں نمودار ہوئیں جن پر اُس قوم سے متعلق تحریریں تھیں۔ نینوا سے باہر کوئی ایسا مقام پیش نہیں کیا جا سکتا جہاں سے اتنی بڑی لوحیں تحریر کر کے کسی قوم نے دفن کی ہوں اور برآمد ہوئی ہوں۔ اموریوں کی سرزمین میں جو خوشحالی کا دور دورہ تھا تو اس کا ایک سبب یہ تھا کہ انہوں نے کھیتی باڑی کے لئے آبیاری کا انتظام کر لیا تھا۔ دوسرے یہ کہ ہمسایوں کے ساتھ تجارتی تعلقات تھے۔ خلیج اسکندرونہ کے پاس سمندر زمین کے بڑے حصے کو کاٹتا ہوا اندر آ گیا تھا جہاں سے دریائے فرات کے مغربی موڑ تک کوئی ایک سو میل کا فاصلہ ہوگا، یہاں ساحل اور خطہ دوآبہ کے درمیان زمین میں ایک قدرتی گزرگاہ کی صورت اختیار کر لی تھی اور یہ گزرگاہ تجارت کے علاوہ دوسرے امور کے لئے بھی بڑی سودمند ثابت ہوئی۔ اس کے ذریعے مختلف گروہ کے درمیان میل جول کا عمل شروع ہوگا۔ اس راستے پر پہنچ کر عموماً شمال اور مغربی جانب سے پہاڑوں اور جنوبی جانب سے صحرائی رکاوٹیں ختم ہو جاتی تھیں اور ایک راستہ بن جاتا تھا جو ایک طرف ایک وادی میں پہنچتا تھا، دوسری طرف سمندر کے کنارے لے جاتا تھا اور قدیم گروہ اسے شامی گزرگاہ قرار دیتے تھے۔

یہ گزرگاہ کوہستانِ طارس کے بائیں واقع تھی۔ لہٰذا بعض اوقات اسے دامن کوہ بھی قرار دیتے تھے۔ یہ اس خط مواصلات کا آخری سرا تھا جو خلیج فارس سے دریائے دجلہ کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف جاتا تھا اور نینوا کے دوالی میں پہنچ کر مغربی جانب مڑ جاتا تھا۔ پھر شام کی بندرگاہوں میں پہنچتا تھا۔

زمانہ ماضی میں اس خطے نے حران، ماری، حلب اور دوسرے بہت سے قدیم شہروں کو ایک دوسرے سے ملا دیا تھا۔ اسی میدان سے شام کی مسلسل تاریخ کا آغاز ہوا۔ یہ اموری سامی عربوں کے پہلے نمائندہ تھے۔ ان کے بعد بابلی، مصری، آشوری، کلدانی، ایرانی اور مقدونوی یکے بعد دیگرے یہاں آ کر آباد ہوئے اور اس راستے کو گزرگاہ کے طور پر استعمال کیا اور اپنے زیر اثر رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

شام میں اپنے قدم مضبوط اور مستحکم کرنے کے بعد ان اموریوں نے اب اپنی توجہ جنوب کی طرف مبذول کی۔ اُس دور تک حتی شمال اور وسطی شام میں قدم جما چکے تھے۔ یہ وہ دور تھا جس وقت مصر پر فرعون اخناتون حکومت کرتا تھا۔ اخناتون نے حتیوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اگر وہ حتیوں کی طرف دھیان دیتا تو حتی اتنی طاقت اور قوت نہ پکڑتے۔ بہرحال اخناتون کی بے توجہی کی وجہ سے حتی طاقت پکڑ گئے اور ایک زبردست قوت بن کر تاریخ کی شہ نشین پر نمودار ہو گئے۔ جس وقت حتی زور پکڑ رہے تھے، اُس وقت عربوں کے اور بہت سے گروہ بھی ان سرزمینوں کی طرف آ نمودار ہوئے تھے۔ ان میں کنعانی تھے۔ اس کے علاوہ آرامی اور آشوری بھی تھے۔ کنعانی نام کے عرب تو زیادہ تر فلسطین و لبنان میں داخل ہو کر آباد ہو گئے تھے۔ شمال سے توجہ ہٹا کر جب ان اموریوں نے جنوب کی طرف توجہ کی تو انہوں نے بہت سے علاقوں پر قبضہ کر لیا بلکہ فلسطین میں اسرائیلیوں کی آمد سے پیشتر پہاڑی علاقوں اور مشرقِ اردن کے تمام باشندوں کو مؤرخین اموری ہی بتاتے ہیں۔

جہاں تک ان اموریوں کے مذہب کا تعلق ہے تو اموریوں کا مذہب اپنی ابتدائی شکل میں دوسرے عربوں سے مختلف نہ تھا، جو طبعی قوتوں کی پرستش کرتے تھے۔ یہی پرستش شام اور عرب کے قدیم خانہ بدوشوں میں رائج تھی۔ ایک تو قبیلے کا خاص دیوتا تھا جس کا نام امور تھا اور اسی کو جنگ کا دیوتا مانا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ بہت سے دیوتا تھے جن کی صفات ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں۔ ان میں سے اکثر بعد ازاں کنعانیوں کے دیوتاؤں میں شامل ہو گئے۔ ان میں سب سے بڑا دیوتا حدد تھا اور یہ رعد کا دیوتا تھا۔

اس کے قبضے میں بارشیں اور آندھیاں تھیں۔ مغربی ایشیاء کا یہ عام دیوتا تھا۔ یہ بیل اور رعد کی شکل میں نمایاں کیا جاتا تھا۔ آگے چل کر یہی عظیم الشان عربوں کا بعل دیوتا بن گیا۔

مغربی حصے کے سب سے بڑے دیوتا کی حیثیت میں اس کا نام تھا اور ایک مشہور دیوتا کا نام مارتو تھا جسے آگ سے متعلق سمجھا جاتا تھا۔ مصریوں نے اپنی نئی سلطنت کے زمانے میں اسے کنعانیوں سے لے لیا تھا۔ اس کا نام رشف ایک اور دیوتا تھا جس کی پوجا بابل کے فاتح اموری کرتے تھے۔ دراصل یہ ثورا کا دیوتا تھا اور اس کا نام دجن تھا۔

اموریوں کے بڑے دیوتا کی ایک اہلیہ بھی تھی جس کا نام عاشرہ تھا۔ اسے عیش و نشاط کی دیوی مانا جاتا تھا۔ گویا اس کا نمونہ بھی وہی تھا جو سامیوں کی معروف عشبتار دیوی میں نظر آتا ہے۔ دیویوں میں اس کا مرتبہ سب سے بلند خیال کیا جاتا تھا۔

جنوبی شام میں اموریوں نے جن مذہبی رسوم کو جاری کیا، ان میں سب سے نمایاں حیثیت مقدس ستون کو حاصل تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ستون قبیلے کے دیوتا کا نمونہ ہوتا تھا اور اسے کسی ایسی جگہ نصب کیا جاتا تھا جو پاک ہوتی تھی۔ مثلاً کوئی غار جس کے پاس چونے کے پتھر کی قربان گاہ بنائی جاتی تھی اور اسے اوزار سے آلودہ نہ کرنا پڑتا تھا یعنی تراشا نہ جاتا تھا۔ جن سامی عربوں نے شام میں آ کر جگہ سنبھالی، وہ ایسی ہی قربانی کے عادی تھے۔ جہاں تک ہکسوس گروہ کا تعلق ہے، تو یہ عربوں کا ہی ایک گروہ تھا جو صحرائے عرب سے اٹھ کر شمال کی طرف جا آباد ہوا تھا۔ پہلے یہ لوگ ارضِ شام میں جا کر آباد ہوئے۔ اُس کے بعد طاقت اور قوت پکڑنے کے بعد انہوں نے جنوب کی طرف پیش قدمی شروع کی، یہاں تک کہ یہ لوگ اپنا لشکر لے کر مصر میں داخل ہوئے۔ مصر پر انہوں نے قبضہ کرتے ہوئے اپنی حکومت قائم کر لی۔ مصریوں نے انہیں ہکسوس یعنی چرواہے بادشاہوں کا نام دیا۔ بعد میں پوری قوم کا نام ہی چرواہے مشہور ہو گیا۔ تاریخ کے اوراق میں یہی لوگ عمالیقی بھی کہلاتے ہیں۔ ان ہکسوس عربوں کو یہ فوقیت حاصل ہے کہ پہلے پہل مصر میں گھوڑے کو انہوں نے ہی متعارف کروایا تھا۔ جنگی رتھیں بنانا اور اُن میں جنگوں کے دوران گھوڑے کو استعمال کرنا بھی انہی ہکسوس ہی کا کام ہے۔ ہکسوس نے جن نئے ہتھیاروں کو رواج دیا، ان میں ایک خم دار فولادی تلوار، ایک مرکب کمان تھیں۔ یہ چیزیں پہلے پہل دوآبہ دجلہ اور فرات میں استعمال کیا کرتے تھے۔ ہتھیاروں میں ان کی برتری برنج کے استعمال پر موقوف تھی جس کی تجارت کی ایک گزرگاہ شمالی شام میں تھی۔

ہکسوس کے تحت معدنیات سے استفادہ شام و مصر میں نئی بلندیوں پر پہنچ گیا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

جواہراتِ آرائش، ہاتھی دانت کے کام اور کندہ کاری اور مینا کاری کے فن میں نمایاں ترقی ہوئی۔ ہڈیوں پر کندہ کاری کا سلسلہ شام کے اندر سنگی دور میں ہی نمودار ہو چکا تھا۔ ہکسوس کے دور میں مینا کاری شروع ہوئی۔ ابتداء میں مینا کاری کے نمونے بہت سادہ تھے۔ مثلاً سیدھے خط کے چھوٹے چھوٹے حلقے بنائے جاتے تھے لیکن لکڑی کے صندوقچوں یا دوسرے سامان پر ہڈی یا ہاتھی دانت سے آرائشی بیل بوٹے بنائے جاتے تھے۔ ان ہکسوس نے مٹی کے برتنوں کے نئے نمونے بھی پیش کئے۔ مصر میں ہکسوس کا دور ختم ہونے سے پیشتر فلسطین کے اندر ظروف سازی انتہائی کمال کو پہنچ چکی تھی۔

اپنی حفاظت کے لئے ہکسوس عجیب وغریب طریقے استعمال کرتے تھے۔ ہکسوس نے استحکامات کا نیا نمونہ رائج کیا۔ وہ عام طور پر ایک مستطیل حلقہ بنا لیتے جو قریباً آدھ میل ہوتا۔ ساتھ ساتھ بڑے بھاری بلند اور ڈھلوان اور دمدمے تیار کر لیتے۔ اس غرض سے بڑی عمدہ عمدہ مٹی تیار کی جاتی تھی۔ مزید یہ حفاظت کے لئے اردگرد ایک خندق کھود لیتے تھے۔

شام میں ہکسوس کے فنِ تعمیر کا بہترین نمونہ قطنہ شہر میں ملتا ہے جو غالباً ہکسوس کا مرکزی شہر رہا ہوگا۔ موجودہ قارش شہر میں بھی کچھ نشانات ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ کرکمیش میں استحکامات کی جگہ مٹی کے انبار تو ملتے ہیں لیکن استحکامات کا نقشہ مستطیل نہیں۔ اس کے علاوہ فلسطین میں ہازور، شکیم، لاکیش دوسرے بہت سے مقامات پر بھی ہکسوس کے آثار پائے جاتے ہیں۔

شام میں اپنی طاقت اور قوت مضبوط اور مستحکم کرنے کے بعد آخر یہی ہکسوس مصر میں داخل ہوئے جہاں ان کے ابتدائی نشانات انیسویں صدی قبل مسیح میں پائے جاتے ہیں۔ مصر میں اُس وقت بارہویں شاہی خاندان کی حکومت تھی لیکن آخر ہکسوس وہاں غالب رہے۔

جب ہکسوس مصریوں پر غالب رہے تب مصریوں نے آہ و بکا کرتے ہوئے کہا تھا۔

"خدائی غضب کے جھکڑ ... نے ہمیں آ لیا، مشرق کی طرف سے ایک کم گروہ آ گیا جس کی آمد سے متعلق بالکل ... یال نہ تھا۔ وہ ہمارے وطن پر حملہ آور ہوا۔ بزورِ قوت باآسانی مسلط ہوگیا۔ لڑائی ... نک نہ ہوئی۔ اس گروہ نے ہمارے حکمرانوں پر قابو پالیا۔

ہمارے شہر کو وحشیانہ انداز میں جلایا۔ ہمارے دیوتاؤں کے مندروں کو ڈھا دیا اور پوری ملکی آبادی کے ساتھ انتہائی بے رحمی کا برتاؤ کیا۔"

ہکسوس کا مصر میں داخلہ ایک اچھی آمد خیال کیا جانے لگا۔ مثلاً انہی کی وجہ سے مصر میں گھوڑا اور دوسری چیزیں پہنچیں جو مصر کی پرانی یادگاروں میں جا بجا نظر آتی ہیں۔ سائنس کے متعلق جو پہلی کتابیں ہمیں ملیں، وہ سترہویں صدی قبل مسیح کے مصر کی ہیں اور اس زمانے میں ہکسوس وہاں حکمران تھے۔ مصر کے علم ریاضی کے متعلق ہمارے علم میں نمایاں ترین اضافہ جس کتاب سے ہوا، وہ ہکسوس کے تحت پندرہ سو اسّی قبل مسیح میں مرتب ہوئی تھی۔ ہکسوس نے اپنے دیوتا بعل کو مصریوں کے دیوتا سیت سے ملا دیا اور اس طرح بعل کی عبادت کے بعد مصری فرعون کے مذہب کا جز بن گئی۔

ہکسوس کے زمانے میں مصر کا دارالحکومت افاریس تھا جو نیل کے ڈیلٹا میں واقع تھا۔ بعد میں یہی دارالحکومت ممفس شہر کو منتقل ہوگیا۔

مصر میں ہکسوس کے اندر جو سب سے طاقتور اور بڑا بادشاہ ہوا، وہ پندرہویں حکمران خاندان کا بادشاہ تھا جس کا نام خیان تھا جو مصر اور شام کو ملانے میں کامیاب ہوگیا اور اس طرح اُس نے دونوں ملکوں پر ایک مضبوط اور مستحکم حکومت قائم کی۔ اس ہکسوس بادشاہ کی یادگاریں بابل سے کریٹ تک بکھری ہوئی ہیں۔ بابل میں ایک لوح ملی ہے جس پر اُس کا نام کندہ ہے اور کریٹ میں بھی ایک مسل پر اُس کا نام کندہ ہے۔ اس خاندان کے ایک اور بادشاہ ابوفلیس کی یادگاریں بھی بے شمار ملی ہیں۔

ہکسوس نے مصر پر لگ بھگ ڈیڑھ سو سال حکومت کی۔ یہاں تک کہ مصر کے شہر تھبیز کے ایک شہزادے احموس نے آزادی کے لئے جنگ شروع کی۔ یہی احموس مصر کے اٹھارویں حکمران خاندان کا بانی ہوا۔ لڑائیوں کے بعد افاریس کی جنگ میں احموس نے فیصلہ کن فتح حاصل کی اور ہکسوس کو شکست دے کر مصر سے نکال دیا۔ چنانچہ ہکسوس مصر سے نکل کر دوبارہ شام میں آگئے اور یہاں آکر انہوں نے اپنی حالت پھر پہلے کی طرح مضبوط اور مستحکم کرلی۔ یہی احموس تھا جس نے مصر میں اٹھارویں خاندان کی حکومت قائم کی اور اسی اٹھارویں حکمران خاندان کے بعد جب انیسواں خاندان مصر پر حکمران ہوا تو اُسی انیسویں خاندان کا تیسرا بادشاہ رعمسیس تھا جو اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کے دور کا فرعون تھا۔

رعمسیس کا سالار سیرم جب ہکسوس اور اموریوں سے متعلق تفصیل جان چکا، تب سیماس اور طباش دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"جس طرح ہمارے ہاں مصر میں سب سے بڑا دیوتا راع ہے اور اُس کی پوجا ہوتی ہے ... سی طرح تمہارے ہاں بھی چھوٹے بڑے دیوتا ہیں؟"

سیرم کے اس سوال پر سیماس کہنے لگا۔

"سیرم! تمہارا اندازہ درست ہے۔ مصریوں کی طرح ہکسوس اور اموریوں کے ہاں بھی بت پرستی ہے لیکن سارے لوگ بت پرست نہیں ہیں۔ ہکسوس اور اموری عربوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دینِ ابراہیم کے پیروکار ہیں۔ سو میں اور میرا یہ ساتھی طباش بھی بت پرست نہیں بلکہ دینِ ابراہیمی کے ماننے والے ہیں۔" سیماس یہیں تک کہنے پایا تھا کہ باہر سے کھانا تیار ہونے کی اطلاع دی گئی۔ اس پر سیماس اور طباش دونوں اٹھ کر اپنے اپنے خیمے کی طرف ہو لیے تھے۔

حتیوں کے لشکر کی شکست کی خبر گھنٹیاں بجاتے ہرکاروں اور تجارتی کاروانوں نے ایک طرف مصر کے مرکزی شہر ممفس، دوسری طرف سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی، تیسری طرف کاسی یعنی کردوں کے مرکزی شہر بابل اور عیلامی عربوں کے مرکزی شہر شوش تک پہنچا دی تھی۔ حتیوں نے اپنی شکست کو اپنی توہین اور اپنی بے عزتی جانا۔ اسی بناء پر حتیوں کے بادشاہ موتلش نے اپنے لشکر کے سرکردہ لوگوں کو ایک جگہ جمع کیا تاکہ اس شکست کا انتقام لیا جائے۔ جمع ہونے والوں میں موتلش کا چھوٹا بھائی متوشلیش بھی تھا جو موتلش کا جانشین اور حتیوں کا آئندہ ہونے والا بادشاہ تھا۔ اس کے علاوہ متوشلیش کی بڑی بیٹی دلوکز، چھوٹی اور انتہا درجے کی خوبصورت اور حسین بیٹی سریان دونوں بیٹے کاوک اور لازمان بھی شامل تھے۔ حتیوں کے بادشاہ موتلش نے سب سے پہلے وہاں جمع ہونے والے لوگوں کا جائزہ لیا، پھر کہنے لگا۔

"ہمارے لشکر کی شکست اور تباہی ہمارے لئے ایک بہت بڑی بے عزتی اور رسوائی اور ذلت کا مقام ہے اور ہم اس کا انتقام لئے بغیر نہیں رہیں گے۔ اب تک جو خبریں ہمارے پاس آئی ہیں، ان کے مطابق ہمیں شکست دینے میں سیتانیوں کے سالار سیماس اور طباش کا کوئی اتنا بڑا ہاتھ نہیں ہے۔ اس لئے کہ مصر کے حکمران رعمسیس کا ایک لشکر بھی اُن کی مدد کے لئے پہنچ گیا ہے اور رعمسیس کا سالار اس ساری مہم کی راہنمائی کر رہا ہے۔ اب ہم اپنی اس شکست کا انتقام کچھ اس طرح لے سکتے ہیں کہ رعمسیس اور سیتانیوں کے متحدہ لشکر کو شکست دیں۔ ساتھ ہی رعمسیس کے بھیجے ہوئے سالار سیرم کو شکست دینے کے ساتھ ساتھ اُس کا سر بھی قلم کریں۔ اگر ہمارے خلاف سیتانیوں اور بابل کے کاسیوں کی مدد کے لئے رعمسیس تہیہ کرچکا ہے تو پھر رعمسیس کی سلطنت اور مملکت کی چولیں بھی ہم ہلا کر رکھ دیں گے۔ بابل کے کاسیوں اور اشوکانی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کے سیتانیوں کو اپنے سامنے زیر کرنے اور انہیں تباہ و برباد کر کے اُن کے سارے علاقوں کو اپنی مملکت میں شامل کرنے کے بعد ہم پھر مصر کا رُخ کریں گے۔ صحرائے سینا کو روندتے ہوئے مصر کی حدود میں داخل ہوں گے، پھر دیکھیں گے کہ مصر کا فرعون رعمسیس ہمارے لشکر کے بڑھتے ہوئے قدموں کو کیسے روکتا ہے۔''

اس موقع پر موتلش کا ایک سالار اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اس وقت میرے ذہن میں ایک تجویز ہے اگر حکم ہو تو پیش کروں۔'' اس پر موتلش خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''اگر تمہارے پاس کوئی اچھی تجویز ہے تو اس کے لئے تمہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے، کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''میں چاہتا ہوں کہ ہم ایک ساتھ تینوں قوتوں سے مت ٹکرائیں۔ میں سمجھتا ہوں ایک ساتھ سیتانیوں، کاسیوں اور مصر کے فرعون رعمسیس کی طاقت اور قوت سے ٹکرانا دانش مندی نہیں ہے۔ ہمیں ایک ایک کر کے ان کا خاتمہ کرنا چاہیے، اس لئے کہ ہمارے ہمسائے میں دو اور بڑی قوتیں کروٹ لے رہی ہیں۔ تو یوں جانیئے گا ہمارے ہمسائے میں ایک آتش فشانی لاوا پھٹ رہا ہے اور کسی بھی وقت یہ دو ہمسائے طاقت اور قوت پکڑ کر ہمارے اطراف میں آتش فشاں کی طرح نمودار ہوں گے اور ہر چیز کو اپنے سامنے بہا کر لے جائیں گے۔''

اس پر فکرمندی کے اظہار میں موتلش اپنے سالار کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''تمہارا اشارہ کن دو قوتوں کی طرف ہے؟''

اس پر وہ سالار کہنے لگا۔

''پہلی قوت آشوری عربوں کی ہے۔ صحرائے عرب سے نکل کر یہ شمال کی طرف آئے اور بالکل خاموشی سے زندگی بسر کرتے رہے۔ کسی سے انہوں نے چھیڑ چھاڑ نہیں کی۔ پہلے کھیتی باڑی کی طرف دھیان دیا، اب انہوں نے اپنی معیشت مضبوط اور مستحکم کر لی ہے۔ یہ ایک انتہائی جنگجو گروہ ہے۔ آپ جانتے ہیں عرب شروع ہی سے تلوار کو اپنی وراثت سمجھ کر قبول کرتا ہے، یہی حال ان آشوریوں کا بھی ہے۔ یہ نینوا شہر کے گرد و نواح میں ایک طاقت اور قوت کی طرح ابھر رہے ہیں اور آنے والے دور میں یہی قوت آتش فشانی لاوے کی صورت میں نمودار ہوگی اور کئی اقوام کی تباہی کا باعث بن جائے

گی۔''

''دوسری قوت بھی عربوں کی ہے اور یہ عیلامی عرب کہلاتے ہیں۔ ان کا مرکزی ...شوش ہے۔ ان کا بادشاہ آج کل اون تاش ہے۔ یہ بھی بڑی تیزی سے طاقت اور ...ت پکڑ رہا ہے اور کسی دور میں یاد رکھیے گا یہ بھی ان سرزمینوں میں قہر بن کر نمودار ...گا۔'' (عیلام کے اس بادشاہ اون تاش اور اُس کی ملکہ ناپیراسو کے حسین اور خوبصورت ...ے اب بھی پیرس کے عجائب گھر میں محفوظ ہیں)۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ سالار جب خاموش ہوا، تب حتیوں کا بادشاہ موتلش غور ...ے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''میں تمہاری ان اطلاعات پر تمہیں شاباش دیتا ہوں لیکن میں تم سے یہ کہوں کہ ...ں نے آشوری عربوں کے متعلق سن رکھا ہے، وہ اتنی بڑی طاقت نہیں ہیں کہ وہ ہم ...ے ٹکرائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ جہاں تک شوش کے ...امی عربوں کا تعلق ہے تو وہ یہاں سے کافی دور ہیں۔ انہوں نے بھی اگر کسی موقع پر ...م سے ٹکر لینے کی کوشش کی تو پاش پاش ہو جائیں گے۔ اب تم یہ کہو کہ اپنے موجودہ ...ون سے نبٹنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ہم فتح مند بھی رہیں اور اپنے موجودہ ...ون دشمنوں سے اپنی اس شکست کا انتقام بھی لے لیں۔''

اس پر وہ سالار کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔

''مالک بات یہ ہے کہ ان تینوں دشمنوں سے ایک ایک کر کے نبٹا جائے۔ جو تجویز ...وقت میرے ذہن میں آئی ہے، وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ہم ایک کافی بڑا اور جرار ... بابل شہر کی طرف روانہ کریں۔ بابل پر حملہ آور ہوں۔ بابل کی طرف ہماری پیش ...ی بڑی رازداری سے ہونی چاہیے تاکہ ہماری اس پیش قدمی کی اطلاع نہ سیتانیوں ...بادشاہ متی وزا کو ہو، اور نہ ہی رعمسیس کے آنے والے سالار سیرم کو ہونی چاہیے۔ جو ...لاعات مجھے اب تک ملی ہیں، ان کے مطابق سیتانیوں کے دونوں نامور سالار سیماس ...طباش اس وقت رعمسیس کے سالار سیرم کے ساتھ ایک کافی بڑے لشکر کو لے کر ہماری ... کے اندر خیمہ زن ہیں۔ میں چاہتا ہوں فی الحال انہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیا ...ے۔ وہ ہمارے سرحدی علاقوں پر ترک تاز اور یلغار کرتے ہوئے اپنے لئے ...یات کا سامان جمع کر رہے ہیں۔ انہیں ایسا کرنے دیا جائے۔ اس طرح وہ

مصروف رہیں گے اور اُن کی اسی مصروفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم ایک جرار لشکر بابل کی طرف روانہ کریں، بابل پر حملہ آور ہوں۔ ایسی سختی کے ساتھ محاصرہ کریں اور ایسے زوردار انداز میں بابل پر حملہ آور ہوں کہ بابلی اُسے برداشت ہی نہ کر سکیں۔ یہ محاصرہ طول نہیں پکڑنا چاہیے۔ طول پکڑے گا تو پھر سیتانیوں کے سالار سیماس اور طباش کے علاوہ وہ رعمسیس کا سالار سیرم بھی اُن کی مدد کے لئے پہنچ جائے گا۔۔ اگر ایسا ہوا تو ہمارے سارے کام مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ کوشش یہ کرنی چاہیے کہ سیرم، سیماس اور طباش کو خبر تک نہ ہو اور ہم بابل کو فتح کرنے کے بعد اُسے ہم اپنی طاقت اور قوت کا مرکز بنائیں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ سالار رُکا۔ پھر اپنی بات کو آگے بڑھاتا ہوا وہ کہہ رہا تھا۔

''مالک! اگر ہم نے بابل کو فتح کر لیا تو یاد رکھیے گا، ہماری اس شاندار فتح کی خبر جب سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا کو اُس کے مرکزی شہر اشوکانی میں اور رعمسیس کے سالار سیرم کو ہوگی تو اُن کے پاؤں تلے سے زمین کھسکنا شروع ہو جائے گی۔ اُن پر ہمارا رعب اور دبدبہ طاری ہو جائے گا اور ہمارے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے ایک بار ضرور ہچکچائیں گے۔ چنانچہ بابل کو فتح کرنے اور وہاں اپنی حالت مضبوط اور مستحکم کرنے کے بعد پھر ہمیں ایک جرار لشکر تیار کر کے سیتانیوں کے علاقوں کا رُخ کرنا چاہیے۔ لشکر ایسا ہو کہ رعمسیس کا سالار سیرم اور متی وزا کے دونوں سالار سیماس اور طباش اُس کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ ہم انہیں بدترین شکست دیں اور سیتانیوں کے علاقوں میں پیش قدمی کرتے ہوئے ہم سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی تک جا پہنچیں اور اُن کے بادشاہ متی وزا کو گرفتار کر کے وہ سزا دیں جو اُس کے لئے عبرت بن جائے کہ کس طرح اُس نے حتیوں کے خلاف مصر کے فرعون رعمسیس سے مدد طلب کی ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ سالار جب خاموش ہوا، تب حتیوں کا بادشاہ موتلش کچھ دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبا رہا۔ پھر اُس نے اپنے پہلو میں بیٹھے اپنے چھوٹے بھائی متوشلیش کی طرف دیکھا اور اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا

''متوشلیش! تم اس سلسلے میں کیا کہتے ...''

... اپنے بھائی کے مخاطب کرنے پر ... اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ کا اپنا ارادہ کیا ہے؟''

جواب میں موتلش مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''اگر تم میرا ارادہ، میرا عزم ہی جاننا چاہتے ہو تو میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ ہمارا ...الار ٹھیک کہتا ہے۔ بیک وقت ہمیں سیتانیوں، رعمسیس اور بابل والوں سے نہیں ٹکرانا ...یاہیے۔ ایک ایک سے نبٹنا چاہیے اور انہیں ذلت آمیز شکست دے کر ان کے علاقوں پر ...قبضہ کرنا چاہیے۔

موتلش جب خاموش ہوا، تب متوشلیش بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے ...لگا۔

''میں آپ کے ان ارادوں کی تائید کرتا ہوں بلکہ اس موقع پر میں آپ سے یہ ...ہوں گا کہ بابل کی طرف جانے والے لشکر کی کمانداری میں خود کروں گا۔ میرا بیٹا ...یہیں آپ کے پاس رہے گا، آپ کی مدد کرتا رہے گا۔ میں اپنے دوسرے بیٹے ...مان کو ساتھ لے جاؤں گا اور...''

یہاں تک کہتے کہتے موتلش کے بھائی متوشلیش کو رُک جانا پڑا، اس لئے کہ ...شلیش کی بڑی بیٹی دلوکز فوراً بول اٹھی اور اپنے باپ متوشلیش کو مخاطب کر کے کہنے ...لگی۔

''اس مہم میں بابا میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گی۔''

متوشلیش اپنی بڑی بیٹی کو کوئی جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اُس کی چھوٹی بیٹی جو حسن ...اور خوبصورتی کا ایک مجسمہ تھی، اپنے بال درست کرتے ہوئے بول اٹھی۔

''بابا اس لشکر میں، میں بھی شامل ہوں گی۔''

متوشلیش اپنی دونوں بیٹیوں کے ان الفاظ پر مسکرا دیا۔ پھر کہنے لگا۔

''فکرمند نہ ہو، تم دونوں بہنیں لشکر میں میرے ساتھ شامل رہو گی بلکہ تمہاری ماں ...بھی میرے ساتھ جائے گی۔'' اس پر دلوکز اور سریان بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھیں۔ ...اس کے بعد موتلش نے بڑی رازداری میں اپنے چھوٹے بھائی متوشلیش سے گفتگو کی۔ ...اس کے بعد سب اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ اُس لشکر کی تیاری کا کام سرانجام دیا جائے ...جس نے بابل شہر پر حملہ آور ہونا تھا۔ ایک ہفتے کی تیاری کے بعد آخر حتیوں کے بادشاہ ...موتلش کا بھائی متوشلیش ایک بہت بڑا لشکر لے کر اپنے مرکزی شہر متوشاش سے نکلا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اُس لشکر میں چند بڑے سالاروں کے علاوہ متوشلیش کا بیٹا لوزمان، دونوں بیٹیاں دلوکز اور سریان کے علاوہ متوشلیش کی بیوی اسورک بھی شامل تھی۔

حتیوں کے بادشاہ کا جانشین متوشلیش تلواروں اور ڈھالوں، نیزوں اور برچھوں سے لیس اپنے لشکر کے ساتھ تعصب کے مرضِ لاعلاج، مہیب شب کے ہراس، تلبیس ابلیس اور موروثی تمدن کے اوہام کی طرح کاسیوں یعنی کردوں کے شہر بابل پر حملہ آور ہونے کے لئے بڑھا تھا۔ وہ بڑی رازداری سے سفر کر رہا تھا تاکہ سیتانی علاقوں کی طرف سرحدوں پر بیٹھے سیرم، سیماس اور طباش کو اُس کی اس پیش قدمی کی اطلاع نہ ہوجائے۔ چنانچہ اُس کی یہ رازدارانہ یورش کامیاب ہوئی۔ اپنے لشکر کے ساتھ وہ بابل پہنچا۔ دراصل متوشلیش کو خطرہ تھا کہ اُسے وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رعمسیس کے سالار سیرم کے علاوہ سیتانی سلطنت کے سالاروں کو بھی اُس کی آمد اور بابل پر حملہ آور ہونے کی اطلاع ہوجائے اور وہ بابل والوں کی مدد کے لئے پہنچ کر اُس کے سارے ارادوں کو ناکام بنادیں۔ چنانچہ اپنے لشکر کے ساتھ بابل پہنچتے ہی متوشلیش نے بابل شہر کا محاصرہ کرتے ہوئے شہر پر ظلم کی بہتات، جبر کی فراوانی، ریگستانوں میں منڈلاتی طلسمی شبستانوں اور شام کی بے اَنت تاریکیوں میں جبر کے تیز جھکڑوں کی طرح بابل شہر پر حملہ آور ہونا شروع کردیا تھا۔

دوسری طرف بابل کے بادشاہ برنابورش کا سپہ سالار ہزال بھی جنگ کا بہترین تجربہ رکھتا تھا۔ چنانچہ شہر کے اندر محصور رہتے ہوئے اور شہر کی فصیل کے برجوں کے اندر اپنے لشکر کو متعین کرتے ہوئے ہزار ساکن کردینے والے عذابوں اور ہواؤں کے دوش پر قضا کی خونی بارش اور زندگی کے حصار کو توڑ کر ویرانیاں پھیلاتے بگولوں کی طرح نہ صرف بابل شہر کا دفاع کرتا رہا بلکہ فصیل کے اوپر رہتے ہوئے جوابی کارروائی کرتے ہوئے وہ متوشلیش اور اُس کے لشکریوں کو بابل شہر کی فصیل کے قریب نہیں آنے دیتا تھا۔

متوشلیش نے جب دیکھا کہ بابل کا سپہ سالارِ اعلیٰ ہزال، متوشلیش اور اُس کے لشکریوں کو بابل شہر کی فصیل کے قریب تک نہیں آنے دیتا، تب وہ بڑا مایوس ہوا۔ چنانچہ اپنے لشکر کو اُس نے فصیل سے ذرا ہٹ کر خیمہ زن ہونے کا حکم دیا تھا۔

جب خیمے نصب ہوگئے اور خیموں کا جائزہ لینے کے بعد متوشلیش اپنے خیمے میں خل ہوا تو اُس وقت خیمے میں متوشلیش کی بیوی اسورک، دونوں بیٹیاں دلوکز اور یان اور بیٹا لوزمان بیٹھے ہوئے تھے۔ خیمے میں داخل ہونے کے بعد آگے بڑھ کر شلیش بھی اُن کے اندر بیٹھ گیا، یہاں تک کہ متوشلیش کی بیوی اسورک کسی قدر مند لہجے میں اپنے شوہر متوشلیش کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''اپنے مرکزی شہر سے روانہ ہوتے وقت آپ نے تو کہا تھا کہ بابل شہر کے لشکری کے چند حملوں کو بھی برداشت نہیں کرسکیں گے، ہتھیار ڈال دیں گے اور شہر آپ فتح نے میں کامیاب ہوجائیں گے اور میں دیکھتی ہوں کہ ہم نے لگاتار کئی روز تک شہر بڑتوڑ حملے کیے لیکن ہمارے حملوں کا کوئی ردِعمل نہ ہوا۔ آپ نے خیمہ گاہ بھی اس ے نصب نہ کی کہ بہت جلد شہر فتح ہوجائے گا اور آپ شہر میں داخل ہوں گے۔ ن میں دیکھتی ہوں کہ ہمارے سارے حملے ناکام ہوئے ہیں جن کی بناء پر اب یہاں لرنے کا حکم دے دیا ہے۔''

اس پر دکھ بھرے انداز میں متوشلیش کہنے لگا۔

''اسورک! تمہارا کہنا درست ہے۔ میرے اندازے غلط ثابت ہوئے۔ میں سمجھتا بابل کے پاس کوئی اتنی بڑی عسکری قوت نہیں ہوگی، لہٰذا ہم ایک ہی دن میں فتح کرکے شہر میں داخل ہوں گے اور شہر کو اپنی گرفت میں لے لیں گے لیکن لگاتار تک شہر پر حملہ آور ہونے کے بعد میں نے اندازہ لگایا ہے کہ بابل شہر کو فتح کرنا سان نہیں ہے۔ چنانچہ اسی مسئلے کو حل کرنے کے لئے میں نے اپنے سارے وں کو اپنے خیمے میں بلایا ہے۔ اُن سے صلاح مشورہ کرتا ہوں پھر جس طرح وہ دیتے ہیں، اُس کے مطابق حرکت میں آتے ہوئے بابل کو ضرور فتح کرنے کی ندی کی جائے گی۔''

یہاں تک کہتے کہتے متوشلیش خاموش ہوگیا۔ اس لئے کہ یکے بعد دیگرے بڑے اُس کے خیمے میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ متوشلیش کے ساتھ اُس کام کرنے والے حتیوں کے دو بڑے سالار تھے۔ ایک کا نام سنوش اور دوسرے تھا۔ چنانچہ جب سب سالار بیٹھ گئے، تب متوشلیش خصوصیت کے ساتھ کودا دونوں بڑے سالاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''میرے عزیز ساتھیو! تم نے دیکھا ہم نے چند یوم تک لگاتار بابل پر حملے کیے، اپنی طرف سے ہر کوشش ہر جتن آزمایا کہ کسی نہ کسی طرح بابل شہر کو فتح کرکے شہر میں داخل ہوجائیں لیکن بابل کے سپہ سالار ہزال نے کمال ہنرمندی سے نہ صرف شہر کا دفاع کیا ہے بلکہ وہ ہمارے خلاف جوابی کارروائیاں بھی کرتا رہا ہے۔ اب تم سب کو یہاں اس لئے جمع کیا گیا ہے کہ سب مل کر کوئی ایسی منصوبہ بندی کرو، جس پر عمل کرتے ہوئے ہم بابل شہر کو فتح کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد متوشلیش جب خاموش ہوا تب اُس کے دونوں بڑے سالار سنوش اور گودا کچھ دیر تک اپنے چھوٹے سالاروں کے ساتھ صلاح مشورہ کرتے رہے۔ اُس کے بعد گودا متوشلیش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''ہم سب نے مل کر جو فیصلہ کیا ہے، اُس کے نتیجے میں ہم ایک تجویز پر متفق ہوئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں بابل شہر کو فتح کرنے کے لئے ہم ہر تجویز پر عمل کرچکے ہیں لیکن بابل کو ہم فتح نہیں کرسکے۔ اس لئے کہ بابل کا سپہ سالار ہزال بھی جنگ کا وسیع تجربہ رکھتا ہے۔ اُس نے فصیل کے ہر حصے کی خوب حفاظت کا انتظام کیا۔ اگر ہم اسی طرح بابل شہر پر حملہ آور ہوتے رہے تو شہر کو فتح نہیں کر پائیں گے لیکن اپنے لشکر کی تعداد دن بدن کم کرتے چلے جائیں گے اور پھر ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب ہزال اندازہ لگائے گا کہ ہماری تعداد کافی کم ہوگئی ہے تب وہ اپنے لشکر کے ساتھ نکلے گا اور ہم پر ٹوٹ پڑے گا۔ اُس وقت ہم اس حالت میں نہیں ہوں گے کہ ہزال کا مقابلہ کرسکیں۔ لہٰذا وہ وقت آنے سے پہلے ہمیں کسی ایسی تجویز پر عمل کرنا چاہئے جس سے ہم بابل شہر کو فتح کرسکیں۔

''اب ہم سب نے جو فیصلہ کیا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ اب بابل شہر پر دن کے وقت حملے نہیں کیے جائیں گے، رات کے وقت حملوں کی ابتداء کی جائے گی وہ بھی چند یوم بعد۔ اس لئے کہ یہ جو چند یوم کا وقفہ ہوگا اس وقفے کے دوران ہمیں بہت کچھ کرنا ہوگا۔ آپ دیکھیں بابل کے اطراف میں کافی درخت ہیں، انہیں کاٹ کر بابل شہر کی فصیل کے برابر لکڑی کے برج بنائے جائیں، اُن برجوں کے ذریعے آگے بڑھا جائے۔ ...جوں کے اندر سیڑھیاں رکھی جائیں جنہیں استعمال کرتے ہوئے ہمارے لشکری محفوظ انداز میں شہر کی فصیل کے اوپر چڑھنے میں کامیاب ہوجائیں۔ ایک بار اگر

ہمارے لشکری شہر کی فصیل کے اوپر چڑھنا شروع ہوگئے تو پھر بابل شہر کو فتح کرنا ہمارے لئے آسان ہوجائے گا۔

''بابل پر حملہ آور ہونے کا جو طریقہ ہم نے سوچا ہے، یہ تجویز اُس کا پہلا حصہ ہے۔ اب میں دوسرے حصے کی طرف آتا ہوں۔ جب لکڑی کے برج تیار ہوجائیں گے تو انہیں شہر پناہ کے شمالی طرف رکھا جائے گا اور اُن برجوں کے ذریعے ہمارے لشکری شہر کی فصیل پر اترنے کی کوشش کریں گے جب ایسا ہوگا تو بابل کا سپہ سالارِ اعلیٰ ہزال، لازم ہے اپنی طاقت اور قوت کو فصیل کے شمالی حصے کی طرف مبذول کرے گا، اس وقت ہمارا پڑاؤ بھی شہر کے شمال میں ہے اور اب تک ہم شہر کے شمالی حصے سے ہی بابل شہر پر حملہ آور ہوتے رہے ہیں۔ اس بناء پر ہم جب اپنا پڑاؤ تبدیل نہیں کریں گے تو ہماری حکمت عملی سے متعلق اہل بابل کو کوئی شک وشبہ نہیں ہوگا۔

''جب لکڑی کے برج تیار ہوجائیں گے اور جس رات شہر پر حملہ آور ہونا ہوگا، آپ اپنے پڑاؤ میں رہیے گا۔ پڑاؤ کی حفاظت کے لئے بھی ایک لشکر موجود ہوگا۔ باقی لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے گا: ایک حصہ میرے پاس، دوسرا سنوش کے پاس ہے گا۔ سنوش برجوں کے ذریعے شمال کی طرف سے حملہ آور ہونے والے اپنے لشکر کی سالاری کرے گا جب کہ دوسرے آدھے لشکر کو لے کر رات کی گہری تاریکی میں شہر کی فصیل سے کافی دور رہتے ہوئے میں شہر کے جنوبی حصے کی طرف چلا جاؤں گا۔ اس وقت ہمارے پڑاؤ میں جو رسوں کی سیڑھیاں ہیں، وہ میں اپنے ساتھ لیتا جاؤں گا۔''

''حملوں کی ابتداء شمال کی طرف سے سنوش کرے گا، اپنے برجوں کو آگے بڑھائے گا اور برجوں کے ذریعے ہمارے لشکری فصیل پر چڑھنا شروع ہوجائیں گے۔ بابل شہر کے اندر یہ خبریں پھیلیں گی کہ حتی لکڑی کے بڑے بڑے برجوں کے ذریعے شمالی سمت سے فصیل پر اترنا شروع ہوگئے ہیں تو یاد رکھیے گا بابل کا سپہ سالارِ اعلیٰ اپنے لشکر کے بڑے حصے کو شمال کی طرف سمیٹ دے گا اور ہر صورت میں، ہر ...میں یہ کوشش کرے گا کہ ہم فصیل کے کسی حصے پر اتر کر اس پر قبضہ نہ کر پائیں۔

''جب یہ کارروائیاں ہو رہی ہوں گی تو جنوب کی طرف سے میں حرکت میں ...گا۔ رسیوں کی سیڑھیوں کی مدد سے میں اور میرے لشکری شہر کی فصیل پر چڑھ ...گے اور پھر فصیل کے کافی بڑے حصے پر قبضہ کرنے کے بعد ہم زور وشور سے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

آوازیں لگانے لگیں گے کہ حتیوں کا لشکر شہر کی فصیل پر چڑھ کر شہر کے اندر داخل ہ شروع ہوگیا ہے۔

''جب یہ آوازیں بابلی لشکری اور اُن کا سالار اعلیٰ ہزال سنے گا تو شمال کی طرف اُن کا زور کم ہوجائے گا۔ جب ایسا ہوگا تو شمالی سمت سے بھی ہمارے لشکریوں کو برجو کے ذریعے فصیل پر چڑھنے میں آسانی ہوجائے گی۔ اس طرح شمال اور جنوب دونو جانب سے ہم پیش قدمی شروع کردیں گے اور بابل کے لشکر کو تہس نہس کر کے صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے شہر پر قبضہ کرلیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد گودا جب رُکا، تب کچھ دیر تک توصیفی اور تعریفی انداز ! متوشلیش باری باری گودا اور سنوش کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر باقی سالاروں کو مخاط کر کے کہنے لگا۔

''جو کچھ میرے عزیز گودا نے کہا ہے، کیا تم سب اس سے متفق ہو؟''

اس پر جب سارے سالاروں نے اس کی تائید کی تب خوشی کا اظہار کرتے ہو. متوشلیش کہنے لگا۔

''گودا اور سنوش، میرے دونوں عزیز ساتھیو! اب سنو، آنے والی شب کو حرکت میں آیا جائے گا۔ لشکر کا ایک حصہ پڑاؤ کی حفاظت پر چھوڑ دو، باقی لشکر ذریعے بابل کے نواح میں جو درخت ہیں، انہیں کاٹو اور کاٹے جانے والے درخ کے تنوں کے ڈھیر اپنے پڑاؤ کے اندر لگا دو۔ اس کے بعد ہمارے لشکر کے اندر جو ص اور کاریگر ہیں، وہ لکڑی کے برج بنانا شروع کردیں گے جب یہ برج بن جائیں گے پھر ہم اپنی کارروائی کی ابتدا کریں گے۔ پھر میں دیکھوں گا کہ بابل کا سپہ سالار ہ اور بابل کا بادشاہ برنابورش کب تک بابل کا دفاع کرتے ہیں۔

''گودا اور سنوش میرے دونوں ساتھیو! تم نے جو تجویز پیش کی ہے، وہ بابل ش فتح کرنے کے لئے بڑا آسان کلیہ قاعدہ ہے۔ تمہاری اس تجویز کو نگاہ میں لیتے ہو میں اب ہی دیکھ رہا ہوں کہ ہم شہر کو بڑی آسانی سے فتح کرلیں گے اور جب شہر فتح تو بابل کے بادشاہ برنابورش اور اُس کے ہر دل عزیز سپہ سالار ہزال دونوں کو زنجیر میں جکڑ کر اور اپنے جنگی رتھ میں بٹھا کر اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف روانہ کر گے۔ میرے خیال میں ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ آج سے ہی اپنے کام کی

کردینی چاہیے۔''

سنوش اور گودا دونوں نے اس سے اتفاق کیا تھا، یہاں تک کہ کچھ سوچتے ہوئے متوشلیش پھر بول اٹھا۔

''میرے عزیز ساتھیو! سیستانیوں کی سرحدوں کی طرف بھی اپنے مخبروں اور کلایہ گروں کو چوکس کردینا اور انہیں بتانا کہ اگر سیستانیوں کا کوئی لشکر یا رعمسیس کا جو سالار ایک لشکر لے کر سیستانیوں کی مدد کے لئے آیا ہے، وہ حرکت میں آئے تو ہمیں بروقت اطلاع کی جائے بلکہ اُن سے کہا جائے کہ اُن کی نقل و حرکت پر گہری نگاہ رکھی جائے۔ میں چاہتا ہوں بابل فتح کرنے تک نہ تو اہل بابل کو سیستانیوں سے، نہ ہی رعمسیس کے سالار سیرم سے کوئی مدد پہنچے۔ اب باقی ایک قوت رہ جاتی ہے اور وہ عیلامی عربوں کا بادشاہ اون تاش ہے لیکن اون تاش کے ساتھ بابل والوں کے کوئی اتنے گہرے تعلقات نہیں ہیں کہ اون تاش ہمارے خلاف اہل بابل کی مدد کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کے مقدر اور اُس کی جھولی میں بھی ہم ناکامیاں اور ذلت آمیز شکست ڈال کر رکھ دیں گے۔''

متوشلیش کی اس تجویز سے سارے حتی سالاروں نے اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ اُسی روز سے حتیوں نے اپنے کام کی ابتدا کی۔ رات کے وقت انہوں نے درخت کاٹ کاٹ کر اپنے پڑاؤ میں ڈھیر لگا دیئے تھے اور پھر پڑاؤ کے اندر بڑی تیزی سے بابل شہر کو فتح کرنے کے لئے بڑے بڑے برج بننا شروع ہوگئے تھے۔

جس وقت شہر سے باہر اپنے پڑاؤ میں متوشلیش اپنے سالاروں کے ساتھ بابل شہر کو فتح کرنے کے لئے صلاح مشورہ کر رہا تھا، اُسی وقت بابل کا سپہ سالار ہزال بابل کے قصر میں بابل کے بادشاہ برنابورش کی خدمت میں حاضر ہوا۔ برنابورش نے ہزال کو بڑی تعظیم اور عزت دیتے ہوئے اپنے قریب بٹھایا۔ پھر فکرمند سی آواز میں ہزال کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''ہزال یہ جو حتیوں کا ٹڈی دل لشکر بابل کے گرد آن موجود ہوا ہے تو تمہارا کیا اندازہ ہے، کیا یہ ہمیں نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجائیں گے؟''

برنابورش کے اس سوال پر کچھ دیر ہزال سوچتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔

''آج میں آپ کی خدمت میں کسی جنگی تدبیر پر گفتگو کرنے کے لئے نہیں آیا۔ میں حتیوں کے لشکر کا جائزہ لے چکا ہوں۔ اتنا بڑا لشکر حتی آج تک کسی قوت، کسی شہر کے

خلاف لے کر نہیں آئے اور وہ بابل کو فتح کیے بغیر جائیں گے بھی نہیں۔''

ہزال کے ان الفاظ پر برنابورش مزید پریشان ہوگیا تھا۔ کہنے لگا۔

''کیا اس موقع پر سیستانیوں کا لشکر ہماری مدد کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے علاوہ رعمسیس کا لشکر بھی اُس کے سالار سیرم کی سرکردگی میں سیستانیوں کی سرزمینوں میں آیا ہوا ہے۔ اگر اُسے خبر کی جائے تو کیا سیستانی اور سیرم مل کر اور ہمارے پہلو سے پہلو ملا کر حتیوں کے لشکر کو مار بھگانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے؟''

اس پر ہزال نے ایک لمبا سانس لیا۔ پھر دکھ بھرے انداز میں کہنے لگا۔

''جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں، وہ درست ہے لیکن میں سارے حالات کا جائزہ لینے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ ان حتیوں کو بھی خطرہ تھا جب وہ بابل شہر پر حملہ آور ہوں گے تو رعمسیس کے لشکر کے علاوہ سیستانی ہماری مدد کو پہنچیں گے، اس لئے کہ ماضی میں بھی سیستانیوں کے دو بڑے عظیم سالار سیماس اور طباش دونوں ہماری مدد کرتے رہے ہیں اور اس سلسلے میں ہم اُن دونوں کے شکرگزار بھی ہیں لیکن اس بار حتیوں نے بڑی دور اندیشی سے کام لیا ہے۔ انہوں نے اپنے مسلح دستے اُن شاہراہوں اور راستوں پر بٹھا دیئے ہیں جو شاہراہیں بابل سے سیستانیوں کے علاقوں کی طرف جاتی ہیں لہٰذا اگر کوئی قاصد ہمارا یہ پیغام لے کر سیستانی اور رعمسیس کے سالار سیرم کی طرف جائے کہ حتی ہم پر حملہ آور ہوگئے ہیں اور وہ ہماری مدد کریں تو ایسا کوئی قاصد سیستانیوں اور رعمسیس کے سالار سیرم تک نہیں پہنچے گا۔ اس لئے کہ حتی راستے میں ہی اُس کا کام تمام کردیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد ہزال جب خاموش ہوا تب فکرگیر سی آواز میں برنابورش کہنے لگا۔ ''ہزال یہ پہلا موقع ہے میں تمہیں مایوس اور افسردہ دیکھ رہا ہوں۔ اگر تم کوئی جنگی تدبیر لے کر نہیں آئے تو بولو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔''

''میں چاہتا ہوں آج رات کی تاریکی میں آپ اپنے اہل خانہ اور اپنے لواحقین کے ساتھ بابل سے نکل کر کوہستانِ زاگروس کی طرف چلے جائیں۔ کوہستانِ زاگروس کاسیوں کا مرکز ہے۔ وہ ہماری قوم کا ایک طرح سے مامن اور مسکن ہے۔ آپ کوہستانِ زاگروس کے دامن میں جا کر قیام کریں۔ میں اگر حتیوں کو روکنے اور اُن سے بابل شہر کو بچانے میں کامیاب ہوا تو انہیں مار بھگا کر آپ کو کوہستانِ زاگروس سے واپس منگوا لوں

گا اور اگر میں ایسا نہ کرسکا تو میں بھی اپنے بچے کھچے ساتھیوں کو لے کر آپ کے پاس کوہستان زاگروس کی طرف چلا آؤں گا۔ وہاں سے مزید اپنے ہم قوم کاسیوں کا ایک لشکر تیار کریں گے اور بابل پر حملہ آور ہو کر حتیوں کو نکال باہر کریں گے اور اپنا شہر واپس لینے کی کوشش کریں گے۔ ایسا کرنے سے پہلے مختلف راستوں سے تیز رفتار قاصد سیستانیوں کے سالار سیماس، طباش اور رعمسیس کے سالار سیرم کی طرف بھجوائیں گے اور حتیوں کے خلاف اُن سے مدد طلب کریں گے۔ میرے خیال میں اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ہم حتیوں کو زیادہ دن بابل میں قیام نہیں کرنے دیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد ہزال رُکا۔ کچھ سوچا، دوبارہ وہ کہہ رہا تھا۔

''ایسا میں آپ کی حفاظت اور سلامتی کے لئے کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ بابل کے حالات اب دن بہ دن مخدوش اور خطرناک ہونا شروع ہوجائیں گے۔ اگر آپ آج رات کی تاریکی میں محافظ دستوں کے ساتھ اپنے اہل خانہ اور لواحقین کے ساتھ کوہستانِ زاگروس کی طرف چلے جاتے ہیں تو پھر میں کھل کر حتیوں کے خلاف حرکت میں آؤں گا۔ کامیاب ہوگیا تو ہماری خوش قسمتی، ناکام ہوا تو میں کوہستانِ زاگروس کی طرف آؤں گا اور نئے سرے سے لشکر کو استوار کر کے اپنا شہر واپس لینے کی کوشش کریں گے۔''

بابل کے بادشاہ برنابورش نے اپنے سالار ہزال کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ وہ اُسی رات بڑی رازداری کے ساتھ اپنے اہل خانہ اور لواحقین کے ساتھ چند محافظ دستوں کے حصار میں بابل شہر سے نکل کر بحفاظت کوہستانِ زاگروس کی طرف چلا گیا تھا۔

دوسری طرف حتیوں نے بھی چند روز تک لگاتار اپنی تیاریوں پر صرف کیے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ فصیل پر اترنے کے لئے انہوں نے لکڑی کے بڑے بڑے اونچے برج بنا لئے ہیں، تب انہوں نے اپنے کام کی ابتدا کی۔ آدھے لشکر کو انہوں نے شہر کے جنوبی حصے پر متعین کیا۔ دوسرے آدھے کے ساتھ انہوں نے شمال سے حملہ آور ہونا شروع کیا۔ ایک جنوب والا لشکر تقریباً گھات میں بیٹھا رہا۔ چنانچہ شمال کی طرف سے حملہ آور ہوتے ہوئے حتی لکڑی کے اُن مضبوط اور موٹے برجوں کے ذریعے شہر کی فصیل پر چڑھنا شروع ہوگئے تھے۔ بابل کے سپہ سالار ہزال نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ حتیوں کو روکے لیکن حتیوں کے مقابلے میں اُس کے لشکر کی تعداد بہت کم تھی۔ اس

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

موقع پر اس نے جب اپنے لشکر کے بڑے حصے کو سمیٹتے ہوئے فصیل کے شمالی علاقے پر متعین کیا تو شمال کی طرف سے تو ہزال نے حتیوں کو آگے نہیں بڑھنے دیا لیکن اتنی دیر تک رسیوں کی سیڑھیاں لگا کر جنوب سے بھی حتی شہر کی فصیل پر چڑھنا شروع ہو گئے تھے۔

یہ صورتحال بابل کے سپہ سالار ہزال کے لئے غیر متوقع تھی۔ اب اس کے لشکری فصیل کے اوپر اِدھر اُدھر بھاگ دوڑ کرتے ہوئے حتیوں کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس موقع پر ہزال نے بڑا اچھا قدم اٹھایا۔ اُس نے اپنے لشکریوں کا زیادہ نقصان نہ ہونے دیا، لشکریوں کو اُس نے فصیل سے نیچے اتر جانے کا حکم دیا اور پھر جس قدر لشکری اپنے ساتھ لے جا سکتا تھا، انہیں لے کر وہ شہر پناہ کے شرقی دروازے سے نکل کر بڑی تیزی سے کوہستانِ زاگروس کی طرف جانے والی شاہراہ پر ہولیا تھا۔

ہزال کی خوش قسمتی کہ حتیوں کو خبر تک نہ ہوئی کہ ہزال شہر خالی کر کے اور اپنے بچے کھچے لشکریوں کو لے کر شہر چھوڑ کر بھاگ چکا ہے۔ انہیں ابھی تک یہ بھی خبر نہ ہوئی تھی کہ چند دن پہلے بابل کا بادشاہ برنابورش بھی بابل چھوڑ کر جا چکا ہے۔ بہر حال تاریخ کے اوراق واضح طور پر نشاندہی کرتے ہیں کہ آخر حتیوں نے بابل شہر فتح کر لیا اور یہ پہلا موقع تھا کہ حتی بابل شہر کو فتح کرنے کے بعد وہاں حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔

حتیوں کے بادشاہ موتلش کا بھائی متوشلیش جب اپنے لشکر کے ساتھ بابل شہر میں داخل ہوا تو بابل کی فتح پر اُس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اُس کا بیٹا لوزمان اس موقع پر اُس کے ساتھ تھا۔ دونوں بیٹیاں دلوکز اور حسین اور خوبصورت سریان بھی اپنے باپ کے ساتھ بابل شہر میں داخل ہوئی تھیں اور سب بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

یوں بابل شہر کو فتح کرنے کے بعد متوشلیش نے چند یوم تک بابل کے نظم و نسق کو اپنے طور طریقوں کے مطابق درست کیا۔ اُس کے بعد اپنے پورے لشکر کے ساتھ اُس نے بابل کے نواح میں خیمہ زن ہو کر قیام کر لیا تھا جب کہ شہر کی حکمران اُس نے اپنی بڑی بیٹی دلوکز کو بنا دیا تھا۔

❀ ❀ ❀

اپنے بچے کھچے لشکر کو لے کر بابل کا سپہ سالار ہزال کوہستانِ زاگروس کے دامن میں اُس جگہ پہنچا جہاں پہلے ہی بابل کا بادشاہ برنابورش پہنچ کر خیمہ زن ہو چکا تھا۔ ہزال جب اپنے لشکریوں کے ساتھ زندہ سلامت پہنچا، تب برنابورش نے اُس کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ ہزال کو پکڑ کر وہ اپنے خیمے میں لے گیا۔ پھر ہزال نے وہ مختصر سے حالات برنابورش سے کہہ دیئے تھے جن کے تحت حتی بابل کو فتح کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ سارے حالات ہزال سے سننے کے بعد برنابورش کچھ دیر اداس رہا۔ گہری سوچوں میں ڈوبا رہا، پھر ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

”ہزال، تمہاری حیثیت میرے ہاں ایک بیٹے کی سی ہے، میں جانتا ہوں تو ابھی عمر میں اتنا بڑا نہیں لیکن تیرا تجربہ، تیری جنگی ہنرمندی، تیری زندگی کے ماہ و سال سے کہیں زیادہ ہے۔ دیکھ بچے، حتیوں کے ہاتھوں اس شکست کو اپنے دل پر مت لینا، اب تو مجھے یہ بتا کہ تو کیا کرنا چاہتا ہے۔ جیسا تو چاہے گا، ویسا ہی میں کرنے کے لئے تیار ہوں۔“

برنابورش جب خاموش ہوا تب ہزال اپنا گلہ صاف کرتے ہوئے کہنے لگا۔

”بابل سے نکل کر آپ کی طرف آتے ہوئے میں نے تیز رفتار قاصد سیتانیوں کی طرف روانہ کئے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا ہے کہ بڑے محتاط ہو کر سیتانیوں کے علاقے کی طرف جائیں۔ راستے میں جگہ جگہ حتی دستوں نے شاہراہوں اور راستوں کی ناکہ بندی کر رکھی ہوگی۔ میں نے زیادہ نہیں، صرف دو قاصد روانہ کئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ دیوتاؤں اور مندروں کی بہتری اور اُن کی پوجا پاٹ کا پرچار کرنے والوں کے بہیس میں سیتانیوں کا رُخ کریں گے۔ جو خبریں اب تک ہمارے پاس سیماس اور طباش کے متعلق آئی تھیں، اُن کے مطابق مصر کے فرعون رعمسیس کے سپہ سالار سیرم کے

ساتھ سیماس اور طباش دونوں نے حتیوں کے علاقوں میں قیام کر رکھا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے قاصدوں کو تاکید کے ساتھ کہا تھا کہ وہ سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی میں اُن کے بادشاہ متی وزا کی طرف نہ جائیں بلکہ سیدے حتیوں کے علاقے میں اُس جگہ جائیں جہاں سیرم، سیماس اور طباش نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا ہے اور اُن کے نام میں نے اپنے قاصدوں کو پیغام بھی دے دیا ہے کہ کس طرح حتی بہت بڑی تعداد میں ہم پر حملہ آور ہوئے، بابل کو انہوں نے فتح کر لیا اور کس طرح میں اور بابل کا بادشاہ بابل سے نکل کر کوہستانِ زاگروس کی طرف جا چکے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرا یہ پیغام سننے کے بعد سیماس اور طباش ہی نہیں، رعمسیس کا سپہ سالار سیرم بھی حرکت میں آئے گا اور حتیوں سے نبٹنے کے لئے ضرور ہماری مدد کو لپکیں گے۔“

یہاں تک کہنے کے بعد ہزال رُکا۔ دوبارہ اپنے سلسلۂ کلام کو بڑھاتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

”اتنی دیر تک میں بھی بیکار نہیں بیٹھوں گا۔ آپ جہاں پڑاؤ کیے ہوئے ہیں، یہیں رہیں۔ کوہستانِ زاگروس میں میری قوم کے اَن گنت کاسی بستے ہیں۔ میری ایک پکار پر وہ ہزاروں کی تعداد میں میرا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور جب تک میرے قاصد واپس آ کر مجھے سیرم، سیماس اور طباش کا کوئی پیغام نہیں دیتے۔ اُس وقت تک میں اپنے کاسی ساتھیوں کی تربیت کا بہترین کام سرانجام دے دوں گا اور انہیں اس بات کی تربیت دینے میں کامیاب ہو جاؤں گا کہ جنگ کے دوران انہیں کس طرح میرا ساتھ دینا ہے اور کس انداز میں حتیوں پر ضرب لگانی ہے۔“

ہزال کی اس گفتگو سے بابل کا بادشاہ برنابورش خوش ہو گیا تھا۔ پھر کہنے لگا۔

”ہزال، اس سلسلے میں تمہیں پریشان اور فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بابل کے خزانے میں جو کچھ تھا وہ تو نکال کر میں اپنے ساتھ لے آیا ہوں، اسی رقم کو ہم نئے لشکری بھرتی کرنے پر صرف کریں گے اور مجھے امید ہے کہ ہم بابل واپس لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔“

برنابورش جب خاموش ہوا تب چھاتی تانتے ہوئے ہزال کہنے لگا۔

”ابراہیم کے رب کو منظور ہوا تو ان وحشی حتیوں کو مار مار کر ہم بابل سے نکال باہر کریں گے۔ میں پریشان نہیں ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس سلسلے میں سیماس اور طباش

ضرور کوئی قدم اٹھائیں گے۔ اُن کے ساتھ ہمارا دینِ ابراہیمی کا ایک رشتہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں اسی رشتے کے تحت جب میرے قاصد انہیں خبر دیں گے کہ حتی ہم پر حملہ آور ہوئے ہیں اور ہم سے بابل شہر چھین لیا ہے تو مجھے امید ہے کہ وہ آتش فشاں کی طرح بھڑک اٹھیں گے اور ہماری مدد کے لئے وہ ضرور وقت ضائع کئے بغیر کارروائی کرنے پر تیار ہو جائیں گے۔ اب میں کل کوہستانِ زاگروس میں داخل ہو جاؤں گا اور نئے لشکریوں کی بھرتی کا کام شروع کر دوں گا۔ ساتھ ہی میں اُن قاصدوں کا بڑی بے چینی سے انتظار کروں گا جنہیں میں نے سیماس اور طباش کی طرف روانہ کیا ہے۔“

کوہستانِ زاگروس بابل کے کافی مشرق میں پڑتا تھا۔ یہ ایک کافی لمبا اور بلند کوہستانی سلسلہ ہے۔ اسے کوہستانِ زاگروس کے علاوہ کوہستانِ کردستان بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ بہر حال ہزال اگلے روز زاگروس یا کوہستانِ کردستان میں داخل ہوا۔ وہاں رہنے والے کاسیوں کو جب خبر ہوئی کہ اُن کا سالار بابل سے اُن کے پاس پہنچا ہے تو انہوں نے شاندار انداز میں اُس کا استقبال کیا۔ ہزال نے جب اُن پر انکشاف کیا کہ کس طرح حتی اُن پر حملہ آور ہوئے اور بابل فتح کر لیا تو یہ خبر سن کر کاسیوں کے اندر غم و غصے کی لہر دوڑ گئی تھی۔ چنانچہ ہزال کے کہنے پر کاسی جوق در جوق اُس کے لشکر میں شامل ہونا شروع ہو گئے تھے اور ہزال نے اُن کی بہترین تربیت کا کام شروع کر دیا تھا۔

❀

رعمسیس کے سالار سیرم کے ساتھ سیماس اور طباش دونوں نے ابھی تک حتیوں کے علاقوں میں ہی قیام کر رکھا تھا اور وہ وہاں سے اپنے لئے خورد و نوش اور دوسری ضروریاتِ زندگی کا سامان جمع کرتے جا رہے تھے۔ چونکہ حتیوں نے انہیں نظرانداز کرتے ہوئے پہلے بابل کو ہدف بنا لیا تھا اور بابل انہوں نے فتح کر لیا تھا، لہٰذا اب تک وہ اُن کی طرف متوجہ نہیں ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک روز جب کہ سیرم، سیماس اور طباش حتیوں کے علاقے سے جمع ہونے والے سامان کا جائزہ لے رہے تھے کہ اُنہیں بابل کے سپہ سالار ہزال کے قاصدوں کے آنے کی اطلاع دی گئی۔

اس اطلاع پر سیماس اور طباش چونکے تھے۔ سیرم غور سے اُن دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اُس نے اُن دونوں کو مخاطب کیا۔

”میں نے تم دونوں بھائیوں کے چہروں سے اندازہ لگایا، میں نے دیکھا یہ خبر سن

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کر تم دونوں کے چہروں پر بے اطمینانی کی لہریں پھیلی تھیں۔ کیا تم دونوں کسی حادثے کی توقع رکھتے ہو؟''

اس پر سیماس نے کچھ سوچا، پھر کہنے لگا۔

''سیرم! میرے بھائی، تمہارا اندازہ درست ہے، ہزال ایک بہت اچھا انسان ہے، وہ میرا ہم عمر ہی ہے لیکن جنگ کا وسیع تجربہ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ میرے اور طباش کے ساتھ وہ بھائیوں جیسا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے تم ہمارے ساتھ سلوک کرتے ہو۔ میں سمجھتا ہوں اُس نے جو قاصد ہماری طرف روانہ کیے ہیں تو وہ بغیر کسی وجہ اور علت کے نہیں آئے۔ میرے خیال میں وہ کسی مصیبت سے دوچار ہوا ہے۔''

اتنی دیر تک سیرم کے کہنے پر ہزال کے دونوں قاصدوں کو اُن کے سامنے لا کھڑا کیا تھا۔ سیماس اور طباش چونکہ دونوں ماضی میں ہزال کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے حتیوں کے خلاف کام کرتے رہے تھے، اس لئے آنے والے دونوں قاصد سیماس اور طباش کو اُن کے چہروں سے پہچانتے تھے۔ چنانچہ اُن دو قاصدوں میں سے ایک سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''میں آپ اور طباش دونوں کو تو جانتا ہوں، آپ کے ساتھ جو تیسرے صاحب ہیں، میرے خیال میں یہ مصر کے سالار سیرم ہیں۔''

اس پر مسکراتے ہوئے جب سیرم نے اپنی گردن اثبات میں ہلائی، تب وہ قاصد بولا اور کہنے لگا۔

''میں اپنے سپہ سالار ہزال سے ایک برا پیغام لے کر آیا ہوں۔'' اُس کے بعد اُس قاصد نے حتیوں کے بابل پر حملہ آور ہونے، شہر کو فتح کرنے اور شہر خالی کر کے بابل کے بادشاہ برنابورش اور سپہ سالار ہزال کے کوہستان زاگروس کی طرف چلے جانے کی داستان تفصیل سے کہہ دی تھی۔

''میرے دونوں عزیز بھائیو! میں بابل کے سپہ سالار ہزال اور اُس کے مزاج سے واقف نہیں ہوں۔ تم دونوں اس کے خوب جاننے والے ہو۔ چنانچہ اس سلسلے میں جو فیصلہ تم دونوں کرو گے، وہ میرے لئے آخری ہوگا۔ یہاں تک کہنے کے بعد سیرم رُکا، پھر دوبارہ سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''ہزال کے ان قاصدوں کو جو جواب دینا چاہتے ہو، وہ دو، پھر میں دیکھتا ہوں

نہیں کیا کرنا ہے۔''

اس پر سیماس نے اُن دونوں قاصدوں کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔

''تم دونوں ایک لمبا سفر طے کر کے آئے ہو، اس لئے دو دن ہمارے پڑاؤ کے اندر قیام کرو۔ اُس کے بعد یہاں سے کوچ کر جاؤ۔ سیدھا کوہستان زاگروس کا رُخ کرو، وہاں ہزال کی خدمت میں حاضر ہو اور اُس سے کہو کہ جس قدر لشکری کوہستانِ زاگروس سے جمع کر چکا ہے، انہیں لے کر بابل کا رُخ کرے، تمہاری روانگی کے ایک ہفتے بعد ہم بھی بابل کا رُخ کریں گے۔ پھر دیکھیں گے حتیوں کے بادشاہ کا بھائی متوشلیش کب تک ہمارے سامنے بابل کا دفاع کرتا ہے۔ اُسے نہ صرف یہ کہ بابل کے بادشاہ برنابورش کے لئے بابل خالی کرنا ہوگا بلکہ اپنے لشکریوں کا قتل عام بھی کروانا ہوگا۔'' اُس کے بعد کچھ دیر تک اُن قاصدوں کے ساتھ ہزال کے پیغام کے سلسلے میں سیماس کی اُن کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ پھر وہ دونوں قاصد سیماس کے ایک چھوٹے سالار کے ساتھ آرام کرنے کے لئے چلے گئے تھے۔

دو دن بعد وہ قاصد حتیوں کی سرزمینوں سے کوہستان زاگروس کی طرف کوچ کر گئے جب کہ اسی روز سیماس اور طباش نے بھی اپنے حصے کے لشکر میں سے کچھ مخبروں کو بابل کی طرف روانہ کیا تھا تا کہ وہ بابل فتح کرنے والے متوشلیش اور اُس کے لشکریوں پر نگاہ رکھیں اور اُس کے ایک ہفتے بعد سیرم، سیماس اور طباش نے بھی اپنے پورے لشکر کے ساتھ بابل کی طرف پیش قدمی شروع کر دی تھی۔

ہزال کے قاصد جب کوہستانِ زاگروس میں اُس کے پاس پہنچے اور سیماس کا پیغام پہنچایا، تب ہزال کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ جس قدر کاسی لشکر وہ اپنے گرد جمع کر چکا تھا، انہیں لے کر وہ کوہستانِ زاگروس سے نکلا اور اُس جگہ آیا جہاں بابل کے بادشاہ برنابورش نے قیام کر رکھا تھا۔ برنابورش کے پاس آ کر ہزال نے جب اُسے سیماس کا پیغام سنایا، تب برنابورش کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اور وہ ہزال کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''ہزال یوں جانو، یہ ہماری خوش بختی ہے کہ سیماس اور طباش دونوں ہماری مدد کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ اُن کے ساتھ اگر رعمسیس کا سالار سیرم بھی آ رہا ہے تو میرا خیال کہتا ہے کہ متوشلیش زیادہ دن بابل میں اُن کے سامنے ٹھہر نہیں سکے گا اور بابل اُسے خالی کرنا پڑے گا۔'' برنابورش جب خاموش ہوا تب بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے

ہزال کہنے لگا۔

''قاصدوں نے مجھے بتایا ہے کہ جس روز وہ سیماس اور طباش کے ہاں سے روانہ ہوئے تھے تو سیماس نے کہا تھا کہ وہ اُن کی روانگی کے ایک ہفتے بعد بابل کی طرف کوچ کرے گا، ساتھ ہی سیماس نے اپنے کچھ مخبر بھی بابل کی طرف روانہ کئے تھے۔ میرے خیال میں ایسا اُس نے متوشلیش اور اُس کے لشکریوں پر نگاہ رکھنے کے لئے کیا ہے۔ بہر حال میں اب بڑی رازداری کے ساتھ آہستہ آہستہ سفر کرتے ہوئے بابل کی طرف کوچ کروں گا۔ میری روانگی کے بعد آپ بھی ایک دن کا وقفہ ڈالنے کے بعد جو دستے آپ کے ساتھ ہیں، اُن محافظ دستوں کو لے کر بابل کی طرف کوچ کر جایئے گا۔'' اور میں اس رفتار سے بابل کی طرف بڑھوں گا کہ میرے وہاں پہنچنے تک سیماس، طباش اور سیرم بھی اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ جائیں۔ اُس کے بعد جب ہم سب مل کر حتیوں پر ضرب لگائیں گے تو متوشلیش کے پاس صرف دو ہی راستے رہ جائیں گے: اوّل یہ کہ وہ ہمارے سامنے سر کو خم کر دے اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دے، دوئم یہ کہ شکست اٹھا کر بھاگے یا اپنا سر قلم کرانے کے لئے تیار ہو جائے۔''

ہزال کی اس گفتگو نے بابل کے بادشاہ برنابورش کو خوش کر دیا تھا۔ چنانچہ آنے والی شب ہزال نے اپنے لشکر کے ساتھ برنابورش کے پڑاؤ ہی میں بسر کی اور اگلے روز وہ کاسیوں کے لشکر کو لے کر بابل کی طرف روانہ ہوا تھا۔

دوسری طرف سیرم، سیماس اور طباش بھی اپنے لشکر کے ساتھ بابل کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے۔ حتیوں کے بادشاہ متوتلش کے بھائی متوشلیش نے کیونکہ اُن دنوں اپنی بیوی اسورک، بیٹے لوزمان، دونوں بیٹیوں دلوکز اور سریان کے علاوہ اپنے دو بہترین سالاروں سنوش اور گودر کے ساتھ بابل شہر ہی میں قیام کر رکھا تھا، شہر کا نظم و نسق انہوں نے اپنے طور طریقوں پر چلانا شروع کر دیا تھا۔ متوشلیش نے شاید یہ خیال کیا تھا کہ اُس کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد ہزال کہیں دور کی سرزمینوں میں چلا گیا ہے اور دوبارہ بابل شہر واپس لینے کی کوشش نہیں کرے گا، نہ ہی اُسے یہ خبر تھی کہ بابل کا سابق بادشاہ برنابورش کہاں چلا گیا ہے۔ بس وہ اس پر ہی مطمئن تھا کہ اُس نے بابل فتح کر لیا ہے۔ چنانچہ ہفتوں تک بابل میں قیام کرنے کے بعد آخر اُس نے بابل کا نظم و نسق اور بابل کی حکمرانی اپنی بیٹی دلوکز کے حوالے کی اور اپنے دو بڑے سالاروں میں سے گودر کو

اُس نے اپنی بیٹی دلوکز کی مدد کے لئے بابل ہی میں چھوڑا جب کہ لشکر بھی آپس میں تقسیم کر لیا گیا۔ لشکر کا ایک بڑا حصہ بابل کی حفاظت کے لئے دلوکز اور بڑے سالار گودر کی سرکردگی میں رکھا گیا جب کہ لشکر کے باقی حصے کے ساتھ متوشلیش اپنے بیٹے لوزمان، بیوی اسورک، چھوٹی بیٹی سریان اور اپنے سالار سنوش کے ساتھ بابل شہر سے نکل کر اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف روانہ ہوا تھا۔

❁

سیرم، سیماس اور طباش اپنے لشکر کے ساتھ بابل کی طرف کوچ کر رہے تھے کہ سامنے کی طرف سے اُن کے وہ مخبر آ گئے جنہیں انہوں نے بابل پر نگاہ رکھنے کے لئے روانہ کیا تھا۔ اُن کی آمد پر سیرم، سیماس اور طباش نے اپنے لشکر کو روک دیا۔ وہ مخبر قریب آئے، پھر سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔

''آپ نے جس مقصد کے لئے ہمیں بھیجا تھا، اُس سلسلے میں ہم ایک اچھی خبر لے کر آئے ہیں۔ متوشلیش نے بابل شہر میں اپنی بڑی بیٹی دلوکز کو وہاں کا حاکم مقرر کیا ہے۔ لشکر کا ایک حصہ اور اپنا ایک بڑا سالار گودر بابل ہی میں رکھا ہے اور باقی لشکر اور سالاروں کو لے کر وہ بابل سے نکلا ہے اور اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف روانہ ہوا ہے۔''

یہ خبر سن کر سیماس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ پھر سیرم اور طباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''میرے خیال میں حتیوں پر ضرب لگانے کے لئے اس سے بہتر موقع نہیں ملے گا۔ اپنے انہی مخبروں کی راہنمائی میں ہمیں اپنی پیش قدمی میں تیزی پیدا کرنی چاہیے اور متوشلیش پر حملہ آور ہو کر اُسے گرفتار کر لینا چاہیے تا کہ اُسے پتا چلے کہ بابل پر ضرب لگانے کے کیا نتائج نکلتے ہیں۔''

سیرم اور طباش دونوں نے سیماس کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ اپنے اُن مخبروں کی راہنمائی میں وہ حرکت میں آئے اور بڑی تیزی سے اُس شاہراہ کی طرف بڑھنے لگے تھے جس شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے متوشلیش اپنے لشکر کے ساتھ بابل سے اپنے مرکزی شہر ختوشاش کا رُخ کر رہا تھا۔

راہنمائی کرنے والوں نے جب سیرم، سیماس اور طباش کو بتایا کہ اب وہ شاہراہ

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

قریب ہی ہے جس شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے حتیوں کا لشکر اپنے مرکزی شہر کی طرف جا رہا تھا۔ چنانچہ وہاں سیرم اور طباش دونوں کو اشارہ کرتے ہوئے یماس نے لشکر کو رک جانے کے لئے کہا تھا۔ اس پر پورا لشکر رک گیا۔ پھر اپنے دائیں بائیں آن کھڑے ہونے والے سیرم اور طباش دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے یماس کہنے لگا۔

''میرے عزیز ساتھیو اور بھائیو! جیسا کہ ہمارے راہبر بتا چکے ہیں کہ اب وہ شاہراہ قریب ہے جس پر سفر کرتے ہوئے حتیوں کا لشکر جا رہا ہے۔ لہٰذا اُن پر حملہ آور ہونے کی منصوبہ بندی ہمیں یہیں طے کر لینی چاہیے۔ سیرم میرے بھائی! حتیوں پر سامنے کی طرف سے حملہ نہیں کیا جائے گا۔ ایسی صورت میں وہ اپنی سلامتی کی خاطر اور راستہ حاصل کرنے کی خاطر اپنی جانوں پر کھیلتے ہوئے ہمارے نقصان کا باعث بن سکتے ہیں۔ لشکر دو حصوں میں رہے گا۔ میرا اور طباش کا لشکر میری کمانداری میں، تمہارے حصے کا لشکر تمہارے پاس رہے گا، تم حتیوں کے لشکر کے اگلے حصے پر ضرب لگانا، انہیں اپنے ساتھ مصروف رکھنے کی کوشش کرنا، میں پچھلے حصے پر ضرب لگاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ حتیوں کو نقصان پہنچایا جائے، اگر ہم اس انداز میں اُن پر ضرب لگانے میں کامیاب ہو گئے تو میرے بھائی! ہم اُن سے بابل پر حملہ آور ہونے کا انتقام لے سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں حتی اپنی جانیں بچا کر بابل نہیں بلکہ اپنے مرکزی شہر کا رُخ کریں گے، وہ بھاگ جائیں گے تب ہم پلٹ کر بابل کا رُخ کریں گے۔ بابل میں جو حتی اپنے سالار گودر کو چھوڑ کر آئے ہیں، اُس کی جو ہم حالت کریں گے، وہ زمانہ دیکھے گا۔ اس لئے کہ اُس وقت تک ہمارا بھائی ہزال بھی اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ چکا ہوگا اور مجھے امید ہے کہ جس انداز میں حتیوں نے بابل شہر فتح کیا تھا، ایسے ہی انداز میں ہم بابل شہر اُن سے واپس لے کر دوبارہ ہزال اور بابل کے بادشاہ برنابورش کے حوالے کریں گے۔''

اس مرتبہ بڑے غور سے یماس کی طرف دیکھتے ہوئے سیرم کہنے لگا۔

''یماس بھائی! میری ایک بات مانو جو لشکر تمہارے اور طباش کے پاس ہے، اُس کی کمانداری تم اکیلے کرو گے، طباش کو میرے ساتھ کر دو، اس لئے کہ فی الحال میں ان علاقوں سے واقف نہیں ہوں۔ میری راہنمائی طباش کرتا رہے گا اور پھر طباش کو میں نے دیکھا، دشمن پر ضرب لگانے کا ہنر یہ مجھ سے بھی کہیں بہتر جانتا ہے۔''

یماس مسکرا دیا۔ پھر طباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''طباش میرے بھائی! تم سیرم کے ساتھ ہو لو، اب آؤ دشمن کی طرف پیش قدمی ...یں اور اُسے بتائیں بابل کو فتح کرنے کے کیا ہذیان خیز نتائج سامنے آتے ہیں۔''

اس کے ساتھ ہی تینوں اپنے لشکر کو لے کر آگے بڑھے تو حتیوں کے لشکر کے ...ب جا کر سیرم اور طباش دونوں نے صلاح مشورہ کرنے کے بعد بڑے ہولناک انداز ...ں پہلے نعرے بلند کئے، اُس کے بعد وہ حتیوں کے لشکر پر کالی راتوں کے دروازے پر ...ک دیتی گرجتی دھاڑتی آندھیوں، مرگ کے نادیدہ لمحوں، شورِ قیامت کی گونج کی ...ں حملہ آور ہوئے تھے۔ جواب میں حتی خواہشوں کے منہ زور سمندر تک کو تشنگی میں ...تے، انجانے جذبوں اور دکھ، کرب اور درد کے طوفان کھڑے کرتے، بے رحم گھنے ...اب اور غموں کی سہ رخ آزمائش کی طرح سیرم اور طباش کے لشکر پر ٹوٹ پڑے تھے۔

اتنی دیر تک دوسری کارروائی شروع ہوئی۔ یماس آندھی اور طوفان کی طرح اپنے ...ے ساتھ حرکت میں آیا اور وہ حتیوں کے لشکر کے پچھلے حصے پر قہر شور، آتشی صدائیں ...لتی، بھورے لاوے کی ابلتی ندیوں، بے کراں صحراؤں کی ویرانیوں کی رگ رگ ...ں بجھ جانے والے خوف کی طرح حملہ آور ہوا تھا۔

ان ویرانوں میں دونوں لشکر ایک دوسرے پر غاروں میں چیختے بھیڑیوں، آگ ...ون کے پیغام، حوصلہ شکنی کے سیلاب، ذلت اور رسوائی کی خوفنا کی کی طرح حملہ آور ...ے تھے۔ حتیوں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ پہلے ہی حملے میں وہ یماس، ...اور طباش کو مار بھگائیں لیکن اُن کے تیز حملے انہیں ایسا کرنے نہیں دے رہے تھے ...ہر آہستہ آہستہ حتی جن کے لشکری بگولوں کے برج جیسے حرب آزما اور آتشی حروف ...جو عناصر خیال کئے جاتے تھے، سیرم، یماس اور طباش اُن کی سلامتی کے گوشوں ...یانی کیفیت کی طرح وارد ہونا شروع ہو گئے تھے۔

...شکر کے اگلے حصے کو سیرم اور طباش نے خوب کاٹا تھا جب کہ حتیوں کے لشکر کے ...ے پر یماس باجبروت پاسبانوں انقلاب آفرین مہربانوں کی طرح حملہ آور ...ہوئے حتیوں کو رقابت کے جذبوں، بیدردی کے وہموں میں ڈبونے لگا تھا۔ ...یرم اور طباش دونوں نے حتیوں کے لشکر کے اگلے حصے ... نقصان پہنچایا تھا۔

حتیوں کے لشکر کے پچھلے حصے میں نہ صرف یہ کہ متوشلیش کی خوبصورت اور حسین بیٹی سریان سفر کر رہی تھی بلکہ لشکر کا خورد و نوش اور ضروریات کا جو سامان تھا، وہ بھی لشکر کے پچھلے حصے ہی میں تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر کی مزید جنگ کے بعد جب حتیوں نے دیکھا، اُن کی شکست کے آثار نمایاں اور واضح طور پر دکھائی دینے لگے ہیں۔ تب، متوشلیش نے پسپائی اور فرار کا حکم دیا، جس پر حتی اپنی جانیں بچاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ سیرم اور طباش نے کچھ دور تک اُن کا تعاقب کر کے اُن پر مزید خوف اور وحشت طاری کی جب کہ یماس نے نہ صرف یہ کہ حتیوں کے لشکر کے خورد و نوش کے ذخائر پر قبضہ کر لیا بلکہ متوشلیش کی بیٹی جو انتہا درجہ کی خوبصورت اور حسین تھی، نام جس کا سریان تھا، اُسے بھی گرفتار کر لیا تھا۔ اس موقع پر سریان نے بڑی رازداری سے کام لیا، اُس نے گرفتار ہوتے وقت یماس پر یہ انکشاف نہیں کیا تھا کہ وہ متوشلیش کی بیٹی ہے اور اُسے گرفتار کرنے کے بعد یماس نے اپنے ایک سالار کی نگرانی میں دے دیا تھا تاکہ اس پر نگاہ رکھی جائے اور وہ بھاگنے نہ پائے۔ اُس کے بعد سیرم، یماس اور طباش تینوں اپنے لشکر کو لے کر بڑی تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ بابل کی طرف بڑھے تھے۔

❀ ❀ ❀

بابل شہر کی حتی حکمران دلوکز اور اُس کے ساتھ کام کرنے والے حتی سالار گودر کو ...شلیش اور اُس کے لشکر کی تباہی اور شکست کی خبر اُس وقت ہوئی جس وقت یماس، ...م اور طباش تینوں اپنا لشکر لے کر بابل پہنچ گئے تھے اور شہر کے ایک طرف انہوں نے ...پنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر لیا تھا۔ دوسری طرف ہزال کو بھی اطلاع ہو گئی تھی کہ وہ تینوں ...پنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے ہیں۔ لہٰذا ہزال نے بھی بابل کی طرف پیش قدمی کی۔ ...نی دیر تک پیچھے آنے والے بابل کے بادشاہ برنابورش نے بھی اپنی رفتار تیز کی تھی اور وہ ...ی ہزال سے آن ملا تھا۔ چنانچہ ہزال اور برنابورش دونوں اُس جگہ آئے جہاں یماس، ...م اور طباش نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا تھا۔ سیرم، ہزال اور بابل کے بادشاہ ...بورش کو نہیں جانتا تھا لیکن یماس اور طباش دونوں جانتے تھے۔ چنانچہ تینوں نے لشکر ...ے باہر نکل کر بابل کے سابق بادشاہ برنابورش اور اُس کے سپہ سالار ہزال کا استقبال ... ہزال اور برنابورش بڑے پُرجوش انداز میں یماس اور طباش سے ملے۔ یماس ...اُن سے سیرم کا تعارف کروایا۔ پھر ہزال کے حکم پر اُس کا لشکر بھی وہاں خیمہ زن ...نے لگا تھا۔ جب کہ سب سیرم کے خیمے میں داخل ہوئے۔

اس موقع پر گفتگو کا آغاز یماس نے کیا اور ہزال کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''ہزال میرے بھائی! پہلے ہم تم سے اور محترم برنابورش سے معذرت خواہ ہیں کہ ...ت ہم تم لوگوں کی مدد کے لئے نہ پہنچ سکے اور حتی بابل پر قبضہ کرنے میں کامیاب ...۔'' اس پر بڑی طمانیت کا اظہار کرتے ہوئے ہزال کہنے لگا۔

''یماس میرے بھائی! اس سلسلے میں تم میں سے کسی کا قصور یا خطا نہیں ہے۔ ...تی اچانک بابل شہر پر حملہ آور ہوئے تھے۔ حملہ آور ہوتے وقت انہوں نے تم ...کی طرف جانے والے سارے راستے مسدود کر دیئے تھے، وہاں اپنے مسلح دستے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

مقرر کر دیئے تھے جن کی بناء پر بابل کے سقوط کی خبر تم تک نہ پہنچ سکی۔ بہر حال میں اپ
اور محترم برنابورش کی طرف سے تم تینوں کا شکر گزار ہوں کہ آپ ہماری مدد کے لئے
یہاں آئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اب ہم بابل کو فتح کرنے میں زیادہ دن نہیں لیں
گے۔''

ہزال کے ان الفاظ کے جواب میں سیماس کہنے لگا۔

''دراصل متوشلیش نے بابل کی حکمرانی اپنی بڑی بیٹی دلوکز کے حوالے کی ہے
جب کہ حتیوں کا ایک سردار گودر بابل میں حتیوں کے لشکر کا سالارِ اعلیٰ ہے۔ ایسا کر
کے بعد متوشلیش لشکر کے ایک حصے کو لے کر اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف روانہ
تھا۔ ہمارے مخبروں نے ہمیں اُس کی روانگی کی اطلاع کر دی تھی۔ چنانچہ ہم تینوں اُن
حملہ آور ہوئے۔ بابل سے ختوشاش کی طرف جانے والی شاہراہ پر ہم نے متوشلیش
بدترین شکست دی۔ اُس کے لشکر کے ایک بڑے حصے کو کاٹ کر رکھ دیا اور متوشلیش
پاس رسد کا جس قدر سامان تھا، اُس پر قبضہ کر لیا ہے، متوشلیش بچے کھچے لشکر کو لے
شکست اٹھا کر بھاگ گیا ہے۔ اب اس کائنات کے مالک اور خداوند قدوس نے چاہا
یہی حالت ہم دلوکز اور اُس کے سپہ سالار گودر کی بھی کریں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس رُکا۔ دوبارہ ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا

''ہزال! پہلے یہ بتاؤ، ان حتیوں نے بابل شہر پر کیسے قبضہ کیا؟'' اس پر ہزال
مختصر سے الفاظ میں حتیوں کے بابل پر قبضہ کرنے کی تفصیل بتا دی تھی۔ اس پر سیماس
مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''جس طرح وہ بابل پر حملہ آور ہوئے، اب اُسی انداز میں ہم بابل پر نزول کر
گے۔ جو طریقہ انہوں نے اپنایا تھا، اُسے ہی اپناتے ہوئے ہم بابل اُن سے واپس
گے۔ اُس کے بعد دیکھیں گے کہ حتی کیسے اور کب دوبارہ بابل کی طرف اپنی میلی نگاہ
کر دیکھنے کی جرأت اور جسارت کرتے ہیں۔''

تھوڑی دیر تک سب بیٹھ کہ بابل پر حملہ آور ہونے کی منصوبہ بندی کرتے رہے
چنانچہ وہ دن اور آنے والی شب کو آرام کیا گیا۔ اُس کے بعد ہزال کی نگرانی میں
طرح بڑے بڑے برج تعمیر ہونا شروع ہو گئے تھے جیسے برج حتیوں نے بنا کر بابل
فتح کیا تھا۔

جب یہ برج تیار ہو گئے، تب سیماس، سیرم، طباش اور ہزال اپنے کچھ چھوٹے
سالاروں کے ساتھ وہاں جمع ہوئے۔ اس موقع پر ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے سیماس
کہنے لگا۔

''ہزال میرے بھائی! اب جب کہ ہم نے بابل پر چڑھائی کرنے کی اپنی تیاری
مکمل کر لی ہے، تو میں یہ معاملہ تم پر چھوڑتا ہوں کہ تم کس حصے سے شہر پر حملہ آور ہونا
پسند کرو گے۔'' سیماس کے ان الفاظ پر ہزال نے تھوڑی دیر تک مسکراتے ہوئے اُس کی
طرف دیکھا۔ پھر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''جو منصوبہ بندی میرے بھائی اس وقت تم چاہتے ہو، وہ کہو اُس کے بعد میں
اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔''

اس پر سیماس کہنے لگا۔

''اگر یہ بات ہے تو میں نے جو سوچ رکھا ہے، سنو! میں چاہتا ہوں تم، سیرم اور
طباش تینوں بابل شہر کے شمالی جانب رہو، حتیوں نے بھی اپنے کام کی ابتداء شمالی طرف
سے ہی کی تھی، لہٰذا ان برجوں کے ساتھ تم شمال کی طرف سے حملہ آور ہونا۔ حملہ رات
کے وقت کیا جائے گا۔ تمہارے حملہ آور ہونے سے پہلے میں اپنے حصے کے لشکر کو سمیٹتا
ہوا بابل شہر کے جنوب میں ایسے مقام پر چلا جاؤں گا جہاں شہر کی فصیل پر پہرہ دینے
والوں کو میرا کوئی لشکر دکھائی نہ دے۔

''دیکھو جب تم پوری طاقت اور قوت کے ساتھ شمال کی طرف سے حملہ آور ہو گے
حتیوں کا لشکر جو گودر کی کمانداری میں کام کر رہا ہوگا، وہ زیادہ سے زیادہ شمال کی طرف
سمٹے گا۔ جب وہ ایسا کریں گے، میں بابل کی شہر پناہ کے نزدیک آؤں گا اور ...
... دیکھتے ہوئے رسوں کی سیڑھیوں کے ذریعے شہر پناہ پر چڑھ جاؤں گا ... طرح
... نے شہر کو فتح کیا تھا، ایسے ہی ہم بابل کو اپنی گرفت میں کر لیں گے۔''

اس موقع پر سوالیہ سے انداز میں ہزال نے پہلے سیرم اور اُس کے بعد طباش کی
طرف دیکھا۔ اس پر طباش بولا اور کہنے لگا۔

''ہزال ہمارے محترم بھائی! جو کچھ سیماس نے کہا ہے، اس سے ہم اتفاق کرتے
ہیں اور اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو مجھے امید ہے، وقت ضائع کئے بغیر ہم بابل کو فتح کر لیں
گے اور آنے والی صبح بابل شہر کے اندر سورج کی کرنیں حتیوں کو نہیں ہمارے لشکر کو دیکھیں

گی۔''

طباش کے ان الفاظ پر ہزال متفق ہو گیا۔

چنانچہ آنے والی شب کو کام کی ابتداء کی گئی۔ جب رات گہری ہو گئی، چاروں
طرف اندھیرے کی چادر نے ہر چیز کو ڈھانپ لیا، تب سیماس لشکر کے ایک حصے کے
ساتھ بابل شہر کے جنوب میں فصیل سے اتنی دور چلا گیا کہ فصیل پر پہرہ دینے والوں کو
دکھائی نہ دے۔ اُس کے ایسا کرنے کے بعد ہزال، طباش اور سیرم نے اپنے کام کی
ابتداء کی۔ برجوں کو حرکت میں لاتے ہوئے آگے بڑھے اور شہر پر انہوں نے حملے
شروع کر دیئے تھے۔

یہ صورت حال حتیوں کی حکمران دلوکز اور اُس کے سالار گودر کے لئے بڑی
پریشان کن تھی۔ اس لئے کہ حملے اُس وقت شروع کئے گئے تھے جس وقت دلوکز کا باپ
متوشلیش لشکر کا ایک حصہ لے کر وہاں سے جا چکا تھا اور پھر یہ انکشاف بھی دلوکز اور گودر
کے لئے بڑا پریشان کن تھا کہ راستے میں سیتانوں کے ایک لشکر نے متوشلیش کو شکست
دی اور متوشلیش شکست اٹھا کر اپنے مرکزی شہر کی طرف بھاگ گیا۔

اب جب شمال کی طرف سے حملوں کی ابتداء ہوئی تب حتیوں کا سالار گودر زور
زور سے پکارتے ہوئے شمالی سمت سے ہونے والے حملوں کو روکنے کا حکم دینے لگا تھا۔
اس موقع پر حتیوں کی حکمران دلوکز بھی فصیل کے اوپر ایک محفوظ برج پر چڑھ آئی تھی اور
اپنی موجودگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے لشکریوں کا حوصلہ بلند رکھنے لگی تھی۔ اب صورتِ
حال یہ پیدا ہوئی کہ سیرم، طباش اور ہزال تینوں یکے بعد دیگرے وقفے وقفے سے
برجوں کے ذریعے زوردار حملے کرتے اور فصیل پر اترنے کی کوشش کرتے آخر اسی
جدوجہد میں وہ اپنے کچھ لشکریوں کو فصیل پر اتارنے میں کامیاب ہو گئے۔ ایسا ہونا تھا
کہ فصیل کے اوپر حتیوں کے ساتھ جنگ چھڑ گئی جب حتیوں کو خبر ہوئی کہ حملہ آوروں
کے لشکر کا ایک حصہ فصیل پر چڑھ آیا ہے، تب مغرب، جنوب اور مشرق کی سمت جو لشکری
تھے، وہ اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے بڑی تیزی سے شمال کی طرف سمٹے تھے۔ یہی وہ
احمقانہ حرکت تھی جو اس سے پہلے ہزال سے سرزد ہوئی تھی جس سے فائدہ اٹھا کر حتیوں
نے بابل شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب یہی غلطی حتی بھی دہراتے رہے تھے۔ چنانچہ ان کی
غلطیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیماس اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ آندھی اور طوفان

کی طرح بابل شہر کی فصیل کے قریب آیا۔

رسوں کی سیڑھیوں کے ذریعے سیماس اور اُس کے لشکری فصیل پر چڑھنا شروع
ہوئے، آن کی آن میں سیماس کا تقریباً سارا لشکر فصیل پر چڑھ گیا تھا۔ اُس کے بعد
فصیل کے جنوبی، مغربی اور مشرقی حصے میں جس قدر پہرہ دینے والے حتی تھے، اُن کا
خاتمہ کر دیا گیا تھا۔ جب ایسا ہوا تب فصیل کے اوپر اور شہر کے اندر یہ خبریں خوف و
ہراس پھیلانے لگی تھیں کہ سیتانیوں کا ایک لشکر تو شمال کی طرف سے چڑھ آیا تھا جس
سے حتی نبرد آزما ہیں۔ ایک اور لشکر جنوب کی سمت سے بھی آ گیا ہے اور اُس نے فصیل
کے جنوبی، مشرقی اور غربی حصوں پر ایک طرح سے قبضہ کر لیا ہے، وہاں جس قدر حتی
محافظ تھے، اُن کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

اس خبر نے نہ صرف شہر میں حتیوں کے اندر خوف و ہراس پھیلا دیا تھا جو شہر کے نظم
و نسق کو درست کرنے کے لئے مقرر کئے گئے تھے بلکہ جو لشکری شمالی سمت مقابلہ کر رہے
تھے، وہ بھی حوصلہ ہارنے لگے تھے۔

آخر یہ بھی خبریں آئیں کہ جنوب کی طرف سے حملہ آور ہونے والے فصیل سے
نیچے اتر کر شہر کے جو محافظ حتی ہیں، اُن کا قتل عام کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ یہ صورتِ حال
دلوکز اور گودر دونوں کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ دونوں نے آپس میں صلاح مشورہ
کیا، اس مشورے میں اپنے چھوٹے سالاروں کو بھی ساتھ ملایا، اُس کے بعد جس وقت
شہر کے اندر شور و غوغا، ہنگامہ آرائی ہو رہی تھی، دلوکز، گودر کچھ چھوٹے سالار اور کچھ بچے
کھچے لشکری شہر پناہ کا غربی دروازہ کھول کر بڑی رازداری سے بھاگنے میں کامیاب
ہو گئے تھے۔ اُن کے بھاگنے کے بعد صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے شہر پر
سیماس اور ہزال کا قبضہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ سیماس، طباش اور سیرم نے اپنے لشکر کے
ساتھ بابل شہر کے نواح میں اپنی خیمہ گاہ میں قیام کر لیا تھا جب کہ ہزال بابل کے بادشاہ
برنابورش کے ساتھ مل کر پہلے کی طرح بابل کا نظم و نسق درست کرنے میں لگ گیا تھا اور
حتیوں کے ہاتھوں بابل کے فتح ہونے کے بعد جو نقصان ہوا یا جن لوگوں کو نقصان
برداشت کرنا پڑا، اُس کی بڑی تیزی سے تلافی کی جانے لگی تھی۔

چند روز تک ایسے ہی حالات رہے اور جس روز سیماس، طباش اور سیرم نے اپنے
لشکر کو لے کر سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی کی طرف روانہ ہونا تھا، اُس سے ایک

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

روز پہلے جس چھوٹے سالار کی نگہداری میں حتیوں کی شہزادی سریان کو رکھا گیا تھا۔ وہ سالار جب سریان کا کھانا لے کر آگیا اور کھانا جب اُس نے اُس کے خیمے میں رکھا، تب سریان نے اُسے مخاطب کیا۔

''دیکھ بھائی! میں تیری بڑی شکرگزار ہوں کہ تو میری اتنی دیکھ بھال اور خدمت کر رہا ہے، میں عجیب سی حالت میں ہوں۔ دن رات میرے خیمے کے گرد پہرہ رہتا ہے، نہ کسی سے بات کرسکتی ہوں، نہ مل سکتی ہوں۔ بھائی! کیا ایسا ممکن نہیں کہ تمہارے جس سالار نے مجھے گرفتار کیا تھا، تم مجھے اُس کے سامنے پیش کرو۔ میں اُس سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔''

اس پر وہ چھوٹا سالار سریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''تمہارا کہنا درست ہے۔ تمہیں کھانا دینے کے بعد میں واپس اپنے امیر کی طرف جاتا ہوں اور تمہارا یہ پیغام اُن تک پہنچاتا ہوں۔ اُس کے بعد جو فیصلہ وہ کرتے ہیں، اُس سے میں تمہیں آگاہ کردوں گا۔''

اُس سالار کے اس جواب پر سریان کو کسی حد تک خوشی ہوئی تھی۔ پھر اُسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''تمہارے جس سالار نے مجھے گرفتار کیا تھا، اُس کا نام کیا ہے؟''

''اُس کا نام سیماس ہے۔'' غور سے سریان کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے کہا تھا۔

سریان نے دوسرا سوال پوچھا۔

''وہ کون ہے اور لشکر میں اُس کی کیا حیثیت ہے؟''

اس پر چھوٹا سالار پھر بول اٹھا اور کہنے لگا۔

''وہ سیستانیوں کے لشکر کا سپہ سالار اعلیٰ ہے۔'' سالار کے اس جواب پر کچھ دیر تک سریان سوچوں میں کھوئی رہی۔ پھر کہنے لگی۔

''بھائی! اُس سالار سے میرے متعلق بات کرنا، میں ہر صورت میں آج اس موضوع پر اُس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ اس لئے کہ میں نے سنا ہے تمہارا لشکر کل یہاں سے کوچ کرے گا۔''

اس پر وہ سالار مسکرایا اور کہنے لگا۔

''تمہارا اندازہ درست ہے، لشکر کل یہاں سے اپنے مرکزی شہر اشوکانی کی طرف کوچ کرے گا۔''

اس کے ساتھ ہی وہ سالار باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیماس کے خیمے میں داخل ہوا۔ اُس وقت سیماس اپنے خیمے میں اکیلا تھا۔ سیماس نے اُسے اپنے قریب بٹھایا۔ تب اُس سالار نے جو گفتگو سریان کے ساتھ ہوئی تھی، وہ تفصیل کے ساتھ سیماس سے کہہ دی تھی۔

اس پر سیماس اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا، کہنے لگا۔

''کیا تم نے اُس لڑکی کی حفاظت کا انتظام خوب کر رکھا ہے۔'' اس پر وہ سالار کہنے لگا۔

''اُس کے خیمے کے گرد ہمہ وقت پہرہ رہتا ہے۔ امیر آپ مطمئن رہیں، وہ بھاگ نہیں سکتی۔''

جواب میں سیماس مسکرایا اور کہنے لگا۔

''اچھا تم جاؤ، میں اُس لڑکی سے مل لوں گا اور دیکھ لوں گا کہ وہ کیا کہتی ہے۔''

اس پر وہ سالار سیماس کے خیمے سے نکل گیا۔ سیماس کچھ دیر تک اپنے خیمے میں بیٹھ کر گہری سوچوں میں کھویا رہا۔ پھر اپنی جگہ سے اٹھا اور اُس خیمے کی طرف بڑھا جس میں حتیوں کی شہزادی سریان کو رکھا گیا تھا۔

سیماس جب اُس خیمے میں داخل ہوا تو اُسے دیکھتے ہی سریان اپنی جگہ پر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ہاتھ کے اشارے سے سیماس نے اُسے بیٹھنے کے لئے کہا۔ اس پر سریان ہچکچاتے ہوئے بیٹھ گئی تھی۔ اب تک وہ کھانا کھا چکی تھی اور خالی برتن اٹھا کر اُس نے ایک طرف رکھ دیئے تھے۔ سیماس اُس سے ذرا فاصلہ رکھ کر دور ہو بیٹھا۔ پھر اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''میرا وہ چھوٹا سالار جسے میں نے تم پر نگاہ رکھنے کے لئے مقرر کر رکھا ہے جو تمہاری ساری ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے، اُس کا کہنا ہے کہ تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہو۔''

اس پر سریان نے لمحہ بھر کے لئے غور سے سیماس کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔

''آپ کا اندازہ درست ہے، میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ کب تک

یہاں مجھے اپنے لشکر میں ایک قیدی اور اسیر کی حیثیت سے رکھنا چاہیں گے۔ کیا میری رہائی کا کوئی معاملہ ہوسکتا ہے؟'' سریان نے اب تک کسی پر ظاہر نہیں کیا تھا کہ وہ حتیوں کی شہزادی ہے۔ بہر حال، یہی ظاہر کرتی رہی کہ وہ لشکر میں شامل ایک عام لڑکی ہے۔ وہ ایسا کر کے شاید اپنے لئے زیادہ مسائل کھڑے نہیں کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اُس کی گفتگو سن کر سیماس کچھ دیر سوچتا رہا، پھر کہنے لگا۔

''دیکھو تمہیں ہمیشہ کے لئے ہم غلام بنا کر نہیں رکھیں گے، تم نے اپنے علاقوں کی طرف جانا ہے لیکن ایک اسیر اور قیدی کی حیثیت سے تمہیں اپنی سزا سے ضرور گزرنا ہے۔''

سیماس کے ان الفاظ نے سریان کو پریشان کر دیا تھا۔ کہنے لگی۔

''کیسی سزا؟''

اس پر سیماس سنجیدگی سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''اس سلسلے میں تمہیں دو سال ہمارے مرکزی شہر اشوکانی میں رہنا ہوگا۔ اُس کے بعد تمہاری رہائی کا سامان کیا جاسکتا ہے۔ ایسا عموماً ہمارے ہاں جنگی قیدیوں کے لئے کیا جاتا ہے، قید ہونے والے خواہ مرد ہوں یا عورتیں اُن کے ساتھ ہم یہی طریقہ اپناتے ہیں۔ سیماس کی اس گفتگو کو سریان نے غور سے سنا تھا اور ایک طرح سے وہ گھبراہٹ اور فکرمندی کا شکار ہوگئی تھی۔ آخر اُس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کہنے لگی۔

''اگر مجھے دو سال ایک قیدی اور اسیر کی حیثیت سے رہنا ہے تو کیا مجھے اشوکانی شہر کے زندان میں ڈال دیا جائے گا۔ اگر ایسا ہوگا تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ مجھ جیسی بے بس لڑکی کے ساتھ بڑی زیادتی ہوگی۔ اس لئے کہ میں نہ تم لوگوں کو نقصان پہنچا سکتی ہوں اور نہ ہی میری وجہ سے حتیوں کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔''

سریان جب خاموش ہوئی تو اُس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے سیماس کہنے لگا۔

''مطمئن رہو، تمہیں زندان میں نہیں ڈالا جائے گا، تمہیں بڑی عزت اور بڑے احترام کے ساتھ رکھا جائے گا۔ ایسی جگہ رکھا جائے گا جہاں عزت تمہاری آبرو کی بھی حفاظت کی جائے گی۔ ایک بات خاتون نگاہ میں رکھنا، ہمارے ہاں کسی نے اگر تم پر غلط نگاہ ڈالنے کی کوشش کی، تمہیں جسمانی نقصان پہنچانا چاہا، تمہیں تمہاری عزت، تمہارے ناموس سے محروم کرنا چاہا تو ایسا شخص اپنی جان سے ہاتھ [illegible] نہیں رہے گا۔

ہم تمہارے جسم، تمہاری جان، تمہاری عزت و آبرو سب کی حفاظت کریں گے۔''

سیماس کے ان الفاظ سے سریان کو کچھ حوصلہ ہوا تھا کہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور یہ کہ اُس کی عزت بھی محفوظ رہے گی۔ چنانچہ اپنے سکون کی خاطر اُس نے پھر سیماس کو مخاطب کر کے پوچھ لیا۔

''اگر دو سال مجھے اشوکانی شہر میں قیدی کی حیثیت سے گزارنے ہیں تو پھر میرا قیام کہاں ہوگا۔ جہاں میرا قیام ہوگا، وہ مجھ سے قیدیوں کی سی مشقت نہ لیں گے۔ اگر ایسا کریں گے تو کیا یہ میرے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۔''

سریان کے ان سارے سوالوں کے جواب میں سیماس بڑی نرمی سے اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''ایسا کچھ نہیں ہوگا خاتون! تمہیں کسی زندان میں نہیں ڈالا جائے گا۔ میری حویلی میں رکھا جائے گا۔''

''آپ کی حویلی میں؟'' حیرت سے سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے سریان نے پوچھ لیا تھا۔

''ہاں، میری حویلی میں، وہاں تم محفوظ بلکہ عزت اور احترام کے ساتھ اپنا وقت گزار سکو گی۔''

''وہاں مجھے کتنے لوگوں کے ساتھ رہنا ہوگا اور کتنے لوگوں کی خدمت کرنا ہوگی، اس لئے کہ میں جنگی قیدی اور اسیر ہوں اور اسیر ایک طرح سے غلام لونڈی کے برابر ہی ہوتا ہے۔''

اس پر سیماس پھر مسکرایا اور کہنے لگا۔

''تمہاری حیثیت نہ لونڈی، نہ ہی اسیر اور قیدی کی سی ہوگی۔ جہاں تک تمہارے اس سوال کا تعلق ہے کہ میری حویلی میں تمہیں کتنے لوگوں کی خدمت کرنا ہوگی تو اُس کے لئے میں تم پر وضاحت کردوں کہ ہم گھر کے دو ہی افراد ہیں، ایک میں اور دوسری میری ماں۔ میری ماں کا نام طمامہ ہے۔ تمہیں اُس کے پاس رہنا ہوگا۔ دو سال پورے ہونے کے بعد تم جہاں کہو گی، میں تمہیں چھوڑ کر آؤں گا۔ گھر میں ایک اور فرد بھی ہے۔ اس کا نام برزہ ہے۔ پہلے وہ ہماری خادمہ تھی، اب وہ میری ماں جیسی ہے۔''

سیماس کے خاموش ہونے پر سریان غور سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

لگی۔

''آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دو سال مجھے آپ کی ماں کی خدمت کرنا ہوگی؟''

''کوئی خدمت نہیں کرنا ہوگی۔'' سیماس نے بڑی نرمی سے اُسے جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔

''میری ماں تم سے کوئی خدمت نہیں لے گی۔ دیکھو جیسا کہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ہم گھر کے دو افراد ہیں، ایک میں اور میری ماں، ایک ہماری پرانی ملازمہ ہے، نام اُس کا برزہ ہے۔ گھر کے سارے کام وہی کرتی ہے، گو وہ ملازمہ ہے لیکن میری ماں اُسے بھی ملازمہ خیال نہیں کرتی۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ میری ماں اپنے اور اُس کے لئے کھانا تیار کر دیتی ہے۔ برزہ کو آرام کرنے کا مشورہ دیتی ہے۔ چنانچہ تمہیں بھی اُن کے ساتھ رہنا ہوگا۔ مجھے امید ہے، وہ دونوں تم سے کوئی کام نہیں لیں گی۔ جہاں تک برزہ کا تعلق ہے، تو اُس بیچاری کے ماں باپ حتیوں کے حملہ آور ہونے کے باعث چند سال پہلے مارے گئے تھے، وہ ایک بے آسرا خاتون ہے۔ عمر اُس کی ڈھل چکی ہے لیکن بہت مہربان ہے اور وہ تمہارا بڑا خیال رکھے گی۔''

''میرا بڑا خیال رکھے گی یا مجھے موت کے گھاٹ اتار دے گی۔'' سریان نے غور سے سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ ''اس لئے کہ اگر اُس کے اہل خانہ کو حتیوں نے قتل کیا تھا، میرا تعلق بھی حتیوں سے ہے اور جب برزہ نام کی اُس خاتون کو یہ پتا چلے گا کہ میں قید ہونے والی ایک حتی لڑکی ہوں تو وہ میرا سر تن سے جدا کر دے گی۔''

اس پر سیماس مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''کچھ بھی نہیں ہوگا، یہ تمہارا وہم ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میری ماں ہی نہیں برزہ بھی تمہارا بہترین خیال رکھے گی۔ اُس گھر میں رہتے ہوئے اگر تم کوئی کام نہ کرنا چاہو تو تم پر کوئی جبر نہیں ہوگا۔ ہاں اگر تم اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے میری ماں اور برزہ کا کوئی کام کر دو تو یہ تمہاری صوابدید پر منحصر ہے۔ جبر تم پر کوئی نہیں کرے گا۔ یہ میں تمہیں ضمانت دیتا ہوں۔''

سیماس اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکا۔ اس لئے کہ اُسی لمحے خیمے کے دروازے پر ایک مسلح جوان نمودار ہوا اور ... اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''محترم برنابورش اور ہزال شہر سے نکل کر آپ کے خیمے میں آئے ہیں۔ کسی اہم موضوع پر آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ سیرم اور طباش بھی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ للہذا انہوں نے مجھے آپ کو بلانے کے لئے بھیجا ہے۔''

اس پر فیصلہ کن انداز میں سریان کی طرف دیکھتے ہوئے سیماس کہنے لگا۔

''خاتون مطمئن رہ، تیری حیثیت ہمارے مرکزی شہر اشوکانی میں نہ خادمہ لونڈی کی ہوگی اور نہ ہی اسیر اور قیدی کی سی۔ نہ ہی تم پر جبر کیا جائے گا اور نہ ہی تم پر ظلم ہوگا اور تمہاری جان تمہارے جسم کی حفاظت کے ساتھ ساتھ، تمہاری عزت اور آبرو کی حفاظت کا بہترین اہتمام ہوگا۔'' اس کے ساتھ ہی سیماس سریان کے خیمے سے نکل گیا تھا۔

❀ ❀ ❀

سیماس جب اپنے خیمے میں داخل ہوا تو اُس کے خیمے میں بابل کا بادشاہ برنابورش، اُس کا سپہ سالار ہزال، سیرم، طباش اور کچھ دوسرے سالار بیٹھے ہوئے تھے۔ سیماس جب خیمے میں داخل ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے بابل کے بادشاہ برنابورش نے اُسے آگے بڑھ کر اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ اس پر سیماس برنابورش اور ہزال دونوں کے درمیان ہو بیٹھا تھا۔ کچھ دیر تک خیمے میں خاموشی رہی۔ پھر گفتگو کا آغاز برنابورش نے کیا اور سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''سیماس! اس سے پہلے میں سیرم اور طباش دونوں کا شکریہ ادا کر چکا ہوں۔ بچے! تم تینوں کی حیثیت میرے ہاں بیٹوں کی سی ہے، ایسی ہی جیسے میں ہزال کو اپنا بیٹا سمجھتا ہوں۔ جس طرح حتی ہم پر حملہ آور ہوئے اور مجھے اور ہزال دونوں کو انہوں نے بے بس کر کے کوہستانِ زاگروس کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر اگر تم تینوں حرکت میں نہ آتے تو میں اور ہزال اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر حتیوں سے دوبارہ بابل شہر حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوتے۔ اس کے لئے میں ایک بار پھر تم تینوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔''

یہاں تک کہتے کہتے برنابورش کو رُک جانا پڑا۔ اس لئے کہ اُس کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی انکساری میں سیماس بول اٹھا۔

''آپ کو نہ ہمارا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت ہے، نہ ہی آپ کو اس سلسلے میں احسان مند ہونا چاہیے۔ جہاں تک ہزال کا تعلق ہے، تو اس سے پہلے بھی اُس کی حیثیت میرے اور طباش کے ساتھ بھائی کی سی تھی، آئندہ بھی ایسی ہی رہے گی اور اب تو اس بھائی چارے میں سیرم بھی شامل ہو چکا ہے۔ حتیوں کے خلاف بابل شہر حاصل کرنے میں آپ لوگوں کی مدد کرنا ہمارے فرائض میں شامل تھا۔ اس بناء پر کسی کو کسی کا شکریہ ادا

...نے کی ضرورت نہیں ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس جب رُکا تب کچھ سوچتے ہوئے بابل کا بادشاہ ...نابورش پھر بول اٹھا۔

''میرے عزیز ساتھیو! میں نے آپ سب کو اس لئے یہاں جمع کیا ہے کہ حتیوں ...متعلق گفتگو کی جائے۔ میں حتیوں کی فطرت سے بڑی اچھی طرح واقف ہوں۔ سیرم ...انہیں نہیں جانتا، ہزال، سیماس اور طباش اُن سے خوب واقف ہیں۔ تم تینوں نے جو ...بابل سے ختوشاش کی طرف جانے والی شاہراہ پر حتیوں کے لشکر کو شکست دی ہے تو میں ...اپنے تجربے کی بناء پر تم لوگوں سے کہوں کہ اس شکست کے بعد حتی خاموش نہیں بیٹھیں ...گے۔ ہمارے خلاف اٹھیں گے اور ہم سے بڑا خوفناک انتقام لینے کی کوشش کریں گے۔

''اس پر مستزاد یہ کہ متوشلیش کے پیچھے پیچھے جب اُس کی بیٹی دلوکز اور سپہ سالار ...بھی اپنے شکست خوردہ لشکر کو لے کر اپنے مرکزی شہر ختوشاش میں داخل ہوں گے ...میں سمجھتا ہوں حتیوں کے انتقام لینے کی حس پہلے کی نسبت دُگنی ہو جائے گی۔ ہزال، ...سیماس اور طباش اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس وقت حتیوں کی طاقت اور قوت اپنے ...عروج پر ہے اور وہ اپنی اسی قوت کے نشے میں ہی اپنے ہمسائیوں سے ٹکراتے پھرتے ...ہیں۔ حتی یہ چاہتے تھے کہ پہلے سیتانی سلطنت کو اپنے سامنے زیر کریں۔ اُس کے بعد ...بابل کی حدود کا رُخ کریں، چونکہ بابل کی سلطنت سیتانیوں کے درمیان دفاعی معاہدہ ...ہے اور دونوں قوتیں دشمن کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں، اس بناء پر حتیوں ...نے اپنی جنگی منصوبہ بندی کو تبدیل کیا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ پہلے بابل کو سرنگوں کیا ...جائے۔ اُس کے بعد سیتانیوں پر ضرب لگا کر اُنہیں اپنا مطیع اور فرمانبردار بنایا جائے اور ...مصر کا رُخ کیا جائے اور بحر شور تک یعنی سارا مصری علاقہ جس میں صحرائے سینا شامل ...ہے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا جائے۔ میں رعمسیس کا بھی شکر گزار ہوں کہ اُس نے ...اپنی سرکردگی میں ایک لشکر ہماری مدد کے لئے بھیج دیا لیکن ساتھ ہی میں تم لوگوں کو ...اعلام کرتا ہوں کہ بہت جلد یہ حتی ہمارے لئے کوئی نیا محاذِ جنگ کھولنے کی کوشش کریں ...ہو سکتا ہے، اس بار وہ ایک نہیں کئی محاذ کھولیں گے۔ جہاں تک بابل کا تعلق ہے تو ...وہ ہر صورت میں ایک بار پھر فتح کرنے کی کوشش کریں گے، اس لئے کہ دلوکز کو جو ...شکست دے کر اُس کے سالار گودر کے ساتھ نکالا ہے تو اسے حتی اپنی بڑی بے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

عزتی اور بڑی رسوائی خیال کریں گے۔ لہٰذا جتنی بھی قوت صرف کرنا پڑی، وہ قوت صرف کرتے ہوئے یہ حتی ایک بار پھر بابل پر اپنی گرفت کرنے کی کوشش کریں گے۔"

"حتی چونکہ یہ بھی سمجھ چکے ہیں کہ اگر وہ بابل پر حملہ کرتے ہیں تو پھر سیتانی سلطنت کا لشکر بھی حرکت میں آئے گا۔ حتی، سیماس اور طباش کی جنگی ہنرمندی سے خوب واقف ہیں اور اب انہیں یہ بھی پتا چل چکا ہے کہ رعمسیس کا ایک لشکر بھی اُس کے سالار سیرم کی کمانداری میں یہاں پہنچ چکا ہے، اس لئے وہ ایک نہیں دو محاذ کھولیں گے۔

"ایک لشکر وہ بابل کی طرف روانہ کریں گے تاکہ پہلے کی طرح وہ پھر بابل پر قبضہ کرلیں۔ مجھے اور ہزال کو وہاں سے چلتا کریں۔ دوسرا لشکر وہ سیتانیوں کی طرف روانہ کریں گے تاکہ سیتانیوں پر حملہ آور ہوکر انہیں اپنے ساتھ مصروفِ جنگ رکھتے ہوئے پہلے بابل پر قبضہ کرلیں اور جب بابل پر اُن کی گرفت ہوجائے تو پھر بابل کی طرف جانے والی قوت کو بھی سیتانیوں کی طرف منتقل کرتے ہوئے سیتانیوں کے علاقوں پر بھی قبضہ کرلیا جائے تاکہ آنے والے دور میں یہ دونوں قوتیں حتیوں کے خلاف سر نہ اٹھا سکیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد برنابورش رُکا۔ کچھ سوچا، پھر سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"میں نے جو کچھ کہنا تھا، کہہ چکا۔ اب میرے بچو! تم بتاؤ، حتیوں کی مستقبل کی یورش اور اُن کے حملوں سے بچنے کے لئے ہمیں کیا تدابیر کرنی چاہییں؟"

اس موقع پر سیماس نے بڑے غور سے سیرم کی طرف دیکھا جب کہ ہزال اور طباش دونوں سیماس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جواب میں سیرم مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"سیماس ان علاقوں میں تم ہی ہمارے راہنما، راہبر اور بڑے سالار ہو۔ سیماس تم جانتے ہو میں ابھی ان سارے علاقوں سے اچھی طرح واقف نہیں اور میں تمہاری اور طباش کی راہنمائی کے بغیر حتیوں کے خلاف کوئی بڑی کارروائی نہیں کرسکتا۔ ہاں حتیوں کا لشکر کہیں پڑاؤ کئے ہوئے ہو اور اُس پر ضرب لگانی ہو تو پھر آپ لوگ مجھے سب سے آگے رکھ سکتے ہیں اور پھر دیکھیں گے کہ میں اُن پر کیسے ضرب لگاتا ہوں۔" سیرم جب خاموش ہوا تب کچھ دیر کی سوچ بچار کے بعد سیماس بول اٹھا اور برنابورش کی طرف

...ہوئے کہنے لگا۔

"...محترم برنابورش! ہم نے یہ کوشش کرنی ہے کہ آنے والے دور میں حتی نہ بابل پر ...لیں اور نہ سیتانیوں کے علاقوں کو میلی نگاہ سے دیکھ سکیں۔ اس کے لئے ہمیں کچھ ...الی تدابیر بھی کرنا ہوں گی۔ آپ ہزال کے ساتھ مل کر اپنے کچھ مخبر مقرر کیجئے گا، ایسا ...ں اور طباش بھی کریں گے اور یہ مخبر آپس میں رابطہ اور تعلق رکھیں گے۔ اس کے علاوہ ...ہی کچھ مخبروں کو جو کام کرنے میں بڑے تیز ہیں اور ہماری سلطنت کے اندر اُن ...ثیت بڑی قابل اعتماد اور قابل اعتبار ہے، انہیں حتیوں کے علاقوں کی طرف ...وں گا۔ حتی اگر بابل کے لئے یا سیتانیوں کے علاقوں کے لئے نقل و حرکت کرتے ...وہ مخبر ہمیں اطلاع دیں گے۔ اس طرح اُن مخبروں کی فراہم کردہ اطلاع اُن مخبروں ...ریعے ہمارے مرکزی شہر اشوکانی کے علاوہ بابل بھی پہنچ جائے گی جو مخبر آپس میں ...اور تعلق رکھیں گے اور جن کا تعلق بابل اور اشوکانی سے ہوگا۔

"اس موقع پر میں آپ لوگوں سے یہ بھی کہوں گا کہ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو بابل ...کانی کے مخبر پل پل کی خبریں بابل اور اشوکانی تک پہنچائیں گے۔ اس طرح ہم ...حتیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہوجائیں گے۔

"اب اس کے بعد ایک تیسرا پہلو بھی اٹھ کھڑا ہوگا اور وہ پہلو سیرم سے تعلق رکھتا ...ب مخبر اطلاع کریں گے کہ حتی بابل پر یا ہمارے مرکزی شہر اشوکانی پر ضرب لگانے ...رکھتے ہیں یا ان دونوں علاقوں میں سے کسی کی بھی طرف پیش قدمی کرنے کی ...ندی کرچکے ہیں، تب سیرم اپنے تیز رفتار قاصدوں کو اپنے مرکزی شہر ممفس میں ...کی طرف روانہ کرے گا، اس کے بعد یہ خبریں سن کر رعمسیس کیسے ردِعمل کا اظہار ...اس کی عکاسی مجھ سے بہتر سیرم کرسکتا ہے۔"

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس جب خاموش ہوا، تب چھاتی تانتے ہوئے سیرم ...کا۔

"میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ جب میری طرف سے روانہ کئے ہوئے ...میں سے جاکر یہ کہیں گے کہ حتی سیتانیوں یا بابل پر لشکرکشی کے ارادے ...ہیں یا وہ یلغار کرنے کے درپے ہیں تو رعمسیس چین سے نہیں بیٹھے گا۔ میں پھر ...کہتا ہوں کہ جب یہ خبر ممفس شہر میں رعمسیس کے پاس پہنچے گی تو رعمسیس اُسی

وقت ایک لشکر کے ساتھ حرکت میں آئے گا۔ آندھی اور طوفان کی طرح ان حتیوں سے ٹکرانے کے لئے شمال کا رُخ کرے گا۔ جہاں تک ہماری عسکری طاقت کا تعلق ہے تو اُس میں سے ایک چھوٹا سا لشکر لے کر آپ لوگوں کی مدد کے لئے آیا ہوں اور آنے والے دور میں اگر حتیوں نے زیادہ پر پرزے پھیلانے کی کوشش کی تو میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ رعمسیس ایسا بڑا لشکر لے کر حتیوں کے مقابل آئے گا جس کی حتی اُمید تک نہیں کرسکتے۔"

سیرم کے خاموش ہونے پر سیماس نے سیرم کی طرف دیکھا اور اُسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

"سیرم میرے بھائی! اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میں ایک فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ میرا بھائی طباش اس سے اتفاق کرے گا۔"

طباش غور سے سیماس کی طرف دیکھنے لگا تھا جب کہ سیرم سوالیہ سے انداز میں سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"میرے بھائی! کیسا فیصلہ؟"

اس پر سیماس بولا اور کہنے لگا۔

"یہ جو ہم نے متوشلیش کے لشکر پر حملہ کیا تھا اور اُسے شکست دی تھی، اُس کی شکست کے دوران اُس کی ضروریات اور خورونوش کا سارا سامان ہمارے قبضے میں آگیا تھا۔ وہ سارا سامان اس وقت ہمارے پاس محفوظ ہے۔ میں چاہتا ہوں، وہ سارا سامان محترم برنابورش اور ہزال کے حوالے کردیا جائے، اس لئے کہ بابل پر حملہ آور ہوکر حتیوں نے جو نقصان پہنچایا ہے، اس سامان کی صورت میں نقصان کی تلافی ہوجائے گی۔ برنابورش اور ہزال دونوں مل کر پھر بابل کی پہلی قوت کو بحال کرلیں گے۔"

سیماس کے ان الفاظ پر برنابورش اور ہزال بڑی اپنائیت سے اُس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سب سے پہلے طباش نے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا اور کہنے لگا۔

"میں تو دست بردار ہوتا ہوں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" اس کی اس حرکت پر سب کھلکھلا کر ہنس دیئے۔ پھر سیرم کہنے لگا۔

"سیماس میرے بھائی! تم بہت بڑی زیادتی کر رہے ہو، اس سلسلے میں نہ تمہیں مجھ سے مشورہ لینے کی ضرورت تھی، نہ طباش سے کچھ جاننے کی دقت کرنی چاہیے تھی۔

...تمہیں یہ فیصلہ کرلینا چاہیے تھا کہ متوشلیش کو شکست دیتے ہوئے جو سامان ہمیں ملا ...اُس کے مالک ہزال اور برنابورش ہیں اور پھر تم دیکھتے، میں اور طباش تمہارے اس ...ملے کے خلاف ایک حرف نہ بولتے۔"

سیرم کے ان الفاظ کے جواب میں سیماس نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور یہ فیصلہ ہوا ...وہ سامان سارے کا سارا برنابورش اور ہزال کے حوالے کیا جائے گا۔

اس موقع پر پہلی بار ہزال بولا اور سب کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

"جیسا کہ برنابورش نے اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا، یہ معاملہ تو بالکل طے ہے ...تی بابل سے ہرصورت میں انتقام لینے کی کوشش کریں گے، اس موقع پر میں یہ بھی ...ہوں گا کہ وہ یہ بھی کوشش کرسکتے ہیں کہ پہلے ایک لشکر سیتانیوں کی سرحدوں کی طرف ...کریں تاکہ آپ لوگوں کو مصروفِ جنگ رکھتے ہوئے ایک لشکر بابل کی طرف روانہ ...یں تاکہ آپ لوگوں کو خبر ہی نہ ہو کہ حتیوں کے کسی لشکر نے بابل کو بھی ہدف بنالیا

"ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ ان حالات میں تو ہمارے مخبر ...کر اپنا کام نہیں کرسکیں گے۔ حتی اُن کی ناکہ بندی کرسکتے ہیں یا انہیں گرفتار کرکے ...ان اطلاعات کے سارے تعلق اور رابطوں کو مفلوج کرسکتے ہیں۔"

ہزال جو کہنا چاہتا تھا کہہ چکا، تب سیماس اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"ہزال میرے عزیز بھائی! جو کچھ تم کہہ چکے ہو، یہ ایک حقیقت ہے اور حتی یقیناً ...کریں گے لیکن ایک بات اپنے ذہن میں بٹھا کر رکھنا، جس وقت حتیوں نے ...سرحدوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی تو ہم از خود سمجھ جائیں گے کہ حتی بیک وقت ...کو اور تم لوگوں کو اپنا ہدف بنا رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارے مرکزی شہر ...اور لشکر طباش کی کمانداری میں آجائے گا اور طباش سیرم کے ساتھ مل کر سیتانی ...پر حتیوں کی راہ روکتا رہے گا۔ اس وقت ہمارا جو لشکر میری اور طباش کی ...میں کام کررہا ہے، خداوند قدوس نے چاہا تو اُس لشکر کو لے کر میں تم لوگوں کی ...لئے پہنچوں گا اور پھر میں دیکھوں گا کہ حتی دوبارہ بابل پر کیسے قبضہ کرنے کی ...تے ہیں۔ ہزال میرے بھائی! بالکل مطمئن رہنا، اگر حتیوں نے ایسا کرنے کی ...تو حتیوں کا جو لشکر بابل کی طرف جائے گا، اُن میں سے کوئی بھی حتی لشکری بچ

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کر واپس اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف نہیں جا سکے گا۔"
سیماس کے خاموش ہونے پر بڑی طمانیت اور بڑی آسودگی میں برنابورش ا
خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔
"میں سمجھتا ہوں جن عوامل اور جن خطرات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہاں
ہوئے تھے، اُن کا سدِباب کرنے کے لیئے بہت کچھ کرلیا ہے۔ آج شام کا کھانا پور
کے پورے لشکر کا بابل کی طرف سے ہوگا۔ یہ بابل دوبارہ لینے کی خوشی میں ہے۔"
کے ساتھ ہی آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد برنابورش اور ہزال دونوں اٹھ
بابل شہر کی طرف چلے گئے تھے۔ اُس روز شام کا کھانا برنابورش اور ہزال کی طرف
تھا اور پورے لشکر کی تواضع اور دعوت شاندار انداز میں کی گئی تھی۔ اُس سے اگلے
سیماس، طباش اور سیرم اپنے لشکر کو لے کر بابل سے سیستانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی
طرف کوچ کر گئے تھے۔"

❀ ❀ ❀

اشوکانی شہر میں سیماس ایک روز حسین اور خوب صورت سریان کے ساتھ ایک
ویلی کے دروازے پر رُکا۔ دونوں اپنے گھوڑوں سے اتر چکے تھے اور گھوڑوں کی باگیں
انہوں نے پکڑ رکھی تھیں۔ سیماس نے آگے بڑھ کر جب حویلی کے دروازے پر دستک
ی تو پہلی دستک پر کسی نے دروازہ نہ کھولا۔ اس موقع پر سریان جو سیماس کے قریب ہی
ھڑی تھی، سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔
"آپ اپنی حویلی کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں یا یہ حویلی کسی اور کی
ہے۔ آپ نے دستک دی ہے، دروازہ کوئی کھولتا ہی نہیں ہے۔"
سریان کے ان الفاظ پر سیماس مسکرا دیا اور کہنے لگا۔
"کھل جائے گا، تم پریشان اور فکرمند نہ ہو۔ اس لمحہ حویلی کا دروازہ کھل گیا۔
روازہ کھولنے والی ڈھلی ہوئی عمر کی ایک ناتواں خاتون تھی اور وہ خاتون سیماس کو
یان کے ساتھ دیکھتے ہوئے کسی قدر تعجب اور حیرت کا اظہار کر رہی تھی۔ اُس کے اس
انداز پر سیماس مسکرا رہا تھا جب کہ سریان کسی قدر پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ دروازہ
ھول کر وہ خاتون پیچھے ہٹ گئی۔ اس موقع پر سریان کی طرف دیکھتے ہوئے سیماس
نے لگا۔
"یہ خاتون جس نے دروازہ کھولا ہے، برزہ ہے جس کا میں نے تم سے ذکر کیا
تھا۔"
اسی دوران برزہ نام کی وہ خاتون آگے بڑھی، سریان کو اُس نے اپنے ساتھ لپٹا
اس کی پیشانی چومی، کہنے لگی۔
"بیٹی، میں نہیں جانتی تو کون ہے، کہاں سے آئی ہے، تیرا نام کیا ہے۔ پر اس
لی میں داخل ہوتے وقت میں تم سے یہ کہوں گی کہ تیری حیثیت ہماری بیٹی کی سی

ہے۔"
برزہ کے ان الفاظ پر سریان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ
اچانک حویلی کے اندرونی حصے سے ایک اور ڈھلی ہوئی عمر کی خاتون تقریباً بھاگتی ہوئی
اُن کے پاس آئی۔ اُسے دیکھتے ہی سیماس نے اپنے گھوڑے کی باگ چھوڑ دی اور اُس
کی طرف بھاگا۔ وہ سیماس کی ماں طمامہ تھی۔ آگے بڑھ کر اُس نے سیماس کو اپنے
ساتھ لپٹا لیا۔ اُس کی پیشانی اور چہرہ چوما، گلے لگایا پھر جب اُس نے اُسے علیحدہ کیا اور
اُس کی نگاہ سریان پر پڑی تو پہلے اُس نے جستجو بھری ایک نگاہ سیماس پر ڈالی۔ سیماس
اپنی ماں کے دیکھنے کے انداز کو سمجھ گیا تھا۔ پھر کہنے لگا۔
"اماں آپ اس لڑکی کو ایک انتہائی معزز مہمان سمجھ کر حویلی میں لائیں۔ دیکھیں یہ
خوف زدہ کھڑی ہے۔ جس وقت برزہ سے ملی تھی اور برزہ نے اسے بیٹی کہا تھا تو یہ کھل
گئی تھی لیکن اب جب آپ حویلی سے نکلی ہیں تو یہ سوچ رہی ہوگی کہ نجانے آپ اس
کے ساتھ کیا سلوک کریں گی۔ ذرا آگے بڑھ کر اس سے ملیں اور خود اسے حویلی کے اندر
لے کر آئیں۔"
اس پر سیماس کی ماں طمامہ مسکرا دی۔ آگے بڑھی، اُس کے ساتھ ساتھ سیماس بھی
آگے بڑھا، سریان کے قریب جاکر سریان سے سیماس نے اُس کے گھوڑے کی باگ
لے لی۔ اتنی دیر تک طمامہ بھی پہنچ گئی۔ سریان کو اُس نے اپنے ساتھ لپٹا لیا جس طرح
برزہ نے اُسے پیار کیا تھا۔ اسی طرح طمامہ نے بھی پیار کیا۔ پھر سریان کا ہاتھ پکڑ کر
اُسے اندر لائی۔ اس موقع پر سیماس اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔
"اماں اس کا نام سریان ہے۔ اماں اس کا تعلق حتیوں سے ہے۔ میں نہیں جانتا
حتیوں کے ہاں یہ کس کی بیٹی ہے، تاہم یہ جنگ کے دوران گرفتار ہوئی۔ اماں گرفتاری
کے بعد میرا اس کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا تھا کہ یہ دو سال یہاں ہمارے ہاں رہے گی
آپ کی خدمت کرے گی، اس کے بعد جہاں یہ کہے گی، اسے باعزت طور پر وہاں پہنچا
دیا جائے گا۔"
حتیوں کا نام سن کر اُسی وقت برزہ پر لرزہ طاری ہوگیا تھا۔ اُس کی یہ کیفیت دیکھتے
ہوئے سیماس اُس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا۔
"برزہ! تم میری ماں کی جگہ ہو اور میں تمہیں ماں ہی کہہ کر مخاطب کرتا ہوں

دیکھو یہ لڑکی حتی ضرور ہے لیکن یہ نہ ہی ہماری مجرم ہے نہ ہمارے لئے نقصان کا باعث
ہے۔ اس لئے..." یہاں تک کہتے کہتے سیماس کو رُک جانا پڑا۔ اس لئے بڑی شفقت
اور پیار میں برزہ سریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔
"مجھے اس لڑکی سے کیا شکوہ، کیا گلہ ہوسکتا ہے۔ سب حتی ایک جیسے تو نہیں ہیں۔
یہ اگر ہمارے ہاں دو سال رہے گی تو یہاں میری بیٹی کی حیثیت سے ہوگی۔"
برزہ کے ان الفاظ پر سریان کے چہرے پر بھی ہلکا سا تبسم نمودار ہوگیا تھا۔ یہاں
تک کہ وہ سیماس کی ماں طمامہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔
"میں حتیوں کے ایک سالار کی بیٹی ہوں۔ لشکر میں شامل ہوئی تھی۔ میرا باپ
جنگ کے دوران مارا گیا اور میں گرفتار ہوگئی۔"
یہ بات بنا کر سریان نے اپنا آپ چھپانے کی کوشش کی تھی۔ اُس نے یہ انکشاف
نہیں کیا تھا کہ وہ حتیوں کے بادشاہ موتلش کی بھتیجی ہے۔
سریان جب خاموش ہوئی تب اُس کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی شفقت سے
طمامہ کہنے لگی۔
"میری بچی! تمہیں پریشان اور فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ برزہ پہلے ہی
کہہ چکی ہے کہ تمہاری حیثیت اس حویلی میں ایک بیٹی کی سی ہوگی۔ تمہاری ہر ضرورت کا
خیال رکھا جائے گا۔ یہاں تمہیں کوئی تکلیف، کوئی دکھ نہیں ہوگا۔ ایک بات اور یاد رکھنا
میری بیٹی! اگر سیماس کی طرف سے تمہیں کوئی شکایت یا شکوہ ہو تو مجھے بتانا، میں تیرے
سامنے اس سے ایسی باز پرس کروں گی کہ کانوں کو ہاتھ لگائے گا۔"
طمامہ کے ان الفاظ پر سریان کھل کر مسکرا دی تھی، کہنے لگی۔
"اماں، آپ اور برزہ کی گفتگو نے مجھے مطمئن اور خوش کر دیا ہے۔ جس وقت میں
حویلی میں محترم سیماس کے ساتھ داخل ہو رہی تھی، میرے دل اور میرے ذہن میں
عجیب سے وسوسے تھے، نجانے اس حویلی کے رہنے والے میرے ساتھ کیا سلوک کریں
گے۔ آپ دونوں کی گفتگو کے بعد میں یوں محسوس کر رہی ہوں جیسے میں اپنے ہی گھر میں
واپس آگئی ہوں۔ میں آپ دونوں کی شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے بیٹی کہہ کر پکارا اور
اتنی شفقت سے میرے ساتھ گفتگو کی۔"
سریان جب خاموش ہوئی، تب سیماس اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

''اماں اس کے پاس کپڑے بھی نہیں ہیں، اس کے پاس یہی ایک لباس ہے جو اس نے پہن رکھا ہے اور یہی یہ دھو دھو کر پہنتی رہی ہے۔ اس پر طمامہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ برزہ کو بھی اٹھنے کے لئے کہا۔ اس کے کہنے پر برزہ بھی کھڑی ہوگئی۔ پھر طمامہ، سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''بیٹے میں اور برزہ دونوں سریان کو اپنے ساتھ بازار لے جا رہی ہیں، اس کی پسند کے ملبوسات لے کر آئیں گی اور جس طرح یہ چاہے گی، اسے سی کر دیں گی۔ میرے بیٹے، تم اتنی دیر تک نہا دھو کر لباس تبدیل کرلو، پھر ہم واپس آکر کھانا تیار کرتے ہیں، پھر سب اکھٹے بیٹھ کر کھاتے ہیں۔''

سیماس نے اس سے اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ اس کی ماں طمامہ اور برزہ دونوں سریان کو لے کر حویلی سے نکل گئی تھیں۔

❁

اپنے مرکزی شہر ختوشاش کے قصر میں حتیوں کا بادشاہ موتلش اپنے بھائی متوشلیش اپنے دونوں بھتیجوں کاوک اور لوزمان کے ساتھ بیٹھا متوشلیش اور اُس کے دونوں بیٹوں کے ساتھ کسی موضوع پر گفتگو کر رہا تھا کہ اُسے اُس کے مخبروں نے حتیوں کے ہاتھوں بابل شہر چھن جانے اور متوشلیش کی بیٹی دلوکز کے ختوشاش میں داخل ہونے کی اطلاع کی تھی۔

بابل کے چھن جانے کی خبر سن کر موتلش اور متوشلیش دونوں بھائی گہری اداسی میں ڈوب گئے تھے۔ کچھ دیر تک گہری خاموشی رہی، یہاں تک کہ اُسی کمرے میں موتلش کی بھتیجی اور متوشلیش کی خوب صورت بیٹی دلوکز داخل ہوئی۔ سب سے وہ باری باری ملی، جب وہ اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھ گئی۔ تب اُس کا باپ اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''بیٹی تو اکیلی ہی آئی ہے، سریان کہاں ہے۔ اپنے باپ متوشلیش کے ان الفاظ پر چونکنے کے انداز میں دلوکز نے اُس کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگی۔

''بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، [illegible] آپ نے بابل میں رکھا تھا۔ میرے ساتھ صرف گودر تھا۔ سریان اور بھائی [illegible]مان کو لے کر تو آپ واپس اپنے مرکزی شہر کی طرف آئے تھے اور اب آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ سریان کہاں ہے؟''

اس پر متوشلیش دکھ بھرے انداز میں کہنے لگا۔

''بیٹی! راستے میں سیستانیوں کا لشکر ہم پر حملہ آور ہوا، لشکر کی کمانداری اُن کے سالار سیماس اور طباش کر رہے تھے۔ اُن کے ہاتھوں ہمیں بدقسمتی سے شکست اٹھانا پڑی۔ لشکر کا پچھلا حصہ اور اس کا سارا سامان ہم سے علیحدہ ہوگیا اور انہوں نے قبضہ کرلیا۔ میں سمجھا تھا کہ اگر پچھلا حصہ علیحدہ ہوا ہے تو پچھلے حصے ہی میں سریان تھی۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ سریان کسی نہ کسی طرح بھاگ کر تمہارے پاس بابل چلی گئی ہوگی لیکن تم نے یہ بتا کر کہ سریان کا مجھے علم نہیں، مجھے اور زیادہ پریشانی اور فکر میں ڈال دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے دو کاموں میں سے ایک ہے: اوّل سریان حملہ آور سیستانیوں کے ہاتھوں ماری گئی ہے یا قیدی بنا دی گئی ہے۔''

عین اسی موقع پر اُس کمرے میں متوشلیش کی بیوی اسورک بھی داخل ہوئی تھی۔ پہلے وہ دلوکز سے گلے ملی، جب اُسے پتا چلا کہ سریان کہیں کھو گئی ہے، تب اُس کے دکھ اور غم کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اس موقع پر حتیوں کا بادشاہ موتلش بولا اور اپنے بھائی متوشلیش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''متوشلیش اپنے کچھ آدمی اور مخبر مقرر کرو جو جگہ جگہ ہماری بیٹی سریان کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ ہم ہر صورت میں یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ ہماری بیٹی سریان اگر زندہ ہے تو کہاں ہے، اگر ماری جا چکی ہے تو اُس کی لاش کیوں نہیں ملی۔ بہرحال، کچھ لوگوں کو مقرر کرو جو سریان کو تلاش کریں اور تلاش کرنے والے لوگ ایسے ہوں جنہوں نے اس سے پہلے سریان کو دیکھ رکھا ہو۔''

حتیوں کے بادشاہ موتلش کی اس تجویز سے اُس کے بھائی متوشلیش اور اہل خانہ نے اتفاق کیا تھا۔ اس موقع پر موتلش نے اپنے چھوٹے بھائی متوشلیش کی بیوی اسورک کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

''میری بہن! تم اٹھ کر اب اپنی خواب گاہ کی طرف چلی جاؤ۔'' پھر اُس نے متوشلیش کو مخاطب کر کے کہا۔

''میرے بھائی! تم ابھی حکم جاری کرو، اپنے سالاروں اور امراء اور ذمہ دار [illegible] سے کہو کہ یہاں فی الفور میرے پاس آکر جمع ہو جائیں۔ میری بیٹی دلوکز بھی [illegible]قع پر یہیں رہے گی۔''

اس پر متوشلیش نے اپنے بیٹے کاوک کی طرف دیکھا، جس پر اٹھ کر وہ باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد حتیوں کے بڑے بڑے سالار اور امراء اپنے بادشاہ موتلش کے سامنے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ شاید کاوک نے سب کی طرف پیغام بھیج دیا تھا۔

چنانچہ جب سب لوگ جمع ہو گئے تب ایک غائر اور گہری نگاہ موتلش نے سب پر ڈالی۔ اُس کے بعد وہ انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''مجھے دو باتوں کا بے حد دکھ اور صدمہ ہوا ہے: پہلی یہ کہ بابل سے ہمارے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف آنے والی شاہراہ پر سیستانیوں اور مصریوں کے لشکریوں کے ہاتھوں میرے بھائی متوشلیش کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اس ٹکراؤ کے دوران میری بھتیجی اور میرے بھائی متوشلیش کی بیٹی سریان ہم سے کھو گئی ہے۔ اُس کا کچھ پتا نہیں چلا، وہ ماری گئی ہے یا اٹھائی گئی ہے۔''

''دوسرا حادثہ جس کا مجھے بے حد صدمہ ہوا ہے، وہ یہ کہ بابل کا شہر ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ ایک چھوٹی سی قوم جسے ان علاقوں کے لوگ کاسی کہتے ہیں اور جن کی ہمارے سامنے کوئی اہمیت اور کوئی وقعت ہی نہیں ہے۔ اُن سے ہم نے بابل شہر چھینا اور اس پر حیرت کی بات یہ کہ کاسیوں نے پھر اپنا بابل شہر ہم سے چھین لیا۔ یہ حادثہ صرف میرے لئے ہی افسوسناک نہیں، میرے بھائی اور اہل خانہ کے لئے بھی ایسا ہے بلکہ اس میں حتیوں کی توہین، رسوائی اور ذلت کا پہلو بھی نکلتا ہے کہ بابل شہر کو فتح کرنے کے بعد کاسیوں کے مقابلے میں ہم اُس کی حفاظت نہ کر سکے۔ اب میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں تمہیں ایک مہینے کی مہلت دیتا ہوں، اپنی پوری تیار کرلو اور میں دو لشکر لے کر یہاں سے نکلوں گا: ایک لشکر سیستانیوں کی سرحد پر پہنچے گا اور سیستانیوں کے لشکر اور سالاروں کے علاوہ مصر کے فرعون رعمسیس کے لشکر کو وہاں اپنے ساتھ مصروف رکھے گا جب کہ ہمارا دوسرا لشکر ایک بار پھر بابل پر حملہ آور ہوگا اور بابل پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں اپنی مضبوط اور مستحکم حکومت قائم کرے گا، لشکر کا دوسرا حصہ سیستانیوں اور مصریوں پر ضرب لگانے کے بعد سیستانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی کی طرف پیش قدمی کرے گا اور یوں سیستانیوں کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کیا جائے گا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد موتلش رُکا، کچھ سوچا، پھر دوبارہ وہ اپنے سالاروں اور امراء کو کہہ رہا تھا۔

لشکریوں کی تیاری، نئے لشکری بھرتی کرنے اور اُن کی تربیت کے کام کے علاوہ [illegible] جنگی رتھوں کا بھی جائزہ لیا جائے جو جنگی رتھ اس قابل ہیں کہ اُنہیں جنگ میں [illegible]تعمال کیا جائے انہیں برقرار رکھا جائے اور وہ رتھ جن کے کل پرزے ڈھیلے ہوگئے ہیں اور وہ کمزور ہوگئے ہیں، اُن کی جگہ نئے رتھ بنائے جائیں اور پہلے کی نسبت جنگی رتھوں [illegible] تعداد بڑھائی جائے۔ دیکھو آنے والے دور میں ہمیں مصر کے فرعون رعمسیس سے بھی [illegible] انا پڑ سکتا ہے۔ ایک ماہ بعد جب ہم لشکر لے کر یہاں سے نکلیں گے اور بیک وقت [illegible]تانیوں اور بابلیوں پر ضرب لگائیں گے تو اُس وقت تک تو رعمسیس یہاں نہیں پہنچ [illegible] گا لیکن جب اُسے یہ خبر پہنچے گی کہ ہم نے ایک طرف بابل کو دوبارہ سرنگوں کر کے [illegible]حکومت قائم کرلی ہے اور ساتھ ہی اُس کے سالار سیرم کو شکست دینے کے بعد ہم [illegible]تانیوں کے علاقوں میں داخل ہو کر اُن کی بہت سی سرزمینوں پر قبضہ کر چکے ہیں۔ تب [illegible] اپنے لئے خطرہ محسوس کرے گا۔ اس لئے کہ مصری یہ اندیشہ رکھتے ہیں کہ ہم [illegible]تانیوں کو اپنے سامنے زیر کرنے کے بعد صحرائے سینا کو روندتے ہوئے مصر کا رُخ [illegible]یں گے اور مصریوں کو بھی اپنا باج گزار بنا کر رکھیں گے۔ اگر مصریوں کا یہ سوچنا ہے تو [illegible] خود بھی یہی چاہتا ہوں کہ سیستانیوں کو اپنے سامنے زیر کرنے اور بابل پر دوبارہ قبضہ [illegible]نے کے بعد ہم اپنے جرار لشکر کے ساتھ جنوب کا رُخ کریں اور صحرائے سینا سے [illegible]نے کے بعد مصر پر ایسی ضرب لگائیں گے کہ کہیں بھی کسی بھی مقام پر مصریوں کے [illegible] نہ جمنے دیں۔ یہ جو میں نے ایک ماہ تیاری کی مہلت دی ہے تو اس ایک ماہ کے [illegible]ران جہاں لشکریوں کی تعداد بڑھائی جائے گی، وہاں جنگی رتھوں، گھوڑوں اور جنگ [illegible] لئے ضرورت کے دوسرے سامان میں بھی اضافہ کیا جائے گا اور ان سارے کاموں [illegible] نگرانی، میں خود اور میرا بھائی متوشلیش کریں گے۔ لشکر اتنا بڑا تیار کیا جائے کہ ایک [illegible] جو لشکر ہمارے پاس ہوگا۔ اُسے تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا: ایک حصہ یہاں [illegible] مرکزی شہر ختوشاش میں چھوڑیں گے۔ میرا بھتیجا کاوک یہاں قیام کرے گا۔ [illegible]انی امور کی دیکھ بھال کے علاوہ اپنے مرکزی شہر کی حفاظت کا انتظام بھی کرے گا [illegible] میں اور میرا بھائی اپنے سالاروں کے ساتھ باقی لشکروں کو لے کر نکلیں گے۔ [illegible] لشکر پھر دو حصوں میں تقسیم ہوگا: ایک حصے کو میرا بھائی متوشلیش اور اُس کا بیٹا [illegible] لے کر بابل کا رُخ کریں گے اور جس طرح پہلے انہوں نے بابل کو فتح کیا تھا،

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

دوبارہ اس شہر کو فتح کر کے وہاں اپنی حکومت قائم کریں گے اور میری بھتیجی دلوکز بھی اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ اس لشکر میں شامل ہوں گی۔

''دوسرا حصہ میں اپنی کمانداری میں رکھوں گا۔ میرے ساتھ بڑے سالاروں میں سے گوور اور سنوش ہوں گے۔ چنانچہ میں سیتانیوں پر حملہ آور ہوں گا اور مجھے امید ہے کہ سیتانیوں پر یلغار کرتے ہوئے میں اُن کے مرکزی شہر اشوکانی تک یلغار اور ترک تاز کرتا چلا جاؤں گا اور کسی کو میری اور میرے لشکر کی راہ روکنے کی ہمت، جرأت اور جسارت نہیں ہوگی۔''

اپنے بادشاہ کی اس تجویز سے سارے حتی سالاروں، امراء اور عمائدین سلطنت نے اتفاق کیا تھا۔ اس کے بعد موتلش نے وہ اجلاس ختم کر دیا تھا اور اُس کی ہدایت کے مطابق حتی بڑی تیزی سے اپنی جنگی تیاریوں میں لگ گئے تھے۔

❀ ❀ ❀

سیماس کی حویلی کے اصطبل میں بندھے گھوڑوں کے دانے، چارے اور پانی کا اہتمام کرنے کے بعد برزہ جب حویلی کے اندرونی حصے کی طرف گئی تو اُس وقت سیماس کی ماں طمامہ دیوان خانے میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔ برزہ دیوان خانے میں داخل ہوئی اور حیرت سے طمامہ کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے پوچھا۔

''یہ سریان ابھی تک نہیں اٹھی۔''

اس پر طمامہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''برزہ! سریان اپنے بچپنے سے نکل کر جوانی کی حدود میں داخل ہو رہی ہے اور یہ وہ عمر ہے جس میں نیند اُمڈ کر آتی ہے اور ہر شے، ہر اندیشے اور ہر خطرے سے بے خبر کر کے رکھ دیتی ہے۔ سریان اس وقت گہری نیند سوئی ہوئی ہے۔ برزہ میں دو ایک بار اُس کی خواب گاہ کی طرف گئی، وہ چونکہ گہری نیند سوئی ہوئی تھی اس لئے میں نے اُسے جگانا پسند نہیں کیا۔'' اس پر تفکرات کا اظہار کرتے ہوئے برزہ کہنے لگی۔

''طمامہ میری بہن! سورج اتنا چڑھ آیا ہے، پہلے تو وہ اس وقت تک اُٹھ جاتی تھی۔ میں نے صبح کا کھانا تیار کر کے رکھا ہوا ہے، ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اُٹھے گی تو ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا لیں گی۔''

اس پر طمامہ مسکراتے ہوئے کہنے گی۔

''لگتا ہے تمہیں بھوک لگی ہوئی ہے۔ اچھا جاؤ اُسے جگاؤ، اتنی لمبی نیند بھی اچھی نہیں ہوتی۔''

اس پر برزہ مسکراتے ہوئے دیوان خانے سے باہر نکلی۔ اُس کمرے کے دروازے آئی جو کمرہ سریان کی خواب گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ برزہ نے دیکھا سفید رنگ کی چادر اوڑھے سریان گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔ برزہ آگے بڑھی، اُس کا شانہ پکڑ کر

جب آہستہ سے ہلایا، تب سریان ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھی اور برزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''اماں! کیا ہوا، آپ نے آج مجھے جلدی نہیں جگایا؟''

اس پر برزہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

''بیٹی! پہلے اُٹھو، پھر تمہیں خود ہی احساس ہو جائے گا کہ میں نے تمہیں سویرے جگا دیا ہے یا تم خود لمبی نیند سوتی رہی ہو۔'' اس پر سریان مسکرائی۔ حیرت کے انداز میں اپنی خواب گاہ کی کھڑکی کے باہر دیکھا۔ پھر اپنے بال درست کرتے ہوئے کہنے لگی۔

''اماں! لگتا ہے وقت کچھ زیادہ ہو گیا ہے۔ میں دیکھتی ہوں باہر تو دھوپ تیز ہو رہی ہے۔'' پھر اُس نے ایک ... چادر ہٹائی۔ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس موقع پر برزہ اُسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''اب تو طہارت خانے میں جا، نہانا ہے تو نہا لے، ورنہ منہ ہاتھ دھو کے دیوان خانے کی طرف آ جا، وہاں سب بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ میں نے کافی دیر سے کھانا تیار کر کے رکھا ہوا ہے۔ وہ بھی ٹھنڈا ہو گیا ہوگا۔''

برزہ کے ان الفاظ پر سریان کچھ فکر مند ہوئی اور اُسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''اماں! اگر یہ بات ہے تو آپ نے مجھے سویرے جگا دیا ہوتا۔ چونکہ رات کو میں کافی دیر تک آپ، اماں طمامہ اور سیماس کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتی رہی تھی، اس لئے بیدار ہونے میں یہ تاخیر ہوئی۔ اس کا مطلب ہے ابھی تک اماں طمامہ اور سیماس نے بھی کھانا نہیں کھایا ہوگا۔''

اس پر برزہ کہنے لگی۔

''اس وقت گھر میں صرف میں اور طمامہ ہیں، سیماس جا چکے ہیں۔''

برزہ کے ان الفاظ پر سریان چونکی اور کہنے لگی۔

''کہاں جا چکے ہیں اماں! میں یہ تو جانتی ہوں، انہیں آج کوچ کرنا تھا لیکن انہوں نے صبح کا کھانا کھا کر جانا تھا اور بھی تو...''

یہاں تک کہتے کہتے سریان کو رُک جانا پڑا اس لئے کہ برزا بول اٹھی۔

''بیٹی! تو نے اب بھی وقت کا صحیح اندازہ نہیں لگایا۔ میں تم سے یہ کہوں گی کہ دوپہر ہونے والی ہے۔ سیماس نے کیونکہ صبح سویرے روانہ ہونا تھا۔ چنانچہ میں نے

کھانا کھلا کر سویرے ہی تیار کر دیا تھا۔ جانے سے پہلے وہ تمہاری طرف آیا بھی، وہ مل کر جانا چاہتا تھا لیکن جب اُس نے دیکھا کہ تم گہری نیند سوئی ہوئی ہو تو وہ چلا گیا۔''

اس پر غور سے برزہ کی طرف دیکھتے ہوئے سریان کہنے لگی۔

''اماں! اگر یہ بات تھی تو آپ نے مجھے جگا دیا ہوتا یا وہ مجھے خود جگا دیتے۔ اماں! اب پھر خطرات منڈلانے لگے ہیں۔ حتی اور سیتانی پھر آپس میں ٹکرائیں گے ... اقوام کا خواہ مخواہ نقصان ہوگا۔'' اس پر برزہ دکھ بھرے انداز میں کہنے لگی۔

''اچھا تو طہارت خانے کی طرف جا، طمامہ دیوان خانے میں بیٹھی بڑی بے چینی سے تمہارا ہی انتظار کر رہی ہے۔''

اس پر سریان چونکی۔ بھاگنے کے انداز میں طہارت خانے کی طرف جاتے ہوئے بولی۔

''اماں! آپ جا کر اماں طمامہ کے پاس بیٹھ جائیں۔ کوئی کام نہیں کرنا، میں ... خانے سے نکلتی ہوں، سارا کھانا خود لگاتی ہوں، پھر تینوں اکٹھے بیٹھ کر کھاتی ہیں۔''

اس پر برزہ کہنے لگی۔

''تو یہ زحمت نہ کر، تو تیار ہو کر سیدھی دیوان خانے میں آ۔ اتنی دیر تک میں سب ... وہاں لگاتی ہوں۔''

اب میں سریان اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہنے لگی۔

''اماں! کبھی آپ میری بات بھی مان جایا کریں۔ آپ جو کام کرتی ہیں تو مجھے گناہ ... ہیں۔ اماں یہاں آپ لوگوں کے پاس رہتے ہوئے میں کافی اچھی چیزیں ... سیکھ چکی ہوں۔ اس لئے کہ حتیوں اور آپ لوگوں کے رہنے میں زمین آسمان کا ... مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ جہاں حتی بہت سے بتوں کی پوجا پاٹ ... ہیں، وہاں سیتانیوں میں سے اکثر لوگ جن میں آپ لوگ سرفہرست ہیں، اُس ... کو ماننے والے ہیں جو اس ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ بہر حال ... کوئی کام نہ کرنا، میں دیر نہیں لگاؤں گی، جلد آتی ہوں۔'' اس کے ساتھ ہی وہ ... طہارت خانے کی طرف چلی گئی تھی۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اُس کا کہنا مانتے ہوئے برزہ دیوان خانے کی طرف گئی اور جب طمامہ کے سامنے بیٹھی، تب طمامہ اُسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''کیا ہوا؟ لگتا ہے سریان اٹھی نہیں ہے۔''

اس پر برزہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

''اٹھ تو گئی ہے، طہارت خانے کی طرف گئی ہے لیکن مجھے سختی سے منع کر دیا ہے کہ میں کھانے کی کوئی چیز نہ لگاؤں، وہ خود کام کرے گی۔ اُس کا کہنا ہے کہ میں سارے کام کر کے اُسے گناہ گار کرتی ہوں۔''

اس پر طمامہ کچھ دیر تک مسکراتی رہی، پھر کہنے لگی۔

''سریان یہاں آنے کے بعد کافی تبدیل ہوگئی ہے۔ جس وقت وہ یہاں آئی تھی تو اُس کے آداب، اُس کے رہن سہن کے طریقے بڑے اکھڑ پن سے تھے لیکن اب وہ بڑی شائستہ ہوگئی ہے اور خصوصیت کے ساتھ اُس نے اپنے آپ کو ہمارے رہنے سہنے، رسومات اور آداب میں ڈھال لیا ہے۔''

طمامہ اور برزہ نے تھوڑی دیر ہی دیوان خانے میں گفتگو کی ہوگی کہ سریان کھانے کا طشت اٹھائے دیوان خانے میں داخل ہوئی۔ طشت اُن دونوں کے سامنے رکھا۔ پھر تقریباً بھاگتی ہوئی باہر نکلی۔ پانی کی ٹھلیا اور مٹی کے سرخ کورے پیالے لے کر آئی۔ پھر تینوں وہاں بیٹھ کر کھانا کھانے لگی تھیں۔

کھانا کھانے کے بعد تینوں اٹھیں اور حویلی کے ایک طرف جو باغ تھا، اُس کے پھل دار پودوں کو پانی دینے لگی تھیں۔

✲

سیماس، طباش اور سیرم کے مخبر انہیں خبریں دے چکے تھے کہ حتی بڑے زور شور سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ نئے نئے جنگی رتھ تیار کر رہے ہیں اور اپنے لشکریوں میں بھی اضافہ کر رہے ہیں اور اُن کا منصوبہ یہ ہے کہ ایک بہت بڑا لشکر تیار کر کے اُسے تین حصوں میں تقسیم کیا جائے: تین حصوں میں سے ایک اُن کے مرکزی شہر ختوشاش میں رہے اور اُس کی کمانداری حتیوں کے بادشاہ موتلش کا بھتیجا کاوک کرے، جب کہ باقی لشکر کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا جائے: ایک حصہ بابل پر حملہ آور

ہوکر اُسے دوبارہ فتح کرے اور دوسرا حصہ سیتانیوں کے علاقوں پر حملہ آور ہوکر اُس کے مرکزی شہر کی طرف پیش قدمی کرتا چلا جائے۔

چنانچہ یہ خبریں ملنے کے بعد سب سے پہلے سیرم نے تیز رفتار قاصد مصر میں رعمسیس کی طرف روانہ کئے تھے اور اُسے صورتِ حال سے آگاہ کر دیا تھا۔ اُس کے بعد سیرم، سیماس اور طباش بھی اپنے لشکر کو لے کر سیتانی علاقوں کی سرحد پر جا کر خیمہ زن ہو گئے تھے۔

اپنی تیاریاں مکمل کرنے کے بعد آخر حتیوں کے بادشاہ موتلش نے لشکر کی روانگی کا ایک دن مقرر کیا۔ اُس دن اُن کے مرکزی شہر ختوشاش سے باہر جس قدر نگاہ کام کرتی تھی، مسلح جوانوں، گھوڑوں کے سر ہی سر دکھائی دیتے تھے۔ آخر ختوشاش شہر کے نواح میں لشکر کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا: ایک حصہ موتلش نے اپنے بھائی متوشلیش کے بیٹے کاوک کی سرکردگی میں اپنے مرکزی شہر میں رکھا تا کہ کسی ناگہانی صورت میں مرکزی شہر کا دفاع کیا جائے اور دوسرے دو حصوں کو مزید دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصے نے بابل پر حملہ آور ہونا تھا اور دوسرا حصہ سیتانیوں پر ضرب لگانے کے لئے تیار ہونا تھا۔

ابھی اس تقسیم کا کام ہو ہی رہا تھا کہ کچھ گھڑسوار گھوڑے دوڑاتے ہوئے لشکر گاہ میں داخل ہوئے۔ سیدھے اُس طرف گئے جہاں حتیوں کا بادشاہ موتلش، اُس کا بھائی متوشلیش اور متوشلیش کے دونوں بیٹے کاوک، لوزمان اور بیٹی دلوکز سالاروں میں سے نور، سنوش اور دیگر بڑے چھوٹے سالار وہاں کھڑے تھے۔ آنے والے اُن گھڑ سواروں کو دیکھ کر سب چونکے تھے، اس لئے کہ وہ اُن کے مخبر تھے۔ قریب آ کر وہ گھوڑوں سے اترے۔ ایک ساتھ اجتماعی انداز میں انہوں نے موتلش اور اُس کے بھائی کو تعظیم دی، پھر اُن میں سے ایک سب کی نمائندگی کرتے ہوئے موتلش کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''مالک! ہم ایک انتہائی اہم خبر لے کر آئے ہیں۔''

اُس مخبر کے ان الفاظ پر غور سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے موتلش کہنے لگا۔

''کیسی اہم خبر!؟''

اس پر آنے والا اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہنے لگا۔

''ہم آپ کی خدمت میں یہ خبر پیش کرنا چاہتے ہیں کہ مصر کا حکمران رعمسیس ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ آندھی اور طوفان کی طرح صحرائے سینا کو روندتا ہوا شمال کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ ہم پر حملہ آور ہوگا۔''

اُس مخبر کے ان الفاظ پر موتلش ہی نہیں، اُس کا چھوٹا بھائی متوشلیش بھی چونکا تھا۔ سارے سالار بھی حیرت کا اظہار کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ حتیوں کا بادشاہ موتلش اپنے بھائی متوشلیش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''یہ جو مصر کا فرعون رعمسیس اپنا لشکر لے کر شمال کی طرف کوچ کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہے، اُسے ہماری جنگی تیاریوں کا علم ہو چکا ہے۔''

جواب میں چھوٹا بھائی متوشلیش کہنے لگا۔

''بھائی، آپ کا اندازہ درست ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ رعمسیس کے جاسوس ہمارے اندر بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے ہی رعمسیس کو ہماری جنگی تیاریوں کی اطلاع کر دی ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کام سیتانیوں نے کیا ہو اور انہوں نے ہی رعمسیس کو ہماری ان جنگی تیاریوں کی اطلاع کر دی ہو۔''

متوشلیش جب خاموش ہوا تو موتلش چھاتی تانتے ہوئے کہنے لگا۔

''اگر رعمسیس اپنا لشکر لے کر آ رہا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اس بار ہم کسی بھی قوت کو اپنے سامنے ٹھہرنے اور نکلنے نہیں دیں گے۔ ہم نے جو اپنی جنگی منصوبہ بندی کر رکھی ہے، ہر صورت میں اُسے تکمیل تک پہنچائیں گے۔ بابل پر ہر صورت میں ہم نے قبضہ کرنا ہے۔ ہمارے لئے یہ بڑی رسوائی کی بات ہے کہ اتنی بڑی اور عظیم حتی سلطنت سے کاسیوں کا ایک چھوٹا سا گروہ بابل شہر چھین لے۔ ایسا ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس بناء پر بابل کو دوبارہ اپنی گرفت میں ہر صورت میں ہم نے لینا ہے، اسی میں ہماری عزت اور ہمارا وقار ہے۔

''سیتانیوں پر بھی ہم نے ضرب لگانی ہے، اس لئے کہ سیتانی دن بہ دن طاقت اور قوت پکڑتے جا رہے ہیں اور جب تک ہم انہیں اُن کے مرکزی شہر اشوکانی تک روندتے چلے نہیں جاتے، اُس وقت تک وہ ہمارے مطیع اور فرمانبردار بن کر نہیں رہیں گے۔

''جہاں تک مصر کے فرعون رعمسیس کا تعلق ہے تو اُسے بھی آنے دیں، اُس سے

بھی نبٹ لیں گے۔ میرا دل کہتا ہے کہ رعمسیس کو ہم بدترین شکست دیں گے اور جس طرح رعمسیس اپنے لشکر کے ساتھ صحرائے سینا کو روندتا ہوا شمال کی طرف بڑھ رہا ہے، چند دن بعد اسی انداز میں ہمارا لشکر صحرائے سینا کو روندتا ہوا جنوب کا رُخ کر رہا ہوگا۔''

موتلش کی اس گفتگو سے اُس کے سارے امراء اور سالار خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ موتلش نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔

''فی الحال اپنی، بابل اور سیتانیوں کی مہم کو التوا میں ڈالتے ہیں۔ اس وقت جو لشکر ہمارے پاس ہے، اُس میں تیسرا حصہ نکال کر میں اپنے بھتیجے کاوک کی کمانداری میں دیتا ہوں اور وہ اپنے مرکزی شہر میں قیام کرے گا اور سلطنت کے تحفظ کا کام سرانجام دے گا جب کہ باقی لشکر کو لے کر ہم جنوب کا رُخ کریں گے۔ پہلے رعمسیس کی راہ روک کر اُس پر ضرب لگائیں گے، اُس کے مقدر میں ناکامی کے سکے ڈالتے ہوئے اور اسے کامیابی اور فتح مندی سے محروم کر کے اُس کی پیشانی پر شکست کے داغ لگاتے ہوئے، اُس کے علاقوں میں داخل ہو کر اُس کی عسکری طاقت کو مکمل طور پر روندیں گے۔ اس کے کچھ علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کر کے اُن کا نظم ونسق سنبھالنے کے بعد لوٹیں گے۔ اُس کے بعد اپنے دونوں اہداف کو نشانہ بنائیں گے یعنی بابل اور سیتانی ہمارا نشانہ بنیں گے۔ اب ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ یہاں سے جنوب کی طرف کوچ کرنا چاہیے جس قدر ہم جنوب کی طرف جا سکتے ہیں، اُتنی ہی دور جا کر ہمیں اُس کی راہ روکتے ہوئے اُس سے ٹکرانا چاہیے۔''

موتلش کے چھوٹے بھائی متوشلیش کے علاوہ سارے سالاروں اور امراء نے اُس کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا۔ پھر لشکر کا تیسرا حصہ علیحدہ کر کے موتلش نے بھتیجے کاوک کی سرکردگی میں دیا۔ پھر اُسے مرکزی شہر ختوشاش میں ٹھہرنے کا حکم دیا اور اپنی مزید تیاریوں کو آخری شکل دینے کے بعد موتلش، اُس کا بھائی متوشلیش سالاروں اور امراء کو لے کر بڑی تیزی سے جنوب کی طرف بڑھے تھے۔ اس طرح حتیوں کے بادشاہ موتلش نے اپنے مرکزی شہر سے دور فرعون رعمسیس کی راہ روکنے کا تہیہ کر لیا تھا۔

دوسری طرف سیرم، سیماس اور طباش تینوں نے اپنے متحدہ لشکر کے ساتھ اپنی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سرحدوں پر قیام کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس بھی رعمسیس کے نمائندے پہنچے اور انہوں نے ان تینوں کو رعمسیس کے آنے کی خبر دی۔ چنانچہ وہ تینوں بھی اپنے لشکر کو حرکت میں لائے اور بڑی تیزی سے انہوں نے رعمسیس سے جا ملنے کے لئے جنوب مغرب کے رُخ پر پیش قدمی شروع کر دی تھی۔

❀ ❀ ❀

مصر کا فرعون رعمسیس اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے شمال کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ اُس کے مخبروں نے اُسے یہ اطلاع دی کہ حتیوں کا ایک لشکر اپنے بادشاہ موتلش کی سرکردگی میں بڑی برق رفتاری کے ساتھ جنوب کا رُخ کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ رعمسیس نے حتیوں کی سرحدوں پر پہنچ کر اپنے لشکر کو روک وہاں اُس نے پڑاؤ کر لیا۔ شاید ایسا کر کے رعمسیس حتیوں سے ٹکرانے سے پہلے لشکر کو آرام کرنے اور ستانے کا موقع فراہم کرنا چاہتا تھا۔

جس روز رعمسیس نے حتیوں کی سرحدوں کے قریب پڑاؤ کیا تھا، اُسی روز اُس پڑاؤ میں اپنے لشکر کے ساتھ سیرم، سیماس اور طباش بھی داخل ہوئے تھے۔ چنانچہ اُس نے اپنے بڑے سالار حوتمس اور دوسرے چھوٹے سالاروں کے ساتھ شاندار ... اُن کا استقبال کیا۔ رعمسیس کے قریب آ کر سیرم، سیماس اور طباش اپنے ... سے اتر گئے تھے۔ پہلے سب ایک دوسرے سے پرجوش انداز میں ملے۔ اُس ... مصری سالار سیرم، فرعون رعمسیس کو مخاطب کر کے ساتھ ہی سیماس اور طباش کی ... کرتے ہوئے اُن کا تعارف کروا رہا تھا۔ اس تعارف کے بعد رعمسیس اور بڑا ... ایک بار پھر آگے بڑھے، بڑے پرجوش انداز میں باری باری انہوں نے ... اور طباش سے مصافحہ کیا۔ اس موقع پر رعمسیس سیماس اور طباش دونوں کو مخاطب ... لگا۔

"تم دونوں کی جرأت مندی کے قصے اور تم دونوں کی شجاعت بھری داستانیں مجھے ... شہر ممفس میں ملتی رہی ہیں۔ میں تم دونوں کی شجاعت کو سلام پیش کرتا ... تم دونوں کی کارکردگی سے خوش ہوں کہ تم نے اب تک حتیوں کی طاقت کو ... میں اس لحاظ سے بھی تمہاری تعریف کرتا ہوں کہ حتیوں نے بابل پر قبضہ

کر لیا اور بابل کے بادشاہ برنابورش اور اُن کے سالار ہزال کو نکال باہر کیا۔ تم لوگوں ہزال اور برنابورش کے ساتھ مل کر حتیوں کو شکست دی اور بابل کا پھر برنابورش کو باد بنا دیا۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حتیوں کے خلاف یہ فتح ا شاندار فتح کہی جا سکتی ہے۔ اس لئے کہ بابل شہر کو فتح کرنے کے بعد یقیناً حتیوں وہاں اپنی حالت مضبوط اور مستحکم کر لی ہوگی لیکن تم لوگوں نے انہیں شکست دے کر خالی کرنے اور بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔"

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس رُکا۔ پھر سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"تم سب میرے ساتھ میرے خیمے میں آؤ۔ میں آنے والی جنگ سے متعلق سب کے ساتھ مل کر منصوبہ بندی کرنا چاہتا ہوں۔ اُس کے بعد تم اپنے خیمے میں آرام کر لینا۔ میں چاہتا ہوں حتیوں کی آمد سے پہلے پہلے میرا سارے کا سارا لشکر کر کے بالکل تازہ دم اور مستعد ہو جائے۔"

اس پر سب خاموشی سے رعمسیس کے ساتھ ہو لئے تھے۔ چنانچہ رعمسیس لے کر شاہی خیمے میں داخل ہوا۔ ایک بہت بڑا خیمہ تھا جس میں کافی آدمیوں کے کی گنجائش تھی اور نشستوں کا بہترین اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ جب سب نشستوں گئے، تب رعمسیس سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"میں نے راستے میں حتیوں سے ٹکرانے کے لئے ایک منصوبہ بندی کی تھی منصوبہ بندی میں، میں نے سیماس اور طباش دونوں کو نمایاں طور پر رکھا تھا، اس ان دونوں کی کارگزاری اُس قاصد نے مجھے بڑے اچھے الفاظ میں سنائی جس سیرم نے حتیوں کی پیش قدمی کے متعلق اطلاع دینے کے لئے میری طرف روانہ کیا میں چاہتا ہوں کہ جب حتیوں کا لشکر ہمارے سامنے آ کر پڑاؤ کرے تو دو دن تک کے ساتھ جنگ کی ابتدا نہ کی جائے۔ اُنہیں ستانے آرام کرنے کا موقع فراہم جائے تاکہ کل کو انہیں ہمارے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ یہ بنائیں کہ اُن کے لشکر کو آرام کرنے کا موقع نہ ملا، اس بناء پر وہ مصریوں سے شکست گئے۔

"چنانچہ حتی جب جنگ کی ابتداء کرنے کے لئے اپنے لشکر کو استوار کریں گے، تب ہم بھی اپنے لشکر کی ترتیب کو آخری شکل دیں گے۔ پہلے میں تم

... دیتا ہوں۔ حتیوں پر ضرب لگانے اور اُن سے نبٹنے کے لئے تم میں سے کسی کے پاس کوئی تجویز ہو تو کہے۔ اُس کے بعد جو منصوبہ بندی میں نے سوچ رکھی ہے، اُس سے میں اُس کا تقابلی جائزہ لوں گا، موازنہ کروں گا اور جو بھی تدبیر بہتر سودمند اور سہل ہوگی، اُس پر عمل کرتے ہوئے حتیوں کا مقابلہ کیا جائے گا۔"

رعمسیس کے اس سوال پر سب کچھ دیر سوچتے رہے، یہاں تک کہ سیماس رعمسیس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"مصر کے عظیم بادشاہ! اس وقت میرے پاس ایک تجویز ہے، وہ میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں اور ساتھ ہی میرا دل کہتا ہے کہ وہ تجویز نہ صرف یہ کہ آپ کو پسند آئے گی بلکہ اُس پر عمل کرتے ہوئے ہم حتیوں کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔"

سیماس کے ان الفاظ پر رعمسیس نے خوشی اور طمانیت کا اظہار کیا تھا۔ ساتھ ہی چھوٹے بڑے سالار اُس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر سیماس نے کہنا شروع کیا۔

"میں آپ کے لشکر کا جائزہ لے رہا ہوں۔ کافی بڑا لشکر ہے اور جو لشکر ہم اور سیرم لے کر آئے ہیں، اُس کی وجہ سے تعداد میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ جو لشکر آپ مصر سے لے کر آئے ہیں، اُسے تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور پہلے وہی تین حصے دشمن سے ٹکرائیں گے۔ وسطی حصے میں آپ خود رہیں، دائیں حصے کی کمانداری سیرم اور بائیں کی کمانداری حوتمس کے حوالے کر دی جائے۔ جو لشکر میں اور طباش اپنے مرکزی شہر ... سے لے کر آئے ہیں، وہ آپ کے لشکر کے پیچھے پڑاؤ میں رہے گا۔ جب جنگ کی ابتداء ہو جائے گی، لڑائی کی بھٹی خوب گرم ہو جائے گی، تب اُس لشکر کو جسے ہم نے ... سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا، حرکت میں لائیں گے۔ آدھے لشکر کے ساتھ میں ... کے لشکر کے پشتی حصے سے ہوتا ہوا، دائیں جانب جاؤں گا۔ اپنے لشکر کے دائیں ... کے آخری حصوں سے گزرنے کے بعد حتیوں کے لشکر کے بائیں پہلو پر ٹوٹ پڑوں ... انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچاؤں گا۔ لشکر کا دوسرا حصہ طباش کی کمانداری میں ... میری طرح وہ بھی آپ کے لشکر کے پیچھے پیچھے رہتے ہوئے بائیں جانب جائے ... پھر اپنے لشکر کے بائیں پہلو کے قریب سے گزرتا ہوا، حتیوں کے لشکر کے دائیں ... حملہ آور ہو جائے گا۔

"میرے اور طباش کے اس طرح حملہ آور ہونے سے یاد رکھیے گا، حتی بوکھلا جائیں

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

گے، اس لئے کہ حتیوں کو آپ تینوں نے پہلے ہی اپنے ساتھ بری طرح مصروف کر رکھا ہوگا اور آپ لوگوں کے حملوں کو پہلے ہی حتی اپنے لئے بوجھ اور بربادی کا پیش خیمہ خیال کر رہے ہوں گے، اس پر جب ہم اچانک یعنی میں اور طباش پڑاؤ سے نکل کر اُن کے لشکر کے دائیں بائیں بازو پر حملہ آور ہوں گے تو یاد رکھیے گا، حتیوں کے لشکر کی تنظیم ختم ہوجائے گی۔ اُن کے اندر افراتفری و بدنظمی پھیل جائے گی۔ اسی افراتفری اور بدنظمی سے ہم اور زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ تیز حملے کرتے ہوئے اُن کی افراتفری اور بدنظمی میں اضافہ کریں گے۔ میرے خیال میں ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو حتی زیادہ دیر تک ہمارے سامنے ٹھہریں گے نہیں، اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف بھاگنے کی بات کریں گے۔ جب وہ ایسا کریں گے تو کچھ دور تک ہم اُن کا تعاقب کریں گے، پھر لوٹیں گے اور اُن کے پڑاؤ کی ہر چیز پر قبضہ کرلیں گے۔

''اگر ایسا ہوسکتا ہے تو یاد رکھیے گا، یہ حتیوں پر ایک بہت بڑی ضرب ہوگی۔ ہوسکتا ہے آنے والے دور میں وہ کچھ عرصہ خاموشی اختیار کئے رہیں۔ حالانکہ اُن سے ایسا کرنے کی امید نہیں ہے، اس لئے کہ اُن کے پاس اَن گنت تربیت یافتہ جنگجو ہیں۔ چنانچہ انہیں اگر ہمارے ہاتھوں ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے، تب بھی وہ بہت جلد اپنے شکست خوردہ لشکر میں نئے لشکری بھرتی کرتے ہوئے پہلے کی طرح ایک جرار لشکر تیار کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ بہرحال فی الوقت میرے ذہن میں یہی تجویز ہے اور میں سمجھتا ہوں، اس پر عمل کر کے یقیناً فتح مندی ہمارے قدم چومے گی۔ ناکامیاں اور نامرادیاں اپنے سکے حتیوں کے کشکول میں گرائیں گی۔''

سیماس جب خاموش ہوا، تب کچھ دیر تک رعمسیس بڑی توصیفی اور انتہائی پسندیدہ انداز میں اُس کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔

''سیماس! میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے حتیوں سے جنگ کرنے کے لئے اپنی ایک جنگی منصوبہ بندی کی تفصیل کہی ہے، اس سے پہلے میں نے اپنے ذہن میں حتیوں سے نبٹنے کے لئے جو منصوبہ بندی کی تھی، میں سمجھتا ہوں، تمہاری جنگی منصوبہ بندی اُس کے مقابلے میں کہیں زیادہ پسندیدہ، اعلیٰ، ارفع اور فتح مندی کے زیادہ قریب ہے۔ چنانچہ جو تجویز یا منصوبہ بندی حتیوں پر ضرب لگانے کے لئے میں نے سوچ رکھی تھی اُس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ سیماس جو کچھ تم نے کہا ہے، میں سمجھتا ہوں، اُس پر عمل کرنا

آسان اور سہل ہے، کامیابی اور فتح مندی بھی یقینی ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس رُکا۔ پھر سارے سالاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''سیماس نے جو جنگی منصوبہ بندی پیش کی ہے، میرے نزدیک وہ بڑی سہل اور بڑی سودمند ہے۔ تم سارے سالاروں میں اگر کوئی اس تجویز پر اتفاق رائے نہیں رکھتا، اعتراض کھڑا کرنا چاہتا ہے تو وہ کھڑا ہوکر اپنے اعتراض پیش کرے۔ اگر وہ اعتراضات قابل قبول ہوئے تو یقیناً انہیں رفع کر کے حتیوں کی بربادی اور شکست کا اہتمام کیا جائے گا۔''

رعمسیس کے سارے سالاروں نے جب سیماس کی پیش کردہ منصوبہ بندی سے اتفاق کیا، تب رعمسیس نے بڑی پسندیدگی اور طمانیت کا اظہار کیا۔ اُس کے بعد سارے سالاروں کو مخاطب کرتے ہوئے رعمسیس کہنے لگا۔

''میرے خیال میں اب اٹھو، میرے ساتھ چلو۔ پہلے اپنی خیمہ گاہ کا جائزہ لیں، سارے خیمے نصب ہوگئے ہیں کہ نہیں اور پھر یہ بھی دیکھیں کہ لشکر کے لئے کھانے کی تیاری کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے کہ نہیں۔'' چنانچہ رعمسیس جب اپنی نشست سے اٹھا، سارے سالار بھی اٹھے اور رعمسیس کے ساتھ وہ اپنی خیمہ گاہ کا جائزہ لینے لگے تھے۔

دوسری طرف حتی بھی آندھی اور طوفان کی طرح جنوب کی طرف پیش قدمی کرتے رعمسیس کے لشکر کے بالکل سامنے آکے خیمہ زن ہوئے۔ ایک دن اور ایک رات دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کئے رہے۔ اُس سے اگلے روز رعمسیس اپنے جنگی رتھوں کو اپنے لشکر کے سامنے لایا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ رعمسیس حتیوں کے خلاف جنگ کی ابتداء کرنا چاہتا تھا۔ اس کے ردِعمل میں حتی بھی اپنے اَن گنت رتھوں کو اپنے لشکر کے سامنے لے آئے تھے۔ دونوں لشکروں کے رتھ موٹی اور مضبوط لکڑیوں کے بنائے گئے تھے، جن کے اندر رتھ کے گھوڑوں کو ہانکنے والے سائیس کے لئے بڑی محفوظ جگہ بنائی گئی تھی جو تیروں سے محفوظ تھیں اور اُس جنگی رتھ کے پیچھے سورما کھڑے ہو کر ایک دوسرے سے ٹکراتے اور ایک دوسرے پر ضرب لگاتے تھے۔

ایسے میں حتیوں کے لشکر سے رتھوں کے بیچ میں سے ہوتا ہوا ایک جنگجو نکلا۔ وہ ایک نہایت توانا سیاہ گھوڑے پر سوار تھا اور اُس کا گھوڑا اکلیلیں کرتا ہوا اُس کے اشارے

پر آگے بڑھا تھا۔ چنانچہ دونوں لشکروں کے درمیانی حصے میں آنے کے بعد اُس نے رعمسیس کے لشکر کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے لئے انفرادی مقابلے کا مدمقابل مانگا۔

اس موقع پر رعمسیس، اُس کے دونوں بڑے سالار سیرم اور حوتمس کے علاوہ سیماس اور طباش بھی قریب ہی کھڑے تھے۔ جب حتیوں کے لشکر سے وہ جنگجو اور سورما اپنے گھوڑوں کو دوڑاتا ہوا دونوں لشکریوں کے بیچ میں آیا اور انفرادی مقابلے کے لئے اپنا مدمقابل مانگا، تب سیماس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ رعمسیس کے سامنے آیا اور رعمسیس سے اُس نے انفرادی مقابلے کے لئے نکلنے کے لئے اجازت طلب کی۔ اس پر رعمسیس جواب طلب سے انداز میں اپنے سالار سیرم کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ سیرم شاید رعمسیس کے اس طرح دیکھنے کے عمل کو سمجھ گیا تھا۔ چنانچہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''آپ بے فکر ہوکر اسے میدان میں اترنے دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں یہ ہماری فتح مندی اور کامیابی کا باعث بنے گا۔ میں اس کے ساتھ ایک عرصہ کام کرچکا ہوں۔ ہم میں سے کوئی بھی اس کے مقابل کی جنگی ہنرمندی نہیں جانتا۔''

سیرم کے ان الفاظ پر رعمسیس کے چہرے پر تبسم نمودار ہوا، کہنے لگا۔

''سیرم میں نے تمہاری طرف اس لئے نہیں دیکھا کہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ سیماس کس پائے کا تیغ زن ہے۔ میں تم سے یہ جاننا چاہتا تھا کہ اگر میں اسے انفرادی مقابلے کی اجازت دوں تو آنے والے دور میں سیستانی، ہلسوس، اموری یہ الزام تو نہیں دھریں گے کہ رعمسیس نے حتیوں کے ساتھ انفرادی مقابلے کے لئے کسی اپنے سالار کو نہیں سیستانیوں کے سالار سیماس کو میدان میں اُتارا تھا۔''

رعمسیس کے ان الفاظ کا جواب سیرم نے ابھی دیا ہی نہیں تھا کہ بیچ میں سیماس کہنے لگا۔

''آپ ایسے موضوع پر قطعی نہ سوچیں، اس وقت نہ ہم سیستانی ہیں نہ اموری ہیں نہ ہلسوس ہیں، بس یوں جانیں آپ کے لشکر کا ایک حصہ ہیں اور آپ کے لشکر کے ایک سالار کی حیثیت سے میرا حق بنتا ہے کہ حتیوں کی طرف سے نکل کر انفرادی مقابلے کے لئے للکارنے والے کے مقابلے میں جاؤں۔''

سیماس کے ان الفاظ سے رعمسیس خوش ہوگیا تھا۔ چنانچہ اُس نے سیماس کو انفرادی مقابلے پر اترنے کی اجازت دے دی تھی۔

رعمسیس کے اجازت دینے پر سیماس نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔ اپنے گھوڑے کو اس نے موڑا اور درمیانی چال سے گھوڑے کو ہانکتا ہوا، وہ دونوں لشکروں کے وسطی حصے کی طرف بڑھا تھا، ساتھ ہی اپنے سر کو اپنے گھوڑے کے سینے کی طرف کسی قدر جھکاتے ہوئے وہ بڑی انکساری اور بڑی عاجزی سے دعا بھی مانگتا چلا جا رہا تھا۔

''زمین اور آسمان کو پیدا کرنے والے تو ہی اندھی ظلمت کی کہانیوں کو چاہتوں کے گلابوں کی خوشبو میں، تو ہی بوجھل خیالات کی میلی چادر کو سانسوں کی مہک میں، تو ہی غم کے بادلوں کو محبت کی لذت کے محرم میں تبدیل کرتا ہے۔ اے مالکِ کائنات! تو ہی ناامیدی کو، نارسائی کے دُکھ کو، اداسی کی شکنوں کو، قبرستانوں کی چپ کو، سکون کی لہروں، آسمانوں کے ستاروں جیسی آسودگی میں تبدیل کردیتا ہے۔

''اے مالکِ کن! مجھے ہمت دے کہ میں ہر سمت دام بچھانے والوں کے خلاف شمالی برفانی آندھیوں کی طرح حرکت میں آؤں۔ ان کے لہو کی حرارت کو بھاپ بنا دوں اور انہیں نمناک چوب کی طرح سلگنے پر مجبور کردوں۔ اے میرے خالق و مالک! تو اکیلا اور واحد ہے، میں تیری ہی بندگی اور عبادت کرنے والا ہوں۔ مجھے ہمت دے کہ میں تیری حمایت سے بے ضمیر انسانوں کے گروہوں پر نبض کی جنبش بدلانے والوں کے خلاف رگوں میں لہو کی گردش کی طرح حرکت میں آؤں، ان کے چہروں پر شکست کی مہریں لگاؤں، اُن کے ماتھوں پر اداسی کی لہریں پھیلا دوں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس رُکا۔ دم لیا، پھر وہ دوبارہ اپنے مالک، اپنے معبود کو یاد کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! تو ابراہیم (علیہ السلام) اور ان سے پہلے کے رسولوں اور نبیوں اور بعد میں آنے والے سارے رسولوں کی صداقت کے صدقے میں مجھے ہمت دے کہ میں اس انفرادی مقابلے میں اپنے مدمقابل کی حالت گلیوں کی دھول، خوابوں کی شکستگی سے بھی بدتر بنا کر رکھوں۔ اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں ان کے ارادوں کو عذابوں کے قصوں، ان کے عزائم کو سزاؤں کی داستانوں، ان کے مقاصد کو ملال کی کہانیوں میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوجاؤں۔

''اے میرے معبود! میری تجھ سے استدعا ہے کہ تو اپنی ذات کے تقدس کے طفیل آسمانوں کی منزلوں کی مسافت جیسی کامیابی، روشن راستوں کی کہکشاؤں جیسی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

فوزمندی عطا فرما۔ اے ابراہیم (علیہ السلام) کے رب! میری مدد فرما کہ میں قضا بن کر دشمن پر وارد ہوں اور اسے لوہے کی لگام چڑھا کر رکھ دوں۔ اس کے دل اور ذہن کی ستیزہ کاری میں اس کے سینوں میں طوفان کے تلاطم اور اس کے ارادوں میں یورشِ افلاس کے بگولے بھردوں۔ اے اللہ! تو اپنے احد ہونے، تو اپنے یکتا ہونے کے صدقے میں میری مدد فرما۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ رفتار تیز کردی، پھر وہ آگے بڑھا، حتیوں کی طرف سے جو مقابلہ کرنے کے لئے نکلا تھا جب وہ اس کے سامنے آیا تب وہ حتی سیماس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''میں نہیں جانتا تیرا تعلق کن سرزمینوں سے ہے، اس لئے کہ رعمسیس کے لشکر میں اس وقت مصری بھی ہیں، سیستانی بھی ہیں، ہکسوس بھی ہیں، اموری بھی ہیں، اب تو بتا تیرا تعلق کس گروہ سے ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، میرا تعلق تو جانتا ہے، میں حتی ہوں۔ نام بتانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے، اس لئے کہ تھوڑی دیر بعد جب میں تیرا خاتمہ ہی کردوں گا تو پھر تجھے میرا نام جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم تو اپنا تعارف کرواتا کہ میں جانوں تو کس گروہ سے نکل کر میرے مقابل آیا ہے۔''

جواب میں بڑا طنزیہ سا تبسم سیماس کے چہرے پر نمودار ہوا اور حتی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''زیادہ نہ اِترا، اور نہ ہی زیادہ گھمنڈ اور تکبر میں جا، اس لئے کہ جہاں تو اس وقت کھڑا ہے یہ موت کا میدان ہے جس کے اندر بڑے بڑے سورما، بڑے بڑے گھمنڈ اور تکبر کرنے والے خون میں ڈوب کر زمین پر بے حس و حرکت لیٹ جاتے ہیں۔ سن! میرا نام سیماس ہے، میرا تعلق عربوں کے گروہ ہکسوس سے ہے۔ اس وقت ہم سب اپنی شناخت بھول کر رعمسیس کے لشکر میں شامل ہیں۔ لہٰذا تو مجھے میرے انفرادی تعارف سے نہ پہچان، صرف یہ جان کہ میں رعمسیس کے لشکر کا ایک سالار ہوں اور تیرے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے نکلا ہوں۔''

اس پر وہ حتی بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''اچھا ہوا تم نے اپنا نام بتا دیا، اس لئے کہ تیرا نام ہم حتیوں کے اندر اجنبی نہیں ہے۔ اس لئے کہ ماضی میں تیرا نام ہمارے مرکزی شہر ختوشاش میں بڑا گونجتا رہا ہے،

اس لئے کہ تو نے کئی بار ہمارے لشکریوں کو پسپا کیا اور اپنی حدود میں داخل نہ ہونے دیا۔ ... سمجھتا ہوں کہ حالات اُن واقعات کی سزا دینے کے لئے تمہیں گھسیٹ کر میرے ... سامنے لے آئیں ہیں اور اُن حالات کی سزا میں تجھے اس میدان میں ایسی دوں گا کہ ... آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی کہ کسی ہکسوس کے ساتھ کسی حتی نے ایسا سلوک کیا تھا۔''

وہ حتی جب خاموش ہوا، تب قہر بھرے انداز میں اُس کی طرف دیکھتے ہوئے ... کھولتے لہجے میں کہنے لگا۔

''دیکھ! میں تجھے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ زیادہ گھمنڈ اور تکبر کی گفتگو نہ کر، اپنی ... اور اپنی ڈھال سنبھال، میں تجھے پہلے وار کرنے کا موقع دیتا ہوں تا کہ ہارنے کے ... نہ کہے کہ میں پہلے ہی تجھ پر وارد ہوا اور سوار ہوتا چلا گیا۔ سن حتیوں کے سالار! ... نے ہر صورت میں تیرا سر کاٹنا ہے اور اپنی فتح مندی اور اپنی کامیابیوں کا اعلان ... تے ہوئے واپس اپنے لشکر میں جانا ہے۔ وقت کم ہے، آ مقابلے کی ابتدا کریں۔ پھر ... اس کائنات کا مالک کس کے مقدر کو ستاروں کی طرح چمکاتا ہے اور کس کی تقدیر کو ... چاندراتوں کے سیاہ اندھیروں سا کر کے رکھتا ہے۔''

سیماس کی اس گفتگو سے وہ حتی تاؤ کھا گیا تھا۔ چنانچہ ایک قہر بھری نگاہ اُس نے ... پر ڈالی۔ ڈھال کو سامنے کیا، تلوار پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے لہرایا، ... کو ایڑ لگائی اور سیماس کی طرف بڑھا۔

اُس نے ایک انتہائی ہولناک وار اپنی تلوار کا سیماس پر کیا جسے سیماس نے اپنی ... ڈھال پر لیا، جوابی حملہ کیا اور اُس کی جوابی ضرب سے اُس حتی کی ڈھال بری طرح گونج ... گئی۔

کچھ دیر تک دونوں اپنے گھوڑوں کو دائیں بائیں آگے پیچھے کرتے ہوئے ایک ... پر ضرب لگاتے رہے۔ جوں جوں وقت گزر رہا تھا، حتی بوکھلاہٹ کا شکار ہوتا چلا ... جا رہا تھا۔ اُس کے جسم کی حرکات اور سکنات سے سیماس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ بے ... کا شکار ہے۔ ایک موقع پر جب وہ حتی سیماس پر ضرب لگانے کے بعد پیچھے ہٹا، تب ... اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''تیرے جسم کی حرکات و سکنات مجھے بتاتی ہیں کہ تو شاید یہ ارادہ اور عزم لے کر

آیا تھا کہ میں تیرے سامنے زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکوں گا اور تو میرا سر کاٹ کر اپنی کامیابی اور اپنی فوزمندی کا اعلان کرتے ہوئے اپنے لشکر میں واپس چلا جائے گا۔ سن! تیرے سامنے آنے کے ساتھ ہی میں نے تجھ سے کہا تھا کہ یہ موت کا میدان ہے، اب تک میں جو تیرے ساتھ ٹکراتا رہا ہوں تو میں نے اندازہ لگا لیا ہے کہ تو کس پائے کا تیغ زن ہے۔ میں تیری طاقت اور قوت کو بھی جان چکا ہوں۔ میں نے یہ بھی اندازہ لگا لیا ہے کہ تیرا گھوڑا کس طرح اور کس انداز میں تیرا مطیع اور فرمانبردار ہو کر میرے خلاف حرکت میں آنے میں تیری مدد کرتا ہے۔ سن حتی، اصل مقابلہ تو اب ہوگا، اس لئے کہ میں نے تیری جانچ تمام کردی۔ اب تیرا کام تمام کردوں گا۔''

سیماس کی اس گفتگو کے جواب میں اُس حتی نے ایک قہقہہ لگایا، پھر کہنے لگا۔

''یہ سب زبانی باتیں ہیں، عملی انداز میں جب میرے خلاف حرکت میں آئے گا، یاد رکھنا میں تجھے تیرے خون میں نہلا کر رکھ دوں گا۔''

سیماس نے اُس کے الفاظ کا کوئی جواب نہ دیا۔ اپنے گھوڑے کو تھوڑا سا پیچھے ہٹایا، پھر ایک دم اُس نے بڑے وحشی انداز میں اپنے خدائے واحد کی تکبیر کا نعرہ بلند کیا۔ پھر اُس نے اپنے گھوڑے کی اگلی دائیں ٹانگ کے اوپری حصے میں خاص انداز میں مہمیز لگائی۔ یہ مہمیز لگنی تھی کہ گھوڑا ہنہنایا، نتھنے پھڑپھڑائے، دو چار بار کنوتیاں تبدیل کیں، اگلی ٹانگیں اٹھا کر وحشت کا اظہار کیا، اُس کے بعد اس تیزی سے بھاگا کہ حتی سمجھ نہ سکا کہ سیماس کیا کرنے والا ہے، وہ اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ تاہم اپنی تلوار اور ڈھال اُس نے اپنے سامنے کرلی تھی تا کہ آسانی سے سیماس کے حملے کو روک سکے۔

سیماس کا گھوڑا جب بھاگتا ہوا آیا تو اُس حتی کے گھوڑے کے ساتھ اُس نے بڑی بری طرح اپنی چھاتی ٹکرائی تھی۔ حتی یہ سوچ رہا تھا کہ اُس نے سیماس کے وار کو اپنی ڈھال پر لینا ہے اور پھر جوابی کارروائی کرنی ہے لیکن جب سیماس کے گھوڑے نے پورے زور اور قوت سے اپنا سینہ حتی کے گھوڑے کے سینے سے ٹکرایا، تب حتی کا گھوڑا اپنا توازن کھو بیٹھا۔ ایک طرف لڑھکا، اُس کے اس طرح توازن کھونے سے حتی کسی قدر پریشان ہوگیا تھا۔ عین اُس موقع پر سیماس نے اپنی تلوار کا دستہ اس زور سے اُس حتی کے شانے پر چڑھے لوہے کے خول پر مارا کہ حتی اپنے گھوڑے سے نیچے گر گیا۔

یہ صورتِ حال حتی کے لئے بڑی پریشان کن تھی۔ اتنی دیر تک سیماس بھی جست

لگا کر اپنے گھوڑے سے کود گیا تھا اور جونہی حتی اٹھ کر سیدھا کھڑا ہوا، سیماس نے اُس پر اپنی تلوار سے وار کرنے شروع کر دیئے تھے۔ حتی چونکہ بوکھلاہٹ کا شکار تھا، جارحیت پر ... اترا، بس دفاع تک محدود رہتے ہوئے الٹے پاؤں پیچھے ہٹتا رہا اور سیماس کے جان لیوا وار روکتا رہا۔ ایک موقع پر سیماس اُسے ڈھال مارنے کے لئے اپنی ڈھال کو اس کے چہرے کے قریب لایا چونکہ سیماس کی ڈھال اُس حتی کی آنکھوں کے سامنے آ گئی تھی، اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیماس نے ایک جست لگائی اور دوسرے ہی لمحے اُس کی تلوار بلند ہو کر اُس حتی کے شانے پر گری تھی اور شانے پر اُس نے اپنی حفاظت کے لئے جو خول چڑھا رکھے تھے، انہیں کاٹتے ہوئے شانے پر خاصا گہرا گھاؤ لگا گئی تھی۔

سیماس کے اس عمل سے رعمسیس کے لشکری زوردار انداز میں سیماس کی تعریف ... تے ہوئے نعرے بلند کرنے لگے تھے۔ دوسری طرف حتیوں کے لشکر میں اُس وقت ... طاری ہوگئی تھی جس وقت حتی اپنے گھوڑے سے نیچے گرا تھا اور اب جب ... ماس نے اُس کے شانے پر ضرب لگا کر شانے پر چڑھے ہوئے خول کو کاٹتے ہوئے ... گھاؤ لگایا تھا، تب حتیوں کے لشکر کی حالت ایسی تھی جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔

اُس کے بعد سیماس نے لگاتار اور تابڑ توڑ حملے اُس حتی پر کرنے شروع کر دیئے ... شانے پر گھاؤ لگنے کی وجہ سے وہ پہلے ہی تلملا رہا تھا۔ شدید کرب اور درد کا شکار تھا، ... جو سیماس نے اُس پر تیز اور جان لیوا حملے کرنے شروع کئے تب وہ اُن حملوں کو ... نہ سکا اور اس عمل کے دوران ایک بار اُس نے ٹھوکر کھائی اور ٹھوکر کھاتے ہی وہ ... پر گر گیا۔ سیماس نے آگے بڑھ کر اُس کی تلوار پر پاؤں رکھ دیا۔ پھر تلوار چھین کر ... نے ایک طرف پھینک دی، ساتھ ہی اُس کے بائیں ہاتھ پر اپنے پاؤں کی ایسی ... ماری کہ ڈھال بھی اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری۔

اس موقع پر زمین پر لیٹے ہوئے حتی کا رنگ پیلا پڑ چکا تھا۔ وہ کانپ رہا تھا، کپکپا ... یہاں تک کہ غضبناک لہجے میں اُسے مخاطب کر کے سیماس کہنے لگا۔

''میں تیرا نام نہیں پوچھوں گا اور نہ ہی میں نے شروع میں تیرا نام پوچھا تھا، نہ ہی تو ... خود اپنا نام بتانے کی زحمت اٹھائی تھی۔ سو دیکھ شروع میں جو تو نے لاف زنی کی، جو ... گھمنڈ اور تکبر میں ڈوبی گفتگو کی، اُس کا خمیازہ تجھے کیسا بھگتنا پڑ رہا ہے۔ میں نے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

تجھے کہا تھا کہ تکبر اور گھمنڈ کی گفتگو مت کر، اس لئے کہ یہ موت کا میدان ہے اور اس میدان میں بڑے بڑے سورما لہو میں ڈوب کر زمین پر چت ہو جاتے ہیں۔ سو یہی حالت اس وقت تیری بھی ہے۔ اگر تیرا میرا کوئی انفرادی مقابلہ اس بناء پر ہوتا کہ میرے ساتھ تیری دشمنی ہوتی یا تیرے میرے درمیان کوئی قبائلی عداوت ہوتی تو شاید اس حالت میں تجھے چھوڑ دیتا، معاف کر دیتا، جانے دیتا لیکن اب دو لشکر ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار ہیں اور تو چونکہ از خود انفرادی مقابلے کے لئے نکلا اور للکارا تھا، لہٰذا انفرادی مقابلے کے جو اصول ہیں، اُس کے تحت میں تجھے معاف نہیں کر سکتا۔''

اس کے ساتھ ہی سیماس نے اپنی تلوار بلند کر کے گرائی اور اُس حتی کی اُس نے گردن کاٹ کر رکھ دی۔ پھر وہ پلٹا، اُس کی تلوار ڈھال پر قبضہ کر کے اُس کے گھوڑے کی زین سے لٹکایا، پھر وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور حتی کے گھوڑے کی باگ پکڑ کر واپس اپنے لشکر کی طرف چلا گیا تھا۔

جب وہ رعمسیس کے پاس سے گزرنے لگا تو رعمسیس ہی نہیں، اُس کے دونوں بڑے سالاروں حوتمس اور سیرم نے بھی اُس کی طرف شکر گزاری کے انداز میں دیکھا۔ پھر رعمسیس اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سیماس! میرے سامنے جو تعریف سیرم نے تمہاری کی تھی، میں سمجھتا ہوں، تم اُس تعریف سے کہیں اعلیٰ، ارفع اور بلند ترین ہو۔ جو کارروائی تم نے حتیوں کے اس سورما کے خلاف ڈالی ہے، ایسی کارروائی ہر تیغ زن، ہر شمشیر باز نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے میں تمہیں جتنی داد دوں، جتنی بھی تعریف کروں، کم ہے۔''

اس پر سیماس نے رعمسیس کا شکریہ ادا کیا۔ اُس کے بعد وہ لشکر کے پشتی حصے کی طرف چلا گیا تھا۔

انفرادی مقابلہ ہارنے کے بعد حتیوں کے بادشاہ موتلش اور اُس کے بھائی متوشلیش نے ایک دم رعمسیس کے لشکر پر حملہ آور ہونے کی ٹھان لی تھی۔ اس لئے کہ انہیں اس بات کا خدشہ تھا کہ انفرادی مقابلہ ہارنے کے بعد کہیں اُس کے لشکری آپس میں کھسر پھسر کرتے ہوئے اپنی اس انفرادی مقابلے کی شکست پر گفتگو نہ کریں اور لشکری حوصلہ نہ ہار بیٹھیں۔ اس بناء پر اپنے لشکر کو وہ حرکت میں لائے اور وقت کے جوش مارتے سمندر میں وہ خونی قصے کہانیاں، لہو کی حکایتیں اور کتھائیں کھڑی کرتی، دہکتی سلگتی

...ی طرح رعمسیس کے لشکر پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

دوسری طرف رعمسیس نے جو لشکر سامنے رکھا تھا، اُسے تین حصوں میں تقسیم کیا تھا: ...حصہ اپنے پاس رکھا تھا، دائیں جانب سیرم تھا اور بائیں حصے کی کماندار حوتمس کر... چنانچہ سب سے پہلے اپنے لشکر کے ساتھ رعمسیس حرکت میں آیا اور زندگی کے ...ی ساری عبارتیں مٹانے، دکھوں کے کرب خیز زخموں کے اندھیرے کی بھاری ...میں رقص کرتی خونی شعاعوں کی طرح حتیوں پر حملہ آور ہوا تھا۔

اُس کے ساتھ ہی ساتھ سیرم بھی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ آگے بڑھا۔ چنانچہ ...یوں پر ہر شے کی کوکھ میں خوف اُگاتی ہیبت ناک اذیتوں اور مرگ و زیست کے ...ے کرتی غضب بھری قوتوں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

...م کے پیچھے ہی پیچھے دوسرا سالار حوتمس بھی اپنی کارروائی ڈالتے ہوئے حتیوں ...کے سارے سندیسے پامال کرتے، اندیشوں کے سیل بے ایماں اور جسموں کی ...کھولتے ستم کشی کے عذابوں کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

...دونوں لشکریوں کے ٹکرانے سے ہر شے کے شعور پر بربادی کی کہر چھانے لگی ...کی بے ثباتی طاری کرتی، جھلستی سلگتی سسکتی لہریں یوں اپنا رنگ دکھانے لگی تھیں ...کے صحرا میں ابتلاؤں کے شیطان ناچ اٹھے ہوں۔

...دیر تک دونوں لشکر بڑے ہولناک انداز میں ایک دوسرے سے ٹکراتے رہے، ...بعد ایک نئے انقلاب کی ابتداء ہوئی۔ اس لئے کہ رعمسیس کے لشکر کے پشتی ...وہ لشکر جو سیماس اور طباش کے پاس تھا جسے اُن دونوں نے دو حصوں میں تقسیم ...دونوں اپنے اپنے حصے کو لے کر دائیں بائیں مختلف سمتوں کی طرف روانہ ہوئے ...

...تھوڑی دیر بعد حتیوں کے لشکر کے دائیں پہلو پر سیماس بے حرارت اور بے ...ی بے کنار الم ناکیوں کے سرسام اور برگشتہ بخت کرتی فطرت کی پراسرار ...طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔ دوسری سمت یعنی بائیں جانب سے طباش اپنے حصے ...فضا کی سانسیں تک بوجھل کرتی، چنگھاڑتی آندھیوں اور سرکش لہروں پر بھی ...طاری کر دینے والی موت کی طاقتور قوت کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

...سامنے کی طرف سے رعمسیس، سیرم اور حوتمس حتیوں پر ناقابلِ برداشت

ضربیں لگا رہے تھے اور انہوں نے پہلے ہی حتیوں پر اپنا اثر ڈالتے ہوئے اپنے آپ کو اُن پر بھاری ثابت کرنا شروع کر دیا تھا۔ اُس کے بعد جب حتیوں کے لشکر کے دائیں پہلو پر سیماس اور بائیں پہلو پر طباش حملہ آور ہوا، تب حتیوں کی توجہ بٹ گئی۔ پہلے اُن کی پوری توجہ اپنے سامنے حملہ آور ہوتے رعمسیس، سیرم اور حوتمس پر تھی اور وہ اپنی پوری طاقت اور قوت صرف کرتے ہوئے اُن کے حملوں کو روکنے کے ساتھ ساتھ اُن پر جارحیت بھی اختیار کئے ہوئے تھے۔ اب جب دائیں بائیں سے بھی سیماس اور طباش کی صورت میں ان پر حملوں کی ابتداء ہوئی، تب حتیوں کے اندر نہ صرف یہ کہ سراسیمگی اور افراتفری پھیلنی شروع ہوئی جب کہ اُن کے لشکر کی تنظیم بھی برباد ہونا شروع ہو گئی تھی۔

حتیوں کی بدقسمتی کہ اُن کے دائیں اور بائیں جانب کوئی بڑا سالار نہیں تھا جو اُس سمت کے لشکریوں کی تنظیم درست کرتا اور جوابی کارروائی کرتے ہوئے سیماس اور طباش کے خلاف حرکت میں آتا۔ اس موقع پر اگر حتیوں کے سالار سامنے کی طرف سے ہٹتے اور دائیں بائیں اپنی توجہ مرکوز کرتے تو یقیناً سامنے کی طرف سے رعمسیس اُن پر بوجھ بن جاتا اور اُن کی ناکامی یقینی ہو جاتی۔

چنانچہ اس صورتِ حال سے سیماس اور طباش نے پورا فائدہ اٹھایا اور حتیوں کے دائیں بائیں پہلوؤں کو بری طرح روندتے ہوئے اور اُس سمت سے حتیوں کی صفوں کی صفوں کو پامال کرتے ہوئے اُن کے اندرونی حصے کی طرف بڑھے تھے۔

تھوڑی ہی دیر کی مزید جنگ کے بعد حتی لشکریوں کے اندر یہ افواہ پھیلنا شروع ہو گئی کہ سامنے کی طرف سے تو رعمسیس اپنے دو بہترین سالاروں کے ساتھ اُن پر دباؤ ڈال رہا ہے جب کہ دائیں بائیں سے سیتانی سالار سیماس اور طباش دونوں حملہ آور ہوتے ہوئے بڑی تیزی سے اُن کے لشکر کے مرکزی حصے کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔

اس خبر نے حتیوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور وہ یہ سوچنے لگے تھے کہ اگر سیماس اور طباش واقعی اُن کے لشکریوں کا قتلِ عام کرتے ہوئے اُن کے لشکر کے مرکز کی طرف بڑھتے چلے گئے تو اس طرح وہ حتیوں کے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں گے اور ایسی صورت میں حتیوں کے لشکر کا کوئی بھی حصہ بچ نہیں پائے گا۔

اس منفی کیفیت کو دور کرنے اور حتیوں کی پہلی جنگجویانہ فطرت اور جذبے کو بحال ...نے کے لئے حتیوں کا بادشاہ موتلش اور اُس کا بھائی متوشلیش اور متوشلیش کی بیٹی ...بیٹے زور زور سے چلاتے ہوئے اپنے لشکریوں کو رعمسیس کے لشکر پر جان لیوا حملے ...نے کی ترغیب دینے لگے تھے۔

لیکن اب حتیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا کہ اُن پر صرف سامنے کی طرف ...ضربیں نہیں لگائی جا رہی تھیں بلکہ دائیں بائیں سے بھی رعمسیس کے لشکر اُن کے ...کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور وہ اس کوشش میں ہیں کہ اُن کے لشکر کو دو ...وں میں تقسیم کر کے اُن کا قتلِ عام شروع کر دیں۔

یہ صورتِ حال بڑی حوصلہ شکن تھی۔ موتلش اُس کے بھائی اور سالاروں نے اپنے ...یوں کو بڑا سنبھالا دینے کی کوشش کی لیکن اُن کو ناکامی ہوئی۔ چنانچہ شکست قبول ...تے ہوئے سامنے کی طرف سے حتی بھاگے۔ پہلوؤں کی طرف سے پہلے ہی اُن کی ...کی صفیں سیماس اور طباش نے برباد کر دی تھیں۔ جب حتی لشکر کے اندر اس طرح ...افری پھیلی، تب رعمسیس کے لشکر کے علاوہ دائیں بائیں سے سیماس اور طباش نے ...ان پر ایک عام سا ہلہ بول دیا تھا اور اس ہلے اور حملے کے دوران حتیوں کا بادشاہ ...بری طرح زخمی ہوا تھا۔ چنانچہ حتی اپنے زخمی بادشاہ کو اٹھا کر پیچھے ہٹ گئے، ...ت قبول کر لی اور ایک طرح سے وہ چند میل پیچھے اپنی سرزمینوں کی طرف چلے گئے ...حتیوں کے لشکر کی تعداد اب بھی کیونکہ بہت زیادہ تھی، لہٰذا رعمسیس نے اپنے لشکر ...ساتھ حتیوں کا تعاقب نہیں کیا۔ تاہم اُس نے حتیوں کے پڑاؤ کی ہر شے پر قبضہ کر لیا ...

دوسری طرف حتی بڑی تیزی اور برق رفتاری سے پسپائی اختیار کرتے ہوئے لگ ...پندرہ میل پیچھے ہٹ گئے تھے۔ وہاں جا کر انہوں نے قیام کیا تھا۔ جہاں انہوں ...قیام کیا تھا، وہ اُن کے لئے بڑی محفوظ جگہ تھی۔ کٹی پھٹی زمین تھی، جگہ جگہ اونچے نیچے ...تے۔ اُن ٹیلوں کے پیچھے اور کٹی پھٹی زمین کے اندر حتیوں کے بادشاہ موتلش کے ...متوشلیش اور اُس کے سالاروں نے اپنے تیر انداز بٹھا دیئے تھے تاکہ رعمسیس اگر ...لشکر کے ساتھ اُن کی سرزمینوں میں پیش قدمی کرے تو ان پر تیر اندازی کرتے ...اُن کی پیش قدمی کو روکا جا سکے۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

تیر انداز بٹھانے اور انہیں تیار اور مستعد کرنے کے بعد متوشلیش اور اُس کے سالار اُس جگہ آئے جہاں حتیوں نے اپنے زخمی بادشاہ موتلش کو رکھا ہوا تھا۔ موتلش سخت زخمی تھا۔ اس موقع پر اُس کے پاس کچھ سالاروں کے علاوہ اُس کے بھائی متوشلیش کی بیٹی دلوکز اور بیٹا لوزمان بیٹھے ہوئے تھے۔ متوشلیش بھی جب آگے بڑھ کر اپنے بھائی موتلش کے پاس بیٹھ گیا۔ تب موتلش کچھ دیر تک بڑے غور سے متوشلیش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''میں سمجھتا ہوں، یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ رعمسیس کے ہاتھوں ہمیں شکست اور پسپائی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کی وجہ رعمسیس کی طاقت اور قوت نہیں بلکہ ہماری جنگی منصوبہ بندی کی کم مائیگی ہے۔ رعمسیس نے ہمارے مقابلے میں بہتر اور اچھی جنگی منصوبہ بندی کی جس کی بناء پر وہ کامیاب رہا۔

''متوشلیش میرے بھائی! یہ شکست ہمارے لئے بڑی بدنامی اور رسوائی کا باعث بنے گی۔ اس شکست کی خبر جب ہمارے مرکزی شہر ختوشاش پہنچے گی تو ہمارے لوگ بددل ہو جائیں گے اور اُن پر ایک طرح سے مصر کے فرعون رعمسیس کا رعب اور دبدبہ چھا جائے گا جب کہ میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا۔''

''متوشلیش! میں اپنے زخم بھی دیکھ چکا ہوں، اپنی حالت کا بھی اندازہ لگا چکا ہوں۔ میرے بچنے کی کوئی اُمید نہیں ہے۔ مرنے سے پہلے میرے بھائی! میں سب کے سامنے تمہیں حتیوں کا بادشاہ بناتا ہوں، اس لئے کہ تمہیں اپنا جانشین تو میں پہلے ہی مقرر کر چکا تھا۔ میرے بھائی، حتیوں کو رعمسیس کے مقابلے میں کامیاب کرنے کے لئے میں تمہیں ایک وصیت بھی کرتا ہوں۔''

''مجھے کسی نے بتایا ہے کہ یہاں جو ٹیلے ہیں، اُن کے پیچھے کٹی پھٹی زمین ہے اُس کے اندر بھی تو نے حفاظت اور تحفظ کی خاطر اپنے تیرانداز بٹھا دیئے ہیں۔ ایسا کرکے تو نے اچھا کیا ہے لیکن یہاں زیادہ دیر قیام نہ کرنا، یہاں تم زیادہ دن تک رعمسیس کی راہ نہیں روک سکو گے، اس لئے کہ تمہارے پڑاؤ پر اب تک رعمسیس نے قبضہ کرلیا ہوگا۔ تم ایسا کرو، تھوڑی دیر تک یہاں سے کوچ کرو۔ میرے خیال میں رعمسیس اپنے لشکر کے ساتھ تمہارا تعاقب نہیں کرے گا۔ وہ اس وقت ہمارے پڑاؤ کی ہر چیز کو سمیٹ رہا ہوگا۔ جس جگہ تم نے اپنے لشکر کے ساتھ قیام کیا ہے، یہ جگہ رعمسیس کا

مقابلہ کرنے کے لئے اتنی بہتر نہیں جتنی اچھی جگہ کی میں تمہیں نشاندہی کرنے لگا ہوں۔''

''سن میرے بھائی! پیچھے ہٹ کر قادش شہر کے قریب چلا جا۔ قادش شہر میں داخل نہ ہونا، قادش شہر کے نواح میں جو کوہستانی سلسلے ہیں، وہاں بھی اونچے نیچے کافی ٹیلے ہیں۔ وہاں اپنے لشکر کو استوار کرنا۔ یاد رکھنا، ایک بار ہمیں شکست دینے اور پسپا کرنے کے بعد رعمسیس ضرور ہمارے علاقوں کے اندر پیش قدمی کرے گا تاکہ ہمیں اپنے سامنے جھکنے اور ہمیں صلح کرنے پر مجبور کرے۔ ایسا وہ اس لئے چاہے گا تاکہ وہ دو فوائد حاصل کرے: پہلا یہ کہ ہم اُسے خراج دینے پر مجبور ہو جائیں۔ دوسرا یہ کہ وہ ہم سے یہ تحریری معاہدہ کرلے کہ آنے والے دور میں ہم کبھی بابل کے کاسیوں اور سیتانیوں پر حملہ آور نہیں ہوں گے۔ میرے بعد کبھی کسی موقع پر تم بہت ہی مجبور اور بے بس ہو جاؤ، تب بھی رعمسیس کے ساتھ کبھی یہ معاہدہ نہ کرنا کہ آنے والے دور میں حتیوں، کاسیوں اور سیتانیوں پر ضرب نہیں لگائیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد موتلش رُکا۔ اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری، پھر اپنی بات کو آگے بڑھاتا ہوا وہ کہہ رہا تھا۔

''سن متوشلیش میرے بھائی! یوں سمجھنا یہ پسپائی، یہ شکست عارضی ہے اور اس عارضی شکست کا ہر صورت میں ہم نے انتقام رعمسیس سے لینا ہے۔ یہ ہمارا قومی فرض ہونا چاہئے کہ ہم پہلے بابل کے کاسیوں اور ساتھ ہی اپنے جنوب میں بسنے والے سیتانیوں پر حملہ آور ہو کر انہیں نہ صرف اپنا مطیع اور فرمانبردار بنائیں بلکہ اُن کے علاقوں پر بھی حملہ آور ہو کر قبضہ کریں اور ایسا کرنے کے بعد ہم مزید جنوب میں رعمسیس کے علاقوں کی طرف بڑھیں۔ جس روز حتیوں نے مصری علاقوں میں داخل ہو کر رعمسیس کو شکست دی، میں سمجھوں گا وہ دن حتیوں کے لئے سب سے زیادہ مقدس اور سب سے زیادہ خوشی کا دن ہوگا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد موتلش خاموش ہو گیا۔ آہستہ آہستہ اُس کی آواز ڈوبنے لگی تھی یہاں تک کہ بڑی مشکل سے بولتے ہوئے اُس نے پھر اپنے چھوٹے بھائی متوشلیش کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

''میرے بعد اپنے سارے سالاروں کے علاوہ اپنے اہل خانہ اور خاندان کا خیال رکھنا۔ میں نے حتیوں کی طاقت اور قوت میں بڑی جدوجہد کرکے اضافہ کیا ہے۔ اس

طاقت اور قوت کو برباد نہ ہونے دینا، جس روز تم بابلیوں اور سیتانیوں اور رعمسیس کے خلاف کامیاب ضرب لگاؤ گے، اُس روز حتیوں کے لئے عید اور خوشی کا دن قرار دینا۔ آخری بار میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے بعد اپنی گم ہونے والی بیٹی سریان کو بڑی تگ و دو اور محنت سے تلاش کرنے کی کوشش کرنا اور جس نے اُسے اٹھایا ہو جس نے اُسے اغوا کیا ہو یا جس نے اُسے ختم کر دیا ہو، تم بھی اُس کا سر کاٹ کر رہنا۔ دیکھو یہاں زیادہ دیر قیام نہ کرنا، فوراً لشکر کو سمیٹو، قادش شہر کی طرف ہو لو، اس لئے کہ.......''

اس سے آگے کہتے کہتے موتلش کی آواز دب گئی تھی، اس پر متوشلیش بے چین ہو کر آگے بڑھا، موتلش کا جائزہ لیا، اُس کی آواز بند ہو گئی تھی، وہ ہونٹ ہلا رہا تھا لیکن اُس کی آواز نکل نہ رہی تھی۔ کچھ دیر تک ایسا ہی سماں رہا، اُس کے بعد موتلش کی گردن ڈھلک گئی اور وہ ختم ہو گیا۔

اس موقع پر متوشلیش کے حکم پر حتی بڑی تیزی سے حرکت میں آئے۔ مرنے والے بادشاہ موتلش کی لاش کو مرکزی شہر ختوشاش کی طرف روانہ کر دیا گیا تھا جب کہ خود متوشلیش لشکر لے کر اپنے مرنے والے بھائی کی وصیت کے مطابق قادش شہر کی طرف گیا تھا۔

متوشلیش نے قادش شہر کے نواح میں ایک انتہائی مناسب جگہ اپنے لشکر کا پڑاؤ کیا۔ وہ جانتا تھا کہ رعمسیس اُس کے پڑاؤ پر قبضہ کرنے، اپنے لشکریوں کو کچھ ستانے کا موقع فراہم کرنے کے بعد ضرور حتیوں کی سرزمینوں کے اندر پیش قدمی کرے گا اور حتیوں پر اپنی شرائط مسلط کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس بناء پر متوشلیش نے ایک اہم جگہ اپنے لشکر کا پڑاؤ کیا۔ جو جگہ جنگ کے دوران اُس کے لئے بڑی سودمند ثابت ہو سکتی تھی۔ اس موقع پر حتیوں کے بڑے سالاروں میں سے گودر اور سنوش اور کچھ دوسرے اُس جگہ آئے جہاں حتیوں کا نیا بادشاہ متوشلیش، اُس کا بیٹا لوزمان اور بیٹی دلوکز کھڑے ہوئے تھے۔ تینوں کسی قدر پریشان تھے۔ سارے سالار آ کر اُن کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس موقع پر بڑا سالار گودر متوشلیش کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''میں نے سنا ہے آپ اپنے مرکزی شہر سے لشکریوں کے لئے نئے خیمے طلب کرنے لگے ہیں۔ میرے خیال میں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔''

اس موقع پر متوشلیش نے غور سے گودر کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔

''گودر میں چاہتا ہوں...''

متوشلیش کو رُک جانا پڑا، اس لئے کہ گودر ایک بار پھر بول اٹھا۔

''آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں، میں سمجھ گیا ہوں۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہمیں خیمے نہیں منگوانے چاہئیں۔ لشکر کے ساتھ ہی پڑاؤ کرنا چاہئے اور لشکریوں کے اندر یہ بات ڈالنی چاہئے کہ تھوڑی دیر تک یا چند دنوں تک مصر کا حکمران رعمسیس ان علاقوں کا رُخ کرے گا اور ہم نے اس پر حملہ آور ہو کر اُسے شکست دینی ہے۔ ہماری جس خیمہ گاہ پر اُس نے قبضہ کیا ہے، وہ واپس لینے کے ساتھ ساتھ رعمسیس کی خیمہ گاہ اور اُس کے لشکر کی ہر چیز پر قبضہ کرنا ہے۔

یہ پہلی وجہ ہے جو ہماری فتح مندی اور کامیابی کا در کھول سکتی ہے۔ اگر ہم ایک اور کام کریں تو پھر میرے خیال میں ہم اپنی کامیابی اور کامرانی کو یقینی بنا سکتے ہیں۔''

اس پر بے پناہ خوشی کے علاوہ تجسس بھرے انداز میں متوشلیش اپنے سالار گودر کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''میں تمہاری اس تجویز کو تو قبول کرتا ہوں کہ فی الحال اپنے مرکزی شہر سے لشکریوں کے لئے خیمے طلب نہیں کرتے۔ اب تم کہتے ہو کہ ہم ایک اور کام کریں تو ہم کامیابی اور فتح مندی کو یقینی بنا سکتے ہیں تو ذرا وہ دوسری تجویز بھی کہہ دو جس پر عمل کرکے ہم ایسا کر سکتے ہیں۔''

جواب میں گودر نے پہلے اپنے اردگرد کھڑے چھوٹے بڑے سالاروں کی طرف دیکھا، ہونٹوں پر زبان پھیری، اُس کے بعد نئے بادشاہ متوشلیش کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

''میں چاہتا ہوں آپ ابھی اسی وقت تیز رفتار قاصد اپنے مرکزی شہر ختوشاش میں اپنے بیٹے کاوک کی طرف روانہ کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ جو لشکر اس وقت ہمارے پاس ہے، تعداد میں یہ لشکر رعمسیس کے لشکر سے کم نہیں ہے، اس کے باوجود ہم ایک اور تدبیر کرلیں تو اپنی کامیابی کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

اپنے بیٹے کاوک سے کہیں کہ وہ ایک لشکر اپنے جہاندیدہ اور تربیت یافتہ سالار کی سالاری میں یہاں قادش کی طرف روانہ کرے۔ اُس لشکر کو ایک میل پیچھے گھات میں بٹھا دیا جائے۔ محترم متوشلیش یہ بات تو طے شدہ ہے کہ رعمسیس ہمارے علاقوں میں

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

پیش قدمی کرے گا اور ادھر ہی آئے گا جہاں ہم نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ جگہ جس کا ہم نے انتخاب کیا ہے، رعمسیس سے ٹکرانے کے لئے بڑی سود مند ہے، اگر یہاں ہمیں فتح ہوگئی تو ہماری خوش قسمتی ہوگی، اس فتح کی صورت میں ہم دور تک رعمسیس اور اُس کے لشکر کا تعاقب کرتے چلے جائیں گے اور رعمسیس کو بچ کر مصر کی طرف بھاگنے نہیں دیں گے۔

اور اگر رعمسیس کے مقابلے میں پہلے کی طرح ہمیں پسپائی اختیار کرنا پڑی، ہمیں شکست کا سامنا ہوا تو ہم رعمسیس کے لشکریوں پر ضرب لگاتے اور اپنا دفاع کرتے ہوئے پیچھے ہٹتے چلے جائیں گے۔ اس طرح رعمسیس کے لشکر کے حوصلے بلند ہو جائیں گے، وہ یہ سمجھیں گے کہ پہلے کی طرح انہوں نے پھر ہمیں شکست دی ہے جس کے نتیجے میں ہم پسپا ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

چنانچہ پسپا ہوتے ہوئے ہم اس جگہ چلے جائیں گے جہاں اپنے مرکزی شہر ختوشاش سے آنے والا ہمارا لشکر گھات میں بیٹھا ہوگا، وہاں پہنچ کر ہم رُک جائیں گے اور پسپائی بند کرتے ہوئے رعمسیس کے لشکر پر پوری طاقت اور قوت کے ساتھ حملہ آور ہو جائیں گے۔ ساتھ ہی زور زور سے نعرے بلند کرنے لگیں گے، یہ نعرے گھات میں بیٹھے ہمارے اُس لشکر کے لئے اشارہ ہوگا کہ اُسے بھی باہر نکل کر رعمسیس کے لشکر پر حملہ آور ہو جانا چاہئے۔ اس موقع پر جب سامنے کی طرف سے ہم ضرب لگائیں گے اور پہلوؤں کی طرف سے گھات میں بیٹھنے والا ہمارا لشکر رعمسیس پر حملہ آور ہوگا تو یاد رکھئے ہماری کامیابی یقینی ہو جائے گا۔"

یہاں تک کہنے کے بعد گودر نے کچھ سوچا، دوبارہ اپنے بادشاہ متوشلیش کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

"آپ جانتے ہیں پہلی جنگ میں یہی طریقہ استعمال کرتے ہوئے رعمسیس نے ہمارے خلاف جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ اُس نے اپنے دو بڑے سالاروں سیرم اور حوتمس کو اپنے ساتھ دائیں بائیں رکھا اور ان کے ساتھ ہی ہم سے ٹکرایا لیکن سیتانون کے دونوں سالاروں سیماس اور طباش کو اُس نے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ اپنے عقب میں رکھا اور جب جنگ زوروں پر آئی تو وہی سیماس اور طباش لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ہمارے لشکر کے دائیں بائیں پہلو پر ٹوٹ پڑے۔ اس طرح ہمارے لشکر

کے اندر ایک افراتفری اور بدنظمی کی کیفیت طاری ہوئی جس سے ہمارے لشکری بددل ہو گئے، اِدھر اُدھر جانیں بچانے کے لئے دیکھنے لگے اور یہی جنگی منصوبہ بندی رعمسیس کے مقابلے میں ہماری ناکامی کا باعث بن گئی۔"

یہاں تک کہنے کے بعد گودر جب خاموش ہوا، تب کچھ دیر تک خاموش رہ کر متوشلیش سوچتا رہا، اُس کے بعد باری باری اُس نے ایک گہری نگاہ اپنی بیٹی دلوکز، اپنے بیٹے لوزمان، سنوش، گودر اور دوسرے سالاروں پر ڈالی، پھر سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"گودر نے جو تجویز پیش کی ہے، وہ میرے تو دل کو لگتی ہے۔ اب تم سب لوگ آپس میں صلاح مشورہ کرو اور مجھے اپنے خیالات سے آگاہ کرو۔ میں چاہتا ہوں ہم سب مل کر رعمسیس کے خلاف کوئی ایسی منصوبہ بندی کریں جس پر ہم سب متفق ہوں اور وہ منصوبہ بندی ہماری کامیابی اور ہماری شاندار فتح کی علامت بن جائے۔"

اس موقع پر سب سے پہلے متوشلیش کا بڑا سالار سنوش بولا اور کہنے لگا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے، میں گودر کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں، میرے خیال میں جو کچھ گودر نے کہا ہے، اس پر عمل کیا جائے تو رعمسیس کے مقابلے میں ہماری فتح اور ہماری کامیابی یقینی ہو سکتی ہے۔"

سنوش کے بعد متوشلیش کی بیٹی دلوکز بولی اور کہنے لگی۔

"گودر کا کہنا بالکل درست ہے، ایسا ہی کر کے ہم رعمسیس کو شکست دے سکتے ہیں اور اسے واپس مصر کی طرف بھاگنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔"

اپنے دوسرے بڑے سالار سنوش اور بیٹی دلوکز کے خیالات سن کر متوشلیش نے خوشی کا اظہار کیا، پھر کہنے لگا۔

"اگر تم سب لوگوں کی یہی رائے، یہی مشورہ ہے تو پھر اسی پر عمل کیا جائے گا۔"

یہاں تک کہنے کے بعد متوشلیش نے پھر کچھ سوچا، اُس کے بعد کہنے لگا۔

"ایک منصوبہ بندی تو طے ہوئی، اب یہ سوچو کہ جو تازہ دم لشکر ہمارے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف سے آئے گا اور جسے ہم نے رعمسیس کے خلاف اپنی کامیابی کو یقینی بنانے کے لئے گھات میں بٹھانا ہے، اُس لشکر کی کمانداری کون کرے گا؟"

اس موقع پر پھر متوشلیش کا دوسرا بڑا سالار سنوش بولا اور کہنے لگا۔

"میرے خیال میں اُس لشکر کی کمانداری گودر ہی کے حوالے کرنی چاہئے۔ اس سے بہتر کوئی بھی اُس لشکر کی کمانداری نہیں کر سکے گا اور اس سے بہتر انداز میں کوئی بھی وہاں سے اُٹھ کر رعمسیس کے لشکر پر ضرب نہیں لگا سکے گا، میرے خیال میں گودر کو اگر اُس لشکر کے ساتھ گھات سے نکل کر رعمسیس کے لشکر پر اچانک حملہ آور ہونے کا موقع دیا جائے تو گودر اپنی گزشتہ شکست کو شاندار فتح میں بدل سکتا ہے۔"

چنانچہ متوشلیش نے اس سے اتفاق کیا۔ تیز رفتار قاصد اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف روانہ کئے۔ وہاں سے ایک تازہ دم لشکر منگوایا۔ اُس لشکر کو گودر کی کمانداری میں دیا اور اُسے ایک انتہائی مناسب اور معقول جگہ گھات میں بٹھا دیا تھا۔ اُس کے بعد متوشلیش اپنے لشکر کے ساتھ رعمسیس کی آمد کا انتظار کرنے لگا تھا۔ اس طرح حتیوں نے ایک بار پھر اپنے سارے انتظامات مکمل کرنے کے بعد رعمسیس سے ٹکرا کر اپنی ناکامی کو کامیابی میں تبدیل کرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔

❀ ❀ ❀

سیماس کی حویلی میں ایک روز حسین اور خوبصورت سریان دیوان خانے میں اکیلی بیٹھی تھی کہ حویلی کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ اس پر سریان چونکی۔ دیوان خانے سے نکل کر حویلی سے صدر دروازے کی طرف گئی۔ دروازے کے اندر ایک چھوٹا سوراخ تھا۔ اُس پر آنکھ لگا کر جب اُس نے باہر دیکھا تو ہلکا سا تبسم اُس کے چہرے پر نمودار ہوا۔ اس لئے کہ حویلی کے دروازے سے باہر اُس وقت طباش کی ماں شیرات اور اُس کی بہن یافش دنوں کھڑی تھیں۔ چونکہ اُن دونوں کا سیماس کے ہاں خوب آنا جانا تھا، چنانچہ سریان اُن سے آشنا تھی۔ انہیں دیکھتے ہی سریان نے دروازہ کھول دیا۔ شیرات اور یافش دونوں مسکراتی ہوئی حویلی میں داخل ہوئیں۔ سریان سے ملیں۔ اُن کا بہترین استقبال کرتے ہوئے دونوں کو سریان دیوان خانے میں لے گئی۔ جب وہ دیوان خانے میں بیٹھ گئیں تب طباش کی ماں شیرات، سریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"بیٹی! اس وقت طمامہ اور برزہ کہاں ہیں، گھر میں اُن کی کہیں سے آواز نہیں سنائی دے رہی؟"

اس پر سریان مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

"آپ کا اندازہ درست ہے، وہ دونوں اس وقت بازار گئی ہوئی ہیں۔ گھر کا کچھ سامان خریدنا تھا، اس لئے۔"

یہاں تک کہتے کہتے سریان کو رُک جانا پڑا، اس لئے کہ طباش کی ماں شیرات بڑے غور سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"بیٹی، تجھے یہاں ہمارے ہاں رہتے ہوئے دو سال ہونے کو ہیں۔ کیا دو سال کے بعد بیٹی تو واپس چلی جائے گی؟"

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

شیرات کے اس عجیب سے سوال پر سریان گہری سوچوں میں کھو گئی تھی۔ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ طباش کی بہن اور شیرات کی بیٹی یافش جو اُس سے بالکل سریان کے پہلو سے پہلو ملا کر بیٹھی ہوئی تھی، اپنا بازو سریان کے شانے پر رکھتے ہوئے اپنی ماں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''اماں، تم کس قسم کی گفتگو کر رہی ہو، کوئی اور موضوع چھیڑو، یہ موضوع شروع کر کے میں سمجھتی ہوں سریان کو تم نے پریشان کر دیا ہے، ایک الجھن میں ڈال دیا ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد یافش رُکی۔ پھر دوبارہ اپنی ماں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''پہلے میری بہن سریان کو یہ بتاؤ ہم کس مقصد کے تحت آئی ہیں۔''

اس پر سریان فوراً سنبھلتے ہوئے کہنے لگی۔

''کیا اماں سے کوئی ضروری کام ہے؟''

اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے شیرات کہنے لگی۔

''بیٹی، بات یہ ہے کہ ہم نے تمہارے بھائی طباش کے لئے ایک لڑکی پسند کی ہے۔ میں چاہتی ہوں طمامہ اور برزہ دونوں کو آج شام کے وقت ساتھ لے کر جاؤں، اگر وہ بھی لڑکی پسند کریں تو پھر میں چاہتی ہوں طباش کی شادی کا اہتمام کر دیا جائے۔''

اس پر سریان مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

''آپ تھوڑی دیر بیٹھیں وہ ابھی آتی ہیں تو آپ انہیں ساتھ لے جایئے گا۔''

اس پر سریان اٹھی اور شیرات کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''میں آپ کے لئے کھانے کو کچھ لاتی ہوں۔''

اس پر یافش فوراً حرکت میں آئی، سریان کا بازو پکڑ کر اُس نے اُسے کھینچتے ہوئے پھر اپنے پہلو میں بٹھا لیا اور کہنے لگی۔

''میری بہن! تم تو ایسے کر رہی ہو جیسے ہم بہت دور سے آئی ہیں۔ ہماری تمہاری حویلی کی دیوار آپس میں ملتی ہے۔ ٹھیک ہے ہمسایوں کے حقوق ہوتے ہیں، میری بہن! تمہیں اس وقت کچھ لانے کی ضرورت نہیں ہے میں اور میری ماں جانتی ہیں کہ اس وقت تم تازہ یا خشک پھل لا سکتی ہو جو چیزیں تم دو گی، یہی ہماری حویلی میں بھی ہیں۔ اس لئے تمہیں اٹھ کر کہیں جانے اور زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، یہیں میرے پاس

...

سریان جب بیٹھ گئی تب بڑے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے طباش کی ماں ... کہنے لگی۔

''بیٹی، یافش ٹھیک کہتی ہے۔ بیٹھو، ہم ایک انتہائی اہم اور ضروری کام کے سلسلے میں ... ہیں۔ شیرات یہیں تک کہتے کہتے رُک گئی تھی۔ اس لئے کہ حویلی کے دروازے پر ... ہوئی تھی۔ اس پر بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سریان اپنی جگہ پر اٹھی اور ... اور یافش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''میرے خیال میں اماں اور برزہ آ گئی ہیں۔ میں دروازہ کھولتی ہوں۔'' اس کے ... وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی دیوان خانے سے نکل گئی تھی۔ جب اُس نے دروازہ ... تب حویلی میں واقعی طمامہ اور برزہ داخل ہوئیں۔ دونوں کافی سامان اٹھائے ... تھیں۔ اس پر سریان فوراً حرکت میں آئی۔ طمامہ نے جو سامان اٹھایا ہوا تھا، وہ ... اس سے اُس نے لینا چاہا تب طمامہ پیار سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے ...

''بیٹی، رہنے دو میں لے جاتی ہوں۔'' اس پر سریان کہنے لگی۔

''اماں! آپ مجھے گناہ گار کرتی ہیں۔ سارا سامان مجھے دے دیں۔'' اس پر طمامہ ... اتے ہوئے سارا سامان اُسے تھما دیا۔ پھر سریان برزہ کی طرف بڑھی اور کہنے ... آپ بھی یہ سارا سامان مجھے دیں، میں اٹھا لوں گی۔''

اس پر ہلکی سی چپت بڑے پیار سے انداز میں طمامہ نے سریان کے گال پر لگائی ... لگی۔

''بیٹی! یہ کیا کر رہی ہو، جو سامان تم نے مجھ سے لیا ہے، تم وہی اٹھاؤ، برزہ جو ... تم اٹھائے ہوئے ہو، اس میں سے آدھا میں لے لیتی ہوں، اب چلو۔''

اس پر مسکراتے ہوئے سریان کہنے لگی۔

''اندر شیرات اور یافش دونوں ماں بیٹی آئی ہوئی ہیں اور وہ ایک انتہائی اہم کام ... میں آپ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتی ہیں۔''

اس پر طمامہ اور برزہ دونوں خوشی کا اظہار کرتی ہوئی بڑی تیزی سے سریان کے ... بڑھنے لگی تھیں۔

تینوں سامان اٹھائے دیوان خانے میں داخل ہوئیں۔ تینوں نے سامان ایک طرف رکھ دیا۔ پہلے شیرات اور یافش، طمامہ اور برزہ ملیں، یہاں تک کہ طمامہ طباش کی ماں شیرات کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''سریان نے مجھے بتایا ہے کہ تم ماں بیٹی کسی انتہائی اہم کام کے سلسلے میں آئی ہو خیریت تو ہے؟'' اس پر طباش کی ماں شیرات بولی اور کہنے لگی۔

''جو کچھ سریان نے کہا ہے، ٹھیک ہی ہے۔ طمامہ! بات دراصل یہ ہے کہ میں نے اپنے بیٹے طباش کے لئے ایک لڑکی دیکھی ہے۔ میں چاہتی ہوں آج شام یا کل تم اور برزہ دونوں میرے ساتھ چلو، تم بھی لڑکی کو دیکھو۔ اگر تم دونوں اُسے پسند کرو تو پھر میں طباش کے ساتھ اُس کی بات پکی کر دوں۔''

شیرات کے ان الفاظ پر طمامہ کے چہرے پر تبسم نمودار ہوا تھا۔ برزہ بھی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔ پھر طمامہ نے شیرات کو مخاطب کیا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ جو لڑکی تم نے دیکھی ہے، کہاں رہتی ہے؟''

اس پر شیرات کہنے لگی۔

''میرے خیال میں تم اُس لڑکی کو جانتی ہوں گی اور اُس کے ماں باپ بھی تمہارے جاننے والے ہوں گے۔ ہمارے ہاں سے تھوڑی ہی دور ہیں۔ بہرحال آج شام کو تم میرے ساتھ چلو گی تو تم خود ہی جان جاؤ گی کہ وہ لوگ کون ہیں۔'' اس پر طمامہ کہنے لگی۔

''اگر تم دونوں ماں بیٹی نے اُس لڑکی کو دیکھ لیا ہے اور پسند کر لیا ہے تو پھر میرے خیال میں تمہیں یہ معاملہ طے کر لینا چاہئے تھا، اس لئے کہ میں سمجھتی ہوں جس لڑکی کو تم ماں بیٹی پسند کرو گی، اُسے یقیناً میں اور برزہ بھی پسند کریں گی۔ بہرحال تمہاری چونکہ خواہش ہے، اس بناء پر شام کا کھانا کھانے کے بعد اُس لڑکی کو دیکھنے چلیں گے۔ سریان اور یافش دونوں کو ساتھ لے جائیں گی۔''

اس پر شیرات اور یافش دونوں خوش ہو گئی تھیں۔ اس پر شیرات اٹھی اور کہنے لگی۔

''میں اور یافش جاتی ہیں، گھر کے کام کاج کے علاوہ کھانا بھی تیار کرنا ہے۔ شام کے کھانے کے بعد پھر سب اکٹھے چلیں گے۔'' اس موقع پر طمامہ بولی اور کہنے لگی۔

''شیرات غصہ جانے دو، یہیں بیٹھی رہو، شام کا کھانا ہمارے ساتھ ہی کھانا۔''

اس پر شیرات مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

''میری بہن! وہاں بھی تمہارا ہی کھانا ہے، میں اور یافش اب جاتی ہیں اور شام کا کھانا کھانے کے بعد ہم دونوں ماں بیٹی یہیں آ جائیں گی اور یہیں سے اُس لڑکی کو دیکھنے چلیں گی۔''

اٹھتے اٹھتے شیرات کو کوئی بات سوجھی، چند لمحوں تک غور سے اُس نے طمامہ کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔

''طمامہ میری بہن، اس میں کوئی شک نہیں کہ سیماس، طباش سے کافی چھوٹا ہے لیکن میری بہن اس موقع پر میں یہ بھی کہوں گی کہ تم بھی سیماس کے لئے کسی لڑکی کا انتخاب کرو، میں چاہتی ہوں کہ طباش اور سیماس دونوں کی شادیاں اکٹھی کر دی جائیں۔''

اس پر طمامہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

''شیرات! تو ٹھیک کہتی ہے۔ میری بھی یہی خواہش ہے کہ سیماس کی شادی جلد ہو جائے۔ میرا ایک ہی بیٹا ہے، میری نگاہ میں ایک لڑکی ہے، آج جس لڑکی کو تم نے طباش کے لئے پسند کیا ہے، اُسے دیکھیں گی، اُس کے بعد میں تم سے اُس لڑکی کا ذکر کروں گی جسے میں اپنے بیٹے سیماس کے لئے پسند کر چکی ہوں۔'' اس پر شیرات اور یافش دونوں نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔ اُس کے بعد وہ دونوں ماں بیٹی اٹھ کر وہاں سے نکلیں اور اپنی حویلی کی طرف چلی گئی تھیں جو بالکل سیماس کی حویلی کے ساتھ ہی تھی۔

اُن دونوں ماں بیٹی کے جانے کے بعد طمامہ اپنی جگہ سے اٹھی۔ پہلے ایک گہری نگاہ اُس نے اپنے سامنے بیٹھی سریان پر ڈالی پھر برزہ کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''برزہ میری بہن! یہ سارا سامان سریان کو دکھاؤ اور پھر یہ سارا سامان سریان خود ہی سنبھال لے گی۔ میں ذرا طہارت خانے میں جاتی ہوں اور ہاتھ منہ دھو کر آتی ہوں۔'' اس کے ساتھ ہی طمامہ اُس کمرے سے نکل گئی تھی۔

طمامہ کے جانے کے بعد برزہ کچھ دیر تک سارا سامان جو طمامہ اور وہ خرید کر لائی تھیں، سریان کو دکھاتی رہیں، اُس سامان میں زیادہ تر سامان سریان کے لئے تھا۔ اُس کے لئے کپڑے اور ضروریات کا دوسرا سامان، طرح طرح کے جوتے اور زیورات اور ... ش کا سامان تھا۔ کچھ سامان سیماس، طمامہ اور برزہ کے لئے بھی تھا۔ سارا سامان ... کے بعد سریان بے پناہ خوشی اور کسی قدر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

''اماں برزہ! اس میں تو سارا سامان میرے لئے ہی ہے۔ اماں نے اپنے، سیماس اور آپ کے لئے کچھ نہیں خریدا؟ تھوڑا تھوڑا تینوں کے لئے سامان ہے۔ایسا لگتا ہے جیسے آج آپ دونوں میرے لئے ہی سامان خریدنے گئی تھیں اور پھر یہ بھی دیکھیں جو میرے لئے سامان خریدا گیا ہے، یہ بہت زیادہ قیمتی ہے اور ایسا سامان ہے جو زیادہ تر شادی اور اچھے مواقع پر پہنا جاتا ہے۔ دیکھو برزہ! طمامہ اماں کا ایک ہی بیٹا سیماس ہے اور وہ اماں کو بے بھی بڑا عزیز اور پیارا۔ زیادہ سامان تو اُن کے لئے آنا چاہئے تھا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سریان رُکی، پھر غور سے برزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''اماں برزہ! آپ برا نہ مانئے گا، کبھی میں آپ کو اماں کہہ لیتی ہوں، کبھی آپ کا نام برزہ کہہ کر مخاطب کرتی ہوں اور ڈرتی بھی ہوں کہ کہیں آپ برا نہ مان جائیں۔''

اس موقع پر برزہ نے آگے بڑھ کر سریان کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ اُس کی پیشانی اور گال چومے، پھر کہنے لگی۔

''میری بیٹی! تو میری جان ہے، آج کے بعد تو صرف ... مجھے تو میرا نام لے کر مخاطب کیا کر۔ یوں جانو جب تم مجھے میرا نام لے کر مخاطب کرتی ہے تو تمہارا یہ اندازِ تخاطب میرے لئے خوشی اور طمانیت کا باعث بنتا ہے۔''

عین اس موقع پر منہ ہاتھ دھوکر طمامہ بھی دیوان خانے میں داخل ہوئی تھی۔ پھر بڑے پیارے انداز میں سریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''سریان! میری بیٹی! کیا یہ سامان تمہیں پسند آیا؟''

اس پر سریان اٹھی، پہلے طمامہ سے گلے ملی پھر بڑے پیارے انداز میں اپنا سر طمامہ کے شانے پر رکھتے ہوئے کہا۔

''اماں! آپ یہ سارا سامان تو میرے لئے خرید کر لائی ہیں، اپنے لئے، برزہ کے لئے اور سیماس کے لئے کیا خریدا ہے؟''

اس پر طمامہ نے سریان کے شانے پکڑ کر اُسے علیحدہ کیا، اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا، پھر کہنے لگی۔

''بیٹی! تیری خوشی اب ہماری خوشی ہے، میں سمجھتی ہوں اگر تو خوش ہے تو پھر ہم تینوں خوش ہیں۔''

اس کے بعد طمامہ نے ایک خاص انداز میں برزہ کی طرف دیکھا۔ شاید طمامہ اور ... درمیان کسی خاص موضوع پر پہلے ہی بات ہو چکی تھی۔ اس موقع پر برزہ اٹھی اور ... کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہنے لگی۔

''سریان! میری بیٹی! تو ذرا میرے ساتھ آ۔''

اس کے ساتھ ہی سریان چپ چاپ برزہ کے ساتھ ہو لی تھی جب کہ طمامہ اُسی ... ہو بیٹھی تھی جس نشست سے وہ اٹھ کر گئی تھی۔

... یان کا ہاتھ پکڑے ہی پکڑے برزہ اُسے ساتھ والے کمرے میں لے گئی۔ ... پریشان تھی کہ نجانے برزہ اُس سے کیا گفتگو کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ دوسرے ... میں لے جا کر برزہ نے سریان کو اپنے قریب بٹھایا۔ پھر اُسے مخاطب کر کے ...

''سریان! میری بیٹی! تو برا نہ ماننا آج میں تم سے ایک انتہائی بلکہ یوں جانو ... موضوع پر گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔''

... سریان بوکھلا سی گئی تھی، حیرت سے برزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''اماں کس موضوع پر گفتگو کرنا چاہتی ہو، کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی، مجھ سے کوئی ... اگر ایسی کوئی بات ہے تو میں اماں طمامہ سے معافی مانگ لوں گی۔''

... رزہ نے تڑپ کر اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر کہنے لگی۔

''میری بچی ایسی کوئی بات نہیں جو کچھ میں کہنا چاہتی ہوں، وہ پہلے سن، پھر اُس کا ... جواب دینا۔''

اس پر سریان غور سے برزہ کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ یہاں تک کہ برزہ نے دکھ ... انداز میں سریان کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''بیٹی! تجھے یہاں رہتے ہوئے دو سال ہونے کو آئے ہیں، میری بیٹی! میں اور ... تمہیں اپنی بیٹی اپنی بچی سمجھنے لگی ہیں۔ طمامہ بڑی پریشان ہے کہ سریان اب ... چلی جائے گی اور یہ گھر ویران اور سونا ہو جائے گا۔ تمہارے آنے سے اس گھر میں ... آئی ہے، تمہارے جانے کے بعد وہ رونق پھر اس گھر میں کبھی لوٹ کر نہیں آئے ... بچی کیا ایسا ممکن نہیں کہ تو یہیں رہ جائے، لوٹ کر اُدھر نہ جائے جہاں تو جانا ... اس گھر کی بیٹی کی حیثیت سے رہے؟ میری بیٹی! یہ صرف میری نہیں طمامہ کی

بھی خواہش ہے۔''

برزہ کے ان الفاظ پر سریان کے چہرے پر ہلکا سا تبسم نمودار ہوا تھا۔ پھر گہری سوچوں میں ڈوبتے ہوئے کہنے لگی۔

''کس رشتے کے تحت؟''

اس پر برزہ مسکرائی اور کہنے لگی۔

''میری بچی! اگر ہم تمہیں سیماس سے بیاہ دیں تو کیا تو اس رشتے کے لئے ہاں کہہ دے گی؟''

برزہ کے ان الفاظ پر سریان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ آنکھوں میں ایک انوکھی چمک آئی تھی، چہرہ کھل اٹھا تھا۔ پھر برزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''برزہ! جو کچھ آپ نے کہا ہے، کیا آپ نے سوچ سمجھ کر کہا ہے؟ کیا اماں اس رشتے پر راضی ہو جائے گی۔ کیا سیماس بھی اس پر رضامند ہوں گے؟''

اس پر برزہ کہنے لگی۔

''پہلے تو اپنے خیالات کا اظہار کر، پھر میں تیرے خیالات کے ردِعمل کے طور کہوں گی۔''

اس پر بے پناہ خوشی کے اظہار میں سریان کہنے لگی۔

''اماں! جہاں تک سیماس کا تعلق ہے تو یوں جانو میں انہیں گزشتہ ایک سال زائد عرصے سے چاہنے لگی ہوں۔ اماں میں تو دل ہی دل میں انہیں اپنی زندگی کی منزل کا ساتھی بنا چکی ہوں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ آج تک نہ میں نے اس کا اظہار سیماس سے کیا، نہ آپ سے اور نہ ہی اماں سے۔ جب کبھی بھی وہ میرے کمرے میں آیا کرتے تھے تو میں ایک ہی دعا مانگا کرتی تھی، کاش سیماس میری زندگی کا ساتھی بن جائے میں اس حویلی میں اُن کی بیوی کی حیثیت سے خوش و خرم زندگی بسر کروں۔''

سریان کے ان الفاظ پر برزہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اُس نے سریان کو لیا، کئی بار اُسے چوما، پھر کہنے لگی۔

''بیٹی، جہاں تک سیماس کا تعلق ہے تو وہ بھی یوں جانو تمہیں پسند کرتا ہے۔''

حیرت کا اظہار کرتے ہوئے سریان نے پوچھ لیا۔

''آپ کو کیسے خبر ہوئی کہ سیماس مجھے پسند کرتے ہیں؟ حالانکہ انہوں نے کبھی

... موقع پر مجھ سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا، نہ ہی کبھی ایسے الفاظ ادا کئے۔''

اس پر برزہ کہنے لگی۔

''اس کے لئے میں تمہیں ثبوت تو نہیں دے سکتی لیکن جب سیماس آئے گا تو خود ... سے پوچھ لینا۔ دیکھو تمہاری اماں طمامہ کا یہ خیال ہے کہ وہ تمہیں پہلے ہی اپنی ... چکی ہے، اُس کی بڑی خواہش ہے کہ تو سیماس کی بیوی کی حیثیت سے اس گھر ... ہے۔ جب وہ یہ سوچتی ہے کہ دو سال پورے ہونے کے بعد تو واپس چلی جائے ... رکھنا وہ پریشان ہو جاتی ہے اور میں تم سے یہ بھی کہوں کہ دو سال پورے ہونے ... اگر تو واپس چلی گئی تو یہ طمامہ بیمار ہو جائے گی اور زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکے ... اس لئے کہ وہ تم سے مانوس ہو چکی ہے، تمہاری جدائی برداشت نہیں کر سکے گی۔''

اس پر سریان خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

''برزہ میں اب واپس نہیں جاؤں گی، اماں طمامہ اگر مجھے یہیں رکھنا چاہتی ہیں تو ... خوش قسمتی ہوگی۔ اب میں سیماس کی آمد کا انتظار کروں گی۔ جب وہ واپس ... تو میں اُن سے اس موضوع پر بات کروں گی۔ اگر انہوں نے یہ اشارہ دیا کہ ... پسند کرتے ہیں تو اماں یوں جانو میں سمجھوں گی کہ مجھ جیسی کوئی خوش قسمت اور ... لڑکی ہے ہی نہیں۔ اماں! اب اٹھو دیوان خانے میں چلیں، اماں طمامہ ... ہوں گی۔ میں جانتی ہوں، اماں نے آپ کو اسی موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے ... ہے، اٹھو چلیں۔''

اس پر برزہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ سریان اور برزہ دونوں دیوان خانے میں داخل ... اُن کی آمد پر طمامہ بڑے غور اور سوالیہ سے انداز میں اُن دونوں کی طرف دیکھنے ... اس موقع پر مسکراتے ہوئے سریان آگے بڑھی، پہلے طمامہ کے پہلو میں بیٹھی، ... سے لپٹ گئی۔ اپنا منہ طمامہ کے کان کے قریب لے گئی، پھر کہنے لگی۔

''اماں آپ کو پریشان ہونے، فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سریان ... چھوڑ کر نہیں جاؤں گی، یہیں آپ کے پاس آپ کی بیٹی کی حیثیت سے رہوں ... اماں جب واپس آئیں گے تو میں خود اُن سے گفتگو کروں گی۔ اگر انہوں نے ... اشارہ دیا کہ وہ مجھے پسند کرتے ہیں تو اماں میں آپ کی بیٹی اور اُن کی بیوی ... سے آپ کے ساتھ ساری زندگی یہاں گزار دوں گی۔''

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سریان کے ان الفاظ پر طمامہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اپنے دونوں بازو اُس پھیلائے اور سریان کو اپنے ساتھ لپٹاتے ہوئے بے پناہ انداز میں اُسے پیار کر تھی۔

حتیوں کے بادشاہ موتلش اور اُس کے لشکر کو بدترین شکست دینے کے بعد رعمسیس نے سب سے پہلے موتلش کے پڑاؤ پر قبضہ کرلیا تھا۔ پڑاؤ سے ملنے والی اکثر اشیا لشکریوں میں تقسیم کردی گئی تھیں۔ اُس کے بعد رعمسیس نے حکم دیا کہ لشکر چار دن وہیں قیام کرے گا تا کہ زخمیوں کے زخم کچھ بہتر ہوجائیں۔ لشکری تھکاوٹ دور کرلیں، ستالیں۔ اُس کے بعد رعمسیس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ آگے بڑھے گا اور حتیوں پر ضرب لگانے کے لئے اُن کے مرکزی شہر ختوشاش کا رُخ کرے گا۔ رعمسیس کو یہ خبر ہوچکی تھی کہ حتیوں کا بادشاہ موتلش جنگ کے دوران زخمی ہونے کے بعد مر چکا ہے اور اب حتیوں نے موتلش کے چھوٹے بھائی متوشلیش کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے۔ رعمسیس کو اُس کے مخبروں نے یہ بھی اطلاع کردی تھی کہ متوشلیش نے قادش شہر کے نواح میں اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کرلیا ہے۔ چنانچہ رعمسیس بھی یہ فیصلہ کرچکا تھا کہ لشکر کو آرام دینے اور ستانے کے بعد وہ بھی اب قادش شہر کے نواح ہی کا رُخ کرے گا۔

رعمسیس نے جس روز اپنے لشکر کے ساتھ دوبارہ حتیوں سے ٹکرانے کے لئے قادش شہر کا رُخ کرنا تھا، اُسی روز اُس کی روانگی سے کچھ پہلے مصر کی طرف سے اُس کے مخبر اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے وہاں پہنچے۔ اُن کی آمد پر رعمسیس، سیرم، حوتمس اور دوسرے مصری سالار بڑے پریشان ہوئے تھے۔ اسلئے کہ اس موقع پر رعمسیس کے پاس حوتمس، سیرم، سیماس، طباش اور دوسرے سارے سالار بیٹھے ہوئے تھے اور وہ کوچ کرنے کے بعد حتیوں سے ٹکرانے سے متعلق گفتگو کر رہا تھا۔

چنانچہ مصر کی طرف سے آنے والے وہ گھڑسوار جب قریب آکر اپنے گھوڑوں سے اترے، تب انہوں نے ایک ساتھ بڑے شاندار انداز میں زمین کی طرف جھکتے ہوئے رعمسیس کو تعظیم دی۔ پھر اُن میں سے ایک رعمسیس کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''مالک! ہم ایک بری خبر لے کر آئے ہیں۔ ہماری مغربی حدود پر وحشی اسویہ قبائل نے حملے شروع کردیئے ہیں۔ لہٰذا ہم اپنے مرکزی شہر ممفس سے یہی خبر لے کر آئے ہیں کہ مصر کو اب مغرب کی طرف سے اسویہ قبائل سے خطرہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔''

یہ خبر سن کر رعمسیس جو کچھ پریشان ہوگیا تھا، آنے والے اُن گھڑسواروں کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''تم آرام کرو، لشکر کے اندر ہی رہو اور جب لشکر یہاں سے واپسی کے لئے کوچ کرے گا تو تم ہمارے ساتھ ہی چلو گے۔'' اس پر رعمسیس کے اشارے پر اُس کا ایک سالار آنے والے اُن گھڑسواروں کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ اُن کے جانے کے بعد رعمسیس کچھ دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا۔ اُس کے بعد باری باری اُس نے گہری نگاہ اپنے بڑے سالاروں سیرم، حوتمس اور دوسروں پر ڈالی تھی، پھر کہنے لگا۔

''جہاں تک مغرب کی طرف سے حملہ آور ہونے والے اسویہ قبائل کا تعلق ہے تو مصر میں ہمارا اس قدر لشکر موجود ہے کہ اُن کے سامنے اپنا دفاع کرتا رہے گا۔ اگر جارحیت اختیار نہیں کرسکتا تو کم ازکم ان وحشی قبائل کو اپنے مرکزی شہر کی طرف نہیں آنے دے گا اور مجھے امید ہے کہ اس وقت تک میں حتیوں سے نبٹ کر واپس اپنے مرکزی شہر کی طرف جانے میں کامیاب ہوجاؤں گا۔''

دراصل یہ اسویہ نام کے وحشی قبائل موجودہ لیبیا کی سرزمینوں سے اٹھا کرتے تھے۔ یہ ایک طرح سے اَن گنت خانہ بدوش قبائل تھے اور ضروریاتِ زندگی کا سامان حاصل کرنے کے لئے اکثر و بیشتر مشرق کی آبادیوں کو اپنا ہدف بنایا کرتے تھے اور کبھی کبھی وہ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ آباد شہروں اور بستیوں پر بھی حملہ آور ہوجاتے تھے اور وہاں سے بھی لوٹ مار کرکے اپنے لئے فوائد حاصل کرتے تھے۔

مصر کی طرف سے آنے والے اُن گھڑسواروں کے جانے کے بعد رعمسیس نے اپنے سالار حوتمس کی طرف دیکھا، پھر کہنے لگا۔

''حوتمس مصر کی طرف سے ہمارے جس قدر یہ مخبر آئے ہیں، ان میں سے آدھے اپنے پاس ہی رکھنا اور باقی آدھوں کو کل یہاں سے مصر کی طرف روانہ کردینا اور وہاں اپنے سالاروں کو ان کے ذریعے اطلاع دینا کہ فی الحال ہم حتیوں کے خلاف برسرِ پیکار ہیں اور جلد ہم حتیوں کے ساتھ کوئی فیصلہ کن معرکہ کرکے انہیں اپنا مطیع اور فرمانبردار

بنائیں گے۔ اُس کے بعد مصر کی طرف لوٹیں گے اور اسویہ قبائل کی سرکوبی کریں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس رُکا۔ اُس کے بعد اُس کی نگاہیں سیماس پر جم گئی تھیں۔

''سیماس سنو! کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ مرکزی شہر ممفس لے جاؤں اور وہاں تمہیں اپنے لشکریوں کا سالارِ اعلیٰ مقرر کروں، جنگوں کے دوران تمہاری کارگزاری سارے سالاروں پر نمایاں اور حاوی ہوتی ہے۔ انفرادی مقابلہ کرنے کے لئے جو حتی میدان میں اترا تھا جس طرح تم نے اُسے اپنے سامنے زیر کیا، تمہاری اُس کارگزاری نے یوں جانو اخلاقی طور پر مجھے زیر کرلیا۔ اگر آنے والے دور میں حتیوں کی طرف سے سیستانیوں اور کاسیوں کو خطرات لاحق نہ ہوتے تو میں تمہیں اور طباش دونوں کو اپنے ساتھ مصر لے جاتا اور وہاں تمہیں اپنے لشکریوں کا سالار مقرر کرتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مصر کی نسبت یہاں سیستانیوں کو تمہاری زیادہ ضرورت ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس رُکا۔ اُس کے بعد باری باری سیماس اور طباش کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''سیماس اور طباش! جو کچھ میں اب کہنے لگا ہوں، دونوں غور سے سننا۔ میں ایک بار تم سب کے ساتھ مل کر ان حتیوں کو زیر ضرور کروں گا۔ انہیں زیر کرنے کے بعد اگر وہ میرے ساتھ صلح کا معاہدہ کرتے ہیں اور میرے مطیع اور فرمانبردار رہنے کا عہد کرتے ہیں تو پھر میں اپنے لشکر کو لے کر مصر کی طرف لوٹ جاؤں گا۔ اس لئے کہ مصر میں میری ضرورت ہے۔ اگر حتیوں کا معاملہ نہ پیش آیا ہوتا تو جس وقت آنے والے مخبروں نے یہ سنا کہ مغرب کی طرف سے وحشی اسویہ قبائل مشرق کی طرف نمودار ہوکر حملہ آور ہونا شروع ہوگئے ہیں، تو میں اُسی وقت اپنے لشکر کے ساتھ مصر کی طرف کوچ کر جاتا لیکن اب حالات مختلف ہیں۔ اگر میں اس موقع پر حتیوں کی اس مہم کو ادھورا چھوڑ کر واپس چلا گیا تو حتی یہ سمجھیں گے کہ میں بزدل تھا، اس مہم کو ادھورا چھوڑ کر بھاگ گیا اور سیستانیوں اور کاسیوں کو میں نے حتیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جب کہ میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا۔ میں ہر صورت میں ایک بار حتیوں کو اپنے سامنے زیر کرنا چاہتا ہوں۔ ایسا بہت جلد کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے کہ میں وقت ضائع کئے بغیر واپس بھی جانا چاہتا

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ہوں۔ اگر پہلی ہی ضرب پر حتی کوئی پرامن معاہدہ کرنے کی پیشکش کرتے ہیں تو میں اُسے مان جاؤں گا، تسلیم کرلوں گا۔

تم دونوں میری بات غور سے سنو! حتی اگر مجھ سے زیر ہوتے ہیں اور میری اطاعت اختیار کرتے ہیں تو میں اپنے لشکر کو لے کر چلا جاؤں گا۔ پھر یاد رکھنا میرے جانے کے بعد یہ حتی یونہی نہیں بیٹھیں گے۔ میری نسبت تم ان کی فطرت سے زیادہ آگاہ ہو، میرے جانے کے بعد یہ ضرور تمہارے اور کاسیوں کے خلاف حرکت میں آئیں گے۔

ان لوگوں کو اس بات کا بھی دکھ اور صدمہ ہے کہ انہوں نے بابل پر قبضہ کیا تھا اور تمہاری مدد سے کاسی پھر بابل پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ جہاں تک ان حتیوں کو میں سمجھا ہوں، یاد رکھنا میرے جانے کے بعد ایک بار پھر بابل کو اپنا ہدف بنائیں گے اور بابل واپس لینے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے کہ یہ حتی بڑے منتقم مزاج قسم کے لوگ ہیں۔ اس کے علاوہ ان حتیوں کو یہ خبر ہوگی کہ میں نے یہاں سے جانے میں اس لئے جلدی کی ہے کہ مغربی صحراؤں سے وحشی اسویہ قبائل اٹھ کر ہماری سرزمینوں پر حملہ آور ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ تب یاد رکھنا ان حتیوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوگی جب یہ خیال کریں گے کہ میں مصر میں اسویہ قبائل کے خلاف برسرپیکار ہوگیا ہوں۔ بری طرح مصروف ہوں اور حتی سیستانیوں، کاسیوں کے خلاف کوئی کارروائی کرتے ہیں تو میں کوئی جوابی کارروائی نہیں کرسکوں گا، تب یہ سیستانی اور کاسیوں پر چڑھ دوڑنے کی کوشش کریں گے۔ اس سلسلے میں اگر تمہارا بادشاہ متی وزا یہاں ہوتا تو میں ایک بھائی کی حیثیت سے اُسے بھی یہی سمجھاتا کہ میرے جانے کے بعد حتیوں کی طرف سے بڑے محتاط رہنا۔''

''اگر اسویہ قبائل کی طرف سے حملے شروع نہ ہوتے تو سنو میں تم دونوں کے ساتھ سیرم کو اُسی لشکر کے ساتھ چھوڑ کر جاتا جو لشکر یہ مصر سے لے کر آیا تھا لیکن اب حالات ایسے ہیں کہ مجھے سیرم کو اپنے ساتھ واپس لے جانا پڑ رہا ہے، اس لئے کہ اسویہ قبائل بڑے وحشی ہیں، عددی لحاظ سے بھی اُن کا کوئی شمار نہیں۔ اس بناء پر ہمیں شاید ایک عرصہ اُن کے خلاف برسرپیکار رہنا پڑے۔''

''جہاں تک اسویہ قبائل کا تعلق ہے تو وہ بڑے ضدی اور ہٹ دھرم ہیں جس

طرح گدھیں مردار پر ٹوٹتی ہیں، اُن کو ہٹایا جائے تو بار بار لپک کر پھر آتی ہیں، جاتی ہیں، یہی حالت ان وحشی اسویہ قبائل کی بھی ہے۔ اپنا ضرورت کا سامان حاصل کرنے کے لئے جس علاقے کو وہ منتخب کرتے ہیں، بار بار اُس پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی طاقت آتی ہے اور اُن کا مقابلہ کرتی ہے تو وقتی طور پر پیچھے ہٹتے ہیں، اُس کے بعد پھر تیاری کرکے آتے ہیں۔ تباہی اور بربادی کا کھیل کھیلتے ہیں، دوبارہ پیچھے ہٹتے ہیں، پھر پیش قدمی کرنا شروع کردیتے ہیں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس رُکا۔ دوبارہ سیماس اور طباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''یہ پہلا موقع نہیں کہ یہ وحشی اسویہ قبائل مصر کو اپنا ہدف بنا رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی کئی بار مصر پر حملہ آور ہوچکے ہیں۔ میری حکومت سے پہلے میرا چچا اور میرا باپ مصر پر حکومت کرتے تھے۔ اُن کے دورِ حکومت میں بھی یہ کئی بار مصر کو اپنا ہدف بنا چکے ہیں۔

اب ہماری بدقسمتی ہے کہ جس وقت اسویہ قبائل مغرب کی طرف سے نکل کر حملہ آور ہوتے ہیں۔ یہ ہم اپنی مملکت کے اندر ایک داخلی خطرہ بھی محسوس کرنا شروع کردیتے ہیں تو ہمارے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے جو ہماری مملکت کے اندر افراتفری کا باعث بن سکتا ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس جب خاموش ہوا تو اُس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کسی قدر حیرت میں سیماس کہنے لگا۔

''آپ کی سلطنت کے اندر کون سا خطرہ ہے جسے آپ اپنے لئے خیال کرتے ہیں اور آپ کی مملکت کے اندر افراتفری کا باعث بن سکتا ہے؟''

اس پر رعمسیس دُکھ بھرے انداز میں کہنے لگا۔

''یہ بنی اسرائیل ہیں جو مصر کے اندر لاکھوں کی تعداد میں پہنچ چکے ہیں۔ ہم لوگ بیشتر کوشش کرتے ہیں کہ انہیں مصروف رکھا جائے لیکن اُن کی تعداد کچھ ایسی تیزی سے بڑھ گئی ہے کہ وہ کسی بھی وقت ہمارے لئے خطرے کا جرس بجا سکتے ہیں اور ہم ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ جس روز ایسا ہوا، ہم ان اسرائیلیوں کا وہ قتل عام کریں گے زندگی بھر یاد رکھیں گے۔ بہرحال میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میرے بعد تم اور

طباش دونوں تیار اور ہمہ وقت مستعد رہنا۔ میری طرف سے اپنے بادشاہ متی وزا سے کہنا، میرے جانے کے بعد کچھ عرصے تو شاید حتی اپنی تیاریوں میں لگے رہیں، اس لئے کہ کم ازکم اب جو ٹکراؤ ہونے والا ہے، اُس ٹکراؤ کے دوران میں ان کی طاقت اور قوت کو میں کچل کر رکھ دوں گا۔ اُس کے بعد انہیں سیستانیوں اور کاسیوں کے خلاف حرکت میں آنے کے لئے کچھ وقت چاہئے ہوگا چنانچہ اس وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیستانی اور کاسی بھی اپنی عسکری تیاری کو آخری شکل دیں اور مل کر میرے بعد ان حتیوں کا مقابلہ کرنا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس رُکا۔ دوبارہ اپنی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

''میں سمجھتا ہوں یہ سیستانی حکمران متی وزا کی خوش قسمتی ہے کہ اُسے سیماس اور طباش تم دونوں جیسے سالار ملے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف بابل کے کاسی حکمران برنابورش کی خوش قسمتی ہے کہ اُسے ہزال جیسا سپہ سالار میسر ہے۔ بچو! اس موقع پر میں تم دونوں کو ایک اور مشورہ دوں گا، میرے جانے کے بعد بابل کے بادشاہ برنابورش اور اس کے سالار ہزال سے رابطہ رکھنا، اگر کبھی حتی سیستانیوں کو اپنا ہدف بنانا چاہیں تو برنابورش اور ہزال تمہاری مدد کریں اور اگر کسی موقع پر حتی برنابورش اور ہزال پر چڑھ دوڑیں، بابل واپس لینا چاہیں تو تم اپنی طاقت اور قوت کے ساتھ حرکت میں آتے ہوئے کاسیوں کی مدد کرنا۔ اگر ان سرزمینوں میں تم دونوں قوتیں ایسا کرو گے تو حتیوں کے مقابلے میں بچے رہو گے۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو یاد رکھنا یہ حتی تمہارے لئے تباہی اور بربادی کی صدائیں بلند کرتے ہوئے جنوب کی طرف بڑھیں گے اور ہمارے لئے بھی دکھ کا باعث بننے کی کوشش کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ تم دونوں مل کر ان کے سامنے ایسا بند باندھو گے کہ یہ نہ سیستانیوں کو نقصان پہنچا سکیں اور نہ جنوب میں صحرائے سینا کا رُخ کرسکیں۔ میں اپنی طرف سے کوشش کروں گا کہ میں سیستانیوں اور کاسیوں سے برابر رابطے میں رہوں اور نگاہ رکھوں گا کہ آنے والے دور میں یہ حتی سیستانیوں اور کاسیوں کے لئے بڑے نقصان کا باعث نہ بن سکیں۔ میرے خیال میں اب اٹھو، لشکر کے کوچ کی تیاریوں کو آخری شکل دیں۔''

رعمسیس کے کہنے پر سب اٹھ کھڑے ہوئے اور تھوڑی دیر بعد لشکر نے وہاں سے

کوچ کیا۔

رعمسیس اب بڑی تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ اپنے رہبروں کی راہنمائی میں قادش شہر کی طرف بڑھا تھا۔ اس لئے کہ اُس کے مخبر اُسے اطلاع دے چکے تھے کہ حتیوں کا بادشاہ موتلش مر چکا ہے، اُس کی جگہ متوشلیش کو حتیوں نے اپنا بادشاہ بنالیا ہے اور متوشلیش نے اپنے لشکر کے ساتھ قادش شہر کے نواح میں پڑاؤ کر رکھا ہے اور وہ مصریوں سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے بالکل تیار اور مستعد ہے۔ انہیں خبروں کو سامنے رکھتے ہوئے رعمسیس نے بھی اپنے پورے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے قادش شہر کے ان نواحی علاقوں کا رُخ کیا تھا جہاں متوشلیش اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔

رعمسیس بڑی تیزی سے پیش قدمی کرتا ہوا اُس جگہ پہنچا جہاں قادش شہر کے نواح میں متوشلیش نے پڑاؤ کیا ہوا تھا اور متوشلیش کے سامنے رعمسیس نے اپنا پڑاؤ نصب کرنے کا حکم دے دیا تھا اور اُس کا یہ حکم ملتے ہی آن کی آن میں وہاں خیموں کا شہر آباد کردیا گیا تھا اور رعمسیس کے حکم پر اُس کے لشکر کا ایک حصہ حتیوں پر نگاہ رکھنے کے لئے بالکل تیار اور مستعد کردیا تھا۔ اگلے روز صبح ہی صبح حتیوں نے اپنے لشکر کے اندر بڑے بڑے طبل بجانا شروع کردیئے تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ رعمسیس کے خلاف جنگ کرنے کے لئے بالکل تیار اور آمادہ ہوچکے ہیں۔

جس وقت حتی جنگ کی ابتدا کرنے کے لئے بڑے بڑے طبل پیٹ رہے تھے، پرجوش انداز میں نعرے بلند کررہے تھے، رعمسیس نے بھی اپنے لشکر کو تیار اور مستعد کرنا شروع کردیا تھا۔ اس موقع پر سالار اُس کے پاس لشکر کے سامنے آن کھڑے ہوئے تھے۔ دوسری طرف حتی بھی آپس میں صلاح مشورہ کررہے تھے۔ پھر رعمسیس نے اپنے سالاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''جس ترتیب اور ترکیب کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے گزشتہ جنگ میں حتیوں کو شکست دی تھی، اب وہ ترتیب اور ترکیب یہاں تو کام نہیں دے سکتی۔ اس لئے کہ حتی اس سے واقف ہوچکے ہیں، اُس کا توڑ اور سدباب کریں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس جب خاموش ہوا تب اُس کی طرف دیکھتے ہوئے سیماس بول اٹھا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

''آپ کا کہنا درست ہے، لیکن ہم اُس سے ملتی جلتی ایک ترتیب اور تجویز پر عمل اگر کریں تو پہلے کی طرح حتیوں کو دوبارہ بدترین شکست دینے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔''

سیماس کے ان الفاظ پر رعمسیس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ غور سے اُس کی طرف دیکھا، پھر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''اگر تمہارے ذہن میں ایسی کوئی تجویز ہے تو کہو، اُس پر ہر صورت میں عمل کیا جائے گا۔ اس لئے کہ میں نے دیکھا ہے اور ساتھ ہی مجھے سیرم بھی بتا چکا ہے کہ تمہاری تجویز کردہ منصوبہ بندی اکثر کامیابی اور کامرانی کا باعث بنتی ہے۔''

رعمسیس جب خاموش ہوا تب بڑے غور سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے سیماس کہنے لگا۔

''اس دفعہ اپنے لشکر کے پیچھے کچھ نہیں رکھا جائے گا۔ لشکر کو تین حصوں میں تقسیم کریں: درمیانی حصہ اپنے پاس رکھیں۔ لشکر کے بائیں جانب کی کمانداری حوتمس کو دیں۔ حوتمس کے ساتھ میرے ساتھی طباش کو رکھیں، ساتھ یہ بھی اہتمام کردیا جائے کہ حوتمس کے تحت جو لشکر ہوگا، پہلے سے دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے گا۔ ایک حصہ شروع میں سارے کا سارا حوتمس کے تحت کام کرے گا اور جب مخصوص اشارہ دیا جائے گا، تب آدھا لشکر تو حوتمس کے تحت کام کرتا رہے گا، باقی آدھا لشکر طباش کی کمانداری میں ایک نئے رُخ پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار ہو جائے گا۔''

''اسی طرح دائیں پہلو کی کمانداری پوری کی پوری آپ سیرم کو دیں۔ میں سیرم کے ساتھ کام کروں گا اور جب مخصوص اشارہ کیا جائے گا تو حوتمس کے لشکر کی طرح دائیں بازو کا لشکر بھی دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اُس کی تقسیم کا اہتمام جنگ شروع کرنے سے پہلے ہی کردیا جائے گا اور بائیں پہلو کی طرح دائیں طرف بھی آدھا حصہ سیرم کے تحت اور باقی آدھا حصہ میرے تحت کام کرنا شروع کردے گا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس دم لینے کے لئے رُکا۔ اس دوران رعمسیس، سیرم، حوتمس اور طباش بڑے غور اور جستجو بھرے انداز میں اُس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ اپنی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے سیماس نے پھر کہنا شروع کیا۔

''جب حتیوں کے ساتھ ہمارا ٹکراؤ شروع ہوگا تو ہمارا پورے کا پورا لشکر پہلے

حملہ آور ہوگا پوری طاقت اور قوت کے ساتھ ضرب لگائے گا اور جب ہم دیکھیں گے کہ حتیوں کے حملوں کو ہم نے روک دیا ہے اور حتیوں پر ہم نے جان لیوا ضربیں لگانا شروع کردی ہیں، تب میں اپنا مخصوص نعرہ بلند کروں گا، اس نعرے کو اس سے پہلے طباش اور سیرم دونوں جانتے اور سمجھتے ہیں اور میں حوتمس کو بھی اس کی تفصیل بتا دوں گا، نعرہ بلند ہونے کے بعد میں آگے دائیں طرف سے ہوتا ہوا حتیوں کے لشکر کے بائیں پہلو پر حملہ آور ہوں گا اور اسی طرح سیرم بھائی، طباش، حوتمس کے آدھے لشکر کے ساتھ بائیں طرف سے ذرا مزید بائیں ہوتے ہوئے حتیوں کے لشکر کے دائیں پہلو پر حملوں کی ابتدا کردے گا۔ اس طرح یوں بھی وہی صورت حال سامنے آجائے گی جس پر عمل کرتے ہوئے گزشتہ جنگ میں ہم نے حتیوں کو شکست دی تھی۔''

جس وقت میں اور طباش دونوں اپنے اپنے حصے کے لشکر کو لے کر دائیں بائیں ہٹتے ہوئے حتیوں کے لشکر کے پہلو پر ضرب لگائیں گے، تب آپ، سیرم اور حوتمس سامنے کی طرف سے اپنے حملوں میں تیزی پیدا کردینا تاکہ حتیوں کو آپ پوری طرح اپنے ساتھ مصروف رکھیں۔ اس دوران میں اور طباش بھی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ حتیوں کے دونوں پہلوؤں کے لشکروں کی صفوں کو ادھیڑ کر رکھ دیں گے اور جب ایسا ہوگا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں فتح اور کامیابی ہمارے ہی قدم چومے گی۔''

جب تک سیماس بولتا رہا، سارے سالار بڑے غور سے اُس کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ خود رعمسیس بھی بڑے انہماک سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ سیماس جب خاموش ہوا تو کچھ دیر توصیفی انداز میں اُس کی طرف دیکھنے کے بعد رعمسیس نے اُسے مخاطب کیا۔

''سیماس میرے عزیز! جو کچھ تو نے کہا ہے، اس پر ہم حرف بہ حرف عمل کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں ایسا کرنے میں ہی ہماری کامیابی اور ہماری فتح مندی یقینی ہوسکتی ہے۔'' اس کے بعد جو منصوبہ بندی سیماس نے بتائی تھی، رعمسیس اپنے سالاروں کے ساتھ مل کر اسی کے مطابق اپنے لشکر کو ترتیب دینے لگا تھا۔

کچھ دیر تک دونوں لشکر اپنی صفیں درست کرتے رہے۔ اُس کے بعد حملہ آور ہونے میں پہل حتیوں کے بادشاہ متوشلیش نے کی اور وہ اپنے سارے لشکر کو آگے بڑھاتا ہوا رعمسیس کے لشکر پر سروں کو بے ردا کرتی عداوتوں کی خونی گھاتوں اور زندگی

کے سفر کو موت سے دوچار کرتے، رگوں میں مچلتے لہو کے شراروں اور بدمستیوں کی ہیجان خیزیوں کی طرح حملہ آور ہوگیا تھا۔

حتیوں کے جواب میں رعمسیس بھی اپنے لشکر کو آگے بڑھاتا ہوا اُن پر حیات کے پردے میں موت کھڑی کرتے کالی صدیوں کے شعلوں اور شام کے ماتحتی سائیوں میں تباہ کن طوفانی بگولوں کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

یوں قادش شہر کے نواح میں دونوں لشکر ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ کچھ دیر تک ہولناک انداز میں یہ ٹکراؤ جاری رہا۔ اُس کے بعد وہی کچھ ہوا جو ہونے والا تھا، جس کی وجہ سے حتیوں کے مقدر میں شکست لکھی جانی تھی۔ اس لئے کہ پہلے سے طے شدہ منصوبہ بندی کے تحت اپنے اپنے حصے کے لشکریوں کے ساتھ سیماس اور طباش نے دائیں بائیں ہٹنا شروع کردیا تھا۔ چنانچہ پہلے طباش حتیوں کے لشکر کے دائیں پہلو کی طرف گیا، اور اُس پہلو کی حتی صفوں پر وہ اپنے لہو سے خلوص اور جاں نثاری کی تاریخ لکھتے سرفروشی کی قندیلیں روشن کرنے والے مجاہدوں اور خطرات کے گردباد کھڑے کرتی تشنگی کی قہرمانیت کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

اس کے تھوڑی ہی دیر بعد دائیں جانب سے سیماس بھی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ آگے بڑھا اور وہ حتیوں کے لشکر کے بائیں پہلو پر دل کی دھڑکنوں کو بے ربط کرتی، گرم تند آتش فشانی لہروں اور نفس کو قضا کی لرزشوں میں ڈبوتے سرخ شعلوں کے رقص کی طرح حملہ آور ہوا تھا۔

یوں ایک بار پھر لشکری ایک دوسرے کا حلقوم کاٹنے لگے تھے۔ گو متوشلیش بڑا چوکس اور چوکنا تھا اور رعمسیس کو وہ پہلے جیسی منصوبہ بندی دھرانے نہیں دینا چاہتا تھا لیکن رعمسیس نے اُس منصوبہ بندی کو نئی شکل دیتے ہوئے اس پر عمل کرلیا تھا، اب جب کہ حتیوں کے لشکر کے دائیں پہلو پر سیماس اور بائیں پہلو پر طباش نے ضربیں لگانا شروع کردیں تب پہلی جنگ کی طرح حتیوں کے لشکر کے اندر بدنظمی اور افراتفری جنم لینے لگی۔ اس موقع پر متوشلیش اور اُس کے سالاروں نے اپنے لشکریوں کو بہت سنبھالا دینے کی کوشش کی لیکن ایسا نہ ہوا۔ متوشلیش نے جب دیکھا کہ اگر حالات ایسے ہی رہے تو اُس کی شکست یقینی ہو جائے گی، لہٰذا اُس نے پسپائی اختیار کی۔ آہستہ آہستہ وہ اس سمت بڑھنے لگا تھا جہاں اُس نے اپنے بہترین سالار گودر کو لشکر کے ایک حصے کے

ساتھ گھات میں بٹھا رکھا تھا۔

رعمسیس، سیماس اور باقی سالار یہی سمجھے کہ متوشلیش اور اُس کے سالار اُن کے حملوں کے دباؤ کو برداشت نہیں کرسکے، لہٰذا پیچھے ہٹنا شروع ہوئے ہیں، لہٰذا انہوں نے حتیوں کا تعاقب شروع کردیا تھا۔ یہاں تک کہ حتیوں کا بادشاہ متوشلیش انہیں اُس جگہ لے گیا جہاں اُس کا سالار گودر گھات میں بیٹھا تھا۔ چنانچہ جونہی متوشلیش وہاں پہنچا۔ گودر آندھی اور طوفان کی طرح اپنی گھات سے نکلا اور بڑے پرجوش انداز میں نعرے بلند کرتا ہوا وہ رعمسیس کے لشکر پر حملہ آور ہوا تھا۔ ساتھ ہی متوشلیش بھی پلٹا اور پوری طاقت اور قوت کے ساتھ اُس نے رعمسیس پر حملہ کردیا تھا۔

اس موقعے پر رعمسیس اور اُس کے لشکری کچھ بدکے، پریشان ہوئے، تھوڑا سا پسپا بھی ہوئے لیکن پھر ایک دم ہلہ بولتے ہوئے متوشلیش اور گھات میں بیٹھے ہوئے اُس کے سالار دونوں کو پیچھے ہٹنے اور ایک طرح سے شکست قبول کرنے پر مجبور کرچکے تھے۔ تھوڑی دیر کی مزید جنگ کے بعد شکست متوشلیش کے مقدر میں لکھی گئی اور متوشلیش اپنے لشکر کو سمیٹتا ہوا پیچھے ہٹ گیا تھا۔

متوشلیش کو اب پتا چل گیا تھا کہ وہ رعمسیس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لہٰذا لشکر لے کر پیچھے ہٹ گیا۔ دوسری طرف رعمسیس کو بھی واپس جانے کی جلدی تھی، اس لئے کہ اُس کے علاقوں کے مغرب سے اٹھنے والے وحشی اسویہ قبائل اُس کے علاقوں پر ضربیں لگا رہے تھے۔ چنانچہ اس موقع پر حتیوں نے رعمسیس سے صلح کی درخواست کی۔ رعمسیس تو خود بھی یہی چاہتا تھا، اس لئے کہ اُس کے مغربی علاقوں پر اسویہ نام کے وحشی قبائل حملہ آور ہو رہے تھے اور وہ وقت ضائع کئے بغیر مصر کی طرف چلے جانا چاہتا تھا۔ جب حتیوں کی طرف سے صلح کی درخواست کی گئی تو رعمسیس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اس موقعے پر حتیوں کا ایک وفد بھی رعمسیس کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ صلح کی شرائط طے کی جائیں۔ چنانچہ رعمسیس نے وہ علاقے جن پر حتیوں کا قبضہ تھا، وہ انہیں کے تسلط میں رہنے دیئے، تاہم یہ شرط طے پائی کہ حتیوں کا بادشاہ متوشلیش اپنی بیٹی دلوکز کو رعمسیس کے عقد میں دے دے گا۔ اس طرح دونوں حکومتوں کے درمیان ایک رشتہ، رابطہ اور صلح کا مرکز بن جائے گا۔

چنانچہ مؤرخین لکھتے ہیں کہ حتیوں نے اس شرط کو قبول کرلیا اور اس طرح حتیوں

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کے بادشاہ کی بیٹی رعمسیس کے عقد میں دے دی گئی۔ چنانچہ صلح کی یہ شرائط طے ہونے کے بعد حتی اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف چلے گئے، رعمسیس اپنے دونوں سالاروں حومس اور سیرم کے ساتھ لشکر کو لے کر مصر کی طرف کوچ کر گیا جب کہ سیماس اور طباش دونوں سیتانیوں کا لشکر لے کر اپنے مرکزی شہر اشوکانی کا رخ کر رہے تھے۔

❁

سیماس نے ایک روز اپنے گھوڑے سے اتر کر اپنی حویلی کے دروازے پر دستک دی تھی۔ دوسری دستک دینے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی کہ دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھولنے والی سریان تھی۔ سریان نے جب دیکھا کہ دروازے کے باہر سیماس اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے کھڑا ہے، تب اُس کی خوشی، اُس کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی اور اُس کی خوشی اُس کی آنکھوں کی روشنی اور اُس کے چہرے کے تاثرات سے بھی تانک جھانک کر رہی تھی۔ دروازے پر سیماس کو دیکھتے ہوئے سریان نے پورا دروازہ کھول دیا۔ خود پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوئی۔ سیماس جب حویلی میں داخل ہوا، تب دھیمی آواز میں اُسے مخاطب کر کے سریان کہنے لگی۔

''ذرا رکئے۔''

اس پر سیماس چونکتے ہوئے رُک گیا۔ سریان نے جلدی جلدی دروازہ بند کیا، پھر پلٹی، سیماس کے قریب آئی۔ ہاتھ آگے بڑھا کر اُس نے گھوڑے کی باگ لینا چاہی، ساتھ ہی سیماس کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''گھوڑے کی زین کے ساتھ جو آپ کی خرجینیں ہیں، وہ آپ اتار کے دیوان خانے کی طرف چلیں، وہاں اماں اور برزہ بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں آپ کا گھوڑا اصطبل میں باندھ کر آتی ہوں۔''

اس پر بڑے پیارے انداز میں سیماس نے ہلکی سی ایک چپت اُس کے سر پر لگائی۔ پھر کہنے لگا۔

''سریان! گھوڑے کو اصطبل میں باندھنا تمہارا کام نہیں ہے۔ یاد رکھنا اس گھر میں تم اجنبی ہو، نہ ہی ناآشنا، پھر تم یہ کام کیوں کرو گی؟ ہم تمہیں اپنے گھر کا ایک فرد خیال کرتے ہیں۔ لہٰذا...''

یہاں تک کہتے کہتے سیماس رُک گیا۔ گھوڑے کے ساتھ بندھی ہوئی خرجینیں

اُس نے اتاری اور سریان کو تھماتے ہوئے کہنے لگا۔

''تم یہ خرجینیں لے کر دیوان خانے میں اماں کے پاس جاؤ، میں گھوڑے کو اصطبل میں باندھ کر آتا ہوں۔''

اس پر سریان مان گئی اور جو خرجینیں اُسے سیماس نے تھمائی تھیں، وہ لے کر حویلی میں داخل ہوئی۔ جب وہ دیوان خانے کے دروازے پر آئی تب بڑے شوق سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے طمامہ نے پوچھ لیا۔

''بیٹی کون آیا ہے اور تو یہ بڑی بڑی خرجینیں کیا پکڑے ہوئے ہے؟''

اس پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے سریان کہنے لگی۔

''اماں! سیماس آئے ہیں، انہوں نے اپنی زین سے بندھی ہوئی دونوں خرجینیں مجھے تھما دی ہیں اور خود گھوڑا باندھنے کے لئے اصطبل کی طرف گئے ہیں۔''

یہ سن کر طمامہ اور برزہ دونوں بھی خوشی کا اظہار کر رہی تھیں۔ اتنی دیر تک اصطبل میں گھوڑے کو باندھ کر سیماس بھی جب وہاں آیا تب طمامہ اور برزہ نے باری باری اٹھ کر اُسے پیار کیا۔ پھر سب دیوان خانے میں بیٹھ گئے۔ اس موقع پر سریان اپنی جگہ سے اٹھی اور سیماس کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''میں آپ کا ایک لباس طہارت خانے میں رکھتی ہوں، اٹھ کر نہا لیں، اُس کے بعد سب مل کر کھانا کھائیں گے۔''

اس پر سیماس چپ چاپ اٹھ کر سریان کے ساتھ ہو لیا۔ سریان نے اُسے ایک نیا لباس نکال کر دیا جسے لے کر وہ طہارت خانے کی طرف چلا گیا تھا۔ اس موقعے پر آواز دے کر طمامہ نے سریان کو بلایا۔

سریان جب دیوان خانے میں داخل ہوئی تو طمامہ نے اپنے پہلو میں ہاتھ مارتے ہوئے اُسے بیٹھنے کے لئے کہا۔ سریان جب بیٹھ گئی تب طمامہ بڑی خوشی اور مسرت میں سریان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''سریان! میں اس لحاظ سے تو تیری شکر گزار ہوں کہ تو اپنی رائے کا اظہار کر چکی ہے کہ تو سیماس کو پسند کرتی ہے اور اُس کی زندگی کی ساتھی بننا چاہتی ہے۔ بیٹی! اُس روز جب اس موضوع پر تم سے بات ہوئی تھی تو تم نے کہا تھا کہ تم اس موضوع پر سیماس سے بات کرو گی۔ بیٹی! ابھی وہ نہا کر نکلتا ہے تو اس موضوع پر اُس سے بات کرو۔ یہ

جاننے کی کوشش کرو کہ کیا اُس کے دل میں تمہارے لئے کوئی جگہ ہے؟ یہ تو میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ وہ کسی اور لڑکی کو پسند نہیں کرتا، نہ ہی اُس کے ذہن میں کوئی ایسی لڑکی ہے۔ ہاں اگر تم دونوں مل کر آپس میں کوئی معاملہ طے کر لو اور اگر ایسا ہو جائے تو پھر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔''

طمامہ کی اس تجویز سے سریان نے اتفاق کیا تھا، پھر وہ دیوان خانے سے نکل کر گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب سیماس کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''آپ تھوڑی دیر کے لئے میرے ساتھ آئیں میں ایک انتہائی اہم موضوع پر آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں اور اُس کے لئے مجھے اماں نے اجازت بھی دی ہے۔''

سریان کی اس گفتگو پر جستجو بھرے انداز میں سیماس اُس کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ پھر چپ چاپ سریان کے ساتھ ہو لیا۔ سریان اُسے ایک کمرے میں لے گئی۔ ایک نشست پر بیٹھی تو قریب ہی نشست پر سیماس کو بھی بیٹھنے کے لئے کہا۔ سیماس جب بیٹھ گیا، تب گفتگو کا آغاز سریان نے کیا اور سیماس کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''آپ کی غیر موجودگی میں طباش کی شادی اسی محلے کی ایک لڑکی سے طے ہو گئی ہے اور اُس کی ماں اور بہن اُس کی واپسی ہی کا انتظار کر رہی تھیں اور میرے خیال میں چند روز تک وہ دونوں ماں بیٹی طباش کی شادی کر دیں گی۔ اب اماں نے مجھے یہ اجازت دی ہے کہ میں آپ سے پوچھوں کہ آپ کے ذہن میں کوئی ایسی لڑکی ہے جسے آپ پسند کرتے ہوں۔ اُسے اپنی زندگی کا ساتھی بنانا چاہتے ہوں، اس لئے کہ اماں چاہتی ہے کہ جب طباش کی شادی ہو تو اُس کے ساتھ آپ کی شادی کا بھی اہتمام کر دیا جائے۔''

اس موقع پر لمحہ بھر کے لئے بڑے غور سے سیماس نے سریان کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔

''اگر طباش کی کہیں شادی طے ہو گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ میرے ذہن میں ایک لڑکی تو ہے لیکن پتا نہیں وہ مجھ سے رشتہ طے کرنے پر آمادہ بھی ہوتی ہے کہ نہیں؟''

اس پر بڑے تعجب سے سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے سریان کہنے لگی۔

''کیا کوئی ایسی لڑکی بھی ہے جو آپ جیسے بہترین سالار، آپ جیسے عمدہ تیغ زن، جرأت مند بہادر، دلیر اور شمشیر زن کو اپنی زندگی کا ساتھی بنانے سے انکار کر دے۔''

''یقیناً ایک ایسی لڑکی ہے جو میری زندگی کا ساتھی بننے سے انکار کر سکتی ہے۔''

اس پر سیماس کو کریدنے کے لئے جستجو بھرے انداز میں سریان کہنے لگی۔

''وہ لڑکی کیسی ہے جسے اپنے دل میں آپ نے بٹھا رکھا ہے۔''

''وہ لڑکی جس کی طرف میرا اشارہ ہے، وہ لالہ رخوں کی سربراہ، گل بدنوں کی جان ہے، اُس کے رخساروں کی سرخی، اُس کی زلفوں کا سایہ نارنجی، شعلوں اور دہکتی ... اُس کا چہرہ دیکھنے والے کو روک دیتا ہے، جب کہ جو ایک نگاہ اُس پر ڈالے ... کر رہ جائے۔'' یہاں تک کہنے کے بعد سیماس جب دم لینے کے لئے رُکا، تب سریان بڑے غور سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''کیا وہ ایسی ہی خوب صورت ہے جسے آپ نے اپنے دل میں بٹھا رکھا ہے؟''

اس پر مسکراتے ہوئے سیماس کہنے لگا۔

''وہ بند کلیوں کے فشار سی خوبصورت، الماس و گوہر سی پرکشش، سرخ پھولوں کی ... سی جاذبِ نظر اور شفق کی نکھری موجوں جیسی حسین اور پر جمال ہے۔ میں یوں جانو ... ایک بار اُس لڑکی کا چہرہ دیکھ لے اُسی کا ہو کر رہ جائے۔''

سیماس جب خاموش ہوا، تب دوبارہ سریان نے اُسے مخاطب کر کے پوچھا۔

''ایسی نایاب لڑکی آپ کو کہاں ملی اور اس وقت وہ کہاں رہتی ہے؟''

اس پر سیماس مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''اس لحاظ سے تو میں خوش قسمت ہوں، وہ لڑکی مجھے ملی لیکن میں اپنے آپ کو مکمل خوش قسمت نہیں کہوں گا۔ خوش قسمت میں اپنے آپ کو اُس وقت شمار کروں گا جب وہ مجھے اپنی زندگی کا ساتھی بنانے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ ویسے وہ لڑکی اسی شہر میں رہتی ہے۔''

''کیا آپ مجھے اُس کا پتا بتائیں گے کہ میں اُس سے رابطہ کروں۔ ہو سکتا ہے میں اُسے آپ کی زندگی کا ساتھی بنانے پر آمادہ کر لوں۔''

اس پر سیماس اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور سریان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''میرے ساتھ آؤ، میں تمہیں اُس لڑکی کے پاس لے کر چلتا ہوں۔''

سیماس کے ان الفاظ پر سریان پریشان اور فکر مند سی ہو گئی تھی کہ سیماس اُسے ... کہاں لے کر جائے گا۔ تاہم وہ اُس کے کہنے پر کھڑی ہو گئی تھی۔ چہرہ اُس کا

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اداس سا ہوگیا تھا۔ تاہم اُس کے پیچھے پیچھے ہولی تھی۔ سیماس اُسے ساتھ والے کمرے میں لے کر گیا۔ سریان اُس کے پیچھے تھی۔ پھر ایک دم ہاتھ بڑھا کر سیماس نے سریان کا بازو پکڑا۔ اُسے تھوڑا سا کھینچ کر کمرے کی دیوار کے سامنے جو قد آور آئینہ تھا، اُس کے سامنے کھڑا کر دیا، پھر کہنے لگا۔

''یہ آئینے میں جو لڑکی تمہیں دکھائی دے رہی ہے، یہی میری پسند کی لڑکی ہے۔ کیا تم اُسے میری زندگی کا ساتھی بننے پر آمادہ کرسکو گی؟''

سیماس کے ان الفاظ پر سریان ایسی خوش ہوئی کہ مسکرا دی۔ کچھ دیر تک توصیفی انداز میں وہ سیماس کی طرف دیکھتی رہی، پھر اپنے بازو کی طرف دیکھا جو ابھی تک سیماس کی گرفت میں تھا۔ پھر خوش کن انداز میں کہنے لگی۔

''اب میرے کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے جس لڑکی کو آپ پسند کرتے ہیں اُس کا بازو ہی آپ نے تھام لیا ہے۔ اب وہ لڑکی جو آپ کو پسند کرتی ہے، وہ آپ سے اپنا بازو تو نہیں چھڑائے گی۔ اس لئے کہ آپ اُس کی زندگی کے ہونے والے ساتھی ہیں۔

آپ برا نہ مانئے گا، آپ کی غیر موجودگی میں اماں نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا تھا کہ میں آپ کی زندگی کا ساتھی بننے کے لئے تیار ہوں کہ نہیں؟ اس پر میں نے اپنی آمادگی کا اظہار کیا تھا اور اماں نے کہا تھا کہ جب آپ لوٹ کر آئیں تو میں آپ سے پوچھوں کہ کیا آپ کے دل میں میرے لئے جگہ ہے؟ اماں کہتی تھیں کہ اگر ایسا ہوجائے تو پھر وہ میری اور آپ کی شادی کا اہتمام کردیں گی۔ بالکل اُسی روز جس روز طباش بھائی کی شادی ہوگی۔''

اس پر سیماس بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''اگر یہ بات ہے تو میرے ساتھ آؤ۔''

ساتھ ہی سیماس نے پھر سریان کا بازو پکڑ لیا اور اُس کا بازو پکڑے ہی پکڑے اُسے اپنے ساتھ دیوان خانے میں لایا۔ اُن دونوں کو اس حالت میں دیکھتے ہوئے طمامہ اور برزہ خوشی سے جھوم اٹھی تھیں۔ پھر سیماس نے اپنی ماں طمامہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''اماں! اگر میں اس سریان کو اپنی زندگی کا ساتھی بنانا چاہوں تو کیسا رہے گا؟''

اس پر طمامہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں کو گلے لگا کر پہلے اُن کی پیشانیاں ...یں، پھر کہنے لگی۔

''بیٹے! میں تو اپنے دل میں یہ پہلے ہی فیصلہ کرچکی ہوں۔'' اس پر ماں کی خوشی ...ا ہی اظہار کرتے ہوئے سیماس کہنے لگا۔

''اماں! ہم دونوں نے آپس میں بات کی ہے اور ہم دونوں اس نتیجے پر پہنچے ہیں ...ہم شادی کرلیں گے۔ اماں! سریان کے لئے میرے دل میں کتنی جگہ ہے، میں بیان ...یں کرسکتا۔ سریان نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کردیا۔ یہ بھی مجھے پسند کرتی ہے۔ ...اماں اس سے بہتر بیٹی آپ کو کہیں سے بھی نہیں ملے گی۔''

اس پر طمامہ بھی مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

''اگر اس سے بہتر بیٹی مجھے نہیں مل سکتی تو بیٹا جی، اس سے بہتر بیوی تمہیں بھی ...یں مل سکتی۔ تم ابھی اور اسی وقت بازار جاؤ، ڈھیروں میٹھا پنیر لے کر آؤ اور پورے ...لے میں پنیر تقسیم کیا جائے گا اور ساتھ یہ بھی اعلان کردیا جائے گا کہ سیماس اور سریان ...نوں کا رشتہ طے کر دیا گیا ہے۔ بیٹے جب طباش کی شادی ہوگی تو اُسی روز تم دونوں ...بھی شادی کا اہتمام کردیا جائے گا۔ اس پر سریان کی طرف دیکھتے ہوئے سیماس ...نے لگا۔

''سریان! میں نے تمہیں دو خرجینیں دی تھیں، ان میں بہت سا سامان ہے۔ ان ...نقدی اور کچھ قیمتی جواہرات بھی ہیں جو جنگ کے دوران میرے حصے میں آئے، وہ ...ماں کے ساتھ مل کر نکال لو۔ میں بازار جاتا ہوں اور میٹھا پنیر لے کر آتا ہوں۔''

سیماس کے ان الفاظ کے جواب میں بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سریان ...اثبات میں گردن ہلائی تھی جب کہ سیماس تقریباً بھاگتے ہوئے حویلی سے نکل گیا

❀ ❀ ❀

رعمسیس اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے مصر کی طرف لوٹا تھا۔ چونکہ مغرب کی طرف سے نمودار ہونے والے وحشی اور جنگجو اسویہ قبائل مصر کی مغربی سرحدوں پر حملہ آور ہوکر اپنے لئے ضروریاتِ زندگی کے علاوہ سواری اور خوراک کے جانور بھی ہانکنا شروع کرنے لگے تھے۔ رعمسیس چاہتا تھا کہ فی الفور مصر پہنچ کر ان وحشی قبائل کی سرکوبی کرے لیکن کیونکہ رعمسیس کو ایک لمبا سفر طے کر کے مصر پہنچنا تھا، لہٰذا اُس کے مصر ...ے پہلے ہی پہلے اسویہ قبائل اپنی وحشیانہ اور اپنی جنگجویانہ کارروائیاں مکمل کر کے اور مصر کے علاقوں سے اپنے لئے ضرورت کا کافی سامان سمیٹ کر واپس اپنے صحرائی علاقوں کی طرف چلے گئے تھے۔

رعمسیس جب اپنے لشکر کے ساتھ مصر پہنچا تو اُس وقت تک اسویہ قبائل مصر کی سرحدوں کو چھوڑ کر جا چکے تھے۔ رعمسیس نے سکھ کا سانس لیا کہ اسویہ قبائل خود ہی جا چکے ہیں لیکن اسی دوران اُس کے لئے ایک اور مصیبت اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس لئے کہ فلسطین میں مصریوں کے مفادات کو نقصان پہنچنے لگا تھا اور فلسطینی اپنے علاقوں سے نکل کر مصری علاقوں کو روندتے ہوئے اپنے لئے فوائد حاصل کرنے لگے تھے۔ چنانچہ رعمسیس نے ... نہیں لیا، صرف چند روز تک اپنے لشکر کو مصر میں ستانے کا موقع فراہم کیا۔ اُس کے بعد وہ فلسطینیوں کی سرکوبی کے لئے پھر پلٹا اور شمال کا رُخ کیا تھا۔

جہاں تک فلسطین کے رہنے والے ان جنگجوؤں کا تعلق تھا تو کچھ مؤرخین کا خیال ہے کہ یہ فلسطینی ایشیائے کوچک اور بحر ایجین کے حلقے میں رہتے تھے اور تیرہویں صدی کے اواخر یا بارہویں صدی کے اوائل میں کچھ ایسی غیر واضح نقل و حرکت شروع ہوئی جس کے نتیجے میں بہت سے قبیلے وہاں سے اٹھ اٹھ کر اپنی قیام گاہیں بدلنے لگے اور نسبتاً کم اضطراب والے علاقوں کی طرف نکل پڑے۔ چنانچہ ان مہاجرین کے بڑے بڑے گروہ

...شام کا رُخ کرنے لگے۔ ان قبائل میں فلسطینی بھی تھے جو خشکی اور تری کے راستے ...ام پہنچے اور بہت سے قبائل کو انہوں نے پامال کر کے رکھ دیا۔ ان لوگوں نے ارضِ شام ...ساحل پر بس جانے کو ترجیح دی۔ ان ہی کی نسبت سے یہ علاقہ پہلے فلسطینا نہ اُس ...بعد فلسطین مشہور ہوا۔ کچھ مؤرخین کا خیال ہے کہ فلسطین میں آباد ہونے والے ان ...وں میں سے کچھ لوگ یونان اور ایشیائے کوچک سے آئے اور بعض قبرص سے بھی ...ے تھے۔

چنانچہ ارضِ شام کے ساحل پر آباد ہونے کے بعد ان فلسطینیوں نے ساحل پر قبضہ ...ا اور غزہ سے لے کر یافا کے جنوب تک جو ساحل تھا، اُس پر اپنی گرفت کی اور وہاں ...وں نے پانچ بڑے شہروں میں قدم جمانے شروع کردیئے۔ ان پانچ بڑے شہروں ...میں غزہ، عسقلان، اشدود، عکروہ اور حسبت کا نام لیا جاتا ہے۔ یہ سارے شہر عربوں کے ...آباد کردہ تھے اور ان کے نام بھی سامی ہیں۔ یہاں ان ہجرت کرنے والے فلسطینیوں ...نے ان پر قبضہ کرلیا۔ اُن فلسطینیوں کی خواہش یہ تھی کہ وہ ساحل سے نزدیک تر رہیں۔ ...حسبت ایک ایسا مقام تھا جو زیادہ اندرونِ ملک میں واقع تھا۔ ساحل سے قریب تر ...کی وجہ یہ تھی کہ وہ سمندر سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتے تھے اور عقبی ...وادیوں میں انگوروں کی کاشت کرسکتے تھے۔

...کوہ قرمل کو ان فلسطینیوں اور ان کے شمالی ہمسائے فونیقیوں کے علاقے میں حد ...فاصل کی حیثیت حاصل تھی۔ فلسطینیوں نے یہاں کافی نوآبادیاں بنالی تھیں۔ اُس کے ...بعد لوگ اپنے ساحلی علاقے سے آہستہ آہستہ اندرونِ ملک کی طرف پیش قدمی کرنے ... چنانچہ انہوں نے بہت سے کنعانی شہروں پر قبضہ جمالیا اور اُن کی آبادیوں سے ...خراج وصول کیا ...رلیوا لئے۔ اس موقع پر مصر کے قدیم حکمرانوں نے ان کے خلاف مہموں اور جبری ...طریقوں سے بھی کام لیا لیکن وہ ان فلسطینیوں کو پوری طرح زیر نہ کرسکے۔

کچھ مؤرخین لکھتے ہیں کہ ان قدیم فلسطینیوں نے جو مٹی کے ظروف نمونے ...چھوڑے ہیں، اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یونانی جزیروں خصوصاً کریٹ سے آئے ... اُن کی عورتیں بھی اُن کے ساتھ آئی تھیں۔ ابتداء میں وہ مقامی آبادیوں سے الگ ...رہے۔ گویا وہ اجنبی فوجی گروہ تھے جو مختلف چھاؤنیوں میں تقسیم تھے اور ایک ...ہی قوت کی نمائندگی کر رہے تھے۔ ان کے پانچ شہروں میں پانچ ہی حکومتیں بن

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

گئیں۔ ہر ایک کا حاکم الگ تھا اور ان سب نے ایک وفاق کی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان پانچ شہروں میں اشدود کو سب سے زیادہ برتری حاصل تھی۔ لہٰذا فلسطین کے بجائے یہاں بسنے والے لوگوں کو اشدودی کے نام سے بھی پکارا جانے لگا تھا۔

جہاں تک فلسطینیوں کے جسمانی خدوخال کا تعلق ہے تو مؤرخین کہتے ہیں کہ بحر السبع کے نزدیک مٹی کا ایک تابوت ملا جس کے بالائی حصے پر وہاں کے حاکم کی تمثال بنی ہوئی تھی۔ اس کے لب زیریں پر چھوٹی چھوٹی داڑھی تھی، بال گندھے ہوئے تھے۔

یہی وہ فلسطینی تھے جنہوں نے بعد کے دور میں گیارہویں صدی کے نصف ثانی میں فلسطینیوں کی قوت کو کمالِ عروج پر پہنچا دیا تھا اور انہوں نے دس سو پچاس قبل مسیح کے قریب عبرانیوں کو شکست دی اور تابوت سکینہ اُن سے چھین لیا جسے وہ اپنے شہر اشدود لے گئے۔ سن دس سو بیس کے آس پاس انہوں نے پہاڑی علاقے میں چوکیاں قائم کر لیں۔ طالوت کے عہد میں سن دس سو چار قبل مسیح میں ان کی سرحد تصرف اندرون ملک میں بیت شان تک پہنچ گئی تھی۔ اس دور میں ان فلسطینیوں کو فلسطین میں بسنے والی ساری اقوام پر برتری حاصل تھی۔

کچھ مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان فلسطینیوں کی برتری کا اصل سبب یہ تھا کہ اُن کے اسلحے اعلیٰ درجے کے تھے اور وہ دھاتوں کو پگھلا کر ضرورت کے مطابق جارحانہ اور دفاعی اسلحہ تیار کر لیتے تھے۔ اس لئے کہ فلسطینیوں کے جابر بادشاہ جالوت کی کہانی ایک مسلح فلسطینی کا نقشہ پیش کرتی ہے یعنی اس کے بھالے کی چھڑی ایسی تھی جیسے جولاہے کا شہتیر۔ اس کے نیزے کا پھل چھ سو مثقال لوہے کا تھا۔ اُس کی ڈھال اتنی بھاری تھی کہ ایک الگ شخص اسے اٹھائے آگے چلتا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ ان فلسطینیوں کو لوہا پگھلا کر اس سے کام لینے کا علم تھا اور وہ اس فن میں یگانہ حیثیت رکھتے تھے۔ چنانچہ دوسری اقوام اپنے آلاتِ زراعت، نیزے بھالے، کلہاڑیاں، کدالیں صرف انہیں کے کاریگروں سے تیز کراتے تھے اور جنگ کے دوران میں دوسری اقوام کے لئے یہ امر بڑا مشکل ہو جاتا تھا۔ اس لئے کہ لوہے کے اوزار اور اسلحہ جات انہیں ان فلسطینیوں سے لینے پڑتے تھے۔

مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ فلسطینیوں کی آمد سے پیشتر ہی حتیوں نے تیرہویں

صدی کے آغاز میں لوہے کا استعمال شروع کیا تھا جیسا کہ متوشلیش کی خط و کتابت سے واضح ہوتا ہے۔ اس وقت تک لوہا صرف بحر اسود کے کنارے کی بعض کانوں سے نکالا جاتا تھا۔ شام میں اس دھات کا عام استعمال فلسطینیوں کی آمد سے پیشتر شروع نہ ہوا۔ لوہا پگھلانے اور صاف کرنے کا علم حتیوں کی طرح فلسطینی بھی بڑے اہتمام سے رکھتے تھے۔ تاہم کنعانی عربوں نے انہی فلسطینیوں سے آہنی رتھوں کے علاوہ لوہے کا استعمال سیکھ لیا تھا۔ اسی بناء پر اُن کنعانیوں نے بھی اپنے ہمسائے قبائل اور اقوام پر حاوی آنا شروع کر دیا تھا۔

مصر کے خلاف فلسطینیوں کی بغاوت بڑی اہم اور بے حد خطرناک خیال کی جاتی تھی۔ اس لئے کہ فلسطینیوں کے پاس جبلہ نام کا ایک ایسا شہر تھا جس سے مصریوں کی مفادات وابستہ تھی۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ جبلہ شہر کی نسبت سے ہی شام اور مصر کے درمیان تعلقات نے مضبوطی پکڑی۔ جبلہ کو جبیل بھی کہا جاتا تھا جبکہ مصری اس کو کپنا کے نام سے یاد کرتے تھے۔ چنانچہ فونیقی عربوں نے کپنا نام کے اس شہر کا نام بدل کر اُسے عربی نام دیا اور اُسے کپنا کے بجائے جبیلہ کہنا شروع کر دیا۔ یہ سامی یعنی عربی نام اب بھی جبیل کی شکل میں موجود ہے۔ اس کا یونانی نام بیبلوس ہوا کرتا تھا جس کے معنی ہیں کتاب۔ یہ نام تاہم بائبل میں باقی رہا۔ اسی جبلہ نام کی بندرگاہ سے لبنان کے دیودار وادی نیل بھیجے جاتے تھے۔ وہاں سے اس لکڑی سے معبد، محلات، جہاز اور تابوت بنائے جاتے تھے اور اعلیٰ درجے کا فرنیچر بھی اسی لکڑی سے بنتا تھا۔ مصر کا فرعون سنفرو جو لگ بھگ دو ہزار سات سو پچاس قبل مسیح میں گزرا تھا، اس نے ایک مرتبہ تعمیرات کی غرض سے دیودار سے بھرے ہوئے چالیس جہاز اسی جبلہ نام کی بندرگاہ سے منگوائے تھے۔ مصر اور شام کے درمیان تعلقات کی پہلی تحریری شہادت جو ہمیں حاصل ہوئی ہے، وہ اسی فرعون کے عہد حکومت کی ہے۔ لکڑی کے علاوہ جبلہ سے شراب اور تیل بھی مصر کو بھیجا جاتا تھا تاکہ لاشوں کو حنوط کرنے میں استعمال ہو۔ اس کے بدلے میں جبلہ کے فلسطین کے لوگ سونا، دھاتوں کی بنی ہوئی دوسری چیزیں اور پاپیروس یعنی اُس دور کا کاغذ خریدتے تھے۔ بعد میں فرعون خوفو جو دو ہزار سات سو بیس قبل مسیح میں گزرا تھا، اس لحاظ سے بہت شہرت حاصل کر چکا تھا کہ اُس نے مصر میں سب سے بڑا اہرام تعمیر کیا۔ اس کے لئے اُس نے لکڑی اسی جبلہ بندرگاہ سے منگوائی۔ اس نے سنگی ظروف پر

اپنا نام کندہ کرا کے نذر کے طور پر جبلہ شہر کی دیوی کے لئے بھیجا تھا۔ اہل مصر اس دیوی کو اپنے ہاں کی دیوی سے ملاتے تھے۔ اس طرح یہ بلادِ شام کی سیدہ بن گئی۔ اس کے علاوہ مصر کے پانچویں شاہی خاندان کے فرعون ساخوراع نے ممفس میں مدفن کی غرض سے ایک ہیکل تعمیر کروایا تھا، اس میں ایک مہم کی تصویر بنائی گئی تھی جو بیرونی ملکوں کی تسخیر کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اس مہم کے ساتھ مالِ غنیمت کا نقشہ بھی پیش کیا گیا تھا۔ اس تصویر میں کنعانی کوزوں کے اندر زیتون کا تیل بھی دکھایا گیا تھا اور یہ ساری چیزیں عموماً لکڑی پر بنائی جاتی تھیں اور یہ ساری لکڑی جبلہ ہی سے آتی تھی۔ اس کے علاوہ فرعون اونیس جو دو ہزار تین سو پچاس قبل مسیح میں گزرا، اس نے اپنے بحری بیڑے کے ذریعے سے جبلہ شہر پر قبضہ بھی کر لیا تھا اور یہ قبضہ اُس نے اس بناء پر کیا تھا کہ مصری تجارت کے لئے یہ شہر بڑی اہمیت اختیار کر گیا تھا۔

اس کے بعد مصر کے چھٹے شاہی خاندان کے کتبات میں جہاں بحر روم کے اندر آمد و رفت کا ذکر ملتا ہے، وہاں جبلہ کے جہازوں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اسی خاندان سے ہمیں فلسطین اور شام میں بڑی مہموں کے مفصل حالات پہلے پہل معلوم ہوتے ہیں۔ ان مہموں کی ابتداء تیکسویں صدی قبل مسیح میں ہوئی تھی اور پہلی مہم کا سالار ایک سپہ سالار تھا جس کا نام اونی تھا اور جو مصر کے فرعون پی پی اول کا سالار تھا۔ اس کا ایک کتبہ بھی ملا ہے۔ اُس کتبے میں بتایا گیا ہے کہ اس سالار نے ایشیاء کے صحرائی باشندوں سے جنگ کی۔ شمالی جانب دور تک چلا گیا، ان کے قلعے تباہ کر دیئے، انجیر اور انگور کے باغات کاٹ ڈالے اور اپنی فوج کو محفوظ واپس لے آیا۔

مصر میں بارہویں حکمران خاندان کا دور بڑا اہم خیال کیا جاتا ہے۔ یہ فرعون نہ صرف ارضِ فلسطین بلکہ فلسطین کے علاوہ دوسرے حصوں پر قبضے کا مدعی تھا۔ اس لئے کہ یہ فرعون بھی اپنی لکڑی کی ضرورت فلسطین کی بندرگاہ جبلہ سے ہی پوری کیا کرتا تھا۔ بہرحال مصر کے فرعون ہر دور میں چونکہ فلسطین کو اپنا تابع ملک اور اپنا مطیع و فرمانبردار علاقہ خیال کرتے تھے، اس لئے کہ فلسطین میں اگر کوئی باغی گروہ غالب آتا تھا تو پھر لبنان کے ساتھ مصر کی تجارت بند ہو جاتی تھی جو مصر کے لئے نقصان کا باعث تھی۔ اس لئے کہ جبلہ وہ بندرگاہ تھی جہاں سے ہر قسم کا سامان جو لبنان اور دوسرے علاقوں سے تعلق رکھتا تھا، اسی بندرگاہ جبلہ سے جہازوں کے ذریعے مصر تک پہنچایا جاتا تھا۔

چنانچہ ان حالات میں جب فرعون رعمسیس کے خلاف ان فلسطینیوں نے بغاوت اور سرکشی کی، تب فرعون رعمسیس اپنے جرار لشکر کے ساتھ ان لوگوں کو سبق سکھانے کے لئے بڑی تیزی سے شمال کی طرف بڑھا تھا۔

❁

حتیوں کا بادشاہ متوشلیش ایک روز اپنے مرکزی شہر کے قصر میں اپنے دونوں بیٹوں کاوک اور لوزمان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں قصر کے اُسی کمرے میں حتیوں کے دونوں بڑے سالار گودر اور سنوش داخل ہوئے۔ دروازے پر آ کر رُکے۔ پھر گودر متوشلیش کو تعظیم دیتے ہوئے کہنے لگا۔

"کیا آپ نے ہم دونوں کو طلب کیا ہے۔"

اس پر متوشلیش نے اثبات میں گردن ہلائی۔ ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے اُن دونوں کو اندر آ کر بیٹھنے کے لئے کہا تھا۔

چنانچہ گودر اور سنوش دونوں آگے بڑھ کر متوشلیش کے سامنے اُن نشستوں پر بیٹھ گئے جہاں متوشلیش کے دونوں بیٹے کاوک اور لوزمان بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر گفتگو کا آغاز متوشلیش نے کیا اور بے پناہ خوشی کا تاثر دیتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

"اس سے پہلے میں اپنے دونوں بیٹوں سے اسی موضوع پر گفتگو کر رہا تھا جس موضوع کے لئے تم لوگوں کو بلایا ہے۔ میں تم لوگوں کو یہ اچھی خبر سنانا چاہتا ہوں کہ فلسطین میں ہمارے لوگوں نے مصریوں کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ جبلہ کی بندرگاہ پر کھڑے بہت سے مصری جہازوں کو آگ لگا دی ہے۔ ان جہازوں کے اندر مصر جانے کے لئے جو سامان لدا ہوا تھا، وہ بھی لوٹ لیا گیا ہے اور پھر ہمارے ہی لوگوں نے چاروں طرف یہ بھی افواہ پھیلا دی ہے کہ فلسطینی نے جو اس سے پہلے مصر کے باج گزار اور ایک طرح کے ماتحت بن کر زندگی بسر کر رہے تھے، مصریوں کے خلاف بغاوت اور سرکشی اختیار کر چکے ہیں اور اب وہ مصریوں کی اطاعت کا جوا اتار چکے ہیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد متوشلیش جب رُکا، تب خدشات کا اظہار کرتے ہوئے اس کا بیٹا کاوک بول اٹھا، کہنے لگا۔

"یہ جو ہم نے فلسطین میں مصریوں کے مفادات کو نقصان پہنچایا ہے اور فلسطین

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

میں اپنے آدمی بھیج کر وہاں مصریوں کے خلاف بغاوت کھڑی کی ہے، تو کیا ایسا موجودہ حالات میں غیر مناسب نہیں، اس لئے کہ ہم نے اپنی بہن دلوکز کو مصر کے حکمران رعمسیس کے حرم میں داخل کر دیا ہے، اب اُس سے ہمارا ایک رشتہ اور تعلق ہے۔"

اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے متوشلیش کہنے لگا۔

"میں نے اپنی بیٹی دلوکز کا رشتہ رعمسیس کو خوشی سے تو نہیں دیا۔ پہلے ہمارا اُس کے ساتھ ٹکراؤ ہوا جس میں کامیاب وہ رہا۔ اُس کے بعد ہم نے پوری تیاری کی، گودر کو گھات میں بھی بٹھایا اور ہمیں یقین تھا کہ ہم اس بار رعمسیس کو شکست دے کر بھگانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن شاید حالات ہی ہمارے خلاف تھے۔ لہٰذا دوسری بار قادش کے باہر بھی ہمیں رعمسیس کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اسی شکست کے نتیجے میں رعمسیس نے ہم پر اُس وقت شرائط مسلط کیں، جس وقت ہم نے اُس سے صلح کی درخواست کی تھی۔ اس لئے کہ اُس وقت ہم صلح کی درخواست نہ کرتے تو رعمسیس اپنے لشکر کے ساتھ ہمارے علاقوں میں پیش قدمی شروع کر دیتا اور اُس وقت ہمارے حالات ایسے تھے کہ ہم اپنے مرکزی شہر ختوشاش تک اُس کی راہ روکنے کے قابل نہ تھے۔ اسی بناء پر ہم نے رعمسیس کی شرائط کو تسلیم کر لیا اور اُن شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ میں اپنی بیٹی دلوکز کو رعمسیس کے حرم میں داخل کر دوں۔ چنانچہ مجھے مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا کر کے ہم رعمسیس کے باج گزار، اُس کے ماتحت، اُس کے تابع فرمان ہو گئے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ قادش اور اس سے پہلے جو اُس کے ہاتھوں ہمیں شکستوں کا سامنا کرنا پڑا، اُس سے ہم اپنی دو شکستوں کا انتقام لیں گے۔

اب تک جو اطلاعات ملی ہیں، اُن کے مطابق فلسطین میں مصریوں کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا گیا ہے اور پھر چاروں طرف یہ اعلانیہ خبریں اٹھ کھڑی ہوئی ہیں کہ فلسطینیوں نے مصریوں کے خلاف علم بغاوت کھڑا کر دیا ہے حالانکہ فلسطین کے اندر یہ ساری کارروائیاں ہمارے لوگوں نے کی تھیں، اس لئے کہ میں کسی بھی صورت پسند نہیں کروں گا کہ فلسطین ہمیشہ کے لئے مصریوں کے تحت اور اُن کے تابع فرمان ہو کر رہ جائے۔ اس وقت جس قدر نقصانات پہنچا سکتے ہیں، ہمیں پہنچانا چاہئے۔ ان حالات میں رعمسیس اپنے لشکر کے ساتھ فلسطین کا رُخ نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ اُس

علاقوں پر مغرب سے اٹھنے والے اسویہ نام کے وحشی قبائل حملہ آور ہو چکے ہیں اور وہ ہم سے معاہدہ کرنے کے بعد اسی لئے جلدی جلدی واپس چلا گیا تھا تاکہ اُن وحشی قبائل سے نمٹ سکے اور انہیں اپنے علاقوں سے نکال باہر کرے۔ لہٰذا ان حالات میں فلسطین کے اندر ہم جس قدر بھی مصریوں کے خلاف کارروائیاں کریں، رعمسیس کوئی جوابی کارروائی کرنے کے قابل نہیں رہے گا، اس لئے کہ میرا اندازہ ہے کہ وہ عرصہ تک اسویہ قبائل کے ساتھ الجھا رہے گا۔"

یہاں تک کہتے کہتے متوشلیش کو رک جانا پڑا۔ اس لئے کہ اُس کا دربان دروازے پر نمودار ہوا۔ کچھ کہنے کی اجازت چاہی۔ اس پر متوشلیش نے اُسے اجازت دی۔ تب وہ دربان زمین کی طرف خوب جھکتے ہوئے متوشلیش کو تعظیم دیتے ہوئے کہنے لگا۔

"مالک! کچھ مخبر آئے ہیں، وہ فلسطین کی طرف سے آئے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔"

اس پر متوشلیش نے دربان کو حکم دیا کہ اُن لوگوں کو فی الفور اس کے سامنے لایا جائے۔ چنانچہ دربان وہاں سے ہٹ گیا اور تین اشخاص کو لا کر اُس نے متوشلیش کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اس پر متوشلیش نے اُن تینوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔

"تم فلسطین سے ہمارے لئے کیا خبر لے کر آئے ہو؟"

اس پر اُن میں سے ایک اپنے دونوں ساتھیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"مالک! فلسطین میں مصریوں کے مفادات کو بے پناہ نقصان پہنچایا گیا ہے لیکن اب ایک بری خبر بھی سننے میں آ رہی ہے۔"

"وہ کیا؟" متوشلیش نے چونکنے کے انداز میں پوچھ لیا تھا۔ اس پر وہی مخبر پھر بول اٹھا۔

"مالک! جو خبریں ہم تک پہنچی ہیں، وہ یہ ہیں کہ مصر کا حکمران رعمسیس یہاں سے واپس اس لئے گیا تھا کہ اُس کی مملکت پر مغرب سے نمودار ہونے والے وحشی اسویہ قبائل نے حملہ کیا تھا لیکن رعمسیس کی خوش قسمتی، جب وہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنی سرحدوں میں پہنچا تو اس وقت تک وہ وحشی اسویہ قبائل اپنی کارروائیاں مکمل کر کے مغرب میں اپنے دور افتادہ ٹھکانوں کی طرف جا چکے تھے۔ اسی دوران رعمسیس کو فلسطین

میں اُس کے خلاف بغاوت اٹھنے اور مصری مفادات کو بے پناہ نقصان پہنچنے کی خبر ملی۔ چنانچہ جو لشکر رعمسیس یہاں سے لے کر مصر واپس گیا تھا، اُس لشکر کو لے کر اب رعمسیس ایک بار پھر برق رفتاری سے فلسطین پر ضرب لگانے کے لئے شمال کا رُخ کئے ہوئے ہے۔"

آنے والا وہ مخبر یہاں تک کہنے کے بعد جب خاموش ہوا، تب متوشلیش کچھ دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبا رہا۔ اس موقع پر اُس کے دونوں بیٹے کاوک اور لوزمان کے علاوہ اُس کے دونوں بڑے سالار گودر اور سنوش بھی بڑے غور سے اُس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ متوشلیش نے اپنے سالار گودر کو مخاطب کیا۔

"گودر! آج بلکہ اسی وقت تیز رفتار قاصد فلسطین میں اپنے نمائندوں کی طرف روانہ کرو اور اُن سے کہو کہ وہ خوب مسلح ہو کر رعمسیس کے خلاف فلسطینی صفوں میں داخل ہو جائیں اور کوشش کریں کہ رعمسیس کو فلسطینیوں کے خلاف کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ اس لئے کہ اگر رعمسیس کامیاب ہوا تو پھر فلسطین میں حتیوں کے مفادات کو بھی نقصان پہنچے گا اور فلسطین ایک ایسی سرزمین ہے جو ہمارے علاقوں سے ملحقہ ہے اور مصر سے کافی دور ہے اور پھر فلسطین میں ہمارے لوگ اَن گنت تعداد میں آباد ہیں۔ اگر رعمسیس اس مہم میں کامیاب ہوتا ہے تو پھر یوں جانیں فلسطین میں ہم ناکام ہوں گے اور فلسطین میں جو اس وقت حتی بیٹھے ہوئے ہیں، اُن کا مستقبل بھی تاریک ہو کر رہ جائے گا۔"

متوشلیش کے کہنے پر گودر اور سنوش دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے تاکہ فلسطین میں جو حتیوں کے نمائندے تھے، اُن کو یہ پیغام پہنچایا جائے کہ وہ رعمسیس کے خلاف اپنے مسلح دستوں کے ساتھ فلسطینیوں کی بھرپور مدد کریں۔ گودر اور سنوش کے جانے کے بعد جو مخبر رعمسیس کی آمد کی خبر لائے تھے، وہ بھی وہاں سے ہٹ گئے تھے۔

حتیوں کا بادشاہ متوشلیش جو فلسطین کے اندر رعمسیس کے خلاف کارروائیوں میں مصروف تھا وہ اپنے آپ کو حق بجانب خیال کرتا تھا۔ بے شک یہ حتی اناطولیہ کے باشندے تھے لیکن فلسطین کے اندر بھی ان کے مفادات تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ فلسطین کبھی حتی سلطنت میں شامل نہ ہوا، تاہم مؤرخین کے بقول وہاں حتی عناصر کی خاصی کثرت تھی۔ یہاں تک کہ عہد نامہ قدیم میں حتی کی اصطلاح فلسطین کے تمام غیر سامی باشندوں کے لئے استعمال کی جاتی تھی جو عبرانیوں کی فتح اور تسلط سے پہلے

وہاں موجود تھے۔ چنانچہ مؤرخین یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ فلسطین کی آبادی میں حتی عناصر حضرت ابراہیم کے زمانے میں بھی موجود تھے۔

بلکہ مؤرخین مزید انکشاف کرتے ہیں کہ فلسطین کا موجودہ شہر جرون بھی کسی دور میں حتیوں کا ہی شہر تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ عیسو جو حضرت اسحاق کا بڑا بھائی تھا، اُس کی بیویاں حتی تھیں۔ اس کے علاوہ بھی بنی اسرائیل نے حتی عورتوں سے ازدواجی تعلقات پیدا کئے۔

آثارِ قدیمہ میں چودھویں صدی قبل مسیح کے جن نذرانوں کا سراغ ملا ہے نیز جو مہریں اور ہتھیار برآمد ہوئے ہیں، اُن سے حتی اثرات کا واضح ثبوت ملتا ہے، اس کے علاوہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حرم میں بھی حتی خواتین موجود تھیں۔ یہاں تک کہ اللہ کے نبی حزقی ایل کی کتاب میں بے وفا یروشلم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ جملہ فرمایا گیا تھا۔

"تیرا باپ اموری تھا اور تیری ماں حتی تھی۔" حتیوں کو چونکہ اپنی عسکری طاقت پر بڑا ناز اور گھمنڈ تھا، لہٰذا وہ رعمسیس سے اپنی گزشتہ شکستوں کا انتقام فلسطین ہی میں لینا چاہتے تھے۔ اس لئے حتی سلطنت اصلاً جاگیردار امور کی حکومت تھی جس نے مختلف اور متفرق قومی عناصر پر اپنا اقتدار قائم کر لیا تھا۔ اس کی عسکری کامیابیوں کا راز ہکسوس عربوں کی طرح گھوڑوں اور جنگی رتھوں کے استعمال میں مضمر تھا۔ پھر ان حتیوں کے اسلحہ جات بھی خاص تھے، جو جنگی رتھ یہ استعمال کرتے تھے ہر رتھ میں تین سوار ہوتے تھے: ایک رتھ چلانے والا، دوسرا ڈھال والا، تیسرا جنگجو۔

ان کی ڈھال مربہ ہوتی تھی۔ حتی میدان جنگ میں پیادہ فوج سے بھی کام لیتے تھے اور اس فوج کے مختلف حصوں کی سالاری امیر یا سردار کرتے تھے۔ کمان، جنگی تیر، برچھیاں اور خم دار تلواریں بھی ان کے اسلحے میں شامل تھیں۔ چنانچہ یہ لوہے کے استعمال سے واقف تھے۔ لہٰذا اپنے اس اسلحے کی بنیاد پر وہ ایک طرح کے گھمنڈ اور تکبر میں تھے اور اس گھمنڈ اور تکبر کے تحت حتیوں کے بادشاہ متوشلیش نے فلسطین کو فرعون رعمسیس کے لئے گورکھ دھندہ بنانے کی کوشش کی تھی۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

جہاں حتیوں کے فلسطین میں مفادات تھے، وہاں مصریوں کے اُن سے بڑھ کر مفادات تھے۔ اس لئے کہ مصریوں کے فلسطین ہی میں نہیں شام میں بھی بڑے مفادات تھے اور ان کی کئی وجوہات تھیں۔ اس کی پہلی وجہ یہ تھی کہ رعمسیس سے پہلے دور میں کچھ مصری فرعونوں نے شام کو مصری سلطنت میں شامل کرلیا تھا اور اس طرح کہ شام اور مصر ایک سلطنت کے نظم ونسق کے تحت تھے۔ ایسا کرکے مصری شام میں کوئی زیادہ دخل اندازی نہیں دیتے تھے بلکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ مصر سے شام کی طرف جانے والی شاہراہیں جو اُن کے لئے تجارت کے در کھولتی تھیں، اُن کے لشکریوں کی وجہ سے محفوظ رہیں، اس مقصد کے لئے مصریوں نے شام تک فوجی چوکیاں قائم کیں۔ اس کے علاوہ شام کے بڑے بڑے شہروں کے اندر مصریوں نے اپنے ناظر مقرر کئے جو وہاں کے حالات پر گہری نگاہ رکھتے تھے۔ مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ جنوبی شام میں فرعون کے اعلیٰ نمائندوں کا مرکز غزہ تھا اور یہ فلسطین کا بڑا اہم شہر تھا، ان نمائندوں کے تحت وہاں کے لوگوں سے خراج جمع کرنے کے فرائض سرانجام ہوتے تھے۔ دوسری وجہ یہ کہ مصریوں اور شامیوں کے کچھ دیوی دیوتا بھی آپس میں ملتے تھے، اس طرح اُن کا آپس کا ایک مذہبی رشتہ بھی تھا۔ تیرھویں صدی قبل مسیح کے وسط میں مصر میں شام کی عشتار دیوی کی پوجا پاٹ ہوتی تھی اور عشتار دیوی کے لئے مصر میں ایک مندر بھی تیار کیا گیا تھا۔

تیسری وجہ مصریوں کے لئے اپنے مفادات کو محفوظ کرنے کی یہ بھی تھی کہ شامی لڑکیاں اپنے حسن اور اپنی خوبصورتی کی وجہ سے مصر میں بڑی قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھی جاتی تھیں جب کہ مصری لڑکیوں کو شام میں یہ درجہ نصیب نہیں تھا۔ جب مصری سلطنت بقول مؤرخین کمال عروج پر پہنچی ہوئی تھی تو شامی لڑکیاں یرغمال کے طور پر

لونڈیوں کی حیثیت سے یا بیویوں کی حیثیت سے بکثرت حاصل کی جاتی تھیں۔ اس وجہ سے بالائی طبقے کے چہروں کی حیثیت میں نمایاں تبدیلی آگئی تھی۔ امیروں یا بادشاہوں کے حرم میں عموماً سیستانی، حتی، شامی، فونیقی شہزادیاں ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ شام اور فلسطین میں مصریوں کا سب سے بڑا مفاد لکڑی تھا جو فلسطین ہی کی بندرگاہوں کے ذریعے مصر کو جاتی تھی۔ مصر میں جو موجودہ کھدائی ہوئی ہے، اُن میں بادشاہی مقبروں میں صنوبر کی لکڑیوں کے ٹکڑے ملے ہیں۔ اس کے علاوہ مصر کے پہلے شاہی خاندانوں کے مقبروں کی تعمیر میں جو شہتیر استعمال ہوئے، وہ بھی فلسطین کے راستے شام ہی سے آئے تھے۔ مصر کی بعض باقیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شامی اجناس بکثرت مصر میں اُگائی جاتی تھیں اور جن کی کمی پڑتی تھی وہ بھی شام سے حاصل کی جاتی تھیں۔ اس کے علاوہ شامی کاریگر بڑی قیمتی اور عمدہ چیزیں مصریوں کے لئے بناتے تھے۔ مثلاً مزین ہتھیار اور زردوزی کپڑے، نازک گلدستے، عمدہ فرنیچر، ایسے چھکڑے جن پر سونے اور چاندی کا کام ہوتا تھا۔ شام میں جو ان کاموں کے ماہر تھے وہ مصری نہ صرف اپنے ساتھ مصر میں بھی لے جاتے تھے بلکہ شام میں بھی اُن کے بنائے ہوئے منقش گل بوٹوں اور دوسری اشیاء سے مستفید ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی مصریوں کے لئے شام میں بڑے مفادات تھے۔ مثلاً سب سے پہلے انہیں شامیوں نے معدنیات کے برتنوں میں مصنوعی پھول بنانے کا سلسلہ جاری کیا جو مصر میں بڑا پسندیدہ تھا۔ صنوبر کا گوند، عام گوند، شہد اور تیل مصر اور دوسرے ملکوں کو بھیجنے کے لئے شامی تاجر مٹی کے ایسے برتن استعمال کرتے تھے جو نیچے سے نوکدار ہوتے تھے۔

موجودہ دور میں مصر اور فلسطین کے جملہ شہروں میں جو کھدائی ہوئی، اُن میں سے ایسے برتنوں کے بہت سے ٹکڑے دستیاب ہوئے ہیں، اس کے علاوہ فرعونوں کی قبروں سے بھی مٹی کے ایسے کوزے ملے ہیں جن پر چمک پیدا کرنے والا روغن بھرا ہوا تھا۔ ظاہر ہے یہ شمالی شام سے منگائے جاتے تھے۔ چمک اور جلا پیدا کرنے والے روغن کا فن شمالی شام میں ہوتا تھا اور یہیں سے یہ کریٹ اور مصر میں پہنچا تھا۔ انہیں شامی کاریگروں کی وجہ سے مصریوں میں بہت جلد ایسی فنی اور خوبصورت چیزوں کے لئے خاص ذوق پیدا ہوگیا جو جنگوں کے سلسلے میں یا سیاحت اور تجارت کے سلسلے میں باہر انہیں ملیں۔ چنانچہ مصری کاریگروں نے ان کی نقالی شروع کردی۔

ان چیزوں کے علاوہ مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ سازوں میں مشہور ساز عود سب سے پہلے مصر کے حکمران حوتمس کی فتوحات کے بعد نمودار ہوا، اس میں جو بھاری پھندے ہوتے تھے۔ ان کی وضع قطع شامی تھی۔ ستار کو بارہویں شاہی خاندان کے ساتھ بدو مصر لے گئے۔ اٹھارہویں شاہی خاندان کے زمانے میں سیسہ مصر کے اندر عام ہوگیا اور یہ سب شام ہی سے مصر میں گیا تھا۔ بہرحال شام اور فلسطین میں حتیوں کی نسبت مصری اپنے مفادات زیادہ سمجھتے تھے۔ اسی بناء پر مصر کے فرعون رعمسیس کو جب خبر ہوئی کہ فلسطین میں اُس کے خلاف بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی ہے، مصریوں کے مفادات کو بے پناہ نقصان پہنچایا گیا ہے اور یہ کہ فلسطین میں اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا جوا اتار کر پھینک دیا گیا ہے۔ تب وہ اپنے لشکر کے ساتھ آندھی اور طوفان کی طرح جنوب کی طرف بڑھا تھا۔

رعمسیس جو فلسطین میں داخل ہوا تو حتیوں نے مقامی فلسطینیوں کو جنہیں جنگ کا بڑا وسیع تجربہ تھا، آگے رکھا۔ اُن کی پشت پناہی کی، خود پیچھے رہے، ایسا کرکے وہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ مصریوں کے خلاف جو بغاوت اٹھی ہے، اس میں صرف فلسطینی شامل ہیں اور کسی اور گروہ اور قوم کا عمل دخل نہیں لیکن رعمسیس ایسی قوت اور طاقت کے ساتھ فلسطین میں داخل ہوا کہ جس پہلے لشکر نے رعمسیس کا مقابلہ کیا جس کے اندر آگے فلسطینی اور پیچھے حتی تھے، اُسے رعمسیس نے بدترین شکست دی۔ اُس کے بعد فلسطین میں جو لشکر بھی رعمسیس کے آگے آیا، رعمسیس اُسے روندتا ہوا چلا گیا۔ لگتا تھا رعمسیس کی جنگی روح فلسطین میں اپنی پوری خونخواری اور انتقام کے ساتھ حرکت میں آگئی تھی۔ رعمسیس کے فلسطین پر حملہ آور ہونے سے متعلق لگتا تھا جیسے فلسطین کے اندر آتش فشاں پھٹ پڑے ہوں، اس لئے کہ رعمسیس انتہائی غضب اور غصے کی حالت میں فلسطین میں داخل ہوا تھا۔ حتیوں نے فلسطینیوں کے ساتھ مل کر رعمسیس کی راہ روکنے کی کوشش کی جو لشکر بھی رعمسیس کے سامنے آیا، رعمسیس اُسے روندتا ہوا شمال کی طرف بڑھتا چلا گیا تھا۔ فلسطین میں رعمسیس کی ان فتوحات سے متعلق مؤرخین نقشہ کچھ اس طرح کھینچتے ہیں:

رعمسیس شمال کی طرف بڑھتے ہوئے بیروت سے چند میل شمال نہر القلب کے دہانے پر جا پہنچا۔ وہاں ایک کوہستانی سلسلہ سمندر کے اندر دور تک چلا گیا ہے۔ یہاں بڑی بڑی چٹانیں تھیں، ان چٹانوں میں سے ایک چٹان پر رعمسیس نے تین کتبے

لکھوائے جو اب بھی موجود ہیں لیکن کافی فرسودہ ہوچکے ہیں اور اُن کی تحریر صحیح طور پر پڑھی نہیں جاسکتی۔

اس کے بعد وہ چٹان جس پر رعمسیس نے تین کتبوں کی صورت میں تحریریں لکھوائی تھیں جو اب بھی موجود ہیں، بعد میں یہی چٹان ایک تاریخی حیثیت اختیار کرگئی۔ اس کے بعد آنے والے دور میں اُس چٹان پر کتبے لکھنے کا ایک سلسلہ شروع کردیا گیا تھا۔

بہت سی اقوام اور فاتحوں نے اُس چٹان پر اپنی اپنی کامیابی اور فتح مندی کے کتبے لکھوائے۔ سن انیس سو تینتالیس میں اتحادیوں یعنی برطانیہ، امریکہ، روس اور فرانس نے اُسی فرعون کی چٹان پر ایک تحریر کندہ کرائی تھی۔

اس کے بعد سن انیس سو چھیالیس میں لبنانیوں نے بھی فرعون ہی کی پیروی کرتے ہوئے اپنی کامیابیوں کا کتبہ اُس چٹان پر تحریر کروایا۔ اس طرح فرعون کی وہ چٹان کتبات کا ایک طرح کا عجائب گھر بن گئی۔ اُس کے بعد بہت سی اقوام نے اُس چٹان پر اپنی کامیابی اور فتح مندی کے کتبے تحریر کروائے۔ ان میں سے چھ اشوری کتبے پڑھے جاسکتے ہیں۔ یہ اشوریوں کے بادشاہ اسرحدون نے چھ سو اکہتر قبل مسیح میں رقم کروائے۔ اس کے بعد بابل کے بادشاہ بخت نصر کا کتبہ بھی اُس چٹان پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک یونانی کتبہ ہے اور پھر متعدد لاطینی کتبے ہیں۔ ایک کتبہ عربی میں ہے۔ فرانسیسیوں نے بھی ایک قدیم مصری کتبے کو مٹا کر اُس کی جگہ اپنا کتبہ تحریر کروایا جس کے ذریعے فرانسیسیوں نے لبنان پر اپنے قبضے کا اندراج کروایا۔ ایک اور کتبہ فرانسیسی جرنیل نے تحریر کروایا۔ اس کے بعد برطانیہ کے جرنیل ایلن بی نے بھی فرعون کی اُسی چٹان پر ایک کتبہ انگریزی میں بھی تحریر کروایا۔ بہرحال فرعون رعمسیس کے فلسطین پر حملہ کرنے اور پھر فلسطین کو روندتے ہوئے اپنی فتوحات کے سلسلے کو بیروت تک لے جانے کی وجہ سے جہاں رعمسیس نے فلسطین کو پھر سے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا لیا، وہاں فلسطین میں حتیوں کے مفادات کو کافی نقصان پہنچایا، فلسطینیوں کو اپنا مطیع اور فرمانبردار بنانے کے بعد چند ہفتے رعمسیس نے اپنے لشکر کے ساتھ انہیں علاقوں میں قیام کیا۔ اُس نے جب دیکھا کہ اب کوئی ایسی طاقت نہیں جو اُس کے مفادات کو اُن علاقوں میں نقصان پہنچائے تب وہ اپنے لشکر کے ساتھ واپس مصر کی طرف چلا گیا تھا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

جس روز سیماس اور سریان کی شادی کا اہتمام کیا جانا تھا، اُس روز سیماس تیار ہو کر جب اصطبل کی طرف جانے لگا، دیوان خانے کے سامنے سے جب وہ گزرا تو دیوان خانے میں برزہ کے ساتھ بیٹھی اُس کی ماں طمامہ نے اُسے مخاطب کیا۔

''بیٹے کہاں جا رہے ہو؟''

اس پر دیوان خانے کے دروازے کے سامنے سیماس رُک گیا۔ سریان بھی اُس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔ وہ بھی سیماس کے قریب آ کر دیوان خانے کے دروازے پر رُک گئی۔ پھر سیماس اپنی ماں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اماں ہم گھڑ دوڑ کے لیے جا رہے ہیں۔ اس پر طمامہ کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی، کہنے لگی۔

''بیٹے! آج تم دونوں کی شادی ہے، تم دونوں کے علاوہ طباش کی بھی آج شادی ہے۔ طباش کی ماں اور بہن کہہ رہی تھیں کہ اُس کی شادی کا اہتمام بھی ہماری حویلی میں کیا جائے گا۔ اس بنا پر بیٹے میں کہتی ہوں، آج تم دونوں گھڑ دوڑ کے لیے نہ جاؤ۔''

اپنی ماں کے ان الفاظ کے جواب پر سیماس نے مڑ کر سریان کی طرف دیکھا تو اس پر سریان بولی اور کہنے لگی۔

''اماں ٹھیک کہتی ہیں، میرے خیال میں آج ہمیں گھڑ دوڑ کے لیے نہیں جانا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی سریان دیوان خانے میں داخل ہوئی۔ اُس کے پیچھے پیچھے سیماس بھی داخل ہوا اور دونوں طمامہ اور برزہ کے سامنے بیٹھ گئے تھے۔ کچھ دیر خاموشی رہی۔ اس دوران سریان کچھ سوچتی رہی۔ اُس کے چہرے پر سنجیدگی کے آثار نمودار ہوئے تھے۔ اس موقع پر سیماس بھی اُس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ پھر یہاں تک کہ سریان نے طمامہ کی طرف دیکھا، پھر کہنے لگی۔

''اماں یہاں آپ لوگوں کے پاس آنے کے بعد میں نے ایک جھوٹ بولا تھا۔ میں سمجھتی ہوں، میں نے اچھا نہیں کیا تھا اور مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس جھوٹ سے درگزر کریں گے اور مجھے معاف کر دیں گے۔''

سریان کے ان الفاظ پر طمامہ چونکی تھی۔ غور سے اُس نے سریان کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔

''بیٹی! تو نے کون سا جھوٹ بولا تھا۔'' اس پر سریان غور سے طمامہ کی طرف

دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''میں اپنا وہ جھوٹ بتاتی ہوں لیکن پہلے آپ وعدہ کریں، آپ مجھ سے ناراض نہیں ہوں گی، خفا نہیں ہوں گی۔ ساتھ ہی میں سیماس سے بھی کہوں گی، وہ ناراضگی کا اظہار نہ کریں۔ اس لئے کہ اب آپ لوگ ہی میرے سب کچھ ہیں اور آپ لوگوں کی ناراضگی میرے لئے ناقابلِ برداشت ہوگی۔''

یہاں تک کہنے کے بعد طمامہ جب خاموش ہوئی۔ تب غور سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے سیماس بول اٹھا۔

''تمہیں تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے، تم جو کچھ کہنا چاہتی ہو، کہو ہم تم سے نہیں ناراض ہوں گے۔''

اس کے بعد طمامہ نے بھی جب سریان کو حوصلہ دلایا، تب سریان بولی اور کہنے لگی۔

''میں نے آپ لوگوں کے سامنے جھوٹ یہ بولا تھا کہ میں حتیوں کے ایک سردار کی بیٹی ہوں اور یہ کہ میرا باپ جنگ کے دوران مارا گیا تھا اور میں گرفتار ہوگئی۔ حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے۔''

سریان کے ان الفاظ پر سیماس، طمامہ اور برزہ تینوں تجسس بھرے انداز میں اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ یہاں تک کہ سیماس نے سریان کو مخاطب کیا:

''اگر حقیقت یہ نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟''

اس پر سریان نے پہلے باری باری ایک عاجزانہ نگاہ اُن تینوں کے چہرے پر ڈالی، پھر کہنے لگی۔

''حقیقت یہ ہے کہ میں حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کی بیٹی ہوں۔ میری بڑی بہن کا نام داوکز ہے۔ میرے دو بھائی ہیں، ایک کا نام کاوک، دوسرے کا نام لوزمان ہے۔ میری ماں کا نام اسورک ہے۔ جس وقت میرا باپ متوشلیش ایک لشکر کے ساتھ بابل سے نکل کر واپس اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف جا رہا تھا، اُس وقت میں لشکر کے پچھلے حصے میں تھی اور جنگ کے دوران گرفتار ہوگئی۔ اب تک میں آپ لوگوں پر یہ انکشاف کرتی رہی ہوں کہ میں حتیوں کے ایک سالار کی بیٹی ہوں۔ یہ میں نے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولا تھا۔ آج میں آپ لوگوں کے لئے اس راز سے پردہ

اٹھا رہی ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ آپ لوگ مجھ سے ناراض نہیں ہوں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سریان جب خاموش ہوئی تب اُس کی طرف دیکھتے ہوئے طمامہ بڑی محبت اور چاہت میں سریان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''بیٹی! تو نے کوئی جرم نہیں کیا بلکہ اس راز سے پردہ اٹھا کر تو نے ہماری نگاہوں میں اپنی عزت، اپنا وقار دو چند کر دیا ہے۔ میری بچی! اب تو اس حویلی کی مالک ہے، کوئی تجھ سے ناراض نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی تجھ سے خفگی کا اظہار کر سکتا ہے۔''

اس پر سریان بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔ آگے بڑھی، طمامہ سے لپٹ گئی اور اپنا سر اُس کے شانے پر رکھ دیا تھا جب کہ طمامہ اُس کی پیشانی، اُس کا چہرہ چومنے لگی تھی۔ پھر طمامہ نے سیماس کی طرف دیکھا اور کہنے لگی۔

''بیٹے! تم اُٹھ کر طباش کے ہاں جاؤ، طباش سے بات کرو۔ تمہاری اور طباش دونوں کی شادی ہماری ہی حویلی میں ہوگی، لہٰذا طباش کے ساتھ مل کر شادی کے انتظامات کو آخری شکل دو۔''

اپنی ماں کے کہنے پر سیماس اُٹھ کر باہر چلا گیا تھا اور اُسی روز سورج غروب ہونے کے بعد سیماس اور سریان کی شادی کا اہتمام کر دیا گیا تھا اور ساتھ ہی طباش کی شادی بھی سیماس کی شادی کے ساتھ اُسی محلے کی ایک لڑکی بلسان کے ساتھ کر دی گئی تھی۔

❀ ❀ ❀

رعمسیس نے ایک رات ایک خواب دیکھا اور اُس خواب کی تعبیر کے لئے اُس نے اپنے سارے بڑے بڑے شہروں یعنی ممفس، عیدور اور دوسرے ایسے شہروں سے بڑے بڑے جادوگر و کاہن و ستارہ شناس و نجومی اور فلکیاتی علوم کے ماہروں کو اپنے دربار میں طلب کر لیا تھا۔

جب یہ سب لوگ ایک مقررہ دن ممفس کے قصر میں پہنچے تو رعمسیس نے اُن کے سامنے اپنا خواب بیان کیا۔ ساتھ ہی رعمسیس اُن لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے مصر کی سرزمین کے دانش مندو! میں نے اپنے آبا و اجداد و ہم نشینوں اور ان کے علاوہ راع دیوتا کے پجاریوں سے سن رکھا ہے بلکہ میں نے شاہی محل میں کام کرنے والے بعض اسرائیلیوں سے بھی سنا ہے۔ بقول اسرائیلیوں کے ان کے بڑے ابراہیمؑ سے ان کے رب نے وعدہ کیا تھا کہ ان کی نسلوں و ذریت میں انبیا اور بادشاہ پیدا کئے جائیں گے اور یہ کہ اُس دور میں اسرائیلی بہت قوت پکڑ جائیں گے کہ ان کے اپنے بادشاہ ہوں گے، جن کی مدد سے یہ بہت سی اقوام کو زیر کر لیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس رُکا، پھر اپنی بات کو آگے بڑھاتا ہوا وہ کہہ رہا تھا!

''میری سرزمین کے دانا و بینا لوگو! میں اسرائیل کی ان روایات سے متعلق تم لوگوں سے تفصیل جاننا چاہتا ہوں اور تم لوگوں کو یہاں جمع کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ان روایات کے متعلق تم لوگوں سے مزید مشورہ کروں۔''

چنانچہ رعمسیس کی اس گفتگو کے جواب میں دربار میں بیٹھا ایک بوڑھا کاہن اُٹھ کر رعمسیس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! بنی اسرائیل تو اس کے منتظر ہیں اور اس میں انہیں ذرا شک نہیں

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کہ ان کے اندر کوئی نبی اور رسول پیدا ہوگا۔ پہلے بنی اسرائیل کا خیال تھا کہ وہ نبی یوسفؑ اور یعقوبؑ ہیں لیکن جب ان کی وفات ہوگئی تو اسرائیلی کہنے لگے کہ یوسفؑ اس کے مصداق نہیں جو ابراہیم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اب ان کا خیال ہے کہ ان کے اندر کوئی اور نبی پیدا ہوگا جو اُنہیں مصر کی سرزمین سے نکال کر لے جائے گا۔ اس طرح اسرائیلی مصر کی غلامی سے آزاد ہوکر اپنی علیحدہ مملکت قائم کرلیں گے۔''

اُس کاہن کے ان انکشافات کو سننے کے بعد کچھ دیر تک رعمسیس سر جھکائے بیٹھا رہا۔ پھر وہاں جمع ہونے والے سارے لوگوں کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

''اگر بنی اسرائیل میں جنھیں ہم نے اپنا غلام بنا رکھا ہے، کوئی نبی اور رسول پیدا ہوگیا اور وہ اُن کو مصر سے نکال لے گیا اور یہ آزاد ہوکر یہاں سے چلے گئے تو مصری شہروں کے اندر غلامانہ کام اور محنت و مشقت کون کرے گا؟

مصر کی سرزمین کے دانش مندو! مجھے مشورہ دو کہ میں کون سا طریقہ اختیار کروں کہ اسرائیلی یہاں مصر کی سرزمین سے نکلنے میں کامیاب نہ ہوسکیں اور نہ ان کا کوئی نبی اور رسول ان کے اندر عروج حاصل کرسکے۔''

''اے بادشاہ! میں آپ کو یہ مشورہ دوں گا کہ بنی اسرائیل میں جو بھی لڑکا پیدا ہو، اُسے قتل کردیا جائے۔ کچھ ایسے لشکری مقرر کئے جائیں جن کے ہاتھوں میں تیز چھریاں ہوں اور اسرائیلیوں میں سے جس کے ہاں بچہ پیدا ہو، وہ لشکری موقع پاتے ہی بچے کو ختم کردیں۔ اس طرح بنی اسرائیل کے اندر کوئی نبی اور رسول پیدا نہیں ہونے پائے گا اور ساتھ ہی ان کی انفرادی قوت بھی کم ہوتی چلی جائے گی۔''

چنانچہ رعمسیس کو اس کاہن کا مشورہ پسند آیا۔ دربار اس نے برخاست کردیا۔ مسلح جوانوں کے چند دستے اس نے ایسے مقرر کردیئے جو اسرائیلی بستیوں کے اندر گھومتے پھرتے تھے اور ہر نومولود بچے کو ذبح کرکے اُس کا خاتمہ کردیتے تھے۔

چنانچہ جب بنی اسرائیل کے بچوں کا قتل عام شروع ہوگیا تو پھر رعمسیس کو ہوش آیا اور وہ خدشہ محسوس کرنے لگا کہ ہماری سب کی خدمتیں اور محنت و مشقتوں کا کام تو بنی اسرائیل ہی کرتے ہیں، اگر اُن کے نومولود بچوں کا یہ قتل عام جاری رہا تو ان کے بوڑھے ہوجانے والے مرد تو مرجائیں گے اور بچے بھی ذبح ہوتے رہے تو آئندہ بنی اسرائیل میں کوئی مرد نہ رہے گا جس سے خدمت و مشقت لی جائے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا

محنت و غلامی کے سارے کام انہیں خود کرنا پڑی گے۔ لٰہذا ایک بار پھر رعمسیس نے اپنے کاہنوں اور مشیروں کو جمع کرکے اُن کے سامنے یہ صورتِ حال پیش کی۔

آخر سب سے مشورہ کرنے کے بعد رعمسیس نے فیصلہ کیا کہ ایک سال میں پیدا ہونے والے بچوں کو چھوڑ دیا جائے اور دوسرے سال میں پیدا ہونے والے بچوں کو ذبح کردیا جائے۔ اس طرح بنی اسرائیل میں سے کچھ جوان باقی رہیں گے جو اپنے بوڑھوں کی جگہ لے سکیں گے اور ان کی تعداد بھی اتنی زیادہ نہ ہونے پائے گی جس سے مصری حکومت کے لئے کوئی خطرہ پیدا ہو۔

چنانچہ ان حالات میں مصر کے اندر یہ قانون نافذ کردیا گیا کہ بنی اسرائیل کے پیدا ہونے والے بچوں کو ایک سال چھوڑ دیا جائے اور دوسرے سال ان کا قتل عام کیا جائے۔ اس طرح بنی اسرائیل پر ظلم و عذاب کی چکی چلنے کی ابتداء ہوگئی تھی۔

جہاں تک بنی اسرائیل کا تعلق ہے تو یہ اللہ کے نبی حضرت یعقوبؑ کی نسل سے تھے۔ اُنہیں تاریخ کے اوراق میں اسرائیل کا نام بھی دیا گیا۔ اسرائیل کے معنی خدا کی طرف رات کے وقت چلنے یا بڑھنے کے ہیں اور شاید یہ لقب حضرت یعقوبؑ کے لئے اس لئے پڑا کہ حضرت یعقوبؑ نے ایک بار خواب دیکھا تھا۔

کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سیڑھی زمین پر کھڑی ہے اور اس کا سر آسمان تک پہنچا ہوا ہے اور خدا کے فرشتے اس پر سے چڑھتے اور اترتے ہیں اور خدا اس کے اوپر کھڑا کہہ رہا ہے:

''میں خداوند تیرے باپ ابراہیمؑ کا خدا اور اسحاقؑ کا خدا ہوں۔ میں یہ زمین جس پر تو لیٹا ہے، تجھے اور تیری نسل کو دوں گا۔'' چنانچہ اُسی روز سے اللہ کے نبی یعقوبؑ کا نام اسرائیل پڑ گیا اور پھر انہی اسرائیلیوں کی مصر میں آمد حضرت یعقوبؑ کے بیٹے حضرت یوسفؑ کی وجہ سے ہوئی۔

یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اسحاق علیہ السلام کے پوتے اور ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے چار بیویوں سے تھے۔ یوسف علیہ السلام اور ان کے چھوٹے بھائی بنیامین ایک بیوی سے اور باقی دس دوسری بیویوں سے تھے۔

فلسطین میں اسرائیل یعقوب علیہ السلام کی جائے قیام حبرون یعنی موجودہ الخلیل کی وادی تھی۔ جہاں حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان سے پہلے ابراہیمؑ رہا کرتے تھے۔ اس کے

علاوہ حضرت یعقوبؑ کی کچھ زمین سکم یعنی موجودہ نابلس میں بھی تھی۔

بقول مؤرخین حضرت یوسفؑ کی پیدائش ۱۹۰۶ ق م کے لگ بھگ زمانے میں ہوئی اور ۱۸۹۰ ق م کے قریب زمانے میں وہ واقعہ پیش آیا جس سے مصر میں اسرائیلیوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔

یعنی یوسف علیہ السلام کا خواب دیکھنا اور پھر کنوئیں میں پھینکا جانا۔ اس وقت یوسف علیہ السلام کی عمر ۱۷ برس کی تھی۔ جس کنوئیں میں پھینکے گئے وہ سکم کے شمال میں دودھن کے قریب واقع تھا اور جس قافلے نے اُنہیں کنوئیں سے نکالا وہ جلعاد یعنی شرقِ اردن سے آ رہا تھا اور مصر کی طرف عازم تھا۔ جلعاد کے کھنڈرات اب بھی دریائے اردن کے مشرق میں وادیٔ الیابس کے کنارے واقع ہیں۔

مصر میں جس دور میں یوسفؑ لائے گئے، اُس دور میں مصر پر وہاں کے پندرہویں خاندان کی حکومت تھی جو مصری تاریخ میں چرواہے بادشاہ کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ یہ لوگ عربی النسل تھے اور فلسطین و شام سے مصر جاکر دو ہزار سال قبل مسیح کے لگ بھگ زمانے میں سلطنت مصر پر قابض ہوگئے تھے۔

عرب مؤرخین اور مفسرین نے ان کے لئے عمالیق کا نام بھی استعمال کیا ہے جو مصریات کی موجودہ تحقیقات سے ٹھیک مطابقت رکھتا ہے۔

مصر میں یہ لوگ اجنبی حملہ آور کی حیثیت رکھتے تھے اور ملک کی خانگی حالت کے سبب انہیں وہاں اپنی بادشاہی قائم کرنے کا موقع مل گیا۔ یہی سبب ہوا کہ ان کی حکومت میں یوسف علیہ السلام کو عروج حاصل کرنے کا موقع ملا اور پھر اُن کی نسل جو بنی اسرائیل کہلائی، وہاں ہاتھوں ہاتھ لی گئی۔

ملک کے بہترین زرخیز علاقے میں ان کو آباد کیا گیا اور اُن کو وہاں بڑا اثر و رسوخ حاصل ہوا کیونکہ وہ مصر کے چرواہے یعنی عربی النسل عمالیقی حکمرانوں کے ہم جنس تھے۔ پندرہویں صدی قبل مسیح کے اواخر تک یہ لوگ ملک پر قابض رہے اور ان کے زمانے میں ملک کا سارا اقتدار عملاً بنی اسرائیل کے ہاتھ میں رہا، اس لئے کہ یہ بنی اسرائیل مصر کے چرواہے عمالیقی یا ہکسوس حکمرانوں کے ہم جنس تھے جو عرب تھے۔

چنانچہ انہی عربی حکمرانوں کے دور میں مصر کے اندر ایک زبردست قوم پرستانہ تحریک اٹھی جس نے ہکسوس یا عمالیق یا عربی النسل حکمرانوں کا تختہ الٹ دیا۔ ہوا یوں کہ

مصر کے شہر تھیبس کا ایک شخص نام جس کا حاموس تھا اُس نے مصر کے عربی حکمرانوں کے خلاف تحریک چلائی۔ اس تحریک نے ایسا زور، ایسی قوت پکڑی کہ آخر مقامی لشکر کے ہاتھوں عمالیقی حکمرانوں کو زک اور شکست اٹھانا پڑی جس کے جواب میں ڈھائی لاکھ کی تعداد میں عمالیقی یا ہکسوس یا عربی النسل حکمرانوں کو مصر سے نکال دیا گیا، اس طرح ایک نہایت متعصب قبطی النسل خاندان برسرِاقتدار آگیا اور اس نے عمالقہ کے زمانے کی یادگاروں کو چن چن کر مٹا دیا اور انہی حکمرانوں سے بنی اسرائیل پر مظالم کی ابتداء ہوئی، اس لئے کہ بنی اسرائیل کو عرب حکمرانوں کے دور میں بڑا نوازا گیا تھا۔

مصری تاریخ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ ان چرواہے یا عمالیقی بادشاہوں نے مصری دیوتاؤں کو تسلیم نہیں کیا تھا بلکہ اپنے دیوتا شام سے اپنے ساتھ لائے تھے اور ان کی کوشش یہ تھی کہ مصر میں ان کا مذہب رائج ہوجائے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مقدس میں حضرت یوسف علیہ السلام کے ہم عصر بادشاہ کو فرعون کے نام سے یاد نہیں کیا گیا کیونکہ فرعون مصر کی مذہبی اصطلاح تھی اور یہ لوگ مصری مذہب کے قائل نہ تھے لیکن بائبل میں غلطی سے اس کو بھی فرعون کا نام دیا گیا ہے۔ شاید اس کے مرتب کرنے والے سمجھتے ہوں گے کہ مصر کے سب بادشاہ فراعنہ ہی کہلاتے تھے۔

موجودہ زمانے کے محققین جنہوں نے بائبل اور مصری تاریخ کا جائزہ لیا ہے، وہ عام رائے یہ رکھتے ہیں کہ چرواہے بادشاہوں میں سے جس فرمانروا کا نام تاریخ میں ابوفلیس ملتا ہے، وہی اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام کا ہم عصر حکمران تھا۔

مصر کا دارالحکومت اُس زمانے میں بھی ممفس تھا جس کے کھنڈرات قاہرہ کے جنوب میں اب بھی موجود ہیں۔ یوسف علیہ السلام ۱۷ یا ۱۸ سال کی عمر میں وہاں پہنچے۔ ۲ یا ۳ سال عزیز مصر کے گھر میں رہے۔ آٹھ یا نو سال جیل میں گزارے۔ تیس سال کی عمر میں ملک کے فرمانروا ہوئے اور ۸۰ سال تک بلاشرکت غیرے تمام ملک مصر پر حکمراں رہے۔ اپنی حکومت کے نویں یا دسویں سال اُنہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے پورے خاندان کے ساتھ فلسطین سے مصر بلا لیا اور اُس علاقے میں آباد کیا جو موجودہ دمیاطی اور قاہرہ کے درمیان واقع ہے اور تاریخ میں اس علاقے کو جوشن یا گوشن کا نام بھی دیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے زمانے تک یہ لوگ اُس علاقے میں آباد رہے اور اُن کی آبادی بہت بڑھ گئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ۱۱۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور انتقال کے وقت بنی اسرائیل کو

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

وصیت کی کہ جب تم اس ملک سے نکلو تو میری ہڈیاں بھی اپنے ساتھ لے کر جانا۔

چونکہ مصر میں اب عمالیقی عربوں کے دورِ حکومت میں بنی اسرائیل کو بڑا نوازا گیا تھا۔ چنانچہ جب مقامی متعصب حکمران برسرِاقتدار آئے تو اُنہوں نے ماضی کا انتقام لینے کے لئے بنی اسرائیل کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا۔ یوں اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام اور اُن کے بعد کے دور میں جہاں بنی اسرائیل کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھتی رہی، وہاں اُن پر مظالم کی تعداد بھی بڑھتی گئی جب تک یوسفؑ مصر میں حکمران رہے، بنی اسرائیل کو مصر میں بڑا عروج اور بڑی تیزی سے ترقی حاصل ہوئی۔ ساتھ ہی یوسف علیہ السلام کے واقعے سے کچھ عبرت خیزیاں بھی سامنے آتی ہیں اور وہ یہ کہ اللہ جو کام کرنا چاہتا ہے، بہرحال وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ انسان اپنی تدبیر سے اُس کے منصوبوں کو روکنے اور بدلنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

بسا اوقات انسان ایک کام اپنے منصوبے کی خاطر کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے ٹھیک نشانے پر تیر مار دیا ہے مگر نتیجے میں ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسی کے ہاتھوں سے وہ کام لے لیا جو اُس کے منصوبے کے خلاف اور اللہ کے منصوبے کے عین مطابق تھا۔

پہلا یہ کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی جب اُن کو کنوئیں میں پھینک رہے تھے تو اُن کا گمان تھا کہ ہم نے اپنی راہ کے کانٹے کو ہمیشہ کے لئے ہٹا دیا ہے مگر فی الواقعہ اُنہوں نے یوسفؑ کو اُس بامِ عروج کی پہلی سیڑھی پر اپنے ہاتھوں سے لا کھڑا کیا تھا جس پر اللہ اُن کو پہنچانا چاہتا تھا اور اپنی اس حرکت سے اُنہوں نے خود اپنے لئے اگر کچھ کمایا تو بس یہ کہ یوسفؑ کے بامِ عروج پر پہنچنے کے بعد بجائے اس کے کہ وہ عزت کے ساتھ اپنی بھائی کی ملاقات کے لئے جاتے انہیں ندامت اور شرمساری کے ساتھ اسی بھائی کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا۔

دوسرا یہ کہ عزیزِ مصر کی بیوی یوسفؑ کو قید خانے بھجوا کر اپنے نزدیک تو انتقام لے رہی تھی مگر فی الواقعہ اس نے ان کے لئے تختِ سلطنت پر پہنچنے کا راستہ صاف کیا تھا اور اپنی اس تدبیر سے خود اپنے لئے اس کے سوا کچھ نہ کمایا کہ وقت آنے پر فرماں روائے ملک کی مربیہ کہلانے کی بجائے اس کو علی الاعلان اپنی خیانت کے اعتراف میں شرمندگی اٹھانا پڑی۔

یہ محض دو چار مستثنیٰ واقعات نہیں ہیں بلکہ تاریخ ایسی بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ... اس حقیقت کی گواہی دیتی ہے کہ اللہ جسے عروج دینا چاہتا ہے، ساری دنیا مل کر ... اس کو نہیں گرا سکتی بلکہ دنیا جس تدبیر کو اس کے گرانے کی نہایت کارگر اور یقینی تدبیر ... تی ہے، اللہ اُسی تدبیر سے اس کے عروج کی صورتیں نکال دیتا ہے اور اُن لوگوں ... میں سوائے رسوائی کے کچھ نہیں آتا جنہوں نے اسے گرانا چاہا ہوتا ہے اسی طرح ... کے برعکس خدا جسے گرانا چاہتا ہے، اسے کوئی تدبیر سنبھال نہیں سکتی بلکہ سنبھالنے کی ... تدبیریں الٹی پڑتی ہیں اور ایسی تدبیریں کرنے والوں کو منہ کی کھانی پڑتی ہے۔

اس حقیقت حال کو اگر کوئی سمجھ لے تو اس سے پہلا سبق تو یہ ملے گا کہ انسان کو ... مقاصد اور اپنی تدابیر دونوں میں اُن حدود سے تجاوز نہ کرنا چاہئے جو قانونِ الٰہی ... اس کے لئے مقرر کر دی گئی ہیں۔ کامیابی اور ناکامی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن جو ... پاک مقصد کے لئے سیدھی سیدھی جائز تدبیر کرے گا، وہ اگر ناکام بھی ہوا تو ... ذلت و رسوائی سے دوچار نہ ہوگا اور جو شخص ناپاک مقصد کے لئے ٹیڑھی ... کرے گا، وہ آخرت میں تو یقیناً رسوا ہوگا بلکہ دنیا میں بھی اس کے لئے رسوائی کا ... کم نہیں ہوتا۔

دوسرا سبق اس سے توکل اور تفویض الی اللہ کا ملتا ہے جو لوگ حق و صداقت کے ... کر رہے ہوں اور دنیا انہیں مٹا دینے پر تلی ہوئی ہو، وہ اگر اس حقیقت کو پیش نظر ... تو انہیں اس سے غیر معمولی تسکین حاصل ہوگی اور مخالف قوتوں کی بظاہر نہایت ... تدبیروں کو دیکھ کر وہ قطعاً ہراساں نہ ہوں گے بلکہ نتائج کو اللہ پر چھوڑتے ... اپنے اخلاقی فرائض انجام دیتے چلے جائیں گے اور سب سے بڑا اور حقیقی سبق ... واقعات سے یہ بھی ملتا ہے کہ ایک مردِ مومن اگر حقیقی اسلامی سیرت رکھتا ہو اور ... سے بے بہرہ بھی ہو تو وہ محض اپنے اخلاق کے زور سے ایک پورے ملک کو فتح ... ہے، ایک لڑکا جو سترہ سال کی عمر میں تن تنہا، بے سر و سامان، اجنبی ملک اور ... کی انتہا یہ کہ غلام بنا کر بیچا گیا۔ تاریخ کے اُس دور میں غلاموں کی یہ حیثیت تھی ... سے پوشیدہ نہیں، اس پر مزید یہ کہ ایک شدید اخلاقی جرم کا الزام لگا کر جیل ... گیا جس کی میعادِ سزا بھی کوئی نہ تھی۔ اس حالت تک گرا دیئے جانے کے بعد وہ ... اپنے ایمان اور اخلاق کے بل بوتے پر اٹھے اور بالآخر مصر کے حکمران بنے اور

اُنہی کی حکمرانی کے دور میں آخر مصر میں بنی اسرائیل کو عروج حاصل ہوا اور اُن کی تعد... رعمسیس کے دور تک بڑھتے بڑھتے لاکھوں تک جا پہنچی تھی۔

بہرحال فرعون رعمسیس کے حکم پر بنی اسرائیل کے بچوں کو ایک سال قتل کر دیا جا... تھا اور دوسرے سال چھوڑ دیا جاتا تھا۔ مصر میں بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کئے جا... والے سالوں میں حیرت انگیز اور تاریخِ عالم کے دو بڑے حادثات و واقعات ر... ہوئے۔

پہلا واقعہ یا حادثہ یہ ہوا کہ وہ سال بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کا سال تھا۔ اس... سال میں بنی اسرائیل کے ایک شخص ظفر کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام موسیٰ رکھا... گیا۔ اس بچہ کی پیدائش پر اس کی والدہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ ضرور اس بچہ کو فرعونی لشکر قتل... کر دیں گے۔ لہٰذا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنے بچہ کو اپنے سامنے قتل ہوتا دیکھنے سے ... ہے کہ وہ بچہ کو کسی جنگل یا غار میں ڈال کر قدرت کے حوالے کر آئے۔ اس طرح ا... یہ بھروسہ اور یقین تو رہے گا کہ اس کا بچہ شاید زندہ رہ جائے۔

یہ فیصلہ کرنے کے بعد وہ عورت خاموش ہو رہی اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو... دی کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد اُس عورت نے اپنے ... موسیٰ کو ایک تاریک رات میں اٹھایا، گھر سے نکل کر بستی کے قریب ہی بچے کو ایک ... میں ڈال کر اس کا منہ اوپر سے بند کر آئی تاکہ بچہ کے رونے کی آواز سنائی نہ دے اور ... فرعونی لشکریوں کے ہاتھوں قتل نہ ہو جائے۔ نیز اس نے غار کا منہ اس احتیاط کے سا... بند کر دیا تاکہ وہ کسی درندے یا جنگلی جانور کا شکار نہ ہو جائے۔

بہرحال، وہ عورت اپنے بچہ کو اُس غار میں بند کر کے چلی گئی۔ کبھی کبھی آتی اُس ... خبرگیری کرنے کے لئے۔ غار کا منہ کھولتی اور اُسے دیکھ جاتی۔

چنانچہ مؤرخین اور مفسرین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُس غار میں جبرائیل ا... علیہ السلام کو اُس بچہ کی حفاظت اور دیکھ بھال پر مامور کر دیا۔ جبرائیل امین علیہ السلام اس بچہ ... لئے ایک انگلی پر شہد، دوسری پر مکھن اور تیسری پر دودھ لاتے اور بچہ کو چٹا دیتے تھے ... بچہ آگے چل کر موسیٰ کے دور کا نامور سامری جادوگر بنا اور اسی نامور سامری نام ... جادوگر سے متعلق ایک عرب شاعر نے اپنے کچھ اشعار بھی کہے، جن کا ترجمہ کچھ ا... طرح ہے:

''جب کوئی شخص اصل پیدائش میں نیک بخت نہ ہو تو اس کے پرورش کرنے والے ... عقلیں بھی حیران رہ جاتی ہیں اور اس سے امید کرنے والا معدوم ہو جاتا ہے۔ دیکھو! ... جس موسیٰ کو جبرئیل علیہ السلام نے پالا، وہ کافر ہو گیا اور جس موسیٰ علیہ السلام کو فرعون نے پالا، وہ ... خدا کا رسول بن گیا۔''

بہرحال، بنی اسرائیل کا یہ موسیٰ بن ظفر اُس غار میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھوں پرورش پانے لگا اور اسی سال ایک اور واقعہ بھی پیش آیا۔

یہ دوسرا واقعہ پہلے واقعہ سے کہیں زیادہ اہم تھا چونکہ اس واقعہ نے آگے چل کر بنی اسرائیل کے اندر ایک انقلاب برپا کر دیا تھا۔

ہوا یوں کہ اللہ کے نبی یعقوبؑ کے بیٹے لاوی کی نسل سے ایک شخص عمران نے بنو لاوی کی ایک عورت یوحانذ سے شادی کر لی اور اس سال جو بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کا نہ تھا، اُس سال اُن کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اُنہوں نے ہارون بن عمران رکھا۔

پھر دو سال کے وقفے تھے جو سال بچوں کے قتل کا تھا، ان کے ہاں پھر ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام اُنہوں نے موسیٰ رکھا۔ موسیٰ کی پیدائش پر عمران اور یوحانذ دونوں میاں بیوی بڑے پریشان تھے کہ فرعونی لشکری ضرور اُس بچہ کو قتل کر دیں گے۔

لیکن قدرت تو کچھ اور ہی فیصلے کر چکی تھی اور بنی اسرائیل میں عمران اور یوحانذ کے ہاں پیدا ہونے والا وہ بچہ ایک بزرگ ترین رسول اور بنی اسرائیل کا نجات دہندہ بننا ... تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر ان کی والدہ بے حد پریشان تھیں اور ابھی کوئی فیصلہ نہ کر ... پائی تھیں کہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے اُن کو وحی ہوئی کہ:

''تم کوئی خوف و غم نہ کھاؤ، ہم اس بچہ کی حفاظت کریں گے اور کچھ دن جدا رہنے کے بعد یہ بچہ ہم تیرے پاس واپس لے آئیں گے۔ پھر ہم اسے اپنے رسولوں میں شامل کریں گے اور یہ کہ بچے کو ایک تابوت میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دو۔''

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ یوحانذ نے خداوند قدوس کے ان احکامات کا اتباع کیا اور موسیٰ ... کو لکڑی کے ایک تابوت میں ڈال کر دریا کے حوالے کر دیا۔

دریائے نیل کی موجوں نے اس صندوق کو ایک ایسی چٹان پر لا ڈالا جہاں فرعون

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

رعمسیس کی بیٹی اور اُس کی باندیاں اور لونڈیاں نہانے دھونے کے لئے آتی تھیں۔ اُس صندوق کو دیکھا تو اُسے اٹھالیا۔ پھر اُس نے چاہا کہ اُس کو کھولے اور دیکھے کہ اُس کے اندر کیا ہے:

چنانچہ ایک دوسری باندی بولی، کہنے لگی:

''اس صندوق کو مت کھولو، ہوسکتا ہے اس میں کچھ مال ہو۔ اگر ہم نے اسے کھول لیا تو ہم پر بددیانتی کا الزام لگایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہم نے اس میں سے کچھ چرا لیا ہے۔ اس صندوق کو اپنی ملکہ آسیہ کے پاس لے چلیں۔''

ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس موقع پر رعمسیس کی ایک بیٹی بھی وہاں موجود تھی، اس کے کہنے پر دریائے نیل کے اندر بہنے والے اُس صندوق کو پکڑا گیا اور پھر اُس صندوق کو رعمسیس کی بیوی آسیہ کے پاس لے جایا گیا۔

آسیہ نے جب اس صندوق کو کھولا تو اندر اس نے موسیٰ کو دیکھا۔ صندوق کو کھول کر موسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اللہ نے اس کے دل میں ایسی محبت ڈال دی کہ اس سے پہلے کسی بچے سے نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ اُس نے موسیٰ کی پرورش کا فیصلہ کرلیا۔

رعمسیس کے جو لشکری بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل پر مامور تھے۔ اُنہیں جب خبر ہوئی کہ یوں ایک بچہ صندوق کے اندر تیرتا ہوا محل کی قریبی چٹانوں سے آن لگا ہے اور اس وقت ملکہ آسیہ کے پاس ہے تو وہ چھریاں لے کر آسیہ کے پاس پہنچ گئے اور مطالبہ کیا:

''یہ بچہ اسرائیلی ہے، لہٰذا اسے ہمارے حوالے کردیا جائے تاکہ اسے ذبح کر کے اس کا خاتمہ کردیا جائے۔''

اس پر آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کو اُن کے حوالے کرنے کے بجائے اُنہیں مخاطب کر کے کہا:

''صرف اس ایک لڑکے سے تو بنی اسرائیل کی قوت نہ بڑھ جائے گی۔ ٹھہرو! میں رعمسیس سے بات کر کے اس کی جان بخشی کرواتی ہوں۔ اگر اُس نے اسے بخش دیا تو یہ بہتر ہوگا، اگر اُس نے ایسا نہ کیا تو میں بچہ تم لوگوں کے حوالے کردوں گی۔''

آسیہ موسیٰ علیہ السلام کو اٹھائے اپنے شوہر رعمسیس کے پاس گئی اور اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگی:

''تم جانتے ہو میری کوئی اولاد نہیں۔ اس بچے کو میری باندیاں دریا میں بہتے ہوئے

صندوق میں میرے پاس لائی ہیں۔ میں نے صندوق سے نکال کر اسے اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ اب یہ میری اور تمہاری دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔''

فرعون نے جھٹ اپنی بیوی کی بات کاٹتے ہوئے کہا:

''تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک تو معلوم ہے مگر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

آسیہ نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا:

''یہ بچہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک نہ سہی، تو بھلے اس کی ضرورت محسوس نہ کر۔ اس ... تو دوسری بیویوں سے اولاد ہے۔ میرے ہاں چونکہ کوئی بچہ نہیں ہے، لہٰذا ... اپنا بیٹا بنانے کا ارادہ کرچکی ہوں اور بات یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل ... لشکری میرے پاس آ پہنچے ہیں۔ بچہ کو مجھ سے لے کر یہ اسے قتل کرنا ... میں ان سے کہہ کر آئی ہوں کہ میں تم سے اس بچہ کی جان بخشی کرواتی ... میرے منتظر ہیں۔ تم اس بچہ کی جان بخشی کردو۔ میں اس بچہ کو اپنے پاس ... اور اپنا بیٹا سمجھ کر اس کی پرورش کروں گی۔

... اس کے پاس ہونے سے کم از کم مجھے یہ احساس تو نہ ہوگا کہ میری کوئی اولاد نہیں ... لہٰذا تم سپاہیوں کو بلا کر ان کے سامنے اس بچہ کی جان بخشی کردو تاکہ میں اسے ... خطرات اپنے پاس رکھ سکوں۔''

... نے اپنی بیوی آسیہ کی بات مان لی اور اپنے مسلح لشکریوں کے سامنے موسیٰ ... جان بخشی کردی۔ اس طرح اس نے موسیٰ کو آسیہ کے پاس رہنے کی اجازت ...

... دنوں فرعون کے نجومیوں و کاہنوں اور قیافہ شناسوں نے اسے پھر بتایا کہ تیری ... کے زوال کا سبب ایک اسرائیلی لڑکا ہوگا۔ اس انکشاف پر فرعون رعمسیس اور ... مند ہوگیا۔ اسرائیلی بچوں کے قتل کے سلسلے میں زیادہ محتاط ہوگیا۔ اس کام کے ... نے سفرہ اور فوعہ نام کی دو دائیاں بھی مقرر کیں تاکہ یہ دونوں بنی اسرائیل کے ... گن گن لیتی رہیں اور جو بچہ پیدا ہو، اسے فوراً قتل کردیں۔

... دونوں دائیوں کو فرعون نے اس لئے مقرر کیا تھا تاکہ قتل کے سالوں میں بنی ... کوئی بچہ قتل ہونے سے رہ نہ جائے۔ اس طرح بنی اسرائیل پر فرعون رعمسیس ... سے جبر و ظلم کی انتہا شروع ہوگئی تھی۔

موسیٰ علیہ السلام کو تابوت میں ڈالنے اور دریا میں بہانے کے وقت آپ کی والدہ ... اپنی بڑی بیٹی اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو مامور کیا کہ وہ اُس صندوق کے بہاؤ کے سا... ساتھ کنارے کنارے چل کر صندوق پر نگاہ رکھے اور دیکھے کہ خدا اُس کی حفاظت کا و... کیسے پورا کرتا ہے چونکہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو خدا تعالیٰ نے یہ بشارت پہلے ہی سنا دی ... کہ ہم اس بچہ کو تیری جانب واپس کریں گے اور یہ ہمارا پیغمبر اور رسول ہوگا۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ برابر صندوق کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ کنارے کنار... نگہداشت کرتی جا رہی تھیں کہ اُس نے دیکھا صندوق تیرتے ہوئے شاہی محل ... کنارے جا لگا تھا اور فرعون کے گھرانے میں سے ایک عورت نے اپنے خادموں ... ذریعے اس کو اٹھوالیا اور شاہی محل میں لے گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ یہ دیکھ کر بہت ... ہوئیں اور حالات کی صحیح تفصیل معلوم کرنے کے لئے شاہی محل کی خادماؤں میں شا... ہوگئیں۔

اُدھر آسیہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے اپنے لئے حاصل کرنے کے بعد اُنہیں دو... پلانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن آپ کسی کا دودھ پیتے ہی نہ تھے۔ لاچار آسیہ نے شا... محل کی دونوں دائیوں سفرہ اور فرعہ کو طلب کیا، دونوں دائیاں حاضر ہوئیں۔ دونوں ... پہلے جھک کر آسیہ کو تعظیم دی، پھر سفرہ نے پوچھا:

''اے ملکہ! آپ نے ہمیں کیوں طلب کیا ہے؟''

اس پر آسیہ کہنے لگی:

''دیکھو! میں نے ایک بچہ کو اپنا لیا ہے۔'' اس کے ساتھ ہی آسیہ نے اپنی گود ... بیٹے موسیٰ کی طرف اشارہ کر کے کہا:

''اب یہ میرا بیٹا ہے۔ میرے محل کی باندیاں دریا میں بہتے ہوئے ایک صند... پکڑ کر لائی تھیں اور یہ بچہ اسی صندوق میں تھا۔ میں نے فرعون رعمسیس سے اس ... لئے بات کرلی ہے۔ میں نہیں جانتی کہ یہ بچہ کون ہے؟ تاہم میرا گمان غالب ہے ک... بچہ اسرائیلی ہے۔ بہرحال یہ کوئی بھی ہو، اب میرا شوہر رعمسیس اسے میرے حوا... کرچکا ہے اور یہ میرا بیٹا ہے اور میں نے اسے پروان چڑھانا ہے۔''

پھر آسیہ اُن دائیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگی:

''پر اے دائیو! میں اس بچہ کی طرف سے بڑی پریشان اور فکرمند ہوں۔ یہ ک...

... نہیں پیتا۔ میں نے تم دونوں کو اس لئے بلایا ہے کہ دودھ پلوانے کا بندوبست کیا ... میں نے شہر کے کچھ منادیوں کو بلا رکھا ہے۔ ضرورت پڑی تو شہر میں ندا کرا دی ... کہ جو عورت اس بچہ کو دودھ پلانے میں کامیاب ہوجائے گی، اُسے معاوضہ دیا ... اور ہر طرح سے اس کی امداد کی جائے گی لیکن اس سے پہلے میں چاہتی ہوں کہ ... بھی اسے دودھ پلانے کی کوشش کرو۔ ہوسکتا ہے یہ تم دونوں میں سے کسی کا ... لے۔''

اس کے ساتھ ہی آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کو گود سے اٹھا کر سفرہ کو تھما دیا۔ پہلے سفرہ ... علیہ السلام کو دودھ پلانے کی کوشش کی، پھر فوعہ نے لیکن موسیٰ علیہ السلام نے کسی کا بھی ... پیا۔ جب یہ دونوں ناکام ہوگئیں تو آسیہ نے بڑی پریشان سی آواز میں دونوں ...

''اے شاہی محل کی دائیو! میں سوچ رہی ہوں کہ یہ بچہ دودھ ہی نہ پیئے گا تو زندہ ... گا۔'' اس کے ساتھ ہی آسیہ نے تالی بجائی جس پر ایک باندی بھاگتی ہوئی آئی ... کے سامنے گردن جھکا کر کھڑی ہوگئی۔ آسیہ نے اس باندی کو حکم دیا:

''فی الفور اُن منادیوں کو بلا کر لاؤ جنہیں ہم نے طلب کیا تھا اور جو ہم سے ملنے ... بیٹھے ہیں۔''

اس پر وہ باندی تیزی سے اُس کمرے سے نکل گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد چار منادی ... حاضر ہوئے اور آسیہ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوگئے۔ ان میں سے تین نے ... گلے میں بڑی بڑی دفیں لٹکا رکھی تھیں جب کہ چوتھا منادی خالی ہاتھ تھا۔ آسیہ اُن ... کو مخاطب کرتے ہوئے فکرگیر اور بکھری ہوئی آواز میں کہنے لگی:

''... منادیو! یہ بچہ جو ان دونوں دائیوں نے اٹھا رکھا ہے، اسے میں نے گود لے ... لیا ہے یہ کسی اور اسرائیلی عورت کا بچہ ہے۔ میں نے بڑے جتن کئے پر یہ کسی کا ... نہیں پیتا۔ اگر یہ دودھ نہ پیئے گا تو زندہ کیسے رہے گا۔ تم اسی وقت شہر کی طرف ... اور شہر کے گلی کوچوں میں ندا کرو کہ جو عورت اس بچہ کو دودھ پلانے میں ... اور جس عورت کا دودھ یہ بچہ رغبت سے پیئے گا، اُسے نہ صرف انعام دیا ... دودھ پلانے کی معقول اجرت بھی دی جائے گی۔ بس اب تم جاؤ اور ندا کرو ... دونوں دائیاں بچے کو اٹھائے تمہارے ساتھ جائیں گی۔''

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

وہ منادی جو خالی ہاتھ تھا، زمین کی طرف جھکا اور احترام کا اظہار کرتے ہوئے آسیہ سے کہنے لگا:

''اے مقدس ملکہ! اطمینان رکھیئے، ایسی عورت کی تلاش میں ہم شہر کی گلی گلی کوچہ کوچہ چھان ماریں گے جو اس بچہ کو دودھ پلا سکے اور ہمیں امید ہے کہ ہم ایسی کوئی عورت تلاش کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔''

آسیہ منادی کی بات پر خوش ہوئی۔ چند سکے اسے انعام میں دیئے اور دعائیں میں وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

قدرت کے عناصر بھی اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ حرکت میں تھے۔

موسیٰ علیہ السلام کی بہن انہیں تلاش کرتی ہوئی اُس طرف نکل آئی جس طرف وہ منادی دائیوں اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ندا کر رہے تھے۔ جب اُس نے سنا کہ وہ اعلان کر رہے تھے کہ ایک نوزائیدہ بچہ ہے جو کسی کا دودھ نہیں پیتا اور جس عورت کا دودھ پیئے گا، اسے انعام و اکرام کے علاوہ دودھ پلانے کی اجرت بھی ادا کی جائے گی۔

یہ اعلان سنتے ہی موسیٰ علیہ السلام کی بہن بھاگ کر لوگوں کے ہجوم میں گھس گئی۔ شاید وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ جس بچہ کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے، وہ بچہ کون ہے کے لئے شاہی محل کی طرف سے منادیوں کے ذریعہ ایسا اعلان ہو رہا ہے۔ موسیٰ کی بہن جب ان منادیوں اور دائیوں کے قریب گئی تو اُس نے جب اُس بچہ کو دیکھا کہ کے لئے ندا کی جا رہی تھی تو اُس کے چہرے پر خوشیاں بکھر گئی تھیں اور آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے بھر گئی تھیں جن کی کوئی قیمت کوئی مول نہیں لگایا جا سکتا۔ اس لئے کہ پہچان گئی تھی کہ جس بچہ کے لئے اعلان کیا جا رہا تھا، وہ بچہ اُس کا اپنا بھائی موسیٰ

یہ سارا معاملہ دیکھنے کے بعد موسیٰ کی بہن نے منادیوں کے سربراہ کو مخاطب کہنے لگی:

''کیا میں تمہیں ایک ایسے گھر کا پتا نہ دوں جہاں مجھے امید ہے کہ یہ بچہ کی ایک عورت کا دودھ پی لے گا اور وہ لوگ اس بچہ کو خیر خواہی و محبت اور شفقت پالیں گے اور اس کی بہترین اور عمدہ حفاظت اور کفالت کا بندوبست بھی کریں گے''

یہ سن کر ایک دائی نام جس کا فوعہ تھا، اُس نے بڑے منادی کو مخاطب کر کے شبہات میں ڈوبی آواز میں کہنا شروع کیا:

''سن منادی! اس لڑکی کا تعلق ضرور اس بچہ سے ہے۔ اگر نہیں تو پھر یہ ضرور جانتی کہ یہ بچہ کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے، ورنہ یہ لڑکی اتنے وثوق سے یہ بات نہیں کہہ سکتی۔ میری مانو تو اس لڑکی کو گرفتار کر کے ملکہ آسیہ کے سامنے پیش کر دو اور جو کچھ اس نے کہا ہے، وہ بھی ملکہ سے جا کر کہہ دینا۔ دیکھیں گے کہ ملکہ اس سارے معاملے کا کیا فیصلہ کرتی ہے؟''

بڑے منادی نے دائی فوعہ کی بات پر رضامندی کا اظہار کیا اور کہنے لگا:

''فوعہ! تو ٹھیک کہتی ہے۔ اس لڑکی کو ضرور ملکہ کے روبرو پیش کرنا چاہیئے، آگے کی قسمت کہ ملکہ اس کے لئے کیا فیصلہ کرتی ہے؟''

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دوسری دائی نام جس کا سفرہ تھا، وہ بڑی نرمی سے بولی اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی:

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اس لڑکی کے ذریعہ ہمیں کوئی ایسی عورت مل جائے جس کا دودھ یہ بچہ پی لے اور ہم سب ملکہ کی طرف سے کسی بڑے انعام کے حقدار ہوجائیں۔''

بڑے منادی نے دوسری دائی سفرہ کے جب یہ الفاظ سنے تو کہنے لگا:

''سفرہ! تو بھی ٹھیک کہتی ہے، پر ہمیں پہلے اس لڑکی کو ملکہ کے سامنے پیش کر کے حالات کہہ دینے چاہئیں، ایسا نہ ہو کہ اس معاملہ کی تہہ میں کوئی راز ہو اور بعد میں فرعون کو اس کی خبر ہو تو کہیں ہماری گردنیں ہی نہ کاٹ دی جائیں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ بڑا منادی رُکا اور پھر دوبارہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مزید کہہ رہا تھا:

''اگر ہم سب اپنی گردنیں محفوظ اور مامون دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر اس لڑکی کو گرفتار کر کے ملکہ آسیہ کے سامنے پیش کرنا ہی بہتر ہے۔ رہا سوال انعام کا تو اس لڑکی کی ملکہ کے سامنے اس بچہ سے متعلق کوئی نیا انکشاف ہوگیا تب بھی یقین جانو ملکہ انعام و اکرام سے مالا مال کر دے گی۔''

چنانچہ دوسری دائی صفرہ نے بھی بڑے منادی کے ان خیالات کی تائید کی۔ لہٰذا وہ اور موسیٰ کی بہن کو لے کر محل کی طرف گئے تا کہ اُسے ملکہ آسیہ کے سامنے جائے۔

سب منادی اور دونوں دائیاں موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی بہن کے ساتھ محل میں داخل

ہوئیں اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو مصر کی ملکہ آسیہ کے سامنے پیش کیا تو اُس نے ایک تعجب خیز نگاہ اس موقع پر منادیوں اور دائیوں پر ڈالی۔ پھر حیرت اور پریشانی کے عالم میں موسیٰ کی بہن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا:

''یہ لڑکی کون ہے؟ اور کیا تم بچہ کو دودھ پلانے والی کسی عورت کو تلاش کر کے اپنے ساتھ نہیں لا سکے؟''

آسیہ کے اس سوال کے جواب میں بڑے منادی نے آسیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا:

''اے مقدس ملکہ! ہم بچہ کے لئے ندا کر رہے تھے کہ بازار میں یہ لڑکی ہمارے پاس آئی اور ہمیں مخاطب کر کے اس نے کہا۔

''میں تجھے ایک ایسے گھر کا پتا نہ بتا دوں جہاں مجھے امید ہے کہ یہ بچہ اُس گھر کی ایک عورت کا دودھ پی لے گا اور وہ لوگ اس بچے کو خیر خواہی و محبت اور شفقت پالیں گے اور اس کی بہترین حفاظت اور عمدہ کفالت کا بندوبست کریں گے۔

اے ملکہ! اس لڑکی کی اس گفتگو نے ہمیں شک و شبہ میں ڈال دیا ہے اور ہمیں شک ہے کہ یہ لڑکی اس بچے کے متعلق جانتی ہے کہ یہ کون ہے اور اس کا تعلق کس خاندان سے ہے؟ آپ اس سے پوچھیں اور سختی کریں، ہوسکتا ہے کہ اس بچے کے متعلق کوئی اہم راز اُگل دے۔''

اس موقع پر آسیہ نے غور سے موسیٰ کی بہن کی طرف دیکھا اور کہا:

''یہ منادی جو کچھ کہتا ہے، کیا اس میں کوئی سچائی ہے؟''

موقع کی نزاکت اور اپنے آپ کو مشکل میں دیکھتے ہوئے موسیٰ کی بہن نے بات بنائی اور جواب میں کہنے لگی:

''اے ملکہ! یہ منادی اور دائیاں دراصل میری بات کا مطلب ہی غلط سمجھے ہیں۔ میں ان سے یہ کہنا چاہتی تھی کہ میں ایک غریب اسرائیلی خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے باپ کا نام عمران اور ماں کا نام یوحاند ہے۔ میں چاہتی تھی کہ اس بچہ کو میری ماں کے پاس لے جایا جائے۔

میرا ایک چھوٹا بھائی ہے جو ابھی ماں کا دودھ پیتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرے بھائی کے ساتھ یہ بچہ بھی میری ماں کا دودھ پی لے گا۔ اگر ایسا ہوگیا تو نہ صرف آپ کی

ہماری رسائی ہوجائے گی بلکہ انعام و اکرام مل جانے سے ہمارے گھر کی حالت سدھر جائے گی۔ بس میں یہ بات منادیوں اور دائیوں کو سمجھانا چاہتی تھی لیکن انہوں نے میری بات پر دھیان ہی نہیں دیا اور مجھے کھینچ کر آپ کے پاس لے آئے۔''

موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے یہ ساری تفصیل سننے کے بعد آسیہ نے اُس سے بڑی ہمدردی کا اظہار کیا اور منادیوں کو حکم دیا کہ بچے کو اس کی ماں کے پاس لے جایا جائے، ہو سکتا ہے اس لڑکی کی ماں کا دودھ ہی یہ بچہ پی لے۔

چنانچہ ملکہ آسیہ کے حکم پر منادی اور دائیاں موسیٰ کو لے کر موسیٰ کی والدہ کے گھر جانے کے لئے موسیٰ کی بہن کے ساتھ ہو لئے۔

چنانچہ گھر پہنچ کر موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے اپنی ماں یوحاند کو الگ لے جا کر سارا معاملہ سمجھا دیا کہ جو بچہ آپ کی طرف لایا جا رہا ہے، وہ میرا بھائی موسیٰ ہی ہے۔ پس جب یوحاند دائیوں اور منادوں کے سامنے آئی اور دائیوں نے بچہ اس کی گود میں رکھا تو وہ بچہ فوراً ماں کی چھاتیوں سے لگ کر دودھ پینے لگا یہاں تک کہ سیر ہوگیا اور رُک گیا۔

یہ معاملہ دیکھ کر منادی اور دائیاں فی الفور ملکہ آسیہ کے پاس گئے اور بچے کے دودھ پینے کا واقعہ سنایا۔ یہ سن کر ملکہ آسیہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ چنانچہ منادیوں کو حکم دیا:

''جاؤ! اُس عورت کو بچے سمیت یہاں میرے پاس لے کر آؤ تا کہ اس عورت کو یہاں دودھ پلانے پر ملازم رکھا جا سکے اور سنو! اُس عورت اور اس کی بیٹی کے ساتھ اخلاق اور نرمی سے پیش آنا۔ ان پر کوئی سختی نہ کرنا۔''

چنانچہ منادی اور دائیاں وہاں سے روانہ ہوگئے اور فوراً ہی پھر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ یوحاند کے پاس آئے، انہوں نے دیکھا کہ بچہ دودھ پینے کے بعد انتہائی پرسکون انداز میں اُس کی گود میں پڑا تھا۔ دائی صفرہ نے اس موقع پر یوحاند کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا:

''اے خاتون! تو خوش قسمت ہے کہ تیرا دودھ اس بچے نے اپنی خواہش اور رغبت سے پی لیا ہے تو تیری خوش قسمتی میں ہم بھی حصہ دار ہوجائیں گے اس لئے کہ تجھے تو اس کام کا انعام اور اجرت ملے گی، تیرے ساتھ ہی ساتھ ہم بھی انعام و اکرام سے نوازے جائیں گے۔ اے خاتون! ہم نے اس واقعہ کی اطلاع ملکہ کو کر دی ہے، اب تو ہمارے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ساتھ شاہی محل تک چل کیونکہ ملکہ نے تجھے طلب کیا ہے۔''

چنانچہ اُس دایہ کے یہ الفاظ سن کر یوحاند نے جواب میں کچھ نہ کہا۔ بچے کو سنبھالا اور منادیوں اور دائیوں کے ہمراہ محل کی طرف جانے کے لئے ہو لی۔

جب کہ لوگ یوحاند کو ملکہ آسیہ کے سامنے لائے تو وہ بڑی خوش ہوئی کہ بچہ اُس کے پاس بڑا پرسکون تھا۔

ملکہ نے یوحاند کی عزت افزائی کی اور اُسے اپنے قریب ہی ایک خالی نشست پر بٹھایا اور پھر پوچھا:

''اے خاتون! تیرا نام کیا ہے اور بنی اسرائیل کے کس قبیلے سے تیرا تعلق ہے؟''

اس پر یوحاند مطمئن انداز میں کہنے لگی:

''اے ملکہ! میرا نام یوحاند ہے اور میں اوّل اوّل یہاں اپنے بیٹوں کے ساتھ آباد ہونے والے یعقوبؑ کے بیٹے لادی کی نسل سے ہوں۔ میرے شوہر کا نام عمران ہے اور وہ بھی بنو لادی سے ہے۔''

ملکہ آسیہ نے پوچھا:

''کیا تیرا شوہر تیرے ساتھ نہیں آیا؟''

جواب میں یوحاند کہنے لگی:

''جس وقت یہ منادی اور دائیاں میری بیٹی کے ساتھ میرے گھر آئیں، اُس وقت میرا شوہر گھر پر نہ تھا۔ اس لئے میں اکیلی ہی اِدھر چلی آئی۔''

ملکہ آسیہ نے پھر پوچھا:

''اور تمہاری وہ بیٹی بھی تمہارے ساتھ نہیں آئی جس کی وجہ سے تم ہمیں ملی ہو۔''

موسیٰ کی ماں یوحاند نے پھر اپنی گود میں موسیٰ کو سنبھالتے ہوئے کہنا شروع کیا:

''اپنی اُس بیٹی کو میں گھر پر چھوڑ آئی ہوں کیونکہ میرا بھی ایک دودھ پیتا بچہ ہے، اُس کا نام ہارونؑ ہے۔ میری بیٹی اس کی دیکھ بھال کرے گی۔''

یہ الفاظ سن کر آسیہ نے اپنے مطلب کی طرف آتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا:

''اے یوحاند! چونکہ اس بچہ نے تیرا دودھ پی لیا ہے جسے میں اپنا بیٹا بنا چکی ہوں۔ لہٰذا تجھے یہاں اس لئے بلایا گیا ہے کہ تو یہیں شاہی محل میں رہ کر اسے دودھ پلاتی رہے۔''

یوحاند نے محسوس کرلیا تھا کہ ملکہ آسیہ اُس کی ضرورت محسوس کر رہی ہے، اُس نے ...ی سے کام لیا اور کہا:

''اے ملکہ! میں اپنے بچے کو گھر پر چھوڑ کر یہاں نہیں رہ سکتی، کیونکہ وہ بھی شیر خوار ہے۔ ہاں! اگر آپ راضی ہوں تو یہ بچہ میرے سپرد کردیں۔ میں اسے اپنے گھر پر رکھ کر پالوں گی اور وعدہ کرتی ہوں کہ میں اس بچے کی حفاظت اور خبر گیری میں ذرا ...کروں گی۔''

یوحاند نے یہ بات ملکہ آسیہ سے اس لئے کہی تھی کہ اُنہیں خدائے بزرگ و برتر کا ...یاد آگیا جس میں اُنہیں بشارت دی گئی تھی کہ چند روزہ جدائی کے بعد ہم بچے کو ...پاس واپس لے آئیں گے۔ یہ خیال آتے ہی یوحاند اپنی بات پر جم گئی تھی۔

چنانچہ اس ساری گفتگو کے جواب میں ملکہ آسیہ نے مجبور ہوکر یوحاند کی بات مان ...منادیوں اور دائیوں کو انعام دینے کے علاوہ یوحاند کو بھی انعام و اکرام سے نوازا ...ان کی پرورش کے لئے رقم فراہم کی۔ اس طرح موسیٰ اپنی والدہ کے پاس پرورش ...گئے تھے۔

❀❀❀

ایک روز اشوکانی شہر میں اپنی حویلی کے اندر سیماس، اُس کی بیوی سریان، ... طمامہ اور برزہ اکٹھے بیٹھے گھریلو موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک برزہ نے ... رُخ بدلا اور سریان کو مخاطب کر کے کہنے لگے:

''بیٹی! اب تو سیماس کی بیوی ہے۔ سیماس سے بے پناہ محبت بھی کرتی ہے ... صبح میں اور طمامہ جب اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے یہ سوچا کہ سریان کو اب ہمارے ... ہاں رہتے ہوئے ایک عرصہ ہوگیا ہے، لہٰذا اُس سے پوچھا جائے کہ کیا وہ ہمارے ... ماحول سے مطمئن اور خوش ہے۔''

برزہ کے ان الفاظ کے جواب میں سریان نے گھورنے کے انداز میں برزہ کی طرف دیکھا، پھر کہنے لگی:

''خوش نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں اپنے آپ کو انتہاء درجہ کی ... بخت خیال کرتی ہوں کہ میں سیماس کی بیوی ہوں اور مجھے آپ دونوں کی طرف ... مادرانہ شفقت نصیب ہے۔ اس سے بڑھ کر مجھے اور کیا نعمت مل سکتی ہے۔ جہاں ... یہاں کا ماحول ہے، میں اس سے بے حد خوش اور مطمئن ہوں۔''

سریان جب خاموش ہوئی تب برزہ پھر بول اٹھی، کہنے لگی:

''بیٹی! تمہیں یہاں کی اور وہاں کی زبان اور مذہب میں خاصہ فرق محسوس ... ہوگا۔''

اس پر سریان کہنے لگی:

''زبان میں تو کوئی اتنا فرق نہیں ہے، ہاں! مذہب میں ضرور ہے۔ لیکن ... آکر جو عقائد مجھے ملے، میں سمجھتی ہوں ہمارے عقائد سے وہ بہت بہتر اور حقیقت ... زیادہ قریب ہیں۔''

اس پر برزہ پھر سریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی:

''بیٹی! کیا تو ہمارے علم میں اضافہ کے لئے حتیوں کی زبان اور اُن کے مذہب ...متعلق کچھ کہے گی؟''

برزہ نے جب یہ سوال کیا تب سیماس بھی بڑے غور سے سریان کی طرف دیکھتے ...کہنے لگا:

''سریان! اگر تم برزہ کے ان سوالوں کا سیر حاصل جواب دو تو پھر میں تم سے وعدہ ...کرتا ہوں کہ جب تم یہ تفصیل بتا چکو گی، تب میں تم پر ایک ایسا انکشاف کروں گا جسے ...میں نے اب تک تم سے چھپا کر رکھا اور اُس انکشاف کو سن کر تم خوش بھی ہو جاؤ گی۔''

جواب میں سریان نے ایک قہقہہ لگایا اور کہنے لگی:

''لگتا ہے جس طرح میں نے یہ بات چھپا کر رکھی تھی کہ میں حتیوں کے بادشاہ کی ...بیٹی ہوں، اس طرح آپ نے بھی اپنا کوئی راز چھپا رکھا ہوا ہے۔ بہر حال آپ فکر نہ ...کریں۔ میں حتیوں کی زبان اور مذہب سے متعلق تفصیل سے بتاتی ہوں، اُس کے بعد ...آپ مجھ پر وہ انکشاف کیجئے گا جسے اب تک آپ چھپائے ہوئے ہیں۔''

سیماس نے جب اس کا وعدہ کیا تب سریان نے تفصیل کے ساتھ حتیوں کے ...مذہب اور اُن کی زبان سے متعلق تفصیل کہہ دی تھی جو کچھ سریان نے کہا تھا، اُس کا لب ...لباب کچھ اس طرح ہے:

''جہاں تک حتیوں کی زبان کا تعلق ہے تو اِن کے گروہوں کی طرح اُن کی زبان ...مخلوط سی تھی اور سیستانیوں کی زبان سے کافی حد تک ملتی جلتی تھی۔

مورخین لکھتے ہیں کہ حتی دستاویزوں کا سب سے بڑا مجموعہ وہ ہے جو ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۲ء تک بونماز کوئی شہر سے برآمد ہوا۔ یہ دس ہزار سے زیادہ تختیاں تھیں جو حکمرانوں ...کے شاہی محافظ خانہ کے طور پر ۱۳۰۰ ق م کے آس پاس جمع کی گئی تھیں، ان میں مسماری خط ...استعمال کیا گیا تھا جس کی کلید یوگوسلاویہ کے ایک عالم نے دریافت کی۔ اس عالم کا نام ...ہرازنی روز تھا۔

حتیوں سے متعلق معلومات کا سب سے بڑا ذخیرہ یہی تختیاں ہیں۔ حتی اپنی عام ...تحریروں کے لئے مسماری خط سے کام لیتے تھے لیکن جب یادگاریں بناتے تھے تو ان ...میں تصویری خط استعمال ہوتا تھا۔ یہ تصویری خط کتبات، پتھروں یا چٹانوں پر کندہ کئے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

جاتے تھے۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ ایک سطر دائیں سے بائیں جانب، دوسری سطر
سے دائیں جانب ہوتی تھی۔ اس رسم الخط کی کلید حال ہی میں دریافت ہوئی ہے۔

شام میں تین مقامات ایسے ہیں جہاں ان کے تصویری کتبات والی یادگار
ہیں۔ ان میں سے ایک کریکش یعنی جرابلس شہر دوسرا حلب اور تیسرا احمات۔ کریکش
۲۴ سنگی کتبات حاصل ہوئے ہیں، جو اب برطانیہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہیں۔
سے صرف چار کتبات برآمد ہوئے جب کہ چار مہریں راس الشمرہ سے ملیں اور
عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔

حتی زبان و ادب کے سلسلے میں جو کچھ برآمد ہوا، اس میں زیادہ تر مذہبی گیت
دعاؤں و انسانوں کے ناموں و افسانوں اور خطوں پر مشتمل مواد ہے۔ ان سے
ایک مجموعہ قوانین بھی ملا ہے جس کا تعلق چودھویں صدی قبل مسیح کے وسط سے
مجموعہ کی تعزیرات بہت ہلکی تھیں حالانکہ سامی عربوں کی تعزیرات عموماً ہلکی نہیں
تھیں۔ اس میں آنکھ کے بدلے آنکھ والا قانون قطعاً موجود نہیں۔ زیادہ تر تعزیری قوانین
زراعت سے متعلق رکھے گئے تھے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ زراعت اُس دور
اقتصادی نظام کی بنیاد تھی۔

جہاں تک حتیوں کے مذہب کا تعلق ہے تو حتیوں کے مذہب کے متعلق مؤرخ
کہتے ہیں کہ کچھ زیادہ معلومات فراہم نہیں، تاہم مظاہر پرستی اُن کے ہاں اپنی
شکل میں بالکل نمایاں نظر آتی ہے۔ چشموں، دریاؤں، درختوں اور پہاڑوں کو مقدس
جاتا تھا۔ دیوتاؤں میں سب سے زیادہ معروف اور مشہور اُن کا تیشوب نام کا ایک
تھا جو آندھی اور جھکڑوں کا دیوتا خیال کیا جاتا تھا۔ اس کو قومی دیوتا بھی سمجھا جاتا
سیستانیوں کے کچھ علاقوں میں بھی اس دیوتا کی پرستش ہوتی تھی۔ مختلف شہروں
دیوتاؤں کو اُس کے مقامی مظاہر سمجھا جاتا تھا۔

ایک اور دیوتا تلے بنوش تھا اور شام کا حدد نام کا دیوتا اس سے ملتا جلتا تھا۔ مصر
کے ساتھ جو معاہدہ ہوا، اس میں حدد کی رفیقہ کو عشتار بتایا گیا لیکن اس کا حتی نام
تک ٹھیک دریافت نہیں ہوا۔ کچھ مؤرخین کا خیال ہے کہ اُس کا نام ماتھا تھا۔

حتیوں کے ہاں یہ دیوی زمین کی نمائندہ تھی اور مغلوب قوتوں کی سب سے
پرانی دیوی خیال کی جاتی تھی۔ تیشوب اور عشتار کی پوجا بالکل اسی طرح ہوتی تھی

طرح شام میں عوذ اور عشتار کی، مغرب میں ایڈونیس اور وینس کی اور ایشیائے کوچک
میں آتیش اور سیسل کی۔

تیشوب کو یوں پیش کیا جاتا تھا کہ ایک آدمی سانڈ پر کھڑا ہوتا اور اُس نے ہاتھ میں
بجلی پکڑی ہوتی تھی، سب سے زیادہ طاقتور معبود سورج دیوی تھی جو جنگ کی دیوی بن
گئی اور زمین کی دیوی کی بھی کچھ صفات حاصل کر لی تھیں۔

دیوتاؤں کا لباس جیسا کہ یادگاروں تمثالوں سے ظاہر ہوتا ہے عموماً گھٹنوں سے
اوپر کرتا ہوتا اور سر پر مخروطی شکل کی ٹوپی ہوتی تھی۔

دیویوں کو بہت لمبے کرتے پہنائے جاتے تھے اور اُن کے سروں پر اسطوانہ نما بلند
ٹوپی رکھی جاتی۔ جوتے نوکدار ہوتے اور اُن کا اگلا حصہ اوپر اٹھا ہوا ہوتا۔ یہ چیز دیوتاؤں
اور دیویوں میں مشترک دیکھی گئی ہے۔ انسانی شکلیں بھی اسی لباس میں بنائی جاتیں مگر
جسامت میں دیوتاؤں سے کم تر ہوتیں۔ بھاری لباس اور اوپر اٹھے ہوئے جوتوں سے
اندازہ ہوتا ہے کہ اس قوم کی ابتداء سرد برفانی آب و ہوا میں ہوئی تھی۔

اس کے علاوہ حتیوں نے شامیوں و مصریوں اور آشوریوں سے تعلقات پیدا
کر لئے تو اجنبی دیوتاؤں و دیویوں کو بھی اپنا لیا۔ مصری معاہدے میں ایسے الفاظ بھی
آئے ہیں جن سے ایک ہزار دیوتا اور دیویاں معلوم ہوتے ہیں کہ حتیوں میں عورتوں کا
درجہ مقابلتاً بلند تھا اور عام میلان ایک بیوی کی طرف تھا۔ اس کی تصدیق اوّل تو یوں
ہوتی ہے کہ حتیوں کے دارالاصنام میں دیویوں کو نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ دوسرے
جب حتیوں کے ایک بادشاہ شبیلولیومو نے سبستانیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تو دو
شرطیں رکھی گئی تھیں۔ اُن میں ایک یہ بھی تھی کہ سیستانی بادشاہ کی صرف ایک بیوی ہو اور
وہ حتی شہزادی ہونی چاہئے۔

حتیوں سے متعلق اب تک کھدائی کے دوران جو کچھ معلومات حاصل ہوئیں ہیں،
اُن سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان کے اندر ایسے لوگ بھی تھے جنہیں تاریخ کے اوراق
میں خابیرو کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ یہ لوگ حتیوں کے لشکر میں بھی کافی تعداد میں
شامل تھے اور جو کھدائی کے دوران کتبات ملے ہیں، اُن میں خابیرو کے نام سے ان کا
ذکر بڑا نمایاں پیش کیا گیا ہے۔ ایک موقع پر یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ خابیرو جو حتیوں
کے اندر تھے وہ جنوبی علاقوں کو پامال کر رہے تھے۔ خابیرو اکادی لفظ ہے یعنی یہ ایک

طرح کا شامی عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں دوسری جانب سے آنے والا یا دریا کو عبور
کرنے والا۔ پندرھویں صدی مسیح کی دستاویزوں میں خابیرو کو رضا کار غلام بھی ظاہر کیا
گیا ہے۔ ۱۳۰۰ ق م اور ۱۱۵۰ ق م میں انہیں عقیروں کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔

مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ حتیوں کی سرگزشت میں خابیرو کا ذکر پہلے پہل ۱۹۰۰
ق م میں اُن کے بادشاہ مارشلش اوّل کے عہد میں آیا ہے اسی نے ان لوگوں کو ملازم رکھا
تھا۔ تل العمارنہ کے مقام پر جو کھدائی کے دوران خطوط ملے ہیں، اُن خطوط سے ظاہر
ہوتا ہے کہ خابیرو فرعون کے مقابلے میں باغیوں سے مل گئے تھے اور ۱۳۶۷ ق م میں
اُنہوں نے شکیم شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔

ان خطوط میں یروشلم کے بادشاہ عبدخیا کا ذکر بھی ملتا ہے جو اُن دنوں فرعونِ مصر کا
باجگزار تھا اور اُن دنوں مصر کا فرعون اخناتون تھا۔ یروشلم کے عبدخیا نام کے اسی بادشاہ
نے حتیوں کے اندر موجود خابیرو کے خلاف فرعون سے امداد کی درخواست کی تھی جن سے
عبدخیا کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔

خابیرو کے متعلق کہیں کوئی واضح ذکر ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ آیا یہ مختلف عناصر کا
ایک گروہ تھا جو دوآبہ دجلہ و فرات میں بس گیا تھا۔ یہ نام سب سے پہلے ۲۳۰۰ ق م میں
ناران سن کے جنگجوؤں کے لئے استعمال ہوا اور ناران سن قدیم اکادی حکمران خاندان
سے تھا اور یہ شامی اور عربی تھے۔ پھر یہ نام اٹھارویں صدی کے ایک خط میں بھی استعمال
ہوا، اس کے بعد پندرھویں صدی قبل مسیح کی ملنے والی تختیوں میں بھی حتیوں کے اندر کام
کرنے والے ان خابیرو کا ذکر ملتا ہے۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ حتیوں کے اندر کام
کرنے والے یہ خابیرو یا عبیروں کا جہاں تک تعلق ہے تو ان کا کوئی مخصوص قومی گروہ نہ
تھا بلکہ خانہ بدوش و اجنبیوں اور قزاقوں کا ایک جتھہ تھا جو تنخواہ یا مالِ غنیمت کے لالچ
میں عموماً حتیوں کے ساتھ مل جایا کرتے تھے۔

حتیوں کی زبان اور مذہب سے متعلق اختصار کے ساتھ بتانے کے بعد سریان نے
ایک گہری نگاہ اپنے پہلو میں بیٹھے اپنے شوہر سیماس پر ڈالی، پھر کہنے لگی:

''آپ لوگوں کے کہنے پر میں نے حتیوں کی زبان اور اُن کے مذہب سے متعلق
تفصیل سے بتا دیا ہے۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ جب میں یہ تفصیل بتا چکوں گی تو آپ
بھی مجھے ایک اہم خبر سنائیں گے جسے اب تک آپ نے راز بنا رکھا تھا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سریان جب خاموش ہوئی تب اُس کی طرف غور سے
دیکھتی ہوئی برزہ نے پوچھ لیا:

''سریان، میری بیٹی! حتیوں کے ہاں جن بتوں کی پوجا پاٹ ہوتی ہے، اُس کی
تفصیل تو نے ہم سے کہی لیکن تو دیکھتی ہے کہ ہم بتوں کی پوجا پاٹ کرنے والے نہیں
ہیں۔ ہم ایک خدا کے ماننے والے ہیں اور دین ابراہیمؑ کے پیروکار ہیں۔ کیا تم ہمارے
اندر رہتے ہوئے اپنے دین کے معاملے میں کچھ...''

یہاں تک کہتے کہتے برزہ کو رُک جانا پڑا۔ اس لئے کہ اُس کی طرف بڑے غور
سے دیکھتے ہوئے سریان کہنے لگی:

''آپ کس قسم کی باتیں کر رہی ہیں؟ میں تو اپنے آپ کو خوش بخت خیال کرتی
ہوں کہ میں بتوں کی پوجا پاٹ کے ماحول سے نکل کر آپ لوگوں کے اس ماحول میں آ
شامل ہوئی ہوں جہاں صرف خالق کائنات کو ترجیح دی جاتی ہے اور اُس کی پرستش کو
اہمیت دی جاتی ہے۔ میں سمجھتی ہوں مذہب کے لحاظ سے حتیوں کی نسبت یہاں کا ماحول
بہت اچھا ہے اور میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ اس ماحول میں، میں اتنی مطمئن، اتنی خوش
ہوں جس کا تم اندازہ نہیں کر سکتی۔ اتنی خوش اور مطمئن تو میں حتیوں کے ہاں اپنے ماں
باپ کے پاس بھی نہ تھی۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سریان رُکی۔ اُس کی گفتگو سے برزہ خوشی اور طمانیت
محسوس کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ سریان نے پھر سیماس کو مخاطب کیا:

''بیچ میں اماں برزہ نے نیا موضوع چھیڑ دیا تھا۔ میں نے آپ سے ایک سوال کیا
تھا آپ نے ابھی تک اُس کا جواب نہیں دیا کہ آپ مجھے کون سی خوشخبری دینا چاہتے
ہیں اور کس راز سے پردہ اٹھانا چاہتے ہیں؟''

اس پر سیماس نے پہلے ایک گہری نگاہ سریان پر ڈالی، پھر سنجیدگی سے کہنے لگا:

''سریان! میرے خیال میں اس راز کو راز ہی رہنے دو، اگر میں نے اُس راز سے
پردہ اٹھا دیا تو میرے خیال میں تمہیں پھر اپنی ذات پر مایوسی ہو گی اور میں تمہیں مایوس
نہیں دیکھنا چاہتا۔''

''آپ اُس راز سے پردہ اٹھائیں، میرے مایوس ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں
ہوتا میں کیوں مایوس ہوں گی؟'' میں تو یہاں اپنی مرضی سے رہ رہی ہوں اور بالکل

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

خوش اور مطمئن ہوں۔ دیکھیں! آپ وقت ضائع نہ کریں، آپ بتائیں کس راز پردہ اٹھانا چاہتے ہیں؟"

اس پر سیماس نے ہونٹوں پر زبان پھیری، پھر ایک گہری نگاہ سریان پر ڈالی اُس کے بعد وہ کہہ رہا تھا:

"سریان! بات یہ ہے کہ جو گزشتہ جنگ رعمسیس اور تمہارے باپ کے درمیان ہوئی تھی، تم یہ تو جانتی ہو کہ پہلی جنگ میں تمہارا چچا اور تمہارے باپ کا بڑا بھائی مارا گیا تھا اور اُس کے بعد حتیوں نے تمہارے باپ کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اُس کے بعد ایک جنگ تمہارے باپ اور رعمسیس کے درمیان ہوئی۔ اس جنگ میں بھی چونکہ رعمسیس کامیاب رہا تھا، لہٰذا حتیوں نے رعمسیس سے صلح کی درخواست کی۔ چنانچہ اس صلح کے لئے کچھ شرائط رکھی گئی تھیں اور امن شرائط میں ایک شرط تمہاری بڑی بہن دلوکز سے متعلق بھی تھی۔"

دلوکز کا نام سن کر سریان چونکی تھی۔ جستجو بھرے انداز میں سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی:

"میری بہن دلوکز سے متعلق کیا شرط تھی؟"

"شرط یہ تھی کہ دلوکز کو رعمسیس سے بیاہ دیا جائے۔ تمہارے باپ نے اس پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ چنانچہ تمہاری بڑی بہن کو رعمسیس سے بیاہ دیا گیا۔ اب وہ تمہارے مرکزی شہر ختوشاش میں نہیں بلکہ وہ رعمسیس کے مرکزی شہر ممفس میں رعمسیس کی بیوی کی حیثیت سے قیام کئے ہوئے ہے۔"

سیماس جب خاموش ہوا، تب سریان مسکراتے ہوئے کہنے لگی:

"اچھا ہوا کہ وہ رعمسیس کی بیوی بن گئی۔ اس سے بڑھ کر اُسے کیا چاہئے تھا۔ آپ نے یہ کیوں کہا کہ اس راز سے پردہ اٹھ گیا تو میں اپنی ذات پر مطمئن نہیں رہوں گی۔"

سیماس نے غور سے سریان کی طرف دیکھا، کہنے لگا:

"میں اس راز سے پردہ اس لئے نہیں اٹھانا چاہتا تھا، سوچا کہ تم یہ خیال کرو گی کہ تم سے تو تمہاری بڑی بہن دلوکز ہی اچھی رہی جو مصر کے بادشاہ رعمسیس کی بیوی بن گئی حالانکہ شخصیت و خوبصورتی و جمال اور دیگر صفات میں تم اُس سے کہیں بڑھ کر ہو۔"

سیماس جب خاموش ہوا تب سریان مسکراتے ہوئے کہنے لگی:

"اچھا، تو آپ کے یہ خیالات ہیں میرے متعلق۔ اگر میری بڑی بہن رعمسیس کی بیوی بن گئی ہے تو پھر سنیں، میں اُس سے ہزار ہا درجہ اچھی ہوں کہ میں ایک ایسے شخص کی بیوی بنی ہوں جس کا نام سیماس ہے جو سیستانیوں کا سالارِ اعلیٰ ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک ایسے دین و مذہب سے تعلق رکھتا ہے جس میں وحدانیت کی پرستش ہوتی ہے اور اس دین کے ماننے والے اللہ کے بزرگ نبی ابراہیمؑ کے پیروکار ہیں۔"

یہاں تک کہتے کہتے سریان کو رک جانا پڑا، اس لئے کہ ساتھ والی حویلی جو طباش کی تھی، اُس میں شور و غوغا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ یہ شور سن کر سریان و برزہ اور طمامہ ہی نہیں سیماس بھی کسی قدر فکرمند اور پریشان ہو گیا تھا۔ اپنی جگہ اٹھ کھڑا ہوا، پھر اپنی ماں طمامہ و سریان اور برزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا:

"یہ نہ جانے طباش کی حویلی میں کیا معاملہ ہوا ہے کہ اس قدر شور اٹھا ہے۔ میرے خیال میں آپ لوگ بیٹھیں، میں دیکھتا ہوں کیا ہوا ہے؟"

اس پر طمامہ و برزہ اور سریان تینوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئیں اور سریان، سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی:

"ہم بھی آپ کے ساتھ جاتی ہیں، پھر دیکھتی ہیں کہ طباش کی حویلی میں کیا ہوا ہے کہ وہاں اس قدر شور و غوغا اٹھ رہا ہے۔"

سریان کی اس تجویز سے سیماس نے اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ چاروں دیوان خانے سے نکل کر بڑی تیزی سے اپنے ہمسائے میں طباش کی حویلی کی طرف جا رہے تھے۔

❁ ❁ ❁

سیماس و سریان و طمامہ اور برزہ چاروں تیز تیز چلتے ہوئے اپنے ہمسائے میں طباش کی حویلی پر آئے اور سیماس نے آگے بڑھ کر حویلی کے دروازے پر دستک دی تھی۔ دوسری دستک پر دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھولنے والا طباش تھا، اُسے دیکھتے ہی فکرمندی کے اظہار میں سیماس نے اُسے مخاطب کیا:

"طباش میرے بھائی! ہم چاروں بھاگے بھاگے آئے ہیں، یہ تمہارے ہاں کیسا شور و غوغا اٹھ رہا تھا؟"

سیماس کے ان الفاظ پر طباش قہقہہ لگاتے ہوئے ہنس پڑا، پھر کہنے لگا:

"پہلے چاروں اندر آؤ، پھر بتاتا ہوں کہ کیا معاملہ ہے؟"

اس پر سیماس و سریان و طمامہ اور برزہ چاروں داخل ہوئے۔ پھر اُنہیں دیوان خانہ کی طرف لے جاتے ہوئے طباش کہنے لگا:

"دراصل میرے ہاں بیٹا ہوا ہے، اس لئے میں، اماں اور بہن اس موقع پر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔"

طباش کے ان الفاظ پر سیماس و سریان و طمامہ اور برزہ بھی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ تیز تیز چلتے ہوئے دیوان خانہ میں داخل ہوئے، جہاں طباش کی ماں شیرات و بہن یافش اور ایک طرف ایک مسہری پر بلسان اپنے نومولود بچہ کے ساتھ پڑی ہوئی تھی۔ چنانچہ سیماس و سریان و طمامہ اور برزہ بھی طباش و شیرات اور یافش کے ساتھ اُن کی خوشیوں میں شامل ہو گئے تھے۔

❁

جب موسیٰ کچھ بڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ پاؤں ہلانے کے قابل ہو گئے تو مصر کی ملکہ آسیہ نے اپنے چند درباریوں کو حکم دیا کہ بچے کو یوحانذ کے ہاں سے اُس کے

پاس لے کر آئیں اور ساتھ ہی اُس نے منادیوں کے ذریعہ شہر میں اعلان کر دیا کہ:

"میرا بچہ آج میرے گھر آ رہا ہے، لہٰذا شہر میں کوئی ایسا نہ رہے جو اپنے گھر سے باہر نکل کر اس کا احترام اور عزت نہ کرے۔ میں خود اس کی نگرانی کروں گی اور دیکھوں گی کہ اہل شہر اس معاملے میں کیا کرتے ہیں؟"

اس اعلان کا یہ اثر ہوا کہ جب یوحانذ موسیٰ کو لے کر اپنے گھر سے نکلی تو لوگوں نے اُن دونوں پر تحائف اور ہدایا کی بارش شروع کر دی، یہاں تک کہ یوحانذ بچے کو لے کر ملکہ آسیہ کے پاس پہنچ گئیں۔

جس قدر تحائف ملے تھے، ملکہ آسیہ نے یوحانذ کے حوالے کر دیئے۔ پھر بچے کو اُن سے لے لیا اور اسے صحت مند اور چاق و چوبند دیکھ کر بڑی خوش ہوئی۔ اسی خوشی میں اُس نے اعلان کر دیا کہ میں ابھی اپنے بچے کو لے کر رعمسیس کے دربار میں جاتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ وہ میرے بیٹے کو کیا انعام دیتا ہے۔

موسیٰ کو اپنی گود میں لئے ملکہ آسیہ بھرے دربار میں داخل ہوئی اور موسیٰ کو اُس نے رعمسیس کی گود میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں نے آج اپنے بیٹے کو اپنے پاس بلوا لیا ہے۔ سب لوگوں نے اسے تحائف پیش کئے ہیں۔ اب میں اسے آپ کے پاس لے کر آئی ہوں اور دیکھوں کہ آپ اسے کیا تحفہ دیتے ہیں۔"

رعمسیس نے موسیٰ کو گود میں لے لیا۔ درباری بچے کو اُس کی گود میں دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ رعمسیس آسیہ سے کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اُسی لمحے موسیٰ نے رعمسیس کی داڑھی پکڑی اور اُسے کھینچ کر زمین کی طرف جھکانا شروع کر دیا۔ ملکہ آسیہ یہ دیکھ کر پریشان ہو گئی اور ہنستے، خوشی کا اظہار کرتے درباریوں پر خاموشی اور سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

اس موقع پر دربار کا ایک بوڑھا کاہن اٹھا اور رعمسیس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے بادشاہ! بنی اسرائیل کا وہ وعدہ ہم بھرے دربار میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے اللہ نے ان کے بڑے نبی ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا نبی پیدا ہوگا جو آپ پر غالب آئے گا اور آپ کو پچھاڑ دے گا۔ ہاں اے بادشاہ! یہ وہی لڑکا ہے جو آنے والے دنوں میں آپ کے لئے دشواری کا

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

باعث بنے گا۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ اس نے آپ کی داڑھی پکڑ کر آپ کو زمین کی طرف جھکا دیا تھا۔ گویا یہ آپ کو پچھاڑنا چاہتا ہے۔"

اپنے اُس کاہن کی یہ گفتگو سن کر رعمسیس پریشان ہو گیا۔ اُس کی دوسری بیویوں سے جو اُس کی اولاد تھی، وہ بھی یہ گفتگو سن کر پریشان ہو گئی تھی۔ پھر کوئی فیصلہ کرنے کے بعد رعمسیس بلند آواز میں چلّایا، "اُن لشکریوں کو بلاؤ جو بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنے پر مامور ہیں تاکہ سب لوگوں کے سامنے اس بچے کو ذبح کر دیا جائے، اور آنے والے دور میں ہمارے لئے کسی دکھ اور مصیبت کا باعث نہ بنے۔"

رعمسیس کی اس گفتگو کے جواب میں ملکہ آسیہ فوراً بولی اور کہنے لگی:

"رعمسیس یہ بچہ تم مجھے دے چکے ہو، پھر تم یہ معاملہ اس کے ساتھ کیوں کر رہے ہو؟"

رعمسیس غضب ناک ہو کر بولا۔ "یہ بچہ ایسی سزا کا حقدار ہے۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ یہ میری داڑھی کھینچتے ہوئے گویا یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ مجھے زمین پر پچھاڑ دے گا اور مجھ پر غالب آئے گا۔ لہٰذا اس کا قتل کرنا ضروری ہے۔"

اس پر ملکہ آسیہ نے معاملے کو بگڑتے اور بچے کو خطرے میں دیکھا تو بڑی فکرمند ہوئی۔ فوراً ہی اُس نے کچھ سوچا اور رعمسیس کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

"اس معاملے کو نپٹانے کے لئے میں ایک تجویز پیش کرتی ہوں جس سے فیصلہ ہو جائے گا کہ آپ کی داڑھی پکڑ کر زمین کی طرف کھینچنے والا معاملہ بچے نے اپنے بچپنے کی بے خبری اور لاشعوری جذبے کے تحت کیا ہے یا یہ دانستہ شوخی ہے۔ میری تجویز سے سارا معاملہ کھل کر سامنے آ جائے گا لیکن میری شرط یہ ہے کہ جب تک یہ معاملہ نبٹ نہ جائے، اُس وقت تک آپ بچوں کو ذبح کرنے والے لشکریوں کو نہ بلائیں۔"

فرعون نے اپنی ملکہ آسیہ سے وعدہ کیا، پھر کہنے لگا۔

"کہو، تم اپنی تجویز کہو، میرا وعدہ ہے کہ جب تک اس پر عمل نہ کر لیا جائے گا، ذبح کرنے والے لشکریوں کو نہیں بلایا جائے گا۔"

چنانچہ جواب میں ملکہ آسیہ فیصلہ کن انداز میں کہنے لگی۔

"اگر یہ معاملہ ہے تو پھر ایسا کیجئے کہ دو طشت منگوائیے۔ ایک طشت میں آگ کے دہکتے ہوئے انگارے اور دوسرے طشت میں دو چمکدار اور انتہائی جاذبِ نظر اور

...ں موتی ہوں۔ بس ان دونوں طشتوں کو بچے کے سامنے رکھ دیا جائے۔ اگر بچہ ...ھا کر موتی اٹھا لے اور انگاروں کو چھوڑ دے تو سمجھ لیا جائے کہ اس نے آپ کی ...ھی پکڑ کر کھینچنے کا عمل کیا اور یہ عمل اپنے عقل و شعور سے اور دانستہ طور پر کیا ہے۔ ایسی ...ت میں آپ کو حق ہوگا کہ آپ اُن لشکریوں کو بلائیں اور انہیں حکم دیں کہ اس بچے کو ...ادیں، میں کوئی اعتراض نہ کروں گی۔ میں یہ سمجھ کر خاموش ہو جاؤں گی کہ میں ...ں بچے کو اپنایا ہی نہ تھا۔"

"لیکن اے رعمسیس! اگر بچہ ہاتھ بڑھا کر انگاروں کو اٹھا لے اور موتیوں کو ...انداز کر دے تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ کام اس نے عقل و شعور سے نہیں کیا بلکہ بچپن ...معصومیت اور بھول پن میں اس سے یہ فعل سرزد ہوا ہے۔ اس صورت میں مجھے یہ حق ...ا میں بچے کو یہاں سے لے جاؤں۔"

ملکہ آسیہ کی اس تجویز پر رعمسیس کا غصہ فرو ہو گیا اور کسی قدر مسکراتے ہوئے ...ار لہجے میں اُس نے ملکہ آسیہ کی اس تجویز کی حمایت اور تائید کی تھی۔ ساتھ ہی وہ ...و مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"تم جانتی ہو میری سب بیویوں میں تم چھوٹی ہو اور میں تمہیں سب سے عزیز رکھتا ...۔ لہٰذا تمہاری خوشی کی خاطر اس تجویز کو منظور کرتا ہوں۔ میں اسے رد نہیں کر سکتا ...ا ایسا نہ کرنے سے تم ناخوش ہو جاؤ گی اور تمہاری ناراضگی میرے لئے تکلیف کا ...ہوگی۔ لہٰذا یہاں سب لوگوں کے سامنے تمہاری اس تجویز پر عمل کیا جائے گا۔"

آسیہ کو مخاطب کرنے کے بعد آخر فرعون رعمسیس اپنے بیٹے منفتاح کی طرف متوجہ ...ا سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"میرے بیٹے! تم خود جاؤ اور دو ایسے طشت لاؤ کہ ایک میں موتی اور دوسرے ...انگارے ہوں اور ہم اُسی تجویز پر عمل کریں گے جو ابھی سب کے سامنے آسیہ نے ...ہے۔" اپنے باپ کا یہ حکم سن کر منفتاح وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا تھا۔

...ھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ فرعون رعمسیس کا بیٹا جو اُس کی مختلف بیویوں سے ...ا بیٹا تھا، لوٹا۔ اُس کے ساتھ اس موقع پر شاہی محل کے محافظ تھے جنہوں نے دو ...اٹھا رکھے تھے، ایک میں نہایت چمکدار پرکشش موتی تھے اور دوسرے میں آگ ...ے تھے۔

وہ دونوں طشت جب فرعون رعمسیس کے سامنے لائے گئے تو رعمسیس اپنی ... سے اٹھ کھڑا ہوا اور طشت لانے والے محافظوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"دونوں طشت فرش پر رکھ دو۔"

محافظوں نے دونوں طشت زمین پر رکھ دیئے تو رعمسیس نے اپنی بیوی آ... طرف دیکھا اور اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اب تم بچے کو دونوں طشتوں کے سامنے بٹھا دو۔" چنانچہ آسیہ نے فوراً اس ... کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو جو بچے تھے، فوراً اُن دونوں طشتوں کے سامنے بٹھا دیا... موسیٰ علیہ السلام اُن طشتوں کی طرف بڑھے، موتیوں کو چھوڑ دیا اور انگاروں کو اٹھا لیا... فرعون رعمسیس نے جب یہ صورتِ حال دیکھی تو بڑا پشیمان سا ہوا۔ فوراً ... بڑھ کر بچے سے انگارے چھین لئے کہ کہیں اس کا ہاتھ نہ جل جائے۔ اس طرح ... دربار میں ملکہ آسیہ کی بات رہ گئی تھی۔

اس موقع پر فرعون رعمسیس نے بچے کو اٹھا کر آسیہ کو دے دیا اور پرسکون انداز ... اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"سن آسیہ! تم نے اپنی تجویز سے ثابت کر دیا ہے کہ اس بچے نے میری داڑھی ... کر زمین کی طرف کھینچنے کا عمل یقیناً بچپن کی بے خبری اور معصومیت میں کیا ... نے انگاروں کو تھام کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس نے یہ کام اپنے عقل و شعور کے تحت ... و دانستہ نہیں کیا، لہٰذا تم اس بچے کو اپنے پاس رکھنے اور اس کی پرورش کرنے کا حق ... ہو۔"

یہ معاملہ دیکھ کر درباریوں میں سے کوئی نہ بولا، سب خاموش رہے اور اس ... سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آسیہ حرکت میں آئی اور موسیٰ علیہ السلام کو وہاں سے ... لے گئی۔

جب آسیہ اپنے کمرے میں واپس آئی تو موسیٰ علیہ السلام کی ماں یوحاند ... میں بڑی بے چینی سے اُس کا انتظار کر رہی تھی۔ آسیہ نے بچے کو لا کر اس کی گود ... رکھتے ہوئے کہا۔

"سن یوحاند! آج تو میں اس بچے سے محروم ہو چلی تھی۔ میرا شوہر رعمسیس ... خاتمہ کرنے کے لئے کچھ محافظوں کو طلب کرنے ہی والا تھا کہ میری ایک ...

...اں کام کیا اور بچہ مجھے زندہ سلامت مل گیا۔"

آسیہ کے ان الفاظ پر موسیٰ کی ماں یوحاند فکرمند اور پریشان ہو گئی تھی، کہنے لگی۔

"یہ معاملہ کیسے اور کیونکر ہوا، کیا آپ مجھے اس کی تفصیل نہ بتائیں گی۔ کیونکہ میں ...ں اب اس بچے کی پرورش میں ملوث ہو گئی ہوں۔"

آسیہ نے جو کچھ اس بچے اور اپنے ساتھ رعمسیس کے دربار میں پیش آیا تھا، یوحاند ...نا دیا۔ جب وہ خاموش ہوئی تو یوحاند فکرمندی میں کہنے لگی۔

"اے محترم ملکہ! یہ معاملہ اور حادثہ تو اس بچے کے لئے سودمند نہیں۔ اگر پھر کبھی ...ایا ہوا تو بچے کی جان تو جاتی رہے گی جب کہ مجھے اب اس سے ایسی اُنسیت ہو گئی ہے ...یہ میرا اپنا ہی بیٹا ہو۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ بچہ یہاں شاہی محل میں کم سے کم آئے۔ ...ایسا نہ ہو کہ یہ پھر کبھی ایسی ہی یا اس سے بڑی ابتلا میں پڑ جائے۔ اس لئے اے ملکہ! ...اس کے بارے میں آپ احتیاط کریں اور اس پر مستزاد یہ کہ میرے بچے اس کے ساتھ ...ایسے مانوس ہو چکے ہیں کہ وہ پل بھر کو اپنے آپ سے اسے علیحدہ ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔ ...ان حالات میں، میں امید کرتی ہوں کہ آپ کوئی بہتر فیصلہ کریں گی۔ ایسا فیصلہ جس میں ...اس بچے کی بہتری اور عافیت ہو اور انہیں خدشات اور اندیشوں کو سامنے رکھتے ہوئے، ...ں آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ بچہ زیادہ سے زیادہ ...ے ہاں رہے، ہاں آپ سے ملانے کے لئے میں کبھی کبھی آپ کے پاس لے آیا ...روں گی۔"

یوحاند کی باتوں سے متاثر ہو کر آسیہ نے فکرمندی سی آواز میں اپنی رائے اور فیصلے کا اظہار کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"تو نے جن خدشات اور خطرات کا اس بچے کے متعلق اظہار کیا ہے، میں ان سے مکمل طور پر اتفاق کرتی ہوں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد آسیہ رُکی، کچھ سوچا، دوبارہ اپنے سلسلۂ کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تمہاری ساری باتیں سن کر میں ایک نتیجے پر پہنچی ہوں۔ لہٰذا میرا یہ فیصلہ ہے کہ بچہ مکمل شاہی اخراجات پر تمہارے ہاں تمہاری نگہداری میں ہی پرورش پائے گا۔ آج ...حادثہ ہونے جا رہا تھا اگر دوبارہ ایسا ہی حادثہ رعمسیس کی موجودگی میں ہو گیا تو پھر اس

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

بچے کی خیر نہیں، رعمسیس اسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اس کے علاوہ ایک اور معاملہ بھی ہے کہ یہ مصر کے بڑے بڑے کاہن اور ستارہ شناس نہ جانے کیوں اس بچے کے مخالف ہو کر پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ بچہ وہی ہے جو بڑا ہو کر مصر کے حکمرانوں کی تباہی اور بنی اسرائیل کی نجات، آزادی، فلاح اور عزت کا باعث بنے گا۔ لہٰذا یہ بچہ اب زیادہ تر تیرے پاس ہی رہے گا۔ میں جب اسے ملنے کے لئے شاہی محل میں بلایا کروں گی تو اپنی طرف سے پوری کوشش کیا کروں گی کہ یہ رعمسیس کے نزدیک اور سامنے نہ جانے پائے۔"

یہاں تک کہنے کے بعد آسیہ پھر رُکی۔ اُس کے بعد موسیٰ علیہ السلام سے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"یہ بچہ مجھے دوسرے بچوں کی نسبت علیحدہ اور مختلف لگتا ہے۔ جس وقت میرا شوہر اس بچے کے قتل کے درپے ہو گیا تھا تو میں نے یونہی آگ کے انگاروں اور موتیوں کی تجویز پیش کر دی تھی۔ میں تو صرف اسے قتل ہونے سے بچانا چاہتی تھی لیکن میں اُس وقت حیران اور دنگ رہ گئی جب میری خواہش کے عین مطابق اس بچے نے موتیوں کو چھوڑ کر انگاروں کو تھام لیا۔ اس لئے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ بچہ عام اور دوسرے بچوں کی نسبت مختلف اور منفرد ہے۔ اس کے علاوہ میں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے، اگر کسی موقع پر میں اس بچے کی طرف سے زیادہ پریشان بھی ہوئی تو میں خود تمہارے گھر آ کر اس سے مل لیا کروں گی۔"

موسیٰ علیہ السلام کی ماں یوحاند آسیہ کے اس فیصلے سے بے حد خوش ہوئی تھی۔ اس لئے کہ وہ تو خود یہی چاہتی تھی کہ بچہ ہمہ وقت اُس کے پاس ہی رہے اور وہ خود اس کی پرورش اور نگرانی کرے۔ لہٰذا وہ آسیہ کی گفتگو سے مطمئن اور خوش ہو کر اُس کا شکریہ ادا کر رہی تھی، اُس کے بعد آسیہ کے کہنے پر بچے کو سنبھالتے ہوئے اُس نے آسیہ سے جانے کی اجازت طلب کی، وہ بڑی خوشگوار آواز میں اُسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

"کیا اب میں بچے کو لے جاؤں۔"

آسیہ کے چہرے پر اداسی کے تاثرات نمودار ہوئے تھے۔ کچھ سوچا، پھر کہنے لگی۔

"ہاں، اب تم بچے کو لے جاؤ لیکن سنو، اس کی دیکھ بھال خوب عمدگی سے کرنا۔"

اس کے ساتھ ہی ملکہ آسیہ نے کچھ سوچتے ہوئے نقدی کی ایک تھیلی نکال کر

یوحاند کو تھمائی اور کہنے لگی۔

"نقدی کی یہ تھیلی اپنے پاس رکھو، تمھارے کام آئے گی۔ اب تم جاؤ، شاہی محل کی دونوں دائیاں جو بنی اسرائیل کے نوزائیدہ بچوں پر نگاہ رکھنے کے لئے مقرر ہیں اور جن دونوں کو تم خوب جانتی ہو، میرے کہنے پر وہ دونوں دائیاں گاہے بگاہے تمہیں بچے کی پرورش کے لئے معقول نقدی اور معاوضہ پہنچاتی رہیں گی۔ اس سلسلے میں تم بالکل مطمئن اور آسودہ رہنا۔"

چنانچہ ملکہ آسیہ کے اس فیصلے اور اُس کی گفتگو سے خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے یوحاند اپنے بیٹے موسیٰ کو لے کر شاہی محل سے نکل گئی تھی اور اب موسیٰ بن ظفر یعنی سامری ایک منہ بند غار میں جبرائیل کے ہاتھوں پرورش پانے لگا اور موسیٰ علیہ السلام بن عمران اپنے ہی گھر میں اپنی والدہ کے پاس شاہی اخراجات پر پلنے لگے تھے۔

❀ ❀ ❀

فرعون رعمسیس ایک روز اپنے مرکزی شہر ممفس کے قصر میں اپنے بیٹے منفتاح، بڑے سالاروں میں سے سیرم، حوتمس بہت سے چھوٹے سالاروں اور امراء کے ساتھ بیٹھا بنی اسرائیل کی بڑی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے متعلق گفتگو کر رہا تھا کہ ایسے میں اُس کے محافظ دستوں کا سالار قصر کے اُس کمرے پر نمودار ہوا۔ زمین کی طرف خوب جھکتے ہوئے اُس نے رعمسیس کو تعظیم دی، پھر رعمسیس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"مالک! ہماری مغربی سرحدوں کی طرف سے کچھ مخبر اور ہرکارے آئے ہیں۔ وہ کچھ انتہائی اہم خبریں رکھتے ہیں جو آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔"

ان الفاظ پر رعمسیس ہی نہیں، وہاں بیٹھے سارے سالار بھی چونکے تھے۔ چنانچہ رعمسیس نے اپنے محافظ دستوں کے سالار کو مخاطب کرتے ہوئے مغربی سرحدوں سے آنے والے اپنے ہرکاروں اور مخبروں کو فی الفور پیش کرنے کا حکم دیا۔

چنانچہ تھوڑی دیر بعد تین مخبروں کو اُس کے سامنے پیش کیا گیا۔ جب وہ رعمسیس کو تعظیم دے چکے، تب رعمسیس نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے پوچھ لیا۔

"مغربی سرحدوں سے تم ہمارے لئے کیسی خبر لے کر آئے ہو؟ کیا ایک بار پھر اسویہ قبائل ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے ہماری سرحدوں کے علاوہ ہمارے علاقوں کے اندر ترک تاز اور یلغار کرنا شروع کر دی ہے؟"

اس پر اُن تین میں سے ایک رعمسیس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"مالک! آپ کا اندازہ درست ہے۔ اس بار حملہ آور ہونے والے اسویہ قبائل کی تعداد پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس کام میں انہوں نے کچھ دیگر قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور وہ شاید ہمارے ہاتھوں ماضی کی اپنی ناکامیوں اور شکستوں کا انتقام بھی لینے پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ بڑی تیزی سے ہمارے مغربی علاقوں کا رُخ کئے ہوئے

ہیں۔ ابھی تک وہ ہماری سرحدوں کے اندر نہیں آئے، ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اُس وقت روانہ ہوئے تھے جب وہ اپنی طاقت اور قوت اور اپنی اجتماعی تنظیم کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے بعد اپنے ہمسائے میں بسنے والے دوسرے قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا کر مغرب کی طرف پیش قدمی کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ جن دوسرے قبائل کو انہوں نے اپنے ساتھ ملا کر ہمارے خلاف حرکت میں آنے کا تہیہ کیا ہے، اُن میں تبو قبائل سب سے اہم ہیں۔" اسویہ قبائل نے تبو نام کے جن قبائل کو اپنے ساتھ ملایا، یہ لوگ بڑے جنگجو اور حملہ آور ہونے میں بڑے بے باک اور دلیر ہوا کرتے تھے۔ یہ قبائل اب بھی افریقہ کے اندر موجود ہیں اور مؤرخین ان سے متعلق تفصیل کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ:

تبو قوم جو صحرائے اعظم کے مشرقی حصے میں آباد تھی اور ہے، یہ لوگ بہت وسیع علاقے میں اب بھی آباد ہیں جس کے مشرق میں صحرائے لیبیا، مغرب میں ہجر، شمال میں فزان کا علاقہ اور جنوب میں چاڑ ہے۔ تبو کی بہت بڑی تعداد فزان کے علاوہ قطرون اور الکفرہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ تبیتی اور بودل کے شمالی حصے اور بحر الغزال میں بھی یہ لوگ آباد ہیں۔ صحرائے اعظم میں کاتم اور کور کے نخلستانوں میں ان لوگوں کی اکثریت ملتی ہے۔ بقول مؤرخین یورپ کے لوگ انہیں "تو بو" کہہ کر مخاطب کرتے تھے اور اب بھی اسی نام سے مخاطب کرتے ہیں۔"

زبان کے اعتبار سے مؤرخین لکھتے ہیں، تبو قبائل کے دو گروہ بالکل جدا پہچانے جاسکتے ہیں۔ یہ لوگ عام طور پر پست قد اور سانولے رنگ کے ہوتے تھے۔ ان میں کچھ اب بھی بدوی ہیں اور کچھ شہری، لیکن اکثر غریب اور بدحال ہیں۔ ان کی آمدنی کے ذرائع کھجور اور غلے کی کاشت ہے جو اندی کی سیراب وادیوں میں کی جاتی ہے لیکن ان کا خاص پیشہ لوٹ مار ہے۔ جب بھی انہیں موقع ملتا ہے، یہ غارت گری سے چوکتے نہیں، یہ لوگ تھکان اور بھوک کی سختیوں کے عادی تھے اور اب بھی عادی ہیں۔

ان سے متعلق مؤرخین مزید لکھتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے کی طرح اب بھی دو گروہوں میں تقسیم ہیں: اشراف اور عوام۔ کچھ علاقوں میں یہ قبیلے یا تو مطلق اختیار حاکم ہیں یا پھر ان ... لیکن حاکم قبائل تما غیرہ، گوندہ اور تزبہ ہیں۔ ان لوگوں کے درمیان سوڈانیوں کی ایک الگ طبقہ بھی ہے، انہیں نچلی ذات کے انسان تصور کیا جاتا ہے، انہیں

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

مذہب کے اعتبار سے اب یہ لوگ مسلمان ہیں لیکن مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں مسلمان ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا، کیونکہ ان کی رسوم انتہائی غیر اسلامی ہیں۔ تبیتی اور برکو کے لوگ کٹر عقیدے والے ہیں۔ انہوں نے یورپی لوگوں کے داخلے اور اثر ونفوذ کی ہمیشہ مخالفت کی ہے۔

ان لوگوں کو ایک زمانے تک بربر خیال کیا جاتا رہا ہے، بعد میں انہیں بردوہ خیال کیا جانے لگا، موجودہ زمانے میں انہیں سوڈان کے باشندے خیال کیا گیا ہے، جہاں سے صحرا میں دھکیل دیا گیا ہے۔ ان لوگوں نے کانم کے علاقے کی تاریخ میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ مؤرخین یہ بھی کہتے ہیں کہ ان قبائل کے بارے میں سترھویں اور اٹھارویں صدی سے پہلے یقینی معلومات دستیاب نہیں ہو سکی ہیں۔

بہرحال، اپنے آنے والے ہرکاروں اور مخبروں سے ساری تفصیل جاننے کے بعد دیر تک فرعون رعمسیس گہری سوچوں میں ڈوبا رہا۔ آخر اُس نے باری باری ایک گہری نگاہ اپنے بڑے سالاروں میں سے حوتمس اور سیرم پر ڈالی۔ پھر اُن دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سیرم اور حوتمس! یہاں میرے پاس سے اٹھ کر سیدھے مستقر کی طرف جاؤ، لشکر کو تیار کرو۔ میں تمہیں صرف ایک دن کی مہلت دیتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ کل ہم یہاں سے پورے ساز و سامان کے ساتھ ایک جرار لشکر لے کر اپنی مغربی سرحدوں کا رُخ کریں اور اُن قبائل پر ایسی ضرب لگائیں کہ آنے والے دور میں وہ پھر کبھی ہمارے خلاف صف آراء ہونے کی کوشش نہ کریں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد فرعون رعمسیس پھر خاموش ہوا، کچھ دیر سوچتا رہا۔ دوبارہ وہاں بیٹھے اپنے سارے سالاروں اور امراء کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''اب جب کہ حالات بڑی تیزی سے تبدیل ہونے لگے ہیں، کبھی ہمیں اپنی مغربی سرحدوں پر باغی قبائل کے خلاف برسرپیکار ہونا پڑتا ہے، کبھی حتیوں پر ضرب لگانا پڑتی ہے، کبھی فلسطین کے باغی ہم سے ٹکراتے ہیں۔ ان حالات میں، میں مصر کے لئے ایک اور بہت بڑا خطرہ بھی محسوس کرتا ہوں اور وہ خطرہ اسرائیلی ہیں۔ تم لوگ جانتے ہو مصر کے اندر ان اسرائیلیوں کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھ چکی ہے۔ ان سے اب میں یہ

محسوس کرتا ہوں کہ کسی موقع پر ہم اپنا لشکر لے کر اگر اپنے دشمنوں کے خلاف حرکت میں آتے ہیں، ہمارے لشکر کی اکثریت ہمارے ساتھ ہوتی ہے تو ان حالات میں یہ لوگ ...بار کر کے ہماری غیر موجودگی میں مصر کے اندر بغاوت کر کے دو کاموں میں سے ...کام کر سکتے ہیں۔

اوّل یہ کہ سلطنت کے امور پر غالب آنے کے بعد یہاں وہ اپنی حکومت قائم ...لیتے ہیں۔ اس لئے کہ تعداد میں اب وہ بہت زیادہ ہیں لیکن اس پہلے خطرے کا اندیشہ کم ہے، تاہم دوسرا قدم جو اٹھا سکتے ہیں، اُس قدم کے اٹھانے میں اسرائیلیوں کی طرف سے زیادہ اندیشہ ہے اور وہ یہ کہ ہماری غیر موجودگی میں اسرائیلی مصر سے نکل کر ...طین کا رُخ کر سکتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو پھر ہمیں دو نقصانات کا سامنا کرنا ...پڑے گا۔

پہلا یہ کہ اب تک جو ہم اسرائیلیوں سے کام لیتے رہے ہیں، ان کے جانے کے ...بعد ہم اس سے محروم ہو جائیں گے اور مصریوں کی خدمت کرنے والا کوئی اسرائیلی یہاں ...نہیں رہے گا۔

دوسرا نقصان ہمیں یہ ہوگا کہ اگر یہ بڑی کامیابی کے ساتھ مصر سے نکل کر فلسطین کی طرف چلے جاتے ہیں تو فلسطینیوں کے ساتھ مل کر یہ مصریوں کے خلاف علمِ بغاوت ...بلند کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اب تک فلسطینی ہمیں خراج ادا کرتے رہے ہیں کہ جب ...کبھی بھی فلسطینیوں نے سر اٹھانے کی کوشش کی، ہم نے اُن پر ضرب لگائی اور انہیں اپنا ...مطیع اور فرمانبردار بنا کر رکھا۔ اگر یہی اسرائیلی سارے کے سارے اٹھ کر فلسطین میں ...آباد ہو جاتے ہیں تو اس طرح فلسطین میں ہمارے دشمنوں کی تعداد پہلے کی نسبت کئی گناہ ...ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں فلسطین کے لوگوں سے نبٹنا، انہیں اپنا مطیع اور فرمانبردار اور ...خراج گزار بنا کر رکھنا ہمارے لئے اگر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ہو جائے گا۔'' یہاں ...تک کہنے کے بعد فرعون رعمسیس رُکا، دوبارہ کچھ سوچا، اُس کے بعد اپنے سارے ...سالاروں اور امراء کو مخاطب کرتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

''میرے ساتھیو! اب بتاؤ اسرائیلیوں کے خطرے سے بچنے کے لئے ہمیں کیا ...اقدامات کرنے چاہئیں؟''

فرعون رعمسیس کے اس سوال پر کچھ دیر تک اُس کے سالاروں اور امراء کے

اندر گہری خاموشی طاری رہی۔ آخر اُس کا ایک صلاح کار اور مشیر اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! میرے ذہن میں ان اسرائیلیوں سے نبٹنے کے لئے ایک بڑا عمدہ اور بڑا کامیاب طریقہ اور حربہ ہے۔ اے بادشاہ ان اسرائیلیوں کی بغاوت، سرکشی سے بچنے کے لئے اور انہیں مصر سے نکل کر فلسطین کی طرف نہ جانے دینے کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ مصروف رکھا جائے۔ اگر انہیں بری طرح کسی تعمیر کے کام پر لگا دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی سرکشی اور بغاوت کرنے کے آثار بالکل ختم ہو جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ دریائے نیل کے آس پاس ان کے ذریعے دو شہر آباد کرنے شروع کر دیئے جائیں۔ ایک شہر کا نام آپ اپنے نام پر رعمسیس رکھ دیں اور دوسرے کا نام فیوم رکھیں۔ سب اسرائیلی نوجوانوں کو ان دو شہروں کی تعمیر پر لگا دیا جائے جیسا کہ آپ بتا چکے ہیں کہ ان کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھ چکی ہے اور بڑھ رہی ہے، لہٰذا اگر یہ اپنی زیادہ تعداد کی وجہ سے اُن شہروں کی تعمیر تیز کر دیتے ہیں اور انہیں جلد ختم کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں تو پھر ایک اور کام کر کے اُن کے کام کی رفتار کو سست بنایا جا سکتا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ عرصہ تک وہ شہروں کی تعمیر میں مصروف رہیں۔ حربہ یہ استعمال کیا جا سکتا ہے کہ پہلے اُن شہروں کی تعمیر کے لئے اسرائیلیوں کو بھس آپ کی طرف سے مہیا کیا جائے اور جب یہ دیکھا جائے کہ شہر تعمیر کرنے کی اُن کی رفتار تیز ہو گئی ہے اور ... کام کو جلد ختم کر دیں گے، تب اُن کے لئے یہ اعلان کر دیا جائے کہ وہ بھس کا بندوبست بھی اپنے طور پر کریں۔ سرکار کی طرف سے انہیں کوئی بھس مہیا نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح اسرائیل کے لوگ پہلے تو شہروں کی تعمیر کے کام میں لگے ہوں گے لیکن آپ کے اس اعلان کے بعد وہ دو کاموں میں پھنس جائیں گے۔ بھس کی تلاش کریں گے، ساتھ ہی تعمیر کے کام میں لگ جائیں گے۔ اس طرح اُن کے کام کی رفتار سست ہو جائے گی اور وہ ایک لمبے عرصہ تک ان دو شہروں کی تعمیر میں مصروف رہیں گے، اس طرح اُن کی بغاوت اور سرکشی کے آثار باقی نہیں رہیں گے۔

اپنے اس مشیر اور صلاح کار کے یہ الفاظ سن کر رعمسیس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ چنانچہ اُس نے حکم جاری کیا کہ بنی اسرائیل کے ہاتھوں دو شہروں یعنی رعمسیس اور فیوم کی تعمیر کے لئے ... کو آخری شکل دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی رعمسیس نے ...

...اجلاس ختم کر دیا۔ اگلے روز وہ اپنے لشکر کے ساتھ مغرب کی طرف روانہ ہوا تھا۔ اپنے ...دونوں بڑے سالاروں حوتمس اور سیرم کو وہ اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔

رعمسیس نے اپنے جرار لشکر کے ساتھ بڑی تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ اپنی ...مغربی سرحدوں کا رُخ کیا تھا۔ دوسری طرف اسویہ قبائل اپنے حمایتی تبو قبائل کے ساتھ ...اپنے اپنے صحرائی مسکنوں سے نکل کر بڑی تیزی سے مشرق کا رُخ کئے ہوئے تھے۔ وہ ...فرعون رعمسیس کی حدود میں داخل ہو کر ابھی لوٹ مار کا سلسلہ شروع کرنا ہی چاہتے تھے ...کہ ان کے اطلاع گروں نے انہیں خبر کر دی کہ فرعون رعمسیس ایک بہت بڑا لشکر لے کر ...ان پر ضرب لگانے کے لئے قریب ہی پہنچ گیا ہے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اسویہ ...قبائل نے اپنے لشکر کو سرحدوں پر استوار کرنا شروع کر دیا تھا۔ اتنی دیر تک رعمسیس بھی ...اپنے لشکر کے ساتھ اُن کے سامنے جا پہنچا۔

چنانچہ مغرب کے اُن وحشی قبائل نے اپنے لشکر کو صرف دو حصوں میں تقسیم کر کے ...رکھا۔ ایک حصہ اسویہ قبائل پر مشتمل تھا جن کی کمانداری اُن میں سے اُن کا ایک سالار کر ...رہا تھا۔ دوسرا حصہ وحشی تبو قبائل پر مشتمل تھا، اُن کی کمانداری بھی ان ہی کے ایک سالار ...کے ہاتھ میں تھی۔ جس وقت اسویہ اور تبو قبائل اپنے لشکر کی صفیں درست کر رہے تھے، ...رعمسیس اپنے دونوں بڑے سالاروں حوتمس اور سیرم کے ساتھ اپنے لشکر کے سامنے ...آیا پھر بڑی رازداری سے حوتمس اور سیرم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''ساتھیو! لشکر کو تین حصوں میں ہم نے تقسیم کر دیا ہے۔ سیرم دائیں حصے کی ...کمانداری تمہارے پاس، بائیں پہلو کی حوتمس کے پاس درمیانی حصہ میرے پاس رہے ...گا۔ میرے ساتھیو! اس سے پہلے تم دونوں کو ان وحشی قبائل کے ساتھ جنگ کرنے کا ...تجربہ ہے، تم جانتے ہو، میں بھی اس سے آگاہ ہوں کہ یہ بپھرے خوک کی طرح حملہ آور ...ہوتے ہیں اور لشکر کے اندر گھس کر اپنی کارروائیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسا ...وہ اس لئے کرتے ہیں کہ دشمن کے لشکر میں ہلچل، افراتفری اور بدنظمی پھیلانے کی ...کوشش کریں اور اُسی بدنظمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ اپنی کامیابیوں کو گلے لگاتے ...ہیں۔ اب ہم نے بھی اُن پر ضرب لگانے اور اپنی کامیابی کو آخری شکل دینے کی کوشش ...کرنی ہے۔ اس موقع پر میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اور اُس پر عمل کر کے ان ...قبائل کو یقیناً ... سامنے کنگال کر کے رکھ دیں گے۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

جنگ شروع کرنے سے پہلے ہمارا لشکر دفاعی حالت میں رہے گا۔ درمیانی حصے کے سامنے میں ہوں گا، دائیں جانب سیرم، بائیں جانب حوتمس تم ہوں گے۔ ان دشمن قبائل کو پہلے حملہ آور ہونے کا موقع فراہم کیا جائے گا اور اُس کے بعد ہم اپنی ضرب کی ابتداء کریں گے۔ جونہی ان کے ساتھ جنگ شروع ہو، ہم اپنے لشکر کی حالت اور صورت کمان سی بنالیں گے یعنی لشکر آدھے دائرے کی صورت اختیار کر لے گا، ایسا کرنے کے لئے سیرم اور حوتمس تم دونوں کو اپنے اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ تھوڑا سا آگے اور دائیں بائیں بڑھنا ہوگا۔ جب ہم دشمن کے سامنے نیم دائرے کی شکل بنالیں گے تو یاد رکھنا اس سے دشمن کے لئے دشواریاں اُٹھیں گی۔ سامنے کی طرف سے تو ہم پہلے ہی ضرب لگا رہے ہوں گے لیکن جب نیم دائرے کی صورت اختیار کریں گے، تب ہمارے دائیں بائیں کے لشکری دشمن کے دائیں بائیں پہلوؤں پر بھی ضرب لگانا شروع ہوجائیں گے۔ جب ہم ایسا کریں گے تو یاد رکھنا ان قبائل کی تنظیم خراب ہوگی۔ پہلوؤں پر ضرب لگنے سے، کیونکہ وہاں کے لشکریوں کی کوئی راہنمائی کرنے والا نہیں ہوگا۔ لہٰذا یقیناً پہلوؤں پر بدنظمی پھیلے گی۔ افراتفری کا عالم برپا ہوگا اور یہ بدنظمی اور افراتفری ایک لہر کی صورت میں اُن کے لشکر میں وسطی حصے کی طرف بڑھ سکتی ہے۔ ایسا کرنے کے لئے ہمیں اُن کے سامنے اور پہلوؤں پر بھرپور ضربیں لگانا ہوں گی اور تابڑتوڑ، تیز اور شدید حملے کرنے ہوں گے۔

ایسا کر کے ہم یقیناً ان قبائل کو شکست سے دوچار کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے لیکن اس کے بعد جو کارروائی شروع ہوگی، وہ انتہائی خطرناک ہوگی۔ جب یہ قبائل ہمارے ہاتھوں شکست اٹھا کر بھاگیں تو پورا لشکر ایک ساتھ رہ کر اُن کا تعاقب کرے۔ مختلف حصوں میں کسی بھی صورت مت بٹنا، اگر ایسا کرو گے تو یہ اسویہ اور تبو قبائل پلٹ کر ایسی شدت اور ایسی خونخواری سے حملہ آور ہوں گے کہ اپنی شکست کو کامیابی اور ہماری کامیابی کو شکست میں تبدیل کر کے رکھ دیں گے۔ لہٰذا ان کی شکست کے بعد بھی اپنے پورے لشکر کو متحد اور استوار رکھنا ہے اور پورے لشکر کے ساتھ ہی اُن کا تعاقب کر کے انہیں نقصان پہنچانا ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد رعمسیس رُکا۔ کچھ سوچا، پھر دوبارہ وہ حوتمس اور سیرم دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ مغربی صحراؤں کے اندر ان اسویہ، تبو اور ان کے حمایتی قبائل کو ختم کرنا بہت مشکل ہے۔ جس طرح ٹڈی دل پر پوری طرح قابو نہیں پایا جاسکتا، صرف وقتی طور پر انہیں ٹالا جاسکتا ہے، یہی حالت ان وحشی قبائل کی ہے۔ مغرب کے صحراؤں کے اندر ان کی تعداد اَن گنت ہے۔ وقتاً فوقتاً مشرق کا رُخ کرتے ہیں، ہمارے علاقوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور لوٹ مار کا بازار گرم کر کے ضروریات کی اشیاء اپنے مغربی علاقوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہاں کچھ عرصہ چین سے گزارتے ہیں، دوبارہ مشرق کا رُخ کر کے آباد علاقوں کو اپنا ہدف بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کا جس قدر بھی قتل عام کرو، دو چار پانچ سال کے بعد یہ پھر ویسے کا ویسا ہو کر مشرق کی طرف آ نمودار ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ مغرب کے صحراؤں کے اندر بہت سے قبائل ہیں جو مستقل طور پر آباد ہوچکے ہیں۔ ان میں سے کچھ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور کچھ صدا خانہ بدوش رہتے ہیں۔ وہ سب ان کی مدد پر آمادہ اور تیار رہتے ہیں۔ ایسا وہ اس لئے کرتے ہیں تا کہ جہاں کہیں بھی کوئی مہم پیش آئے، وہاں لوٹ مار کا بازار گرم کرنے کا موقع ملے اور ایسا کر کے وہ اپنے لئے فوائد اور نفع حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' یہاں تک کہتے کہتے رعمسیس کو رُک جانا پڑا۔ اس لئے کہ وحشی قبائل حملہ آور ہونے کی اپنی تیاریوں کو آخری شکل دے چکے تھے۔ چنانچہ رعمسیس کے کہنے پر اُس کے دونوں بڑے سالار سیرم اور حوتمس اپنے اپنے حصے کے لشکر کی جانب چلے گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اسویہ اور تبو قبائل نے اپنے کام کی ابتداء کی۔ اپنے لشکر کو انہوں نے آگے بڑھایا۔ اس کے بعد وہ وحشی اور خونخوار قبائل رات کے کنوارے لمحوں میں رگیں کھینچ کر چہرہ تانبا کر دینے والے بھڑکتے پیچ تاب شعلوں اور وحشت بھرے اندھیروں میں چیختی چلاتی ہواؤں اور خونی بگولوں کی طرح حملہ آور ہوگئے تھے۔

جوابی کارروائی کرتے ہوئے فرعون رعمسیس اور اُس کے دونوں بڑے سالار حوتمس اور سیرم بھی وقت کے جوش مارتے سمندر میں جسموں کی ساری پرتیں کھولتی دکھ ناکاتی خونی کہانیوں اور ہر شے کی کوکھ میں خوف بھرتی وحشت خیز قوتوں اور مرگ کے خونی تماشے کھڑے کرتے اندیشوں کے سیل بے اماں کی طرح حملہ آور ہوئے تھے۔

افریقہ کے بے آب وگیاہ ریگستانوں اور میدانوں کے اندر دونوں لشکریوں کے ٹکرانے سے روحوں کو سلگا دینے والا موت کا گرد وغبار اڑنے لگا تھا۔ وقت کی خونی آہٹیں چہروں پر موت کی مہریں لگانے لگی تھیں۔ نبض کی جنبش رکنے لگی تھی۔ میدانِ جنگ کے اندر پھولوں کی خوشبو چھیننے، دلوں کو بے اختیار، سحر کو بے اعتبار، اشجار کو بے سایہ، جسموں کو بے جان، سروں کو بے تن کرنے کے عمل کی ابتداء ہوگئی تھی۔ موت چہارسُو نہاں اور پوشیدہ عمل کی طرح لشکریوں کی تعداد بڑی تیزی سے کم کرتی چلی جارہی تھی۔ شروع میں وحشی قبائل کا پلہ فرعون رعمسیس اور اُس کے دونوں بڑے سالاروں حوتمس اور سیرم کے مقابلے میں بھاری تھا اور انہیں پورا یقین تھا کہ وہ اس بار رعمسیس اور اُس کے لشکریوں کو کنگال کر رکھ دیں گے اور رعمسیس کو شکست دے کر اُس کے مرکزی شہر ممفس تک اُس کا تعاقب کرتے چلے جائیں گے لیکن ان قبائل کی بدقسمتی کہ جب تھوڑی دیر بعد رعمسیس کی تجویز کے مطابق اُس کے دونوں سالاروں حوتمس اور سیرم کے لشکر کے وہ حصے جو آگے اور دائیں بائیں بڑھے تھے، انہوں نے اُن وحشی قبائل کے پہلوؤں پر بھی ضربیں لگانا شروع کردی تھیں۔ ان ضربوں کی وجہ سے ان قبائل کے پہلوؤں پر ایسی ضرب پڑی کہ وہاں رعمسیس کے لشکریوں کو روکنے والا کوئی نہ تھا جس کی بناء پر اُن قبائل کے پہلوؤں میں افراتفری اور بدنظمی پھیلنا شروع ہوئی۔ اس سے رعمسیس کے دونوں سالاروں نے پورا فائدہ اٹھایا، اپنے حملوں میں تیزی پیدا کردی۔ اس طرح رعمسیس کے سالاروں نے اُن قبائل کے پہلوؤں کو کاٹ کر رکھ دیا تھا جس کے نتیجے میں پہلوؤں کے وہ وحشی اپنے وسطی حصے کی طرف بڑھے تھے، اس طرح افراتفری اور بدنظمی دائیں بائیں پہلوؤں سے شروع ہوئی تھی، اس کے اثرات بڑی تیزی سے لشکر کے وسطی حصے تک پہنچنا شروع ہوگئے تھے جس کی بناء پر پورے لشکر کے اندر بدنظمی کی ایک لہر اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اسی لہر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رعمسیس نے اپنے سالاروں کے ساتھ اپنے حملوں میں تیزی پیدا کردی تھی جس کے نتیجے میں ان وحشی قبائل کو بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ رعمسیس ایک بار پھر اُن کے مقابلے میں کامیاب رہا اور انہیں شکست دینے کے بعد کچھ دور تک رعمسیس نے اپنے پورے لشکر کے ساتھ بڑے ہولناک انداز میں اُن کا تعاقب کیا اور جب وہ صحرا کے اُن حصوں میں داخل ہونے لگے جہاں دور تک ٹیلے ہی ٹیلے نظر آتے تھے، وہاں رعمسیس نے اپنے

لشکر کو روک دیا، اس لیے کہ اُس صحرا کے ٹیلوں اور اُن کے اندر بکھری بھول بھلیوں سے وحشی قبائل ہی آشنا تھے۔ چنانچہ رعمسیس اپنے لشکر کو اُس صحرا میں ڈال کر گویا تباہی کی صورت نہیں کھڑا کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے اسی پر اکتفا کرلیا تھا کہ اُس نے وحشی قبائل کو اپنی سرحدوں پر شکست دے کر بھاگ جانے پر مجبور کردیا ہے اور پھر رعمسیس نے چند دن تک اپنے لشکروں کے ساتھ اپنی سرحدوں پر ہی قیام کیا اور جب رعمسیس کے سالاروں اور اُس کے مخبروں نے یہ اطلاع دی کہ وحشی قبائل شکست اٹھانے کے بعد اپنے مسکنوں اور مامنوں کی طرف چلے گئے ہیں، تب مطمئن ہوکر رعمسیس بھی اپنے لشکر کے ساتھ واپس اپنے مرکزی شہر ممفس کی طرف چلا گیا تھا۔

❀ ❀ ❀

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سیماس اور طباش ایک روز دونوں دریائے خابور کے کنارے کنارے تک گھوڑے دوڑانے کے بعد واپس شہر میں داخل ہوئے۔ جب وہ اپنی حویلیوں کے پاس آئے تو انہوں نے دیکھا طباش کی حویلی کے بیرونی دروازے کو قفل لگا ہوا تھا۔ اس موقع پر طباش بڑے غور سے اپنی حویلی کے بیرونی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے سیماس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سیماس میرے عزیز بھائی! میری حویلی کے بیرونی دروازے کو باہر سے قفل لگا ہوا ہے، اس کا مطلب ہے میری بیوی، میرا بیٹا، ماں اور بہن کہیں گئے ہوئے ہیں۔'' اس پر سیماس نے اپنے گھوڑے کو آگے بڑھایا۔ طباش کا شانہ تھپتھپایا۔ ''ہوسکتا ہے کہ ضروری خریداری کے لئے بازار کی طرف گئی ہوں۔ آپ میرے ساتھ آؤ، وہاں اکٹھے بیٹھ کر گفتگو کرتے ہیں۔''

اس کے ساتھ ہی طباش، سیماس کے ساتھ اُس کی حویلی کی طرف ہولیا۔ دروازے کے پاس جا کر دونوں گھوڑے سے اترے۔ جب سیماس نے دروازہ کھولا تب انہوں نے دیکھا دروازے کو اندر سے زنجیر لگی ہوئی تھی۔ اس پر سیماس نے دروازے پر دستک دی تھی۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا۔ دروازہ کھولنے والی طباش کی بیوی بلسان تھی اور اس کے ساتھ طباش کا بیٹا مارون بھی تھا۔ اپنی بیوی بلسان کو وہاں دیکھتے ہوئے طباش نے کسی قدر جستجو بھرے انداز میں اپنی بیوی بلسان کو مخاطب کیا۔

''خیریت تو ہے؟ تم اور مارون بھی یہاں ہو یا اماں اور بہن بھی یہاں آئی ہوئی ہیں۔'' اس پر بلسان مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

''ہم سب یہاں ہیں اور سیماس بھائی کے لئے ایک خوشخبری ہے۔''

اس پر طباش کے چہرے پر خوشیاں رقص کرنے لگیں۔ کہنے لگا، ''کیسی خوشی؟'' بلسان مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔ ''سیماس بھائی کے ہاں بیٹا ہوا ہے۔ آپ دونوں اندر تو آئیں۔''

اس پر دونوں حویلی میں داخل ہوئے۔ اصطبل کے بجائے انہوں نے گھوڑوں کو صحن ہی میں ایک طرف باندھ دیا۔ اتنی دیر تک بلسان نے دروازہ بند کر دیا اور اپنے بیٹے مارون کا ہاتھ پکڑ کر وہ بھی پلٹی۔ سب دیوان خانے سے آگے جو کمرہ تھا، وہاں پہنچے اس کمرے میں سریان ایک مسہری پر لیٹی ہوئی تھی اور اس کے سامنے انتہا درجہ کا خوبصورت بچہ لیٹا ہوا تھا جب کہ اُس کے اردگرد طمامہ، برزہ، طباش کی بہن یافش، ماں عورات سب بیٹھی ہوئی بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھیں۔

سیماس اور طباش جب اُس کمرے میں داخل ہوئے، تب سب نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سیماس کو مبارکباد دی۔ سیماس نے آگے بڑھ کر پہلے اپنی بیوی سریان کا جائزہ لیا۔ وہ خوش وخرم تھی۔ پھر بیٹے پر نگاہ دوڑائی، اس موقع پر سیماس کی ماں طمامہ اُسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''بیٹے! تمہارا بیٹا شکل وصورت میں بھی تم جیسا ہی ہے۔ سریان بھی بالکل ٹھیک ہے۔ بیٹے! فکرمند نہ ہونا لیکن اب تم دونوں بھائی ایک کام کرو، بازار جاؤ اور اس خوشی کے موقع پر محلے میں تقسیم کرنے کے لئے کچھ لاؤ۔''

سیماس کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ حویلی کے بیرونی دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ اس پر طباش، سیماس کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''سیماس! تم بیٹھو، میں دیکھتا ہوں دستک دینے والے کون ہیں۔'' اس کے ساتھ ہی طباش بڑی تیزی سے صدر دروازے کی طرف گیا۔ جب اُس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر ایک مسلح جوان کھڑا تھا۔ طباش کو دیکھتے ہی کہنے لگا۔

''کیا سیماس گھر پر نہیں ہیں؟'' اس پر طباش کہنے لگا۔

''وہ بھی گھر پر ہے۔ کہو کیا معاملہ ہے؟'' اس پر وہ آنے والا مسلح جوان کہنے لگا۔

''آپ دونوں کو ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں بادشاہ نے طلب کیا ہے۔'' اس پر طباش اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''تم چلو، ہم دونوں تمہارے پیچھے پیچھے آتے ہیں۔'' اس پر وہ مسلح جوان کہنے لگا۔

''باقی سب امراء اور سالار بھی وہاں جمع ہونا شروع ہو چکے ہیں، لہٰذا...'' اُس کی بات کاٹتے ہوئے طباش پھر بول پڑا۔

''تم فکرمند نہ ہو، ہم جلد پہنچ جائیں گے۔'' اس کے ساتھ ہی وہ مسلح جوان چلا گیا۔ طباش پلٹ کر حویلی کے اندر آیا۔ اُسے دیکھتے ہی سیماس نے پوچھ لیا۔

''کون تھا؟''

اس پر طباش کہنے لگا۔

''ہم دونوں کو متی وزا نے بلایا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی اہم معاملہ درپیش ہو میرے خیال میں آؤ چلیں، اس لئے کہ آنے والا ہرکارہ کہہ رہا تھا کہ سب سالار امراء جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اس بناء پر ہمیں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔''

سیماس اپنی ماں طمامہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''اماں! ہمیں متی وزا نے بلایا ہے، دیکھتے ہیں وہ کیا کہتا ہے۔ اور آتے ہوئے ہم محلے کے سب گھروں میں بانٹنے کے لئے میٹھا پنیر اور دوسری اشیاء لیتے آئیں گے آپ بے فکر رہیں۔''

سیماس کے ان الفاظ پر اُس کی ماں طمامہ خوش ہوگئی تھی۔ چنانچہ سیماس اور طباش وہاں سے نکلے۔ صدر دروازے کے پاس آئے، جہاں وہ اپنے گھوڑوں کو باندھ کر گئے تھے۔ گھوڑوں کو کھولا، باہر نکل کر گھوڑوں پر سوار ہوئے اور پھر وہ اپنے مرکزی شہر اشوکا کے قصر کی طرف ہولئے تھے۔

دونوں جب ایک ساتھ قصر کے اُس کمرے میں داخل ہوئے جس میں سب لوگ بیٹھے ہوئے تھے، تب وہ بھی آگے بڑھ کر اپنے منصب کے مطابق جو نشستیں اُن کے لئے مخصوص تھیں، اُن پر جا کر بیٹھ گئے تھے۔ کوئی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ سیتانیوں کا بادشاہ متی وزا بھی پشتی دروازے پر نمودار ہوا اور اپنی نشست پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔ کے تھوڑی دیر بعد اُس نے اپنے سارے امراء، سالاروں اور دوسرے لوگوں کا جائزہ لیا۔ آخر میں اُس کی نگاہیں سیماس اور طباش پر جم گئی تھیں۔ پھر ہلکا سا تبسم اُس کے چہرے پر نمودار ہوا، اُس کے بعد سب لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

''میں نے آپ سب لوگوں کو ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں طلب کیا ہے یہ کام حتیوں کی طرف سے اٹھنے والے خطرات ہیں۔ ماضی میں حتی یہاں تابڑتوڑ حملہ

کرتے رہے ہیں، ہم پر حملہ آور ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ہم نے کمالِ جرأت مندی سے ان کے حملوں کو روکا۔ اس سلسلے میں سیماس اور طباش دونوں کی کوششوں اور کاوشوں کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ حتیوں کے مقابلے میں جب فرعون رعمسیس ہماری ان سرزمینوں کی طرف آیا اور اُس کے ساتھ مل کر ہم نے حتیوں کو شکست دی۔ تب سے حتی خاموش تھے۔ انہوں نے ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی نہ ہی بابل کے کاسیوں کو اپنا ہدف بنایا، حالانکہ اس سے پہلے وہ ہمارے علاوہ کاسیوں پر بھی حملہ آور ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اب انہوں نے پھر پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے شہروں کا رُخ تو نہیں کیا، وہ ہمارے علاقوں پر حملہ آور ہونا شروع ہوئے ہیں اور لوٹ مار کرتے ہوئے اپنے لئے فوائد اور ضروریات کا سامان حاصل کرنے لگے ہیں۔ شاید وہ سمجھتے ہیں کہ اب انہیں کوئی روکنے والا نہیں، اس لئے کہ اُن کے موجود بادشاہ متوشلیش کی بیٹی، نام جس کا دلوکز ہے، وہ فرعون رعمسیس کی بیوی ہے، اس بناء پر وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر یا بابل کے کاسیوں پر حملہ آور ہوتے ہیں تو پہلے کی طرح اُن کے خلاف رعمسیس ہماری مدد نہیں کرے گا، اس لئے کہ رعمسیس کو حتی شہزادی دلوکز ایسا نہیں کرنے دے گی۔ اُن کا یہ بھی خیال ہوگا کہ رعمسیس خود بھی سوچے گا کہ وہ اپنی بیوی کی سرزمینوں پر کیسے ضرب لگا سکتا ہے اور کیسے اُس کے باپ کی مملکت پر حملہ آور ہوسکتا ہے۔ میرے خیال میں انہی باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے حتی رعمسیس کو خاموش کر چکے ہیں اور انہیں یقین ہوگیا ہے کہ رعمسیس اب اُن کے مقابل نہیں آئے گا۔ لہٰذا سیتانیوں اور بابل کے کاسیوں پر حملہ آور ہو کر وہ جس قدر فوائد حاصل کر سکتے ہیں، کرلیں۔

لیکن ہم نے ان حتیوں پر یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم اپنی سرزمینوں کا دفاع کر سکتے ہیں اور اُن کے حملوں کو روکتے ہوئے جوابی کارروائی کے طور پر اُن کے علاقوں پر حملہ آور ہو کر پیش قدمی اور ترک تاز بھی کر سکتے ہیں۔ میرے عزیز ساتھیو! جو مخبر اور ہرکارے خبریں لے کر آئے ہیں، میں چاہتا ہوں انہیں کی راہنمائی میں ہمارا لشکر اُن علاقوں کا رُخ کرے جس علاقے کو حتیوں نے اپنا ہدف بنانا شروع کر دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک بار حتیوں پر ایسی ضرب لگائیں کہ انہیں سمجھ آ جائے کہ ہم سیتانی مصر کے رعمسیس کی مدد کے بغیر بھی اپنا دفاع کرنے کے قابل ہیں اور اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو پھر میں سمجھتا ہوں، حتیوں کے مقابلے میں ہمیں بابل کے کاسیوں کو اپنے ساتھ ملانا ہوگا۔ اُن کا

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سالار ہزال بھی حتیوں کے خلاف جنگ کا بڑا وسیع تجربہ رکھتا ہے اور میرے خیال میں سیماس اور طباش کے ساتھ مل کر وہ حتیوں کی پیش قدمی کے سامنے بند ضرور باندھ سکتا ہے۔“

یہاں تک کہنے کے بعد متی وزا رُکا۔ پھر غور سے سیماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

”سیماس! میں سارا معاملہ تم پر چھوڑتا ہوں۔ بولو، تم کیا کہتے ہو؟“

اس پر سیماس نے پہلے کمرے میں بیٹھے سارے امراء اور سالاروں پر ایک نگاہ ڈالی، پھر کہنے لگا۔

”میں زیادہ طویل گفتگو نہیں کروں گا جو خبریں ہمارے ہرکارے لے کر آئے ہیں، میں چاہتا ہوں، اُن کے ساتھ میں اور طباش دونوں ایک لشکر لے کر روانہ ہوں اور حتیوں کے اُس لشکر پر ضرب لگائیں جو ہماری سرزمینوں کے اندر داخل ہو کر لوٹ مار کا بازار گرم کرنا شروع کر چکا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اور طباش دونوں مل کر حتیوں کے اُس لشکر کو مار بھگانے میں کامیاب رہیں گے۔“

سیماس کی اس گفتگو سے متی وزا ہی نہیں، وہاں بیٹھے سب امراء اور چھوٹے سالاروں نے بھی اتفاق کیا تھا۔ لہٰذا یہ فیصلہ ہوا کہ دو ایک روز تک لشکر کو تیاری کا موقع فراہم کیا جائے۔ اُس کے بعد سیماس اور طباش دونوں لشکر لے کر اپنے مخبروں کی راہنمائی میں اپنے سرحدی علاقوں کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اس کے ساتھ ہی متی وزا نے وہ اجلاس ختم کر دیا تھا تا کہ جس لشکر نے روانہ ہونا تھا، اُس کی روانگی کے علاوہ اُسے جو ضروریات کا سامان مہیا کیا جانا ہے، اُس کا اہتمام اور انتظام کیا جائے۔

قصر سے نکل کر سیماس اور طباش نے ڈھیروں میٹھا پنیر اور کچھ دوسری چیزیں خریدیں۔ اُس کے بعد وہ حویلی میں داخل ہوئے۔ جب وہ اُس کمرے میں داخل ہوئے جس میں سریان اور اُس کے بچے کے پاس طمامہ، برزہ، شیرات، یافش، بلسان اور طباش کا بیٹا مارون بیٹھے ہوئے تھے۔ تب محلے میں بانٹنے کے لئے جو چیزیں طباش اور سیماس اٹھائے ہوئے تھے، وہ انہوں نے ایک طرف رکھ دیں۔ اس موقع پر سیماس کی ماں طمامہ، سیماس کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

”سیماس! میرے بیٹے، متی وزا نے بلایا تھا، خیریت تو ہے؟“

اس پر متی وزا کے قصر میں جو گفتگو ہوئی تھی، اُس کی تفصیل سیماس نے سب سے ۔۔۔ ی تھی۔ کچھ دیر تک گہری خاموشی رہی۔ یہاں تک کہ سیماس کی ماں طمامہ پھر دکھ ۔۔۔ انداز میں بول اٹھی۔

”اس کا مطلب ہے کہ ایک بار پھر ہمارے علاقوں کی سرحدوں پر خطرات ۔۔۔ نے لگے ہیں۔ بیٹے تم دونوں کب تک لشکر لے کر روانہ ہوں گے؟“

اس پر طباش کہنے لگا۔

”اماں! لشکر کل شاید یہاں سے کوچ کرے گا۔ میں اور سیماس دونوں لشکر کی ۔۔۔ داری کریں گے۔“ اس گفتگو سے حسین اور خوبصورت سریان بھی کسی قدر اداس اور ۔۔۔ ہو گئی تھی۔ تاہم سب اُسی کمرے میں بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے جب کہ اگلے روز ۔۔۔ اور طباش دونوں ایک لشکر لے کر اپنے سرحدی علاقوں کی طرف کوچ کر گئے

سیماس اور طباش دونوں نے اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی اور ۔۔۔ ق رفتاری کے ۔۔۔ شمال مغرب کے رُخ پر سفر کیا تھا۔ اپنی سرحدوں سے چند میل دور پہنچنے کے بعد ۔۔۔ سیماس نے اپنے لشکر کو روک دیا۔ اس دوران اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا طباش بھی ۔۔۔ پاس آ گیا تھا۔ چنانچہ طباش کو مخاطب کرتے ہوئے سیماس کہنے لگا۔

”طباش! میرے بھائی! میں نے اپنے لشکر کو روک دیا ہے جو کچھ ہم نے کرنا ہے، ۔۔۔ رُک کر اُسے طے کر لیں۔ ہماری سرحدوں پر یقیناً حتیوں کا ایک بہت بڑا لشکر اپنا ۔۔۔ یوں میں مصروف ہوگا۔ میں نہیں چاہتا، ہم دونوں آگے بڑھیں اور اُس کا سامنا ۔۔۔ تے ہوئے اُن سے ٹکرائیں۔ اس طرح ہمارا اور اُن کا ٹکراؤ طول بھی پکڑ سکتا ہے۔ ۔۔۔ اچانک انہیں جا لینا چاہتا ہوں اور اُن پر اس انداز میں حملہ آور ہونا چاہتا ہوں جس ۔۔۔ وہ امید بھی نہیں کرتے اور ہمارے حملہ آور ہونے سے اُن پر ایک طرح سے لرزہ اور ۔۔۔ ہی طاری ہو جائے گا۔“

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس رُکا۔ دونوں طباش کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے

”طباش! میرے بھائی! یہیں لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ہمارے وہ مخبر ۔۔۔ کارے جو ہماری راہنمائی کر رہے ہیں، وہ بھی دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔

کچھ تمہاری راہنمائی کریں گے، کچھ میری۔ پہلے اُن ہرکاروں اور مخبروں کو میرے یہاں بلواؤ، اُن سے بات کرنے کے بعد پھر دشمن پر حملہ آور ہونے کی منصوبہ بندی آخری شکل دیں گے۔“

اس پر طباش نے چھوٹے سالار کو اشارہ کیا جس پر وہ لشکر میں شامل مخبروں کو بلا لایا۔ جب وہ سیماس کے سامنے آئے، تب سیماس نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے شروع کیا۔

”میرے ساتھیو! پہلے یہ بتاؤ کہ جہاں حتیوں نے پڑاؤ کر رکھا ہے اور وہیں نکل کر وہ ہمارے علاقوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، وہ جگہ یہاں سے کتنی دور ہے۔“

اس پر وہ مخبر کچھ دیر سوچتے رہے۔ آخر میں صلاح مشورہ بھی کیا، پھر اُن میں ایک بولا اور سیماس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”امیر! دشمن کا لشکر یہاں سے زیادہ سے زیادہ قریب بھی ہوا تو دس میل کے فاصلے پر ہوگا۔“

اس انکشاف پر ہلکا سا تبسم سیماس کے چہرے پر نمودار ہوا اور اُس کے بعد وہ طباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

”طباش! میرے بھائی! یہ ہمارے مخبر اس وقت ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ یہ بھی دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ آدھے تمہارے ساتھ کام کریں گے اور آدھے میرے ساتھ۔ لشکر کو بھی یہیں کھڑے کھڑے دو حصوں میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ میرے عزیز بھائی! میں اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ ذرا بائیں جانب ہٹتے ہوئے اور ایک کاوا کاٹتے ہوئے آگے بڑھوں گا اور دشمن کے لشکر کے ایک پہلو کی طرف جاتے ہوئے انہیں للکارتے ہوئے اُن پر حملہ آور ہوں گا۔“

”ظاہر ہے جب وہ مجھے دیکھیں گے تو سارے حتی سمٹ کر مجھ پر حملہ آور ہوں گے اور میرا خاتمہ کرنے کے درپے ہوں گے۔ میرے عزیز بھائی! اتنی دیر تک تم بھی اپنی کارروائی مکمل کر چکے ہوں گے۔ تم دائیں جانب سے میری طرح کاوا کاٹتے ہوئے آدھے مخبروں کے ساتھ آگے بڑھنا۔ ۔۔۔ دشمن پر حملہ آور ہونے میں پہل کروں گا ۔۔۔ جس وقت دشمن پوری طرح سمٹ کر مجھ پر ٹوٹ پڑے اور کوشش کرے کہ میرا خاتمہ کر دے تو میرے عزیز بھائی! ۔۔۔ ی وقت تم پشت کی جانب سے اپنے جنگی نعرے ۔۔۔

۔۔۔ تے ہوئے حملہ آور ہونا۔ تمہارے اس طرح کرنے سے پہلے حتیوں کے پاؤں ۔۔۔ جائیں گے۔ اُن کے اندر بددلی، افراتفری کا عالم برپا ہو جائے گا اور وہ یہ خیال ۔۔۔ ں گے کہ اُن سے ٹکرانے کے لئے سیستانیوں کا ایک نہیں کئی لشکر ان علاقوں کی ۔۔۔ آ چکے ہیں اور انہی تباہ و برباد کر دیں گے۔ میرے عزیز بھائی! دشمن پر حملہ آور ۔۔۔ سے پہلے اپنے رب کو یاد کرنا، اُسی سے مدد اور اعانت طلب کرنا، اس لئے کہ وہ ۔۔۔ بہتر قبول کرنے والا اور مدد کرنے والا ہے۔“

یہاں تک کہتے کہتے سیماس کو رُک جانا پڑا، اس لئے کہ بے پناہ خوشی اور طمانیت ۔۔۔ اظہار کرتے ہوئے طباش بول اٹھا تھا۔

”سیماس، میرے بھائی! جو منصوبہ بندی تم ترتیب دے رہے ہو، میں سمجھتا ہوں، ۔۔۔ ین اور کارگر ثابت ہوگی اور اس پر عمل کرتے ہوئے یقیناً ہم حتیوں کو بہت جلد ۔۔۔ ت دینے اور مار بھگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس موقع پر میرے ذہن میں ۔۔۔ تجویز ہے۔“

یہاں تک کہنے کے بعد طباش جب خاموش ہوا تب مسکراتے ہوئے سیماس کہنے

”طباش میں نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی، میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں، کہنے دو ۔۔۔ کے بعد اُس میں تم جو اضافہ کرنا چاہو گے، میرے بھائی میں خوب غور سے سنوں

سیماس کے ان الفاظ سے طباش مطمئن ہو گیا تھا، لہٰذا سیماس نے پھر کہنا شروع

”طباش یہ مت خیال کرنا کہ یہیں کھڑے کھڑے لشکر کی ترتیب مکمل کر لی جائے ۔۔۔ اس کے بعد ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ نہیں، یہاں تھوڑی دیر رُکا جائے گا، ۔۔۔ یوں کو ستانے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ اُس کے بعد سورج جس وقت مغرب ۔۔۔ غروب ہو رہا ہوگا، تب ہم پیش قدمی شروع کریں گے۔ میں چاہتا ہوں حتیوں پر ۔۔۔ وقت ہم ضرب لگائیں جس وقت وہ اپنے پڑاؤ کے اندر موجود ہوں۔ جب ہم اُن ۔۔۔ ضرب لگائیں گے اور انہیں شکست دے کر مار بھگانے میں کامیاب ہو جائیں ۔۔۔ میرے بھائی پڑاؤ کے اندر جو کچھ انہوں نے لوٹ مار کا سامان جمع کر رکھا ہے، اس

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

پر ہمارا قبضہ ہوجائے گا اور وہ سارا سامان ہم اُن لوگوں میں تقسیم کردیں گے جن پر آور ہو کر انہوں نے یہ سامان اکٹھا کیا ہے لیکن انہیں شکست دینے کے بعد ایک پوری طاقت اور تشدد کے ساتھ اُن کا تعاقب کرنا ہے اور زیادہ سے زیادہ اُن کی تعداد کو کم کرنا ہے تا کہ آنے والے دور میں وہ سوچ سمجھ کر ہمارے علاقوں پر حملہ ہونے کی کوشش کریں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد سیماس رُک گیا۔ غور سے طباش کی طرف دیکھا کہنے لگا۔

"میرے بھائی! میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا، کہہ چکا، اب جو کچھ تم کہنا چاہتے کہو۔"

اس موقع پر طباش کے چہرے پر ہلکا سا تبسم نمودار ہوا تھا، کہنے لگا۔

"سیماس! میرے بھائی، اب میں نے کچھ نہیں کہنا جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا، نے خود ہی کہہ دیا ہے کہ کوچ ہم اُس وقت یہاں سے کریں گے جب سورج غروب رہا ہوگا۔ اس طرح ہمیں دشمن کے پڑاؤ پر قبضہ کرنے کا موقع مل جائے گا اور را تاریکی میں شب خون کے انداز میں اُن پر حملہ آور ہونے سے ہم اُن کے پاؤں سے زمین کھینچ کر رکھ دیں گے۔"

طباش کے ان الفاظ سے سیماس خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ پھر سارے لشکریوں کو دے دیا گیا کہ وہ اپنی اپنی سواریوں سے اتر سکتے ہیں، اس طرح عارضی طور پر سیماس اور طباش نے اپنے لشکر کے ساتھ وہاں قیام کرلیا تھا۔ اسی قیام کے دوران لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا تھا اور جو مخبر راہنمائی کے لئے ساتھ لائے گئے تھے، وہ آدھے آدھے تقسیم کر لئے گئے تھے۔ سورج جس وقت غروب ہو رہا تھا، اُس وقت انہوں نے وہیں قیام کئے رکھا اور جب سورج کی سرخ ٹکیا غروب ہونے کے لئے رہی تھی، تب وہ بھی اٹھے، وہاں سے کوچ کیا۔ تھوڑا سا آگے جا کر دو حصوں میں گئے۔ دائیں بائیں ہٹتے ہوئے اپنے درمیان فاصلہ کرتے چلے گئے اور پھر بڑی سے وہ آگے بڑھے تھے۔

سورج غروب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ پھیلتے اور گہرے ہوتے اندھیرے ہر شے کو اپنی ردا اپنی طیلسان کے اندر سمیٹنا شروع کر دیا تھا۔ حتی گزشتہ کئی دنوں

ستانیوں کے علاقوں میں یلغار اور ترک تاز کرتے ہوئے اپنے لئے بہت کچھ حاصل تے جا رہے تھے اور اپنے پڑاؤ کے اندر انہوں نے بہت سا سامان بلکہ سامان کے ا نبع کر لئے تھے۔ چونکہ گزشتہ کئی دنوں سے سیستانیوں کی طرف سے نہ کسی نے اُن راہ روکی تھی، نہ کوئی جوابی کارروائی کی گئی تھی۔ اس بناء پر حتیوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے۔ جس روز اُن پر حملہ آور ہونے کے لئے سیماس اور طباش پیش قدمی کر رہے تھے، اس روز بھی وہ مختلف علاقوں میں ترک تاز کرنے کے بعد واپس اپنے پڑاؤ میں آئے تھے۔ اس موقع پر جب کہ حتی اپنے کھانے کا اہتمام کر رہے تھے، اچانک ایک طرف سیماس اپنے لشکر کے ساتھ نمودار ہوا، پھر حتیوں پر اندھی الم ناک ظلمت میں فصیلوں راتی، چراغوں کو گل کرتی، تیز طوفانی ہواؤں، دلوں میں خوف بھرتے موت کے ماہر اور تاریخ کا سرمایہ بن کر اترتے حادثوں کی طرح حملہ آور ہوگیا تھا۔

یہ حملہ اچانک تھا۔ حتی اس کی امید بھی نہیں کر سکتے تھے، نہ ہی اس کی انہیں اطلاع تھی۔ لہٰذا وقتی طور پر حتیوں پر خوف اور وحشت طاری ہوگئی تھی۔ تاہم جلد ہی انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا، اس طرح حتیوں کا پورا لشکر سمٹ کر سیماس پر حملہ آور ہونے کے لئے لپکا۔

عین اُسی موقع پر اُن کی پشت کی جانب سے طباش اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ نمودار ہوا اور وہ بھی سیماس ہی کی طرح حتیوں کی پشت پر دہر کی پہنائیوں میں ہر رعونت کا نازہ نکال دینے والے طوفانی جھکڑوں، روح کی جگمگاہٹ، خیالات کی گہرائی، لہاشاں کی پرچھائیوں تک میں، اندیشوں تک میں، اندیشوں کی ریت بھر دینے والے آتش فشانی دھانوں کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

یہ صورتِ حال حتیوں کے لئے بڑی حوصلہ شکن تھی۔ جس وقت ایک طرف سے سیماس اُن پر حملہ آور ہوا تھا۔ جوابی کارروائی کرتے ہوئے وہ بھی سیماس پر فنا کی اندھی کھڑی کرتی، زہر آلود شدید ناامیدیوں، موت کی مانند، طاقتور آگ اور خون کے طوفان، ستم کی یلغار، حسد کے الاؤ اور الم بھرے قصوں کی طرح حملہ آور ہوئے تھے لیکن جب عین اُسی لمحہ پشت کی جانب سے طباش بھی حملہ آور ہوگیا، تب اُن کی حالت بڑی تیزی سے بگڑنے لگی تھی۔

اب اُن سرحدی علاقوں میں حتیوں اور سیستانیوں کے ٹکرانے سے بڑے بڑے

سالاروں کے ارادے، ناتمام حسد کے نگار خانے ویران ہونے لگے تھے۔ میدانِ جنگ میں قہرمانیت کے جھکڑ تشنگی کے طوفان، اذیتوں کے بھنور، گرم تند آتش فشانی اذیتیں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ حتیوں کے شیطان کی طرح سیاہ ارادے تھکے مرجھائے چہروں اور خستگی اور بے چارگی کی صورت اختیار کرتے چلے گئے تھے۔

تھوڑی دیر کے مزید ٹکراؤ کے بعد سیماس اور طباش نے حتیوں کی تعداد کافی حد تک کم کردی تھی اور چاند تاروں کی لو میں جب حتیوں نے دیکھا کہ دونوں طرف سے حملہ آور ہونے والی قوتوں نے اُن کے لشکر کی تعداد کافی حد تک کم کردی ہے، تب اُن کے سالار بڑے فکرمند ہوئے اور بچے کھچے لشکر کو بچانے کے لئے انہوں نے شکست قبول کی اور بھاگ کھڑے ہوئے۔

سیماس اور طباش نے چونکہ پہلے سے طے کر رکھا تھا کہ انہیں شکست دینے کے بعد پوری طاقت اور شدت کے ساتھ اُن کا تعاقب کرنا ہے اور بڑی تیزی سے اُن کے لشکر کی تعداد کو کم کرنا ہے۔ چنانچہ اپنی اسی منصوبہ بندی پر عمل کرتے ہوئے حتیوں کو شکست دینے کے بعد سیماس اور طباش دونوں اپنے پورے لشکر کے ساتھ اُن کے پیچھے لگ گئے تھے اور بری طرح انہیں کاٹتے ہوئے اپنے آگے آگے بھگانے لگے تھے۔ چند میل تک بڑے ہولناک انداز میں یہ تعاقب جاری رہا، سیماس اور طباش نے جب اندازہ لگایا کہ اب بچنے والے تھوڑے ہی حتی رہ گئے ہیں اور وہ اُن کے لئے کسی ضرر اور خطرے کا باعث نہیں بن سکتے، تب وہ اپنے لشکر کے ساتھ پلٹے۔ اُس جگہ آئے جہاں حتیوں کا پڑاؤ تھا، وہاں آکر سب سے پہلے انہوں نے اپنے زخمیوں کی دیکھ بھال کی۔ اُس کے بعد حتیوں کے پڑاؤ پر انہوں نے قبضہ کرلیا تھا۔

حتیوں کے پڑاؤ کی ہر شے کو علیحدہ علیحدہ کردیا گیا تھا۔ اس سارے کام سے فارغ ہونے کے بعد سیماس نے سب سے پہلے لشکر کے لئے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔ ساتھ ہی وہ طباش اور دوسرے سالاروں کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ گیا۔ پھر اپنے سارے سالاروں کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

"میرے عزیز ساتھیو! میں چاہتا ہوں کہ چند روز تک یہاں قیام کریں۔ جہاں تک حتیوں کا سوال ہے، اب فی الفور اُن کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں۔ حتیوں کے لشکر کو شکست دینے، خوفناک انداز میں شدت کے ساتھ اُن کا تعاقب کر کے ہم نے ان کی

تعداد کافی حد تک کم کردیا ہے۔ اب ہم سے ٹکرانے والے لشکر میں دم خم نہیں ہے کہ وہ پلٹ آئے اور ہمارے لئے کسی خطرے کا باعث بنے۔ تاہم اس بات کا امکان ضرور ہے کہ شکست خوردہ لشکر جب اپنے مرکزی شہر ختوشاش پہنچے، تب حتیوں کے بادشاہ کو خبر ہوگی کہ اُن کے لشکر کو بدترین شکست ہوئی ہے تو وہ اس شکست کا انتقام لینے کے لئے ضرور کارروائی کرے گا۔ جس لشکر کو ہم نے بدترین شکست دی ہے، اس میں حتیوں کا کوئی بڑا سالار شامل نہیں تھا۔ یہ محض ہمارے علاقوں کی لوٹ مار، علاقوں کے اندر ترک تاز اور یلغار کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ اس لشکر کی شکست کا سن کر حتیوں کا بادشاہ متوشلیش ضرور اپنے کسی بڑے سالار کو لشکر دے گا اور شکست کا انتقام لینے پر زور دے گا اور حتیوں کے بڑے سالاروں میں سے گودر یا کوئی اور اُن کا بڑا سالار ہو تو اُس کے سپرد کیا جائے گا۔

چنانچہ حتیوں کی اس انتقامی کارروائی سے بچنے کے لئے ان علاقوں میں ہم اپنے چھوڑ کر جائیں گے اور اگر حتیوں نے ہم سے انتقام لینے کے لئے نقل و حرکت کی تو وہ مخبر ہمیں صورتِ حال سے بروقت آگاہ کردیں گے اور حتیوں کی راہ روکنے کے لئے ایک بار پھر ہم ان سرزمینوں کا رُخ کر سکتے ہیں۔

بہر حال، یہاں چند روز قیام کریں گے۔ اس قیام کے دوران سرحدی علاقوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ جن علاقوں پر حتی حملہ آور ہوئے ہیں اور وہاں سے انہوں نے لوٹ کھسوٹ کا کام کیا ہے اور اُن کے پڑاؤ کے اندر جو سامان ہمیں ملا ہے، وہ سامان اُن لوگوں میں بانٹ دیا جائے گا۔ اگر یہ سامان کم رہا تو حتیوں کے علاقوں میں بھی لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ شروع کیا جائے گا اور اپنے سرحدی لوگوں کے نقصان کا پورا ازالہ کرنے کے بعد پھر ہم اپنے مرکزی شہر اشوکانی کا رُخ کریں گے۔"

سیماس کی اس تجویز سے طباش ہی نہیں باقی سارے سالاروں نے بھی اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ چند روز تک لشکر نے وہاں قیام کیا۔ حتیوں کے پڑاؤ سے جو چیزیں ملی تھیں، سرحدی سیستانیوں میں تقسیم کردی گئیں اور جو مال کم پڑا، اُس کی کمی پوری کرنے کے لئے حتیوں کے علاقوں کے اندر لوٹ کھسوٹ اور دور تک حملہ آور ہو کر سامان حاصل کیا گیا تھا اور وہ بھی سیستانیوں میں تقسیم کردیا گیا تھا۔ اُس کے بعد اپنے طور پر مطمئن ہو کر سیماس اور طباش اپنے لشکر کو لے کر اپنے مرکزی شہر اشوکانی کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اس طرح وقت بڑی تیزی سے گزرنے لگا۔ اس دوران سیماس کے ہاں ایک بیٹے کے بعد ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ بیٹے کا نام اُس نے پہلے ہی 'طیان' رکھا تھا جب کہ اپنی بیٹی کا نام اُس نے 'یوریما' رکھا تھا۔ دوسری طرف طباش کا ایک بڑا بیٹا پہلے تھا، اُس کا نام 'مملن' تھا۔ اُس کے ہاں ایک اور بیٹا پیدا ہوا جس کا نام 'مارون' رکھا گیا تھا۔

❀❀❀

موسیٰ علیہ السلام ایک عرصے تک شاہی تربیت میں بسر کرتے کرتے شباب کے دور میں داخل ہوئے تو نہایت قوی الجثہ اور بہادر جوان نکلے۔ چہرے سے رعب ٹپکتا اور گفتگو سے ایک شانِ عظمت ظاہر ہوتی تھی۔ ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اسرائیلی ہیں اور اسرائیلی مصر میں نہایت ذلت اور غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر اُن کا خون کھولنے لگتا تھا اور موقع بہ موقع وہ عبرانیوں کی حمایت و نصرت میں پیش پیش رہنے لگے تھے۔

مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام جوان ہو گئے اور قوی ہیکل جوان ثابت ہوئے تو عبرانیوں کے معاملات میں اُن کی نصرت اور حمایت کا یہ اثر ہوا کہ مصری باشندوں کے مظالم عبرانیوں پر کم ہونے لگے۔ اس میں شک نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کی ذلت اور غلامی پر غصہ اور غم اور اُن کی حمایت اور نصرت کا عمیق جذبہ ایک فطری اور قدرتی جذبہ تھا۔

اسی دوران خداوند قدوس کی عطا کا ہاتھ آگے بڑھا اور جسمانی طاقت اور قوت کے ساتھ ان کو زیورِ علم و حکمت سے بھی نوازا گیا۔ اور سن رشد کو پہنچ کر ان کی قوت فیصلہ اور علم و نظر بھی عروج تک پہنچ گئے اور اس طرح اُن کو جسمانی اور روحانی تربیت کا کمال حاصل ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام شہر میں گشت کرتے ہوئے اکثر ان حالات کا مشاہدہ کرتے اور گاہے بگاہے بنی اسرائیل کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ شہری آبادی کے ایک کنارے پر جا رہے تھے کہ دیکھا ایک مصری ایک اسرائیلی کو بیگار کے لئے گھسیٹ رہا تھا۔ اسرائیلی نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو فریاد کرنے لگا اور مدد چاہنے لگا۔

موسیٰ علیہ السلام کو مصری کی اس جابرانہ حرکت پر غصہ آ گیا اور اُس کو باز رکھنے کی کوشش

کی مگر مصری نہ مانا۔ موسیٰ علیہ السلام نے غصے میں آ کر ایک طمانچہ رسید کر دیا۔ مصری اس ضرب کو برداشت نہ کر سکا اور اُسی وقت مر گیا۔

موسیٰ نے یہ دیکھا تو افسوس ہوا کہ کیوں ایسا ہوا۔ حالانکہ اُن کا ارادہ ہرگز قتل کا نہ تھا۔ ندامت اور شرمندگی سے کہنے لگے، بلاشبہ یہ کارِ شیطان ہے جو انسان کو ایسی غلط راہ پر لگاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے کہ جو کچھ ہوا نادانستگی میں ہوا۔ اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا خواستگار ہوں۔

بقول مؤرخین خدا نے بھی ان کی غلطی کو معاف کر دیا اور مغفرت کی بشارت سے نوازا۔ ادھر شہر میں مصری کے قتل کی خبر پھیل گئی مگر قاتل کا کچھ پتا نہ چلا۔ آخر مصریوں نے فرعون کے پاس جا کر کہا، یہ کام کسی اسرائیلی کا ہے۔ لہٰذا آپ داد رسی فرمایئے۔ فرعون نے کہا، اس طرح ساری قوم سے تو بدلہ نہیں لیا جا سکتا، تم قاتل کا پتا لگاؤ، میں ضرور اس کو کیفر کردار تک پہنچاؤں گا۔

سوئے اتفاق کہئے یا حسن اتفاق، دوسرے دن بھی موسیٰ علیہ السلام شہر کے آخری کنارے تک گئے۔ پھر دیکھا وہی اسرائیلی ایک قبطی سے جھگڑا کر رہا ہے اور قبطی اس پر غالب آ رہا ہے۔ یہ معاملہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کل کی طرح اُس روز بھی فریادی کی مدد اور دادرسی کے لئے بڑھے۔

اس واقعہ کو دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کو دہری ناگواری محسوس ہوئی۔ ایک جانب قبطی کا جبر تھا، دوسری جانب اسرائیلی کا شور کرنا تھا، اسی جھنجھلاہٹ میں انہوں نے مصری کو باز رکھنے کے لئے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی اسرائیلی کو جھڑکتے ہوئے کہنے لگے۔

تو بھی بلاشبہ کھلا ہوا گمراہ ہے، یونہی خوامخواہ جھگڑا مول لے کر داد فریاد کرتا رہتا ہے۔''

اسرائیلی نے موسیٰ علیہ السلام کو ہاتھ بڑھاتے ہوئے پھر اپنی طرف ناگوار تلخ الفاظ کہتے سنا تو سمجھا کہ وہ مجھ کو مارنے کے لئے ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور مجھ کو گرفت میں لینا چاہتے ہیں، اس لئے شرارت آمیز انداز میں کہنے لگا۔

''جس طرح کل تو نے ایک مصری کو ہلاک کر دیا تھا، اسی طرح کیا آج تو مجھ کو بھی قتل کر دینا چاہتا ہے۔''

مصری نے جب یہ سنا تو اُسی وقت فرعونیوں سے جا کر ساری داستان کہہ سنائی۔

انہوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ مصری کے قاتل موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ فرعون نے یہ سنا تو جلاد کو حکم دیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے حاضر کیا جائے۔ مصریوں کے اس مجمع میں ایک معزز مصری بھی تھا جو دل و جان سے موسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتا تھا اور اسرائیلی مذہب کو حق جانتا تھا۔

وہ فرعون کے خاندان کا فرد تھا اور دربار کا حاضر باش تھا۔ اس نے فرعون کا یہ حکم سنا تو فرعونی جلادوں سے پہلے ہی دربار سے نکل کر دوڑتا ہوا موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے یہ سارا واقعہ بیان کیا اور ان کو مشورہ دیا کہ اس وقت مصلحت یہی ہے کہ خود کو مصر سے نجات دلائیں اور کسی ایسے مقام پر ہجرت کر جائیں جہاں ان کی دسترس نہ ہو سکے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کے مشورے کو قبول کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے مصر سے نکل کر ارض مدین کی طرف جانے کا تہیہ کر لیا۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد آپ مصر سے بالکل خاموشی کے ساتھ مدین کی طرف روانہ ہوئے۔

جہاں تک مدین کا تعلق ہے، یہ کسی مقام کا نام نہیں تھا بلکہ قبیلے کا نام تھا۔ یہ قبیلہ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے مدین کی نسبت سے تھا جو اُن کی تیسری بیوی قطورہ سے پیدا ہوا۔ اس لئے ابراہیمؑ کا یہ خاندان بنی قطورہ بھی کہلاتا ہے۔ مدین جو حضرت ابراہیمؑ کا بیٹا تھا، اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنے سوتیلے بھائی حضرت اسماعیلؑ کے پہلو ہی میں حجاز میں آباد ہو گیا تھا۔ یہ خاندان آگے چل کر ایک بڑا قبیلہ بن گیا اور اسی قبیلے کی طرف خداوند قدوس نے حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث کیا تھا جن کا تعلق اسی قبیلے سے تھا۔

یہ قبیلہ جس مقام پر آباد تھا، اس سے متعلق مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ حجاز میں شام سے متصل ایک ایسی جگہ آباد تھا جس کا ارض بلد افریقہ کے جنوبی صحرا کے ارض بلد کے مطابق پڑتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ شام کے متصل حصہ زمین پر آباد تھا۔

عرب کے جغرافیہ میں جو شاہراہ حجاز کے تاجر قافلوں کو شام، فلسطین، یمن بلکہ مصر تک لے جاتی اور بحیرہ قلزم کے مشرقی کنارے سے ہو کر گزرتی تھی، قرآن مقدس میں اس کو کاروانی یعنی اور مصاف شاہراہ کہا گیا ہے کیونکہ گرمیوں اور سردیوں میں اہل قریش کے قافلے اس شاہراہ پر سفر کرتے تھے۔

دوسرے یہ کہ یہی اہل مدین ''اصحاب ایکہ'' بھی کہلاتے ہیں۔ عربی میں ''ایکہ'' اس سرسبز و شاداب جھاڑیوں کو کہتے ہیں جو ہرے بھرے درختوں کی کثرت کی وجہ سے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

جنگلوں اور بن میں اُگی رہتی ہیں اور جھاڑ کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

ان دونوں باتوں کے جان لینے کے بعد مدین کی آبادی کا آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے۔ وہ یہ کہ مدین کا قبیلہ بحیرہ قلزم کے مشرقی کنارے اور عرب کے شمال مغرب میں ایسی جگہ آباد تھا جو شام سے متصل حجاز کا آخری حصہ کہا جاسکتا ہے اور حجاز والوں کو شام، فلسطین بلکہ مصر تک جانے میں اس کے کھنڈر راہ میں پڑتے تھے اور تبوک بالمقابل تھے۔

بعض حضرات نے مدین اور اصحاب ایکہ کو ایک قبیلے کے دو نام دیئے ہیں، بعض کا خیال ہے کہ دونوں جدا جدا قبیلے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مدین متمدن اور شہری قبیلہ تھا اور اصحاب ایکہ دیہاتی اور بدوی قبیلہ جو جنگل اور بن میں آباد تھا۔ اس لئے اس کو بن والا یا جنگل والا بھی کہا گیا ہے۔

لیکن اکثر حضرات یہ دونوں نام ایک ہی قبیلے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آب و ہوا کی خوشگواری، نہروں اور آبشاروں کی کثرت نے اس مقام کو اس قدر شاداب اور پرفضا بنا دیا تھا کہ یہاں میووں، پھلوں اور خوشبودار پھولوں کے اس قدر باغات اور چمن تھے کہ ایک شخص آبادی سے باہر نکل کر نظارہ کرتا تو اسے یہ معلوم ہوتا کہ یہ نہایت خوبصورت اور شاداب گھنے درختوں کا ایک جھنڈ ہے۔ اسی بناء پر اسے ایکہ کہہ کر متعارف کروایا گیا۔

ابن کثیر کا یہ خیال ہے کہ ایکہ نام کا ایک درخت ان علاقوں میں تھا، کیونکہ اہل قبیلہ اس درخت کی پرستش کرتے تھے۔ لہٰذا اس کی نسبت سے مدین کو اصحاب ایکہ کہا گیا کیونکہ یہ نسبت نسلی نہ تھی بلکہ مذہبی تھی۔ اسی لئے یہ مدین والے اصحاب ایکہ کے نام سے بھی مشہور ہوگئے۔ اہل مدین یا اصحاب ایکہ یا بن والوں سے متعلق مؤرخین مزید لکھتے ہیں کہ ان اہل مدین کی بستیاں کنعانی عربوں کی سرحدوں تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اہل مدین بھی بدوی عرب تھے جو مدین سے یرون یعنی بحر مردار کے دائیں ساحل پر ایک علاقے پر مقیم تھے اور تجارت کے لئے یہ لوگ یمن، بابل اور مصر تک سفر کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام چونکہ فرعون کے خوف سے بھاگے تھے، اس لئے ان کے ہمراہ نہ کوئی رفیق اور راہنما تھا، نہ زادِ راہ اور تیز روی کی وجہ سے برہنہ پا تھے۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ اس تمام سفر میں موسیٰ علیہ السلام کی خوراک درختوں کے پتوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا

برہنہ پا ہونے کی وجہ سے سفر کی طوالت نے پاؤں کے تلووں کی کھال تک اڑا دی تھی۔ اس پریشان حالی میں موسیٰ ارض مدین میں داخل ہوئے تھے۔

آپ نے جب مدین کی سرزمین میں قدم رکھا تو دیکھا کہ ایک کنواں ہے۔ کنویں کے سامنے پانی کے حوض یعنی تالاب پر بھیڑ لگی ہوئی ہے اور جانوروں کو پانی پلایا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ نوجوانوں کی ایک جماعت اپنے جانوروں کو جس وقت پانی پلا رہی تھی تو اس جماعت سے ذرا فاصلے پر دو لڑکیاں کھڑی تھیں اور اپنے جانوروں کو پانی پر جانے سے روک رہی تھیں۔

موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہاں بھی وہی سب کچھ ہو رہا ہے جو دنیا کی ظالم طاقتوں نے اختیار کر رکھا ہے اور خدائے برتر کے بہترین قانون کو توڑ کر قوموں کا سارا نظام ظلم کی بنیادوں پر قائم کر دیا ہے۔ آپ نے یہ سمجھا کہ لڑکیاں کمزور اور غریب گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں گی، تب ہی تو اس انتظار میں ہیں کہ قوی اور سرکش جب اپنے جانوروں کو سیراب کرلیں اور وہ اپنے جانوروں کو لے کر وہاں سے چلے جائیں تو بچا کھچا پانی اُن کے جانوروں کا حصہ بنے۔ ہر قوی نے زیر کے لئے یہی قانون تجویز کر رکھا ہے کہ ہر معاملے میں وہ مقدم ہو اور ضعیف مؤخر ہو اور قوی کا حصہ سب سے پہلے ہو۔

اس رسم و قاعدے کی نشاندہی عربوں کے مشہور شاعر عمرو بن کلثوم کے ایک شعر سے بھی ہوتی ہے، وہ کہتا ہے۔

''اور ہم جب کسی پانی پر آتے ہیں تو عمدہ اور صاف پانی ہمارے حصے میں آتا ہے اور ہمارے غیروں کے جو ہم سے کمزور ہیں، اُن کے حصے میں گندہ پانی اور مٹی ہے۔''

درحقیقت یہ شعر تنہا عمرو بن کلثوم اور اُس کے قبیلے کی حالت کا نقشہ نہیں ہے بلکہ اس دنیا کے ظالمانہ نظام کا ٹھیک ٹھیک آئینہ دار ہے۔

بہرحال موسیٰ علیہ السلام سے یہ حالت نہ دیکھی گئی، وہ آگے بڑھے اور لڑکیوں سے دریافت کیا۔

''تم کیوں پانی نہیں پلاتی ہو، پیچھے کیوں کھڑی ہو۔''

اس پر ان دو بہنوں میں سے ایک موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''ہم مجبور ہیں، اگر جانوروں کو آگے لے کر بڑھتی ہیں تو یہ طاقتور زبردستی ہمیں ہٹا دیتے ہیں اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں، ان میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ

ان کی مزاحمت کو دور کرسکیں، بس جب یہ سب پانی پلا کر واپس ہو جائیں گے، تب بچا ہوا پانی ہم پلا کر اپنے گھر کو لوٹیں گی اور یہی ہمارا روزمرہ کا دستور ہے۔''

اس لڑکی کے یہ الفاظ سن کر موسیٰ علیہ السلام پگھل کر رہ گئے تھے۔ جوش میں آئے، آگے بڑھے، تمام ہجوم کو چیرتے ہوئے کنویں پر جا پہنچے اور کنویں کا بڑا ڈول اٹھایا، وہ اتنا بڑا ڈول تھا کہ کنویں سے کوئی اکیلا اسے کھینچ کر پانی نکال ہی نہیں سکتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس ڈول کو کھینچ کر لڑکیوں کے مویشیوں کو پانی پلا دیا۔ موسیٰ علیہ السلام جب مجمع کو چیرتے ہوئے اندر گھسنے لگے تو اگرچہ لوگوں کو ناگوار گزرا مگر اُن کی پرجلال صورت اور جسمانی طاقت سے مغلوب ہوگئے اور ڈول کو تنہا کھینچتے ہوئے دیکھ کر ان کی قوت سے ہار مان گئے جس کے بل بوتے پر کمزوروں اور ناتوانوں کو پیچھے ہٹا دیا کرتے تھے اور ان کے حقوق کو بری طرح پامال کیا کرتے تھے۔

کچھ مؤرخین کا خیال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ کنویں کے منہ پر بہت بڑا پتھر ڈھکا ہوا تھا جو ایک جماعت کے متفقہ زور لگانے سے اپنی جگہ سے ہٹتا تھا مگر وہ آگے بڑھے اور تنہا اس کو ہٹا کر لڑکیوں کے مویشیوں کے لئے پانی بھر دیا لیکن بہت سے علماء اور مؤرخ اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ جو لوگ یہ نظریہ پیش کرتے ہیں، اُن کا کہنا ہے کہ اس مقام پر دو کنویں تھے، ایک سے مدین کے لوگ پانی پلا رہے تھے اور دوسرے کا منہ پتھر سے ڈھکا ہوا تھا اور یہ کہ اس زمانے میں بھی اس مقام پر دو کنویں موجود پائے گئے ہیں۔

لیکن دوسرا گروہ اس نظریئے کے درست نہ ہونے کی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ اول قرآن اور دوسری کتب میں دوسرے کنویں کا قطعی کوئی ذکر نہیں ہے اور جو کچھ بیان کیا ہے، ایک ہی سے متعلق بیان کیا ہے۔ دوسرے، بعد میں اس جگہ دو کنویں ہونے سے لازم نہیں کہ اس وقت بھی وہاں اسی طرح دو کنویں موجود تھے۔ ہوسکتا ہے عرصہ دراز کے بعد یا اسلامی عہد میں ضرورت کے لحاظ سے یہاں دوسرا کنواں تیار کرلیا گیا ہو۔ زیادہ قریب ترین اور درست اور مناسب یہی ہے کہ وہاں ایک ہی کنواں تھا۔

غرض جب ان لڑکیوں کے گلے نے پانی پی لیا تو وہ گھر کو واپس چلی گئیں۔ پہنچیں تو خلاف عادت جلد واپس آنے پر ان کے والد کو سخت تعجب ہوا اور دریافت کرنے پر لڑکیوں نے گزرا ہوا ماجرا کہہ سنایا کہ کس طرح ایک مصری نے ان کی مدد کی۔

اپنی بیٹیوں سے یہ سن کر باپ نے کہا۔

''عجلت سے جاؤ، اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔''

ادھر باپ اور بیٹیوں کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی تو دوسری طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام پانی پلانے کے بعد قریب ہی ایک درخت کے سائے میں بیٹھ کر ستانے لگے۔ مسافرت اور غربت اور پھر بھوک اور پیاس نے آپ کو نڈھال کر رکھا تھا۔ اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔

''پروردگار! اس وقت جو بھی بہتر سامان میرے لئے تو اپنی قدرت سے نازل کرے، میں اس کا محتاج ہوں۔''

چنانچہ اپنے باپ کے کہنے پر لڑکی تیزی سے وہاں پہنچی تو دیکھا کہ کنویں کے قریب ہی موسیٰ علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں، شرم و حیا سے نگاہیں نیچے کئے لڑکی نے کہا۔

''آپ ہمارے گھر چلئے، میرے والد آپ کو بلاتے ہیں اور آپ کو اس احسان کا بدلہ دیں گے۔''

موسیٰ علیہ السلام نے سوچا کہ شاید اس سلسلے میں کوئی بہتر صورت نکل آئے، اس لئے چلنا ہی بہتر ہے اور اس کی دعوت کو رد کرنا مناسب نہیں۔ خدا نے میری دعا سن لی اور یہ اسی کا پیش خیمہ ہے۔

چنانچہ یہ سوچ کر موسیٰ علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے لڑکی کو یہ ہدایت کی، وہ آگے نہ چلے بلکہ ان کے پیچھے پیچھے چلے اور اشارے کے ساتھ ان کی راہنمائی کرتی جائے۔

یوں موسیٰ علیہ السلام اس لڑکی کے گھر جانے کے لئے چل پڑے لیکن طبعی اور فطری غیرت اور عزت نفس کے پیش نظر بار بار اس جملے سے متاثر ہو رہے تھے کہ میرا باپ آپ کو اس احسان کا عوض دینا چاہتا ہے مگر مسافرت اور حالات کی نزاکت نے یہی مشورہ دیا کہ اس وقت اس پیشکش کو گوارا کرلو تاکہ اس غربت میں ایک غمخوار اور ہمدرد کی مستقل ہمدردی کو حاصل کیا جاسکے۔

موسیٰ علیہ السلام چلتے چلتے اس لڑکی کے ساتھ اس کے گھر پہنچے اور اس کے والد جو ایک بزرگ صورت اور عمدہ سیرت انسان تھے، ان کی خدمت میں حاضر ہوکر شرف ملاقات سے ہمکنار ہوئے۔ لڑکیوں کے والد نے پہلے کھانا کھلایا، پھر اطمینان کے ساتھ بٹھا کر ان کے حالات سنے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ولادت اور فرعون کے بنی اسرائیل پر مظالم سے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

شروع کر کے آخر تک ساری داستان سنائی۔ سب کچھ سننے کے بعد اس بزرگ نے مو
علیہ السلام کو تسلی دے کر کہا۔

"خدا کا شکر کرو کہ اب تم کو ظالم کے پنجے سے نجات مل گئی ہے۔ اب کوئی خوف
مقام نہیں ہے۔"

کھانا کھانے کے بعد جس وقت لڑکیوں کے والد اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان گفتگ
ہو رہی تھی، اس وقت اس بزرگ کی ایک بیٹی نے اپنے والد کو مخاطب کر کے علیحدگی میں
کہا۔

"اے میرے ابا جان! آپ اس مہمان کو اپنے مویشیوں کے چرانے اور پانی مہ
کرنے کے لئے رکھ لیجئے، یہی بہتر ہے جو قوی بھی ہے، امانتدار بھی۔"

اپنی اس بیٹی کی یہ بات سن کر والد کو حیرت ہوئی۔ اس کی بات عجیب معلوم ہوئی۔
انہوں نے اپنی بیٹی کو مخاطب کر کے کہا۔

"تجھ کو اس مہمان کی قوت اور امانت کا حال کیسے معلوم ہوا؟"

جواب میں لڑکی کہنے لگی۔

"میں نے مہمان کی قوت کا اندازہ اس سے کیا کہ کنویں کا بڑا ڈول اس نے تنہ
کھینچ لیا اور ہمارے جانوروں کو پانی پلایا، حالانکہ عام لوگوں میں سے کوئی بھی اسے اکیلا
کھینچ نہیں سکتا۔

اور امانت کی آزمائش اس طرح کی کہ جب میں بلانے کے لئے گئی تو اس نے
مجھے دیکھ کر نگاہیں نیچی کرلیں اور گفتگو کے دوران ایک مرتبہ بھی نگاہ اٹھا کر میری طرف
نہیں دیکھا اور جب یہاں آنے لگا تو مجھ کو پیچھے چلنے کے لئے کہا، خود آگے آگے چلا اور
مجھ سے کہا کہ میں اشاروں سے اس کی راہنمائی کرتی رہوں۔"

ان بزرگ نے اپنی بیٹی کی باتوں کو سنا تو بہت مسرور ہوئے اور موسیٰ سے کہا۔

"اگر تم آٹھ سال تک میرے پاس رہو اور بکریوں کو چراؤ تو میں اپنی بیٹی کی تم
سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوں، اگر تم اس مدت کو دو سال بڑھا کر دس سال کر دو تو
اور بھی بہتر ہے، یہی اس لڑکی کا مہر ہوگا۔"

موسیٰ علیہ السلام نے اس شرط کو منظور کر لیا اور کہنے لگے کہ "یہ میری خوشی پر چھوڑیئے کہ
میں ان دونوں مدتوں میں سے جس کو چاہوں پورا کروں۔ آپ کی جانب سے اس کے

...ے میں جبر نہ ہوگا۔" بہر حال طرفین کی باہمی رضامندی کے بعد بزرگ میزبان نے
...بیان کردہ مدت کو مہر قرار دے کر موسیٰ علیہ السلام سے اپنی بیٹی کی شادی کردی تھی۔ کچھ
...رخین اور مفسرین کا یہ بھی خیال ہے کہ مدت ختم ہونے پر عقد عمل میں آیا اور عقد کے
...بعد ہی موسیٰ اپنی بیوی کو لے کر روانہ ہوگئے۔ اس لڑکی کا نام جو موسیٰ علیہ السلام کی بیوی
...'صفورہ' تھا۔

یہاں مؤرخین ایک نئی بحث میں پڑتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جن دو لڑکیوں کے
...کو موسیٰ نے پانی پلایا تھا جن میں سے ایک لڑکی اپنے باپ کے کہنے پر موسیٰ علیہ السلام کو
...لے گئی تھی۔ ان لڑکیوں کے والد کون تھے۔

قرآن مقدس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مدین کے شیخ کے متعلق جو واقعات بیان
...ہیں، ان میں سے کسی ایک جگہ بھی اس شیخ کا نام نہیں بتایا۔ اس لئے تاریخی حیثیت
...مدین کے نام میں مؤرخین اور مفسرین کے مختلف اقوال پائے جاتے ہیں جو درج
...ہیں۔

اوّل یہ کہ مفسرین اور اصحاب عقل و دانش اور مؤرخین کی بڑی جماعت کا یہ خیال
...کہ یہ حضرت شعیب علیہ السلام تھے۔ یہ قول بہت عام اور مشہور ہے۔

مشہور مؤرخ امام جریر طبری نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ
...ب موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام ہی تھے۔

اور حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ حسن بصری اس طرف مائل ہیں کہ مدین کے شیخ
...ت شعیب علیہ السلام ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے اس سلسلے میں سند کے ساتھ
...بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور ان کو یہ بات پہنچی ہے کہ صاحب موسیٰ علیہ السلام
...میزبان موسیٰ حضرت شعیب علیہ السلام تھے۔

دوئم، ایک جماعت کہتی ہے کہ موسیٰ کے اس میزبان کا نام یثرون تھا اور یہ حضرت
...ب علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ طبری نے سند کے ساتھ ایک روایت نقل کی ہے کہ ابوعبیدہ
...جراح رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جس نے موسیٰ علیہ السلام کو اجیر بنایا، وہ شعیب علیہ السلام کا برادرزادہ
...ون تھا۔

سوئم، بعض کہتے ہیں کہ اس میزبان موسیٰ علیہ السلام کا نام یثری تھا۔ طبری نے سند کے
...حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اجیر رکھنے والا مدین کا شیخ

یثری نامی تھا اور اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں۔

عورت کے والد کا نام یثری تھا مگر یثری والی روایت میں یہ نہیں کہا گیا...
حضرت شعیب علیہ السلام کا برادرزادہ تھا اور توریت نے اسی سے ملتا جلتا نام یثرون...
ہے۔

چہارم، بعض مؤرخ اور علما کہتے ہیں کہ میزبان موسیٰ حضرت شعیب علیہ السلام کی...
ایک مرد مومن تھا۔

پنجم ایک جماعت کا گمان ہے کہ یہ شیخ نہ شعیب علیہ السلام ہو سکتے ہیں اور نہ ان...
بھتیجے، اس لئے کہ قرآن مقدس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کا...
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہت پہلے کا زمانہ ہے جس کے درمیان صدیاں حائل ہیں، ا...
لئے کہ قرآن کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"قوم لوط کا معاملہ تم سے کچھ دور نہیں ہے۔"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوم لوط کی ہلاکت کا زمانہ حضرت ابراہیم کا زمانہ تھا...
کے اور حضرت موسیٰ کے زمانے کے درمیان مدت چار سو سال سے بھی زیادہ ہے اور...
لوگوں نے اس مدت کو قریب کر دینے کے لئے یہ کہا کہ شعیب علیہ السلام کی عمر غیر معمولی...
پر طویل ہوئی، یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔

اس کے علاوہ کچھ مؤرخین اس قول کی تائید کے لئے یہ دلیل بھی قوی طور پر ر...
ہیں کہ اگر میزبان موسیٰ شعیب علیہ السلام ہوتے تو قرآن مقدس ضرور ان کے نام کی تصر...
کرتا اور اس طرح مجمل و مبہم نہ چھوڑتا۔

ان پانچ اقوال کی نقل کے بعد مؤرخین کے نزدیک رائج اور صحیح مسلک معلوم...
ہے جو ابن جریر اور ابن کثیر جیسے جلیل القدر محدثین اور مؤرخین نے اختیار کیا ہے...
فرماتے ہیں کہ نام کی تصریح کے بارے میں کوئی روایت صحت کو نہیں پہنچتی اور جو روا...
نقل کی گئی ہیں، وہ قابل احتجاج نہیں ہیں۔ اس لئے جس طرح تصریح کئے بغیر قرآ...
عزیز نے ان کا ذکر کیا ہے، اسی طرح ہم بھی ان کے نام کی تصریح کو خدا کے علم...
حوالے کرتے ہیں۔

جو لوگ میزبان موسیٰ کا نام حضرت شعیب علیہ السلام لیتے ہیں، ان کے متعلق مش...
مؤرخ عبدالوہاب نجار لکھتے ہیں کہ "مجھ سے ایک بڑے فاضل عالم نے یہ بحث کی...

...موسیٰ علیہ السلام جلیل قدر نبی تھے۔ اس لئے ان کو کوئی معمولی شخص اپنا اجیر رکھنے کا
...نہیں رکھ سکتا اور نہ وہ اس کو منظور فرماتے بلکہ ان کا میزبان نبی اور پیغمبر ہی ہو سکتا
...اس لئے مدین کے شیخ حضرت شعیب علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں۔"

اس پر اس کے اس دعوے کے جواب میں عبدالوہاب نجار نے کہا۔

"میں نے عرض کیا کہ آپ کا یہ ارشاد نہ عقلی حجت و برہان کی حیثیت رکھتا ہے اور
...لیل اور حجت کی۔ زیادہ سے زیادہ استحسان کے درجہ کا قیاس ہے اور اس سے یہ
...حل نہیں ہو سکتا بلکہ یقین اور قطعیت چاہتا ہے، علاوہ ازیں اس وقت حضرت موسیٰ
...تھے، نبوت سے بعد میں آپ کو سرفراز کیا گیا تھا۔

بہر حال، یہ طے شدہ امر ہے کہ میزبان موسیٰ کے نام کی تصریح میں کوئی قابل
...روایت موجود نہیں ہے اور ابن جریر اور ابن کثیر نے اس سلسلے میں جس قدر
...ت نقل کی ہیں، ان میں بزار اور ابن حاتم کی طویل روایات کے علاوہ کسی میں بھی
...ر موجود نہیں ہے اور ان دونوں روایات کے بارے میں ابن کثیر کہتے ہیں۔

اس نام کی تصریح والی حدیث کا مدار ابن لیعہ پر ہے اور ان کا حافظہ خراب تھا اور
...ف ہے کہ اس حدیث کو مرفوع کہنے میں غلطی ہوئی ہے۔

غرض موسیٰ علیہ السلام نے اپنے میزبان بزرگ کی اس شرط کو منظور کر لیا۔ چنانچہ
...یوڑ چرانے کے لئے انہوں نے ان کے ہاں ہی قیام کر لیا تھا۔

❀ ❀ ❀

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

حتیوں کا بادشاہ ایک روز اپنے مرکزی شہر ختوشاش میں اپنے قصر کے ایک کمرے میں اپنے دونوں بیٹوں کاوک، لوزمان اور اپنی بیوی اسورک کے ساتھ بیٹھا گھریلو موضوع پر گفتگو کر رہا تھا کہ ایسے میں متوشلیش کا چوبدار دروازے پر نمودار ہوا۔ پہلے متوشلیش کو اس نے تعظیم دی، پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! سیستانیوں کی سرزمینوں سے ہمارے کچھ مخبر آئے ہیں، وہ لوگ آپ کی چھوٹی گم ہو جانے والی بیٹی سریان سے متعلق کچھ خبریں لے کر آئے ہیں۔''

چوبدار کے ان الفاظ پر متوشلیش ہی نہیں، اس کے دونوں بیٹے کاوک اور لوزمان اور اس کی بیوی اسورک سب چونک اٹھے تھے اور جستجو بھرے انداز میں چوبدار کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ یہاں تک کہ متوشلیش نے چوبدار کو مخاطب کیا اور کہنے لگا۔

''سیستانیوں کی سرزمینوں سے آنے والے ان قاصدوں کو فی الفور میرے سامنے پیش کرو۔'' اس پر وہ چوبدار باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا، اس کے ساتھ کچھ مخبر تھے۔ وہ متوشلیش کے سامنے آکر رکے۔ متوشلیش کو انہوں نے تعظیم دی اور اس کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے تھے۔ متوشلیش نے انہیں مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''میرے چوبدار نے مجھے بتایا ہے کہ تم میری چھوٹی گم ہو جانے والی بیٹی سریان سے متعلق تفصیل لے کر آئے ہو۔ اگر تم نے اس کا اتا پتا معلوم کر لیا ہے تو بولو، وہ اس وقت کہاں ہے، کیسی زندگی بسر کر رہی ہے؟ کیا وہ کسی کی اسیری میں ہے یا کسی نے اسے لونڈی بنا کر اپنے پاس رکھ لیا ہے؟''

متوشلیش جب خاموش ہوا تب آنے والوں میں سے ایک اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''مالک! آپ کا اندازہ کسی حد تک درست ہے۔ جس وقت آپ بابل سے اپنے

ختوشاش کی طرف آ رہے تھے اور راستے میں سیستانیوں کے دو سالار سیماس اور طباش آپ پر حملہ آور ہوئے تھے، اس ٹکراؤ میں آپ اپنے بچے کھچے ساتھیوں کو لے کر اپنے مرکزی شہر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اس وقت آپ کی بیٹی سریان آپ کے لشکر کے پچھلے حصے میں تھی جہاں لشکر کے لئے رسد کا سامان متحرک تھا۔ چنانچہ اس ٹکراؤ میں جہاں ہمارے بہت سے لشکری مارے گئے، وہاں حملہ آوروں نے سریان کو گرفتار کر لیا۔ اب ہم جو تفصیل لے کر سیستانیوں کی سرزمینوں سے آئے ہیں، وہ یہ ہے کہ سریان سیستانیوں کے نامور سالار سیماس کی بیوی ہے۔ اس نے کب اور کن حالات میں اس سے شادی کی یا اس کی شادی زبردستی ہوئی، یہ ہم نہیں جانتے۔ تاہم آخری معلومات یہی ہیں کہ وہ سیماس کی بیوی ہے اور سیماس سے اس کا ایک بیٹا ہے نام جس کا ''لحیان'' ہے۔ ایک بیٹی ہے نام جس کا ''یوریما'' ہے۔ بیٹا بڑا اور بیٹی چھوٹی ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ مخبر جب خاموش ہوا تب متوشلیش کچھ دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبا رہا۔ شاید کوئی فیصلہ کرتا رہا۔ اس کے بعد آنے والے مخبروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''تم پہلے کی طرح اپنے کام میں لگے رہو۔ میری بیٹی اور اس کے شوہر پر نگاہ رکھنا کہ وہ کہاں جاتے ہیں، کہاں رہتے ہیں۔ ان کے روزمرہ کے کیا کام ہیں۔ میں عنقریب اپنی بیٹی کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ جاتے جاتے اپنے بڑے سالاروں میں سے گودر اور سنوش دونوں کو میرے پاس بھیج دو۔''

اس کے ساتھ ہی وہ مخبر وہاں سے چلے گئے تھے۔ ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد اسی کمرے میں حتیوں کے نامور سالار گودر اور سنوش داخل ہوئے تھے۔ متوشلیش نے انہیں اپنے پاس بیٹھنے کے لئے کہا۔ وہ دونوں جب بیٹھ گئے، تب سریان کے متعلق آنے والے مخبروں نے تفصیل بتائی تھی، وہ متوشلیش نے گودر اور سنوش دونوں سے کہہ ڈالی تھی۔

متوشلیش جب خاموش ہوا، تب گودر اور سنوش دونوں نے کچھ دیر صلاح مشورہ کیا۔ اس کے بعد گودر متوشلیش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اب ان حالات میں آپ کیا چاہتے ہیں جو آپ کا فیصلہ ہوگا، ہم اسی کے مطابق حرکت میں آ جائیں گے۔''

اس پر متوشلیش کہنے لگا، ''میں ہر صورت میں اپنی بیٹی کو زندہ سلامت یہاں اپنے پاس دیکھنا چاہتا ہوں۔ ساتھ میں یہ بھی چاہوں گا کہ سیستانیوں کے سالار سیماس کا سر کاٹ دیا جائے، اس نے کیسے جرأت اور جسارت کی کہ میری بیٹی کو یوں اپنے پاس رکھ کر اس سے زبردستی شادی کرے، اس کی سزا موت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اب ہم ایسا کرتے ہیں تو ہمیں شکست کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے، اس لئے کہ ان حالات میں بابل کے کاسی بھی اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ ہمارے خلاف حرکت میں آ جائیں گے، اس لئے کہ ماضی میں کیونکہ ہم ایک ساتھ سیستانیوں اور کاسیوں کو اپنا ہدف بناتے رہے ہیں۔ لہٰذا ہمارے خلاف یہ دونوں قوتیں اتفاق اور اتحاد بھی کر سکتی ہیں، ایسی صورت میں ہمارے خلاف مشکلات اٹھ سکتی ہیں۔ ان حالات میں بے شک مصر کے رعمسیس کی طرف سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں، اس لئے کہ میری بیٹی دلوکز ان دنوں رعمسیس کی بیوی ہے لیکن اگر ہم اعلانیہ سیستانیوں اور کاسیوں کے مرکزی شہر کو اپنا ہدف بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر خدشہ اور خطرہ ہے کہ رعمسیس بھی ضرور ہمارے خلاف حرکت میں آ سکتا ہے اور میں کسی بھی صورت ایسا نہیں چاہوں گا کہ رعمسیس اس رشتے کو فراموش کر کے سیستانیوں اور کاسیوں کی خاطر ہمارے خلاف حرکت میں آ جائے۔

اپنی بیٹی کو حاصل کرنے اور سیماس کا خاتمہ کرنے کے لئے میرے ذہن میں ایک ہی تجویز آئی ہے کہ ہم ایک خاصا بڑا لشکر اپنی اور سیستانیوں کی سرحدوں پر مقرر کر دیں اور وہ لشکر گاہے گاہے سیستانیوں کے علاقوں پر برابر حملہ آور ہوتا رہے۔ اس سلسلے کو طول دیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے جب ایسا ہوگا تو سیستانیوں کا بادشاہ متی وزا یقیناً اپنے دو سالاروں سیماس اور طباش پر ہی بھروسہ کرے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس مہم کے لئے وہ دونوں کو بھیج دے یا کسی ایک کا انتخاب کرے، اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس مہم کو روکنے اور ہمارے حملوں کا جواب دینے کے لئے سیماس اور طباش آتے ہیں تو کب ہم اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ اکثر و بیشتر مہموں میں سیماس اکیلا لشکر لے کر نہیں آتا رہا ہوگا۔ عموماً طباش اس کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ آئندہ بھی ہوگا، میں چاہتا ہوں کہ سیستانیوں کے ساتھ ٹکراؤ کا سلسلہ جاری رہے، اسے طول دینا چاہئے۔ اس طول کے دوران کبھی نہ کبھی تو سیماس میری بیٹی سریان اور اس کے بچوں کو اپنے ساتھ لے کر آئے گا اور اگر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم سے ٹکرانے کے لئے

سریان کو جو اس کی بیوی ہے، اس کے بچوں کو بھی ساتھ لے کر آتا ہے، تب اس کی بھی جائے گی اور جب بھی مناسب موقع ملے گا، سیماس کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد سریان کو اٹھا کر یہاں لایا جائے گا۔ اس وقت یہی میرا مدعا ہے اور یہی سب سے بڑی خواہش ہے کہ میری بیٹی میرے پاس آ کر رہے۔ سریان میری وہ بیٹی ہے جس کے حسن، جس کی خوبصورتی، اس کی شخصیت پر ہمیشہ نازاں رہا۔ اس کی شادی کسی عظیم حکمران اور کسی ملک کے فرمانروا سے ہونا چاہئے تھی۔ سیستانیوں کے سالار سیماس نے اسے گرفتار کر کے اسے اپنی بیوی بنا کر ایک بہت بڑا جرم کیا ہے اور اسے اس کی سزا ہر صورت میں دے کر رہیں گے۔ میرے خیال میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا، کہہ دیا، تم کیا کہتے ہو؟''

متوشلیش کے خاموش ہونے پر گودر نے پھر اپنے ساتھی سالار سنوش سے مشورہ کیا، اس کے بعد متوشلیش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''آپ کا اندازہ، آپ کی تجویز درست ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق چند روز تک سیستانیوں کی سرحدوں پر چھیڑ چھاڑ شروع کر دیں گے۔ وہاں ایک خاصا بڑا لشکر رکھیں گے جس کے لئے رسد اور کمک کا بھی عمدہ انتظام کریں گے اور یہ چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ طویل رہے گا اور اس سلسلے کے دوران جب کبھی بھی سیماس، سریان اور اپنے بچوں کو لے کر ہم سے ٹکرانے کے لئے آتا ہے تو پھر اس سے فائدہ اٹھا کر ہم کسی مناسب موقع پر سیماس کا خاتمہ کر کے سریان کو اپنے مرکزی شہر ختوشاش لانے کی کوشش کریں گے۔''

گودر کے اس جواب سے متوشلیش خوش ہو گیا تھا۔ اس کے بعد متوشلیش سے اجازت لے کر گودر اور سنوش دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔

❀❀❀

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

بنی اسرائیل کے سوا فرعون رعمسیس اور اس کی رعایا بے حد خوش تھی۔ اس لئے کہ ان کے فصلی تہواروں کا سلسلہ شروع ہو رہا تھا۔ عراق کی مانند مصری تہذیب بھی پرانی ہے۔ اس تہذیب کا آفتاب اقبال تقریباً تین ہزار سال تک بڑی آب و تاب سے روشن رہا اور اس کے کارنامے پوری دنیا کی توجہ کا مرکز بنے رہے اور دوسری اقوام کی طرح مصر کے اندر بھی فصلی تہوار بڑی آب و تاب کے ساتھ منائے جاتے تھے۔ مصریوں کا نیا سال انیس جولائی سے شروع ہوتا تھا۔ اسی دن دریائے نیل میں سیلاب کا آغاز ہوتا تھا۔ نئے سال کی رسموں کی تفصیلات فرعون رعمسیس کے معبد کی دیواروں پر اب تک موجود ہیں، یہ تہوار پورے مصر میں منایا جاتا تھا۔

مصری تہذیب کے سب سے قدیم آثار وسطی خطے میں بدری، تاسا اور عزرہ کے کھنڈروں میں ملتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسانی بستیاں ابتداء میں اسی علاقے میں قائم ہوئیں۔ پھر جوں جوں آبادی کا دباؤ بڑھتا گیا، لوگ دریائے نیل کے کنارے شمال کا رخ کرتے چلے گئے۔ ڈیلٹا کا علاقہ بہت بعد میں آباد ہوا، وہ بھی لیبیا کی طرف سے آنے والے صحرا نوردوں سے، جو کئی اعتبار سے جنوبی مصر کے باشندوں سے بہت مختلف تھے۔

مصر میں متحدہ بادشاہت سے بہت پہلے وادی نیل کا علاقہ چھوٹی چھوٹی آزاد ریاستوں میں بٹا ہوا تھا اور ہر ریاست کا اپنا الگ سربراہ ہوا کرتا تھا اور اپنے اپنے دیوی دیوتا ہوتے تھے۔ ابتدا میں ان دیوتاؤں کی شکلیں جانوروں کی سی ہوا کرتی تھیں۔ یعنی ہر قبیلہ اپنے لئے کوئی جانور مخصوص کر لیتا تھا اور اسی کی نسبت سے اپنے آپ کو یاد کرتا تھا۔ مثلاً کچھ لوگ طاؤس کو، کچھ لوگ خرگوش کو، کچھ گھڑیال کو، کسی کا مخصوص جانور بیل، کسی کا باز، کسی کا ہرن اور کسی کا دریائی گھوڑا ہوا کرتا تھا اور ان قبائل اور قوموں کی

انت بھی اسی جانور سے ہوتی تھی۔ چنانچہ پنجاب کے پرانے باشندوں سے بھی آج سوال کیا جائے کہ تمہاری ذات کیا ہے تو کوئی کہے گا میں ہنس ہوں، کوئی کہے گا سیال ہوں اور کوئی کہے گا کہ لومڑ ہوں۔

رفتہ رفتہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں آپس میں ضم ہوتی گئیں۔ یہ اتحاد اگر پرامن طریقے ظہور میں آتا تو ریاستی دیوتاؤں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم ہو جاتے تھے۔ مثلاً ایک ریاست کا دیوتا اگر نر ہوتا اور دوسری کا مادہ اور ان کی عمریں بھی برابر ہوتیں تو ان کی شادی کر دی جاتی تھی اور وہ دونوں میاں بیوی بن جاتے تھے۔ اگر ان میں عمروں میں فرق ہوتا تو بڑی عمر کا دیوتا چھوٹی عمر کے دیوتا کا باپ بن جاتا تھا۔ اس کے برعکس اگر ایک ریاست دوسری ریاست کو بزور شمشیر فتح کرتی تو مقبوضہ ریاست کے دیوی دیوتا مغلوب قرار دیئے جاتے تھے اور فاتح قوم انہیں نفرت اور حقارت کی نظروں سے دیکھتی تھی۔

مثلاً چار ہزار سات سو قبل مسیح کے قریب مصر میں باز اور گدھ قوم کے لوگ بہت طاقتور ہو گئے تھے۔ یہ لوگ وسطی مصر میں آباد تھے۔ ان کی ریاست کا صدر مقام عبیدوز ... تھیبز کے قریب واقع تھا۔ عبیدوز بہت متبرک شہر سمجھا جاتا تھا کیونکہ یہ حوریس کا ... تھا اور یہاں حوریس دیوتا کا سب سے بڑا مندر بھی تھا۔ جب یہ لوگ جنوب پر حملہ ... ہوئے اور جنوب کی بادشاہت کو ختم کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تب پہلی بار ... میں ایک متحد بادشاہت قائم ہوئی اور ممفس اس کا دارالسلطنت بنایا گیا۔ متحدہ ... سلطنت قائم ہونے پر مصری فرمانرواں کے تاج پر سانپ کا اضافہ ہو گیا کیونکہ فاتح جو ... سے شمال کی طرف آئے تھے، ان کا دیوتا حوریس تھا۔ اب انہوں نے شمال والوں ... پائی تھی اور شمال والوں کا دیوتا سانپ تھا۔ لہٰذا انہوں نے حوریس کے ساتھ سانپ ... بھی شامل کر لیا کیونکہ حوریس دیوتا کے ماننے والوں کو فتح ہوئی تھی۔ لہٰذا اُن کی نگاہوں ... حوریس دیوتا کی عظمت اور شوکت پہلے سے بھی بڑھ گئی تھی کیونکہ پہلے وہ فقط جنوبی ... ہی کا مقامی دیوتا تھا۔ اب وہ فراعنہ مصر کی پوری سلطنت کا سب سے بڑا دیوتا ... مانا جانے لگا تھا۔ فراعنہ کے ہر فرمان کا آغاز حوریس کے نام سے ہونے لگا اور انہوں ... ریس کی اولاد بلکہ زندہ حوریس کا لقب اختیار کیا۔

... مصر کی تسخیر وادی نیل کی تاریخ کا نہایت اہم اور عہد آفریں واقعہ تھا۔ ظاہر

ہے کہ باز کی قوم کو یہ کامیابی حوریس دیوتا ہی کی بدولت نصیب ہوئی تھی۔ چنانچہ حوریس کی مدعا ثناء میں بکثرت بھجن گیت اور ناٹک لکھے گئے اور اس کے کارناموں کو ڈراموں کا موضوع بنایا گیا، ان ڈرامائی رسموں اور فصلی تہواروں کا جائزہ اگر لیا جائے تو یہ فصلی تہوار بہت پہلے سے مصر میں رائج تھے اور اس کی ابتداء مصریوں کے دیوتا حوریس سے بھی بہت پہلے سے جاری اور ساری تھی۔

کہتے ہیں ازریس جسے دیوتا تسلیم کیا گیا تھا، کبھی مصر کا بادشاہ تھا۔ اس کے باپ کا نام گیپ تھا۔ جو زمین کا دیوتا خیال کیا جاتا تھا اور ماں کا نام نوط تھا جسے ملکہ فلک کہتے تھے۔ قدیم مصریوں کا یہ خیال تھا کہ اس وقت سے اسلام کے آنے تک مصریوں کا سب سے بڑا دیوتا رع تھا۔ اس کو سورج دیوتا بھی کہتے تھے۔ رع عربی میں منتقل ہو کر فرع بنا اور فرع سے فرعون ہوا۔ فرعون کے معنی ہیں رع دیوتا کا اوتار یا سایہ۔ کہتے ہیں کہ زمین کے دیوتا گیپ اور ملکہ فلک نوط سے کوئی گناہ سرزد ہوا اور جب سورج دیوتا رع کو پتا چلا کہ گیپ کی بیوی نوط نے بے وفائی کی ہے تو اس نے ان کے بیٹے ازریس کو عذاب میں مبتلا کرنے کا تہیہ کر لیا۔ ازریس کے دو بھائی اور بھی تھے، ایک کا نام حوریس اور دوسرے کا نام سائت تھا۔ ان کی دو بہنیں بھی تھیں۔ ایک کا نام ازلیس اور دوسری کا نام نفتیس تھا۔ ان دونوں بہنوں کی شادی اپنے بھائیوں سے ہی ہوئی یعنی ازریس کی شادی ازلیس سے اور سائت کی شادی نفتیس سے ہوئی تھی۔

جس وقت ازریس کو مصر کی بادشاہت ملی، اس وقت مصر کے باشندے بالکل جنگلی، وحشی اور آدم خور تھے۔ لیکن ازریس نے بقول مؤرخین مصریوں کو جو اور جنگلی پودے تلاش کر دیئے اور اہل مصر کو کاشت کاری کا فن سکھایا تب ان لوگوں نے آدم خوری ترک کر دی اور اناج پیدا کرنے لگ گئے۔ ازریس نے انہیں درختوں کا پھل کھانا اور انگور کی شراب بنانا بھی سکھایا۔ ازریس کی آرزو تھی کہ دنیا کے سب لوگ تہذیب کی ان برکتوں سے واقف ہو جائیں۔ لہٰذا اس نے اپنی بہن اور بیوی ازلیس کو مصر کے تخت پر بٹھایا اور خود دنیا کے سفر پر روانہ ہوا۔

کہنے والے کہتے ہیں کہ جب وہ اس طویل سفر سے بنی نوع انسان کی نذروں اور دعاؤں سے لدا ہوا وطن واپس آیا تو اہل مصر نے اس کا شاندار استقبال کیا اور اسے دیوتا کا لقب دیا۔

لیکن اس کے بھائی سائت نے اس کے خلاف سازش کی۔ اس نے کسی طرح ازریس کے بدن کی ناپ حاصل کی اور اس کے مطابق ایک نہایت حسین تابوت بنایا۔

ایک روز جب کہ شراب کا دور چل رہا تھا اور سب لوگ مدہوش ہو رہے تھے، تو سائت نے ہنس کر کہا، یہ تابوت میں اس کو دوں گا جس کو یہ پورا ہوگا۔

سب لوگ باری باری تابوت میں اترے مگر کسی کو تابوت پورا نہ اترا۔ سب سے آخر میں ازریس تابوت میں لیٹا۔ چنانچہ اس کا سازشی بھائی اس کا منتظر تھا۔ اس نے دوڑ کر تابوت کا ڈھکنا بند کر دیا۔ اس کے پٹ پر پگھلا ہوا سیسہ بھر دیا اور تابوت کو دریائے نیل میں بہا دیا۔ جب ازریس کی بیوی اور بہن ازلیس کو اس حادثے کی خبر ہوئی تو اس نے اپنی زلفیں کاٹ ڈالیں، ماتمی لباس پہنا اور اپنے شوہر کی لاش کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔

دوسری طرف ازریس کا تابوت بہتے بہتے بحر روم میں پہنچا اور بحر روم کی موجیں اسے بلوس کے ساحل پر لے آئیں اور جس جگہ آ کر وہ رکا، وہاں دفعتاً ایک درخت اُگ آیا اور اس نے تابوت کو اپنے تنے میں چھپا لیا۔

اور جب بلوس کے بادشاہ نے اس درخت کو دیکھا تو اسے یہ درخت بہت پسند آیا۔ اس نے درخت کو کٹوا کر اس کے تنے کو اپنے محل میں لگوا دیا۔

ازلیس کو جب خبر ہوئی کہ اس کے شوہر کا تابوت بلوس پہنچ گیا ہے تو اس نے غریب عورت کا بھیس بدلا اور بلوس روانہ ہو گئی۔ بلوس پہنچ کر وہ شاہی کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئی اور زار و قطار رونے لگی۔

یہ کنواں بقول مصریوں کے اب تو سوکھا پڑا ہے لیکن اب بھی یہ کنواں موجود ہے اور یہاں سیاحوں کی آمد و رفت بھی ہوتی ہے۔

جب بلوس کی عورتیں اس کنویں پر پانی بھرنے آتی تھیں تو وہ ازلیس کو وہیں بیٹھ زار و قطار روتا ہوا دیکھتی تھیں۔ چنانچہ ان دنوں اس علاقے کا بادشاہ ملکاندر تھا۔ اس محل کی عورتیں بھی جب پانی بھرنے آتیں اور ازلیس نے ان کی زلفیں سنواریں اور اپنے مقدس جسم کی خوشبو سے ان کے بالوں کو مہکایا اور جب ملکہ نے اپنی خواصوں کے سنورے ہوئے بال دیکھے اور ان کے بالوں کی خوشبو سونگھی تو ازریس کو اپنے بیٹے کی آیا

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

مقرر کردیا۔

ازلیس نے شہزادے کو چھاتی سے دودھ نہیں پلایا بلکہ وہ اپنی انگلی بچے کو چوسا دیتی تھی اور وہ آسودہ ہوجاتا تھا۔ ایک دن ملکہ نے بچے کو ازلیس کی انگلیاں چوسنے دیکھ لیا، تب ازلیس نے ملکہ سے سارا ماجرا بیان کردیا اور درخواست کی کہ لکڑی کا وہ کھمبا جو محل میں لگا ہے، مجھے دے دیا جائے، اس کے اندر میرے شوہر ازلیس کی لاش پوشیدہ ہے۔

بادشاہ نے کھمبا ازلیس کے حوالے کردیا۔ ازلیس نے اس کے اندر سے ازریس کا تابوت نکالا اور کشتی میں بیٹھ کر مصر روانہ ہوگئی۔ مصر پہنچ کر اس نے کشتی کو بوتو کے مقام پر دریائے نیل کے کنارے چھوڑا اور خود اپنے بیٹے حوریس کو دیکھنے چلی گئی۔ اتفاق سے ازریس کے سازشی بھائی سائت کا گزر ادھر سے ہوا اور چاندنی رات میں اس نے اس تابوت کو پہچان لیا جو اس نے خود بنایا تھا۔ چنانچہ اس نے اس تابوت کو کھولا اور اپنے بڑے بھائی ازریس کی لاش کے چودہ ٹکڑے کیے اور ان کو دور دور تک پھینک دیا۔

چنانچہ ازلیس بھاگی بھاگی واپس آئی تو اپنے شوہر کی لاش کو نہ پایا تو اس نے سورج دیوتا سے فریاد کی۔ آخر سورج دیوتا نے اس کی فریاد سنی اور ازلیس شوہر کے ٹکڑوں کو جمع کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ اس کام میں اس کی بہن نفتیس نے بھی اس کی مدد کی۔

کہتے ہیں آخر ان ٹکڑوں کو جوڑا گیا اور ازریس دوبارہ زندہ ہوگیا لیکن مصر کی قدیم روایات کے مطابق مصر کے سب سے بڑے دیوتا رع نے اسے زمین کی بادشاہت کے بجائے پاتال کی بادشاہت عطا کی جہاں وہ مردوں کے اعمال کو میزان میں تولنے کا فرض ادا کرنے لگا۔

روایت کے مطابق قدیم مصری ازریس دیوتا کے اس لئے بھی احسان مند تھے کہ اس نے مصریوں کو نئے قسم کے اناج اور انگور سے متعارف کروایا اور ان کو شراب بنانے کا ہنر سکھایا اور مردم خوری کی رسم بند کروائی اور اس نے اپنی قوم کے لئے عظیم کارنامے سرانجام دیئے مگر رواج کے مطابق جوانی ہی میں قتل کردیا گیا تاکہ اس کے خون اور گوشت کے زمین میں مل جانے سے اناج کی فصل اچھی ہو۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا کی دوسری اقوام کی طرح مصر میں بھی افزائش نسل کی خاطر آدمی کی قربانی کی جاتی تھی۔ اس رواج کی بکثرت مثالیں انیسویں صدی کی ...ماندہ قوموں سے بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔

تمام دنیا کی وحشی اور نیم وحشی قوموں میں انسانی قربانی کا رواج پایا جاتا تھا۔ لوگ ان بدنصیبوں کی لاش کو بیج سمیت دفن کردیتے تھے اور بعض اوقات ان کے خون کو بیجوں ...ل دیا جاتا تھا تاکہ فصل اچھی ہو۔ اس رواج کی سب سے مشہور مثال ہندوستان کے ...ے اڑیسہ میں بھی ملتی ہے۔

اڑیسہ کی کھونڈ قوم بھی یہ قربانی ادا کرتی تھی اور قربان ہونے والے آدمی کو وہ ...یا" کہتے تھے۔

میریا کا منصب پانے والے کی وہ بڑی عزت کرتے تھے۔ اس کی خوب خاطر ...ات ہوتی تھی۔ قربانی کے دن ڈھول تاشے بجاتے ہوئے قربان گاہ کے سامنے جمع ...تے تھے۔ یہ جگہ مندر کے قریب ہی ہوتی تھی، وہاں منتر پڑھتے جاتے تھے اور میریا کو ...کے اس کی لاش کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے جاتے تھے۔

اس کے بعد گاؤں کا مکھیا اپنے حصے کا گوشت لے کر گاؤں کی طرف بھاگتا جاتا تھا ...ں کو مندر کے پروہت کے حوالے کردیتا تھا۔ مندر کا پروہت ان کو دو حصوں میں ...تا تھا۔ ایک حصہ وہ گڑھا کھود کر وہیں دفن کردیتا تھا اور گاؤں کا ہر مرد اس گڑھے میں ...تا تھا۔ تب پروہت اس پر پانی چھڑکتا تھا۔ اس رسم کے بعد پروہت دوسرے ...گاؤں کے ہر گھر میں تقسیم کردیتا تھا اور ہر گھر کا سن رسیدہ آدمی اپنے ٹکڑے کو لے ...پنے کھیت میں گاڑھ دیتا تھا۔ سر، ہڈیوں اور انتڑیوں کو چتا میں رکھ کر جلا دیا جاتا تھا ...ن کی راکھ کھیتوں میں چھڑک دی جاتی تھی۔ اس قسم کی قربانی کا رواج آسٹریلیا، ... اور دوسرے ملکوں میں بھی موجود تھا۔ فلسطین، شام اور عرب وغیرہ میں بھی پلوٹھی ...چے کی قربانی دی جاتی تھی۔

شروع میں اس قربانی کے لئے بادشاہ کو سب سے زیادہ مناسب سمجھا جاتا تھا۔ ...کہ قربانی کے لئے بادشاہ سے زیادہ کون موزوں ہوسکتا تھا۔ کیونکہ وہ قوم کا سب ...بڑا اور مثالی انسان بلکہ دیوتا خیال کیا جاتا تھا۔ وہ تو مجسم زرخیز تھا مگر شرط یہ تھی کہ ...جوانی ہی میں بھینٹ چڑھایا جائے تاکہ فصلیں بھی جوان اور تندرست ہوں۔

مصر میں بادشاہ کو سات یا نو سال کی حکومت کے بعد قربان کردیا جاتا تھا۔

ابتداء میں مصری قومیں بھی اپنے بادشاہ کو جوانی میں افزائش فصل کی خاطر قربان کردیا کرتی تھیں۔ البتہ فرعونوں کے برسراقتدار آنے کے بعد اس رسم میں ... ترمیم کردی گئی اور فرعون کے بجائے اس کا نامزد کردہ نمائندہ زراعت کی ... چڑھنے لگا تھا۔

ہوتا یوں تھا کہ قربانی تہوار سے چند دن قبل فرعون تخت سے دستبردار ہوجاتا ... اپنی جگہ قربان کیے جانے والے شخص کو فرعون مقرر کردیتا تھا۔ یہ شخص تین چار روز ... برائے نام بادشاہت کرتا تھا اور جب قربانی کا وقت آتا تھا تو موت کا دیوتا جسے ... "انوبس" کہتے تھے، اس کے مندر کا پروہت گیدڑ کا چہرہ لگا کر اور گیدڑ کی کھال ... شاہی محل میں داخل ہوتا تھا۔ گیدڑ کی کھال اور گیدڑ کا چہرہ اس لئے لگایا جاتا تھا کہ ... وہ ملک الموت خیال کرتے تھے اور عارضی فرعون کو بڑے تزک و احتشام سے اپنے ... لے جاکر قربان گاہ حاضری دیتے تھے۔

مصریوں کے ہاں اس رسم کے آثار جنوبی مصر میں انیسویں صدی تک باقی ... مصر کے شمسی سال کی پہلی تاریخ کو جب کہ دریائے نیل پورے شباب پر ہوتا تھا ... میں حکومت کا نظم و ضبط تین روز تک بالکل معطل ہوجاتا تھا اور ہر شہر اپنا عارضی حاکم ... کرلیتا تھا۔ یہ عارضی حاکم نقالوں سی مخروطی ٹوپی اوڑھے اور سن کی داڑھی لگائے ... میں عصاء لئے ضلع کے اعلیٰ افسر کی رہائش گاہ پر پہنچتا تھا۔ ایک آدمی جلاد اور ایک ... دفتری یعنی منشی کے بھیس میں اس کے ہمراہ ہوتا تھا اور تماشائیوں کا ہجوم شور ... پیچھے چلتا تھا۔

اصلی شخص اپنے اختیارات سے دستبردار ہوجاتا تھا اور فرضی احکامات صادر ... لگتا تھا۔ تین روز بعد تقریب کا رواج ختم ہوجاتا تھا اور فرضی شخص کو موت کی سزا ... تھی لیکن اس کو واقعی پھانسی دینے کے بجائے اس کی ٹوپی، لباس اور داڑھی کو ... جلا دیا جاتا تھا۔

مصری آثار قدیمہ میں ایک ایسی تصویر بھی ملی ہے جس میں فرعون کے ... کو قربان کیا جارہا ہے مگر اس کو ذبح نہیں کیا جاتا تھا بلکہ کالے ناگ سے ڈسوایا ... تب اس کے دل، پھیپھڑوں اور انتڑیوں کو کھیت میں دفن کردیا جاتا تھا۔

کچھ عرصے بعد اس میں مزید ترمیم ہوئی اور جنگی قیدیوں کو قربان کیا جانے لگا مگر ...واج بھی ترک ہوگیا اور اس کے بعد جانوروں کی قربانی کا سلسلہ شروع کردیا گیا ...

قربانی کے ان مواقع پر کتاب اموات کو بھی پاس رکھا جاتا تھا۔ کتاب اموات ...ی دعاؤں کا مجموعہ تھی۔ یہ دعائیں امرائے سلطنت کے تابوتوں پر لکھی جاتی تھیں اور ...ار سے ایک ہزار قبل مسیح تک رائج رہیں۔ اس کتاب کے مطابق انسانی قربانی کی ...کھیتوں کی جتائی کے آغاز کے وقت منائی جاتی تھی۔ قربانی کے فوراً بعد فرعون ہل لے ...مقدس کھیت میں اترتا تھا۔ اسے جوتتا تھا، اس کے بعد قربانی کا خون کھیت میں ...ل دیا جاتا تھا۔ چنانچہ مصریوں کے قدیم آثار میں ایک مندر ایسا بھی سامنے آتا ہے ...ں میں فرعون رعمسیس کھیت میں ہل جوتتا دکھایا گیا ہے۔

مصریوں کی اس کتاب اموات سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ فرعونوں کے اٹھارویں ...ان کے عہد میں انسانوں کی جگہ جانوروں کی قربانی کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ قربانی ...ے جانوروں میں ہرن کو بڑی فوقیت دی جاتی تھی۔

مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ ازریس خواہ دیوتا رہا ہو یا انسان یا بادشاہ، یہ واقعہ ہے ...مصری رسوم میں اس کا تعلق اناج کی افزائش سے تھا۔ روایت کے مطابق سائت نے ...ن کی لاش کے ٹکڑے جگہ جگہ بکھیر دیئے تھے۔ تب اس کی بیوی ازلیس نے ان ٹکڑوں کو ...کرا کٹھا کیا تھا۔

...ریس کا تہوار اکتوبر کے مہینے میں منایا جاتا تھا۔ مصر میں ازریس کے دو نہایت ...معبد تھے: ایک بوزائرس میں جو دریائے نیل کے ڈیلٹا پر واقع تھا اور دوسرا ابیدوز ...یں۔ ان تہواروں میں ازریس کی موت کی رسموں پر زور دیا جاتا تھا۔

یہ تہوار جن میں فرعون حصہ لیا کرتے تھے، ان کی دو قسمیں ہوتی تھیں: ایک ...ص زرعی اور دوسری ڈرامائی جس میں ازریس کے قتل اور دوبارہ زندہ ہونے کے علاوہ ...کے بیٹے حوریس اور سائت کی جنگ اور سائت کے قتل کے مناظر پیش کئے جاتے ...

مصر میں منائی جانے والی یہ زرعی رسمیں بوائی کی رسمیں تھیں۔ حوریس کی طلائی مگر ...مٹی مورتی کو مکئی اور جو کے دانوں سے بھر دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ حوریس کی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

چاروں اولاد کی مورتوں کو بھی جو کے دانوں، چودہ قسم کے مصالحوں اور چودہ قسم کے قیمتی پتھروں سے بھرا جاتا تھا۔ پھر ان پانچوں مورتوں کو پتھر کے ایک کڑاؤ میں رکھ کر مٹی سے ڈھک دیا جاتا تھا اور جب ان میں آنکھو نکلنے لگتے تھے پروہت جشن بہار کی آمد کا اعلان کر دیتا تھا۔ کڑاؤ کے اندر اگنے والے پودوں کو ازریس کا باغ کہا جاتا تھا۔ اس قسم کے متعدد باغ مصر کے بارھویں شاہی خاندان کے اہرام کے دروازوں پر بھی پائے گئے ہیں۔ ازلیس کے چھوٹے چھوٹے باغ امرائے مصر کے مقبروں سے بھی برآمد ہوئے ہیں۔ جن برتنوں میں جو کے پودے اگائے جاتے تھے، ان پر ازریس کی شبیہ کھدی ہوتی تھی۔ مدعا یہ تھا کہ جس طرح ازریس کو دوبارہ زندگی ملی، اسی طرح اناج کے ان دانوں کو بھی دوبارہ نئی زندگی عطا ہوگی۔

مشہور یونانی مؤرخ ہیروڈوٹس نے ایرانیوں کے دور حکومت میں مصر کا سفر کیا تھا۔ اس نے اپنی کتاب میں ان ڈرامائی اور زرعی رسموں اور تہواروں کا آنکھوں دیکھا حال قلمبند کیا تھا۔ وہ لکھتا ہے، جس وقت سورج ڈوبنے لگتا تھا۔ مجمع لاٹھی لے کر مندر کے دروازے پر کھڑا ہو جاتا تھا۔ تب دیوتا کا جلوس ایک دوسرے مقدس مقام سے روانہ ہوتا تھا۔ دیوتا سواری پر بیٹھا ہوتا تھا اور ہزاروں پجاری اس کے پیچھے لاٹھیاں سنبھالے بھجن گاتے چلتے رہتے تھے۔ جب جلوس مندر کے پاس پہنچتا تھا تو لوگ پہلے سے وہاں لاٹھیاں لئے کھڑے ہوتے تھے۔ وہ مزاحمت کرتے تھے اور دیوتا کو مندر کے اندر جانے سے روکتے تھے۔ تب دیوتا کے پجاری مخالفین پر لاٹھیوں سے حملہ کرتے تھے اور مقابلہ اتنا سخت ہوتا تھا کہ بہت سوں کے سر پھٹ جاتے تھے۔ مصر کا فرعون اخناتون پہلا فرعون تھا جس نے ازریس کی پرستش بند کرا دی تھی اور ایک اور دیوتا رع کی پرستش لازمی قرار دی تھی۔ اس وجہ سے فرعونوں کے آخری دور میں ازریس کو پس پشت ڈال دیا گیا تھا اور رع نمایاں ہوگیا تھا۔ یہی رع جس کا دوسرا نام اطون ہے اور اسی سے لفظ ''فرعون'' استعمال ہوا جس کے معنی ''رع کا اوتار'' ہیں۔

جہاں تک قدیم مصری دیوتاؤں کا تعلق ہے تو مصری تاریخ کے ابتدائی دور میں ازریس، ازریس، حوریس، سائت اور انولیس کے علاوہ کسی بڑے دیوتا کا سراغ نہیں ملتا۔ شروع میں مصر کے بڑے دیوتاؤں میں نہ اطون اور رع کا کہیں ذکر ملتا ہے اور نہ امون اور توط کا۔ یہ دیوتا دراصل زیب داستان کے لئے تخلیق کئے گئے تھے۔ یہ درست

ہے کہ بعد میں دیوتاؤں کے گرد داستانوں کا ایک طوفان قائم کر دیا گیا تھا مگر ان کو وہ دوامی قبولیت کبھی نصیب نہ ہوئی جو ازریس اور حوریس کو حاصل تھی۔ لطف یہ ہے کہ ابتدائی دور میں کسی قدرتی دیوتا کا کوئی مندر بھی نہ تھا۔ رہ گیا سورج دیوتا یعنی رع دیوتا تو وہ خالص شاہی دیوتا تھا جو فرعونوں کے پانچویں خاندان کے دور میں وجود میں آیا۔ چنانچہ اٹھارویں خاندان سے بیشتر فرعونوں کے علاوہ کسی شخص کو سورج کی پرستش کی اجازت نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عام لوگ سورج دیوتا کو ناپسند کرتے تھے اور اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ چنانچہ شاہی نوشتوں میں تو سورج کی ثناء صفت میں زمین آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں۔ البتہ عوامی روایتوں میں سورج دیوتا یعنی رع کی تضحیک کی گئی ہے۔ مثلاً ایک روایت میں ازلیس نے رع کو احمق بنا کر اس سے اسم اعظم کا راز معلوم کرلیا تھا اور دوسری روایت میں اسے اتنا بوڑھا اور بیوقوف دکھایا گیا ہے کہ ساری دنیا اس پر ہنستی تھی۔ تیسری روایت میں اس کی بددعا بھی کارگر نہ ہوتی تھی بلکہ تحوت دیوتا جو علم و ہنر کا دیوتا تھا، ایک داستان میں اپنی دانائی اور ہوشیاری سے رع کو ہرا دیتا تھا۔

بہرحال، مصر کے ان دیوتاؤں سے متعلق ایک عجیب و غریب بات یہ بھی تھی کہ مصر کے فرعون اپنے آپ کو حقیقی معنوں میں دیوتاؤں کی اولاد خیال کرتے تھے۔ چنانچہ فرعون اپنی شادی کے بعد فرعون کی ملکہ مصر کے سب سے بڑے دیوتا رع کے مندر میں جاتی تھی اور وہاں اس کی شب بسری کا عمدہ اہتمام کیا جاتا تھا اور وہ اپنے شوہر یعنی فرعون کے ساتھ اپنی شادی کی پہلی شب اسی رع دیوتا کے مندر میں ہی گزارتی تھی۔ اس رسم کے آثار اب بھی مصر کے اہرام میں بہت سی جگہ پائے جاتے ہیں بلکہ کندہ کئے گئے ہیں اور اس کی رنگین تصویریں بھی بنائی گئی ہیں۔ ان تصویروں کے اندر مناظر کی تفصیل بھی لکھی گئی ہے۔ اسی بناء پر مصر کے فرعونوں کو رع کا اوتار تصور کیا جاتا تھا اور ان کی ذات اتنی ہی واجب احترام اور سزاوار احترام تھی جتنی سب سے بڑے دیوتا رع کی۔ قدیم مصری عقیدے کے مطابق بادشاہ کبھی مرتا نہ تھا بلکہ رع کے پاس چلا جاتا تھا۔ اس عقیدے کے سیاسی مقاصد اور محرکات تو معمولی عقل کے انسان کو بھی سمجھ آسکتے ہیں لیکن اس کا اصل مقصد لوگوں پر دیوتاؤں کا رعب اور دبدبہ ڈالنا تھا۔

مصر کے اندر زرخیزی کے جو تہوار منائے جاتے تھے، ان میں تخلیق کائنات کی

داستان بھی لوگوں کے سامنے دہرائی جاتی تھی۔ مصر کے اندر مختلف ادوار میں تخلیق کائنات کی تین داستانیں رائج رہی ہیں۔ پہلی روایت کے مطابق مصری کہتے ہیں کہ ابتداء میں پانی تھا۔ تب اس میں ایک انڈہ یا کنول کا پھول نمودار ہوا۔ مدت تک یہ انڈہ یا پھول پانی پر تیرتا رہا۔ تب اس میں سے افوم دیوتا نکلا اور اس کے ہاں چار اولاد ہوئی۔ ایک کا نام شو، دوسرے کا نام طفنوت، تیسرے کا نام گیپ اور چوتھے کا نام نوط تھا۔ پھر شو اور طفنوت نے اپنے آپ کو گیپ اور نوط میں مدغم کر دیا۔ گیپ کو اپنے پاؤں کے نیچے داب لیا اور نوط کو اونچا کر دیا۔ اس طرح ان کا عقیدہ ہے کہ ایسا کرنے سے زمین اور آسمان جو ابتداء میں جڑے ہوئے تھے، الگ الگ ہوگئے۔ یہی گیپ اور نوط، ارزلیس اور ازلیس کے ماں باپ تھے۔ زمین اور آسمان کے جدا ہونے کی ایک نہایت حسین اور رنگین تصویر جو مصریوں کے ہاں رائج تھی، وہ موجودہ دور میں بھی برطانیہ میں لندن کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ یہ تصویر مصریوں کی کتاب اموات کے دوسرے مناظر کے ساتھ مصریات کے کمرے میں آویزاں ہے اور دسویں صدی قبل مسیح میں بنائی گئی تھی۔

یہ پہلی داستان تخلیق تھی۔ اس کے بعد دوسرے دور میں ایک اور داستان تخلیق دہرائی گئی۔ اس داستان تخلیق کا تعلق ممفس شہر سے تھا۔ ممفس آج کل تو دریائے نیل کے دامن میں قاہرہ سے چند میل کے فاصلے پر جنوب میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے لیکن اب سے چھ ہزار سال پہلے مصر کا دارالسلطنت ہونے کی وجہ سے اس شہر کو وہی اہمیت حاصل تھی جو حموراپی کے عہد میں بابل کو حاصل تھی۔ ممفس کا قدیم دیوتا پتاح تھا یعنی پانی سے نمودار ہونے والی زمین۔ گویا پتاح دراصل افوم ہی کا دوسرا نام تھا۔

ممفس کی اس داستان تخلیق کو ایک پتھر پر کندہ بھی کر دیا گیا تھا۔ اس کی تحریر کو ساتویں صدی قبل مسیح کی ہے لیکن قرائن بتاتے ہیں کہ یہ داستان کم از کم ستائیس سو برس قبل مسیح کی تصنیف ضرور ہے۔ اس میں حوریس کی رزمیہ داستان اور اس کے شجرہ نسب کو ازسرنو ترتیب دیا گیا ہے تاکہ حوریس اور پتاح کا رشتہ قائم ہو جائے۔ البتہ اس داستان میں تخلیق کے عمل کو بڑے فلسفیانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ٹکڑا اصل داستان میں بہت بعد میں جوڑا گیا تھا۔

مصریوں کی اس دوسری داستان تخلیق کی تمہید میں حوریس دیوتا کی مدح و ثنا کی گئی

ہے جو دونوں ملکوں یعنی شمالی اور جنوبی مصر کو خوشحالی بخشتا ہے۔ پھر شمال اور جنوب کے بادشاہ کی طویل عمر کے لئے دعا مانگی گئی ہے اور لکھا ہے کہ فرعون نیفر نے اس دعا کو ازسرنو لکھوایا، کیونکہ اس کے اصل نسخے کو کیڑے کھا گئے تھے، ''بادشاہ کو بقائے دوام نصیب ہو۔'' اس کے بعد حوریس اور سائت کے درمیان نزاع کا ذکر کیا گیا ہے مگر اس نزاع کا نتیجہ قتل اور خونریزی کی شکل میں نہیں نکلتا بلکہ گیپ یعنی زمین کا دیوتا اس جھگڑے کو امن اور آشتی سے طے کرا دیتا ہے۔

داستان میں آگے جا کر مؤرخین لکھتے ہیں کہ تب دل اور زبان افوم کے روپ میں وجود میں آئے، اس نے دل میں پھونکا اور دل سے حوریس پتاح ہوا اور زبان سے سائت پتاح ہوا یعنی پتاح نے پہلے دل میں ارادہ کیا، پھر انوم کی تخلیق کا حکم دیا۔ اس طرح دل اور زبان کا اختیار جسم کے دوسرے تمام اعضاء پر ہوگیا، وہ کہتے تھے کہ پتاح تمام دیوتاؤں، تمام جانوروں، تمام رینگنے والی چیزوں اور مویشیوں میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، سوچتا ہے اور جو چاہتا ہے، حکم دیتا ہے۔

اس طرح دیوتاؤں کی تشکیل ہوئی اور پتاح کی نورتن مکمل ہوئی۔ دراصل دل یعنی حوریس نے جو کچھ سوچا اور زبان یعنی سائت کو جو حکم دیا، اس سے پوری کائنات کا نظام بنا اور روحوں کا تعین کیا گیا۔ وہ جو غذا اور آزرقہ حیات پیدا کرتی ہے، اس کو انصاف دیا گیا جس کا عمل پسندیدہ ہے اور اس کو بے انصافی دی گئی جس کا عمل پسندیدہ نہیں ہے۔ اس کو زندگی دی گئی جو مطمئن ہے، اس کو موت دی گئی جو گناہگار ہے۔ اس طرح تمام کام اور پیشے بازوؤں کی قوت اور پاؤں کی حرکت اور اعضاء کے منصب اس کے حکم کے مطابق مقرر ہوئے جسے دل نے سوچا اور زبان نے ظاہر کیا۔

مصریوں کی تیسری داستان تخلیق جو تیسرے دور میں دہرائی جاتی تھی، وہ مصر کے فرعونوں کے اٹھارھویں حکمران خاندان کے دور کی تھی۔ ان دنوں مصر کا دارالسلطنت تھیبز شہر تھا جو عبیدوز کے قریب جنوب میں واقع ہے۔ تھیبز کا بڑا دیوتا رع تھا، مصریوں کا عقیدہ تھا کہ رع کی کشتی دن کے وقت آسمان کے سمندر میں سے گزرتی ہے اور رات کے وقت ظلمات کے سمندر میں سے۔ ظلمات کے سمندر میں ایک مہیب اژدھا رہتا ہے اس کا نام اپوفس ہے جو رع دیوتا کا جانی دشمن ہے۔ لہٰذا رع کے مندر میں ہر روز سورج نکلتے ہی اژدھا کو پسپا کرنے کی خاطر منتر پڑھے جاتے تھے اور رسمیں ادا کی جاتی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

تھیں۔ تخلیق کی یہ داستان اسی منتر کا ایک جزو ہے، اس منتر کا عنوان تھا، اپوفس کی پسپائی جو رع کا دشمن ہے اور ازریس کا جو زندگی خوشحالی اور تندرستی ہے۔ یہ منتر ہر روز اسوا یعنی رع کے مندر میں جو دونوں ملکوں یعنی مصر کے دونوں حصوں کے بادشاہوں کا آ تسلیم کیا جاتا تھا۔

آخر میں اس داستان کے ذریعے مصر کے لوگوں کو یہ تاکید کی جاتی تھی کہ اپوفس اژدھے کی شکل ہرے رنگ سے قرطاس پر بناؤ، اس تصویر کو ایک صندوق میں رکھو اس پر اپوفس کا نام لکھو، پھر صندوق کو کس کر باندھو اور آگ میں ڈال دو، ایسا ہر روز کرو ساتھ ہی یہ منتر بھی پڑھتے جاؤ۔ راکھ کو بائیں پاؤں سے کچل دو اور دن میں چار بار پڑھو کو اور آگ میں ڈالتے وقت چار بار کہو کہ اے اپوفس رع نے تجھ پر فتح پائی اور چار بار کہو حورلیس نے اپنے دشمن پر فتح پائی اور چار بار کہو، فرعون نے اپنے دشمن پر فتح پائی۔ یہی تخلیق کی وہ رسمیں تھیں جو مختلف تہواروں کے دوران مختلف ادوار میں دہرائی جاتی تھیں۔

اپنے ان فصلی تہواروں میں حصہ لینے کے بعد فرعون رعمسیس ممفس شہر کے سب سے بڑے معبد میں داخل ہوا جو مصر کے بڑے دیوتا رع کا معبد کہلاتا تھا۔ جب وہ معبد میں داخل ہوا تو معبد کے بڑے پجاری کے علاوہ وہاں مقیم مصر کے سب سے بڑے جادوگر شمعون نے اس کا استقبال کیا۔ شمعون کسی قدر اندھا اور نابینا تھا۔ شمعون ان جادوگروں کا سربراہ تھا جن جادوگروں کا اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ ہوا تھا۔ بہرحال بڑے پجاری اور بڑے ساحر شمعون نے شاندار انداز میں فرعون کا استقبال کیا۔ فرعون معبد کی عمارت میں داخل ہوا اور تھوڑا سا آگے جا کر ایک دیوار کے قریب رک گیا اور اس کی نگاہیں دیوار پر لکھی ایک قدیم تحریر پر جم گئی تھیں۔ تحریر کچھ اس طرح تھی۔

''اگر تم میری ہدایتوں پر عمل کرو گے تو صاحب ہنر و پروقار بن جاؤ گے۔ وہ اہل قلم جو دیوتاؤں کے بعد پیدا ہوئے، آئندہ کی باتیں بتاتے تھے۔ گو وہ اب موجود نہیں لیکن ان کے نام آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ انہوں نے اپنے لئے اہرام نہیں بنائے اور نہ اس قابل ہوئے کہ اپنی اولاد کے لئے دولت چھوڑ جاتے کچھ ان کا وارث ان کی تحریریں تھیں جن میں دانائی کی باتیں لکھی تھیں۔ وہ اپنی لوحوں اور

قلموں کو اپنی اولاد سے زیادہ چاہتے تھے اور پتھر کی پشت کو بیوی سے زیادہ پیار کرتے تھے گو انہوں نے اپنا جادو سب سے چھپایا لیکن یہ راز ان کی تحریروں سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ گو وہ اب زندہ نہیں لیکن ان کی تحریروں سے معلوم کیا جا سکتا ہے ان کی تحریریں لوگ اب بھی یاد رکھتے ہیں۔ پس یاد رکھو تمہیں بھی تحریر کا علم حاصل کرنا ہوگا مثلاً کتاب عالیشان مقبرے سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔''

یہ تحریر پڑھنے کے بعد وہ کچھ دیر مسکراتے ہوئے گہری سوچوں میں ڈوبا رہا۔ اس کے بعد اس نے بڑے پروہت کو حکم دیا کہ مندر کے اندر جس قدر ساحر اور نجومی ہیں ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ چنانچہ بڑے پجاری نے فرعون کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے سب کو ایک جگہ جمع کیا۔ جب سب جمع ہو گئے تب فرعون ان کے پاس آیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''عزیز اور محترم ساتھیو! میں بنی اسرائیل کی طرف سے خوف زدہ ہوں۔ اس لئے کہ ان کی تعداد بڑھتے بڑھتے لاکھوں تک جا چکی ہے۔ مجھے اکثر و بیشتر اپنی سرحدوں سے باہر دشمنوں سے نبٹنا پڑتا ہے اور مجھے ہمہ وقت یہ خدشہ رہتا ہے کہ کہیں میری غیر موجودگی میں بنی اسرائیل بغاوت و سرکشی نہ کر دیں۔ یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہ کریں۔ اس لئے کہ ان کے یہاں سے بھاگنے کے بعد ہمارے لئے کام کاج کون کرے گا اور ہمارے سارے کاروبار منجمد ہو کر رہ جائیں گے، تم سب اپنا حساب لگا کر بتاؤ کہ کیا میرے دور حکومت میں بنی اسرائیل کوئی بغاوت اور سرکشی کریں گے یا وہ مصر سے نکل کر بھاگ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔''

جواب میں وہ سارے نجومی، ساحر اور دوسرے لوگ بیٹھ کر سوچ بچار کرتے ہوئے اپنا حساب لگاتے رہے۔ اس کے بعد ایک ستارہ شناس جو شاید سب کا سربراہ تھا فرعون رعمسیس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! جو حساب ہم نے لگایا ہے، وہ یہ کہ بنی اسرائیل آپ کے خلاف کوئی بڑی بغاوت اور سرکشی تو کھڑی نہ کر پائیں گے لیکن یہاں سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔''

اس پر پریشانی اور فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے کسی قدر جستجو بھرے انداز میں فرعون رعمسیس کہنے لگا۔

''یہ تبدیلی کیسے اور کیونکر ممکن ہوگی؟'' اس پر وہ ستارہ شناس کچھ سوچتے ہوئے پھر کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! یہ زمانہ بڑا تغیر پذیر ہے۔ آپ کو علم ہوگا کہ شروع دور میں زراعت کو عورت سے منسوب کیا جاتا تھا۔ چنانچہ زراعت کے ابتدائی دور میں عورت ہی کی اہمیت تھی اور یہی وجہ ہے کہ زرعی پیداوار کی افزائش کی تمام ساحرانہ رسمیں مادر ارض کی مورتیوں کے گرد گھومتی تھیں لیکن جب انسان نے بھاری بھاری ہل ایجاد کئے تو یہ نظام تبدیل ہو گیا۔ اپنے انجام کو پہنچ گیا، کیونکہ ہل اور بیل کی مدد سے کاشت کاری کے لئے جس جسمانی قوت کی ضرورت تھی، وہ فقط مردوں کو حاصل تھی۔ ہل کے ذریعے کھیتی باڑی کرنے سے زرعی پیداوار کئی گنا بڑھ گئی اور فاضل پیداوار کی خرید و فروخت کا رواج پڑا۔ پیداوار اور تجارتی لین دین میں جس نسبت سے اضافہ ہوتا گیا عورت کا اثر اقتدار معاشرے میں اسی نسبت سے گھٹتا گیا، یہاں تک کہ دنیا کے اکثر و بیشتر خطوں میں قریب قریب معدوم ہو گیا۔

اے بادشاہ! اسی طرح بنی اسرائیل کے اندر بھی ایک انقلاب برپا ہوگا جس طرح بیلوں کی جوڑی اور ہل نے زراعت کے اندر انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اے بادشاہ! بنی اسرائیل کے اندر بھی ایک شخص اٹھے گا جو انقلابی ہوگا۔ بنی اسرائیل کو وہ یہاں سے نکال کر لے جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اے بادشاہ جس روز ایسا ہوگا، اس روز لاکھوں انسان ایک سرزمین سے دوسری سرزمین کی طرف ہجرت کریں گے۔''

فرعون رعمسیس متفکر ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس نے پھر سوال کیا۔

''کیا یہ انقلاب اور تبدیلی میرے دور میں ہوگی؟''

ستارہ شناس پھر حساب لگانے لگے۔ یہاں تک کہ وہی پہلے والا بڑا ستارہ شناس پھر بول اٹھا۔

''اے بادشاہ! اس بارے میں ہم نے حساب لگایا ہے لیکن کوئی چیز ہم پر عیاں اور واضح نہیں ہوتی، کچھ کام اس کائنات کے مالک کی طرف سے ایسے ہوتے ہیں جو نہ کسی کے علم میں آتے ہیں نہ کسی انسان کے ذہن اس کے شعور اور لاشعور میں آتے ہیں۔ یہ معاملہ بھی کچھ اسی طرح کا ہے لیکن یہ واضح ہے کہ بنی اسرائیل ایک روز مصر سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔''

اس ستارہ شناس کی اس گفتگو کے جواب میں فرعون رعمسیس مزید کچھ کہنا چاہتا تھا اسی لمحہ فرعون رعمسیس کا ایک ہرکارہ بدحواسی کے عالم میں بھاگتا ہوا رع دیوتا کے اس معبد میں داخل ہوا تھا۔ قریب آ کر اس نے فرعون رعمسیس سے بڑی رازدارانہ اور سرگوشی میں گفتگو کی۔ اس گفتگو کو سن کر رعمسیس کا چہرہ افسردہ اور اداس ہو گیا تھا۔ رنگ پیلا پڑ گیا تھا، آنکھوں کے اندر افسردگی اور ملال چھا گیا تھا۔ پھر وہ بڑی تیزی کے ساتھ رع دیوتا کے مندر سے نکل کر دریائے نیل کے کنارے اپنے قصر کا رخ کر رہا تھا۔

❀ ❀ ❀

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

فرعون رعمسیس جب اپنے قصر میں داخل ہوا تو قصر میں نوحہ خوانی اور شور و غوغا برپا تھا۔ اس لئے کہ رعمسیس کا ایک بیٹا جو عرصے سے بیمار چلا آ رہا تھا، مر گیا تھا۔ چنانچہ فرعون کو اپنے اس بیٹے کے مرنے کا بے حد دکھ اور غم تھا اور وہ بیٹے کی لاش کے پاس کافی دیر تک بیٹھ کر دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا رہا۔ اس کے بعد اس کی لاش کو اہرام میں منتقل کرنے کی تیاریاں ہونے لگی تھیں۔

اپنے مردوں کو مدفن یا اہرام میں منتقل کرنے کے متعلق یہ فرعون بڑے دور اندیش تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ان کے بعد ان کے جانشینوں کی سعادت مندی کو اتنی فرصت نہیں ملے گی کہ وہ ان کی آرام گاہیں تیار کریں اور جس ذوق و شوق سے وہ خود عمارتیں بناتے تھے۔ اس ذوق شوق سے اُن کی اولاد کیونکر بنائے گی۔ لہٰذا وہ اپنے اہرام اور مقبرے اپنی زندگی ہی میں بنالیا کرتے تھے اور اس شان سے بناتے تھے کہ شاہی خزانے کا بیشتر سرمایہ حیات جاودانی کے انتظام ہی میں خرچ ہو جاتا تھا۔ بادشاہوں کے علاوہ امرائے سلطنت بھی اس کی تقلید کیا کرتے تھے۔

لیکن مصر کے جن حیرت انگیز اہرام اور چٹانوں کے اندر ترشے ہوئے شاہی مقبروں پر بجا طور پر ناز ہے، اس کا رواج فرعونوں کے تیسرے خاندان کے بانی زوسر کے عہد سے شروع ہوا اور یہ لگ بھگ تین ہزار سال قبل مسیح تھا۔

زوسر سے پہلے شاہی مقبرے کچی اینٹوں سے بنتے تھے۔ اونچائی میں ریت کے ٹیلوں سے بڑے نہ ہوتے تھے۔ زوسر بڑا اولوالعزم اور عالی حوصلہ فرمانروا تھا۔ اس لئے صحرائے سینا کے ریگستانوں میں تانبے کی کانیں دریافت کیں۔ اس زمانے میں تانبے کو امن اور جنگ کی صنعتوں میں وہی مقام حاصل تھا جو ان دنوں لوہے کو حاصل ہے۔ اپنے لشکر کو دور دراز علاقوں کی طرف اس نے بھیجا۔

ان فتوحات سے زوسر کو بے حد مال غنیمت ہاتھ آیا۔ اس کا خزانہ زر و جواہر سے بھر گیا۔ زوسر پر مصر کے سب سے بڑے دیوتا رع کے پروہتوں کا بڑا اثر تھا۔ چنانچہ اس نے رع کے ایک پروہت اطوتپ کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ رفتہ رفتہ اطوتپ نے اپنے حسن تدبر سے فرعون کے دربار میں بڑا رسوخ حاصل کیا۔ وہ بڑا عالم اور فاضل آدمی تھا۔ سحر اور طب میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا اور انشاء پرداز اس رتبے کا تھا کہ بڑے بڑے والیانِ سلطنت اطوتپ کا نام لے کر قلم اٹھاتے تھے۔ اس کی شہرت کا یہ عالم تھا کہ صدیوں بعد جب مصر یونانیوں کے زیر نگیں آیا تو انہوں نے ازراہ عقیدت اطوتپ کو طب کا دیوتا بنا کر ممفس میں اس کا مندر تعمیر کروایا۔ اطوتپ کو عمارتوں کا بھی بڑا شوق تھا اور اس فن میں اس نے خوب مہارت پائی تھی کہ یونانی حکمران اطوتپ کے دور کے بعد بھی تعمیرات کے ماہر بادشاہ کے روبرو عمارتوں کا نقشہ پیش کرتے وقت یہی دعویٰ کرتے تھے کہ ان کا نقشہ اطوتپ کے اصولوں کے مطابق ہے۔

اطوتپ کی سرپرستی سے فائدہ اٹھا کر رع کے پروہت اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے لگے تھے۔ انہوں نے نئی نئی رسمیں وضع کیں۔ اس کے بعد مذہبی عقیدوں میں حاشیہ چڑھائے۔ سب سے پہلے انہوں نے زوسر کو رع کی پرستش پر آمادہ کیا۔ پھر اس شرط کے ساتھ کہ بادشاہ کے علاوہ کسی کو رع کی عبادت کا اختیار نہ ہوگا۔ ممی سازی کی ابتداء بھی اسی زمانے میں ہوئی اور اہرام کی تعمیر بھی مصر کی تاریخ میں اسی فرعون زوسر ہی کے دور سے شروع ہوئی تھی۔

مصر کی دو چیزیں آج بھی قابل ذکر ہیں:

ایک دریائے نیل، دوسرے اہرام مصر۔

دریائے نیل کے ساحل پر کھڑے ہو کر پانی کی ہر موج آج بھی ماضی کے نغمے سناتی ہوئی گزر جاتی ہے اور تصور کی آنکھ سے دیکھو تو ہر کشتی قلوپطرہ در آغوش نظر آتی ہے۔ وہاں پہنچ کر انسان تاریخ کے افسانوں میں گم ہو جاتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ کیا اس دریا کے کنارے اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام نے قیام کیا تھا۔ مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام نے فلسطین سے بھاگ کر اسی دریا کے کنارے پناہ لی تھی۔ قاہرہ کے ایک قبطی کلیسا میں کھجور کے تین بہت پرانے درخت اب بھی کھڑے ہیں اور عیسائی پادریوں کا کہنا ہے کہ حضرت مریم نے اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ سب سے پہلے انہیں درختوں کے نیچے

آرام کیا تھا۔

یہی وہ دریائے نیل ہے جس کے کنارے زلیخا کا محل اور اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام کا زندان تھا۔ یہی وہ دریا ہے جس میں فرعون اخناتون اپنی ملکہ کے ہمراہ سیر کو نکلتا تھا۔

یہی وہ دریائے نیل ہے جس کے اندر موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اپنے شیر خوار بچے کو لہروں کے سپرد کیا تھا۔

یہی دریائے نیل ہے جس کے کنارے دارا و سکندر کے لشکر ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہوئے تھے۔

دریائے نیل ہی کے کنارے جولیس سیزر اور انتونی نے عیش نشاط کی محفلیں سجائی تھیں۔ نامور صحابی اور نایاب سالار عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسی دریا کے کنارے قیام کیا تھا اور سلطان صلاح الدین ایوبی نے اسی دریا کے کنارے کھڑے ہو کر صلیبی حملہ آوروں کو للکارا تھا۔

دوسری قابل دید شے مصر کے اہرام ہیں۔ مصر کے فرعونوں کے اہرام بھی اسی دریا کے مغربی ساحل پر واقع ہیں۔ ان کا سلسلہ قاہرہ کے جنوب میں دور تک چلا گیا ہے۔ بعض اہرام بالکل نیست نابود ہو چکے ہیں۔ چبوتروں کے علاوہ ان کے کوئی آثار نہیں ہیں، البتہ چار پانچ اہرام ابھی تک اچھی حالت میں ہیں۔ ان میں سب سے پرانا اور آثار کے نزدیک سب سے شاندار زوسر کا اہرام ہے۔

زوسر کا ہرم مصر کے قدیم دارالسلطنت ممفس کے نواح میں سکارہ کی پہاڑیوں پر بنا ہوا ہے۔ یہ جگہ قاہرہ سے تقریباً پندرہ میل دور ہے، کسی زمانے میں دریائے نیل سکارہ کی ان پہاڑیوں کے نیچے سے گزرتا تھا لیکن اب مشرق کی طرف پانچ چھ میل دور ہٹ گیا ہے۔ سکارہ ہرم پتھر کی ایک پانچ منزلہ عمارت ہے جو کسی مستطیل شکل کی مانند نیچے سے چوڑی ہے، بتدریج پتلی ہوتی چلی گئی ہے۔ دراصل یہ ہرم ایک نہایت وسیع چبوترے پر قائم ہے۔ اس چبوترے کا ہر ضلع ایک سو ستائیس فٹ لمبا ہے اور اس کے اوپر چاروں طرف تھوڑی تھوڑی جگہ چھوڑ کر دوسرا چبوترا بنا ہوا ہے۔ اسی طرح چوٹی تک اوپر تلے پانچ چبوترے ہیں۔ اسی لئے زوسر کے ہرم کو ہرم المدرج کہتے ہیں۔ زینے کی ایک سطح سے دوسری سطح تک کا فاصلہ تقریباً پچیس چھبیس فٹ ہے۔ یہ ہرم زوسر کے زمانے میں

چاروں طرف عمارتوں سے گھرا ہوا تھا۔ ان عمارتوں میں تجہیز اور تکفین کی مختلف رسمیں ادا کی جاتی تھیں۔ ایک صدر دروازہ تھا جس کے اندر سے لاش کا جلوس نکلتا تھا۔ ایک دالان تھا جس کے اندر انتڑیاں اور جسم کے اندر کی غلاظتیں دفن کی جاتی تھیں۔ ہرم کے قریب ہی ایک مندر تھا اور مندر سے ملے ہوئے پروہتوں کے حجرے بھی تھے۔

ہرم میں جانے کا راستہ نہایت تنگ اور سطح زمین سے نیچے تھا۔ اندر داخل ہونے کے لئے یکے بعد دیگرے تین دروازوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ بادشاہ کی قبر ہرم کے نیچے تہ خانے میں تھی۔ دو نہایت خوش منظر کمرے تھے۔ تقریباً سولہ فٹ چوڑے، اتنی ہی اونچی۔ ان کی دیواریں بڑی بڑی پتھر کی سلوں کی ترشی ہوئی ہیں۔ سلوں کے درمیان چنائی کا چونا یا اور کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ پھر بھی یہ سلیں آپس میں اس طرح ملی ہوئی ہیں کہ پانچ ہزار سال گزرنے کے بعد بھی بال برابر جوف یا درز نہیں ملتی۔ چھت کو روکنے کے لئے ستون یا کھمبا نہیں ہے اور نہ بلیاں ہیں بلکہ چھت کی سلیں ایک دوسرے میں پیوست ہیں۔ ان کی سب دیواروں پر چھت سے فرش تک زوسر کے کارنامے مصر کے تصویری رسم الخط میں بڑی صفائی سے کندہ ہیں۔ بادشاہ کی تصویر بڑی سادہ ہے۔

بہر حال فرعون کے بیٹے کی لاش کو شام تک ممی میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اس دور میں ممی سازی کے لئے مصر میں دو طریقے رائج تھے: پہلا یہ کہ سب سے پہلے ایک آلے سے مردے کا مغز نتھنوں کے راستے نکال لیا جاتا تھا۔ مغز کا حصہ اندر رہ جاتا اس کو اس دور کی دوائیں اندر ڈال کر خارج کر دیا جاتا تھا۔ پھر ایک تیز پتھر سے پیٹ کے ایک طرف گہرا شگاف ڈالا جاتا تھا اور انتڑیاں نکال لی جاتی تھیں، اس کے بعد پیٹ کو اندر اور باہر سے کھجور کی شراب سے خوب دھویا جاتا تھا اور لوبان کی دھونی دیتے تھے۔ اس کے بعد لوبان، تیز پات اور دوسرے خوشبودار مصالحوں کا سفوف لاش کے اندر بھر دیا جاتا تھا اور شگاف اور سوراخوں کو سی دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد لاش ستر دن تک نمک کے پانی میں ڈوبی رہتی تھی۔ ستر دن کے بعد لاش کو غسل دیا جاتا اور عمدہ لٹھے کی پٹیاں اندر لگا کر لاش کے گرد لپیٹ دی جاتی تھیں۔ تب لاش کے ورثاء لاش کو لکڑی کے بکس میں جو انسان کی شکل کا ہوتا تھا، رکھ دیتے تھے اور بکس کا ڈھکنا بند کر کے ہرم میں دفن کر دیتے تھے۔

دوسری قسم کی ممی سازی کا طریقہ عام لوگوں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اس کی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

لاش میں شگاف دے کر پیٹ کا ملبہ نکال لیا جاتا تھا۔ اس کے بعد پیٹ کو صاف کیا
جاتا تھا۔ پیٹ کو صاف کرنے کے بعد لاش کو ستر دن کے لئے شورے کے پانی میں
جاتا تھا۔ اس کے بعد پیٹ کے اندر جو تیل بھرا جاتا تھا، وہ نکالا جاتا تھا، شورے
ڈوبنے کی وجہ سے لاش میں کھال اور ہڈیوں کے علاوہ کچھ باقی نہ رہتا تھا۔ اس کے
لاش پر وہی لٹھے کی پٹیاں لپیٹ کر مصالحہ بھر کر ورثاء کے حوالے کر دی جاتی تھی۔

لاش کو دفنانے کے بعد وہاں کے دروازوں کو سلوں سے چن دیا جاتا تھا مگر چنائی کا
طریقہ عجیب وغریب تھا، وہ اس طرح کہ دروازے کے سائز کی ایک سل کو لکڑی کی
چوکھٹ پر قائم کیا جاتا تھا اور پھر لکڑی کو آگ دی جاتی تھی۔ لکڑی جب جل جاتی تھی
سل خود بہ خود پھسل کر نیچے آجاتی تھی اور دروازہ بند ہو جاتا تھا۔ یہی عمل ہر دروازے کے
لئے کیا جاتا تھا۔

جس طرح ممی سازی کی ابتداء فرعون زوسر سے ہوئی تھی اور اسی طرح اہرام کی
تعمیر کا سلسلہ بھی فرعون زوسر سے ہی شروع ہوا تھا۔ اس سے پہلے قدیم مصری نہ اس
طریقہ سے واقف تھے اور نہ وہ ایسا کرتے تھے اور اس کی کچھ وجوہات بھی تھیں۔

دراصل پانچ سے چھ ہزار برس پہلے دریائے نیل کی کئی ہزار میل لمبی وادی میں
مختلف قبیلے ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ ان کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں
دور افتادہ مقامات کے باشندوں سے رابطہ اور تعلق بڑھانے کی خواہش اور ضرورت
تھی۔ اس کے علاوہ آمدورفت کے ذرائع بہت محدود تھے۔ کشتی ان کی سواری تھی اور
بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں بعض اوقات کئی کئی ہفتے لے جاتی تھی۔
برآں بیرونی قبیلے بھی آس پاس کے علاقوں سے آ آ کر آباد ہوتے رہتے تھے۔ ان
کے عقائد اور رسم و رواج قدیم باشندوں سے مختلف ہوتے تھے۔ ان عقائد کا اثر
آبادی پر بھی پڑتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم مصریوں کے عقائد میں یکسانیت کے
بڑا فرق ملتا ہے۔

اس بناء پر قدیم مصری اپنے مردوں کو نہ ممی میں تبدیل کرتے تھے، نہ اہرام
کرتے تھے بلکہ اپنے مردوں کو خوراک اور برتن بھانڈوں سمیت دفن کر دیتے تھے۔
بعض قبیلے لاشوں کو دریا میں بہا دیتے تھے یا صحرا میں پھینک دیتے تھے جہاں گدھ
چیل کوے لاش کو کھا جاتے تھے۔ ان پرندوں کو جو تمام غلاظتوں اور گندگیوں کو

صاف کر دیا کرتے تھے، مصریوں نے دیوتاؤں کا مرتبہ دے رکھا تھا۔

ان قدیم مصریوں میں اس بات پر بھی اتفاق نہیں تھا کہ مرنے کے بعد جسم اور
دوسری دنیا میں چلے جاتے ہیں یا فقط جان ہی کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے اور اگر جسم
دوسری دنیا میں زندہ رہتا ہے تو مجموعی طور پر جسم کا کوئی حصہ یا پورا۔

بعض قبیلے تجہیز تکفین کی رسم بھی بڑے پیمانے پر مناتے تھے، یہ رسمیں خود واضح
تھیں کہ ان لوگوں کے عقیدے کے مطابق جسم مرنے کے بعد بھی فنا نہیں ہوتا، اگر
یقین ہوتا کہ مردے کا جسم احساس، ارادے اور عمل سے ہمیشہ کے لئے محروم
ہوتا ہے تو شاید وہ اپنے مردے کی ممی نہ بناتے اور نہ ان کے مقبرے اور اہرام تعمیر
کرتے اور نہ ہی وہ مردے کے ساتھ اس کی ضروریات کی چیزیں بھی دفن کرتے۔

روح کے بارے میں بھی ان کے عقیدے یکساں نہیں تھے۔ بعض گروہوں کا
خیال تھا کہ روح دراصل انسان کا سایہ ہے جو مرنے کے بعد غائب ہو جاتا ہے۔ بعض کا
خیال تھا کہ انسان کا نام ہی اس کی روح ہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ روح انسان کے
دل میں رہتی ہے جو احساس کا مرکز ہے۔ بعض لوگ روح کو پرند سمجھتے تھے اور ان کا
عقیدہ تھا کہ یہ طائر جب قفس عنصری سے پرواز کر جاتا ہے تو انسان مر جاتا ہے اور قدیم
مصری روح کو 'کا' کہہ کر پکارتے تھے۔

بہر حال تجہیز و تکفین کی رسمیں یوں تو ہر مذہب میں موجود ہیں لیکن اپنے مردے کو
دفن کے سلسلے میں جو اہتمام مصری قوم کیا کرتی تھی، اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔

دراصل مصریوں نے اس رسم کو ایک فن بنا لیا تھا۔ اسی فن کے نمونے یعنی ممیاں
پیرس، لندن، نیویارک، بوسٹن اور برمنگھم کے عجائب گھروں میں لاتعداد پائی جاتی
ہیں جو مصریوں کی ہنرمندی اور ذوق جمال کا بہترین نمونہ ہے۔

ان کے علاوہ قاہرہ کا عجائب خانہ تو ممیوں اور تابوتوں سے اٹا پڑا ہے۔ وہاں شاید
ہی کوئی کمرہ ہو جس میں دس بارہ ممیاں الماریوں میں نہ رکھی ہوں اور دو چار تابوت
دیوار کے سہارے نہ کھڑے ہوں۔ عجائب خانے کی زیریں منزل میں تو بکثرت
قطار در قطار زمین پر رکھے ہوئے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم کسی قتل گاہ
میں آ گئے ہوں، جہاں لاشوں کو ترتیب سے لٹا دیا گیا ہو۔ بعض تابوت سونے چاندی
کے، بعض پر سونے چاندی کے پانی سے منظرکشی کی گئی ہے، بعض تابوت سیاہ پتھر

کے ہیں اور بعض لکڑی کے۔ ان کے سرخ، زرد اور نیلے سیاہ نقش و نگار تین چار ہزار برس
گزرنے کے باوجود آج بھی نہایت روشن اور تازہ ہیں۔ یہ تابوت ظاہر ہے بادشاہوں،
شہزادیوں اور امرائے دربار کے ہیں جو اہراموں سے برآمد ہوئے ہیں۔ عام مصریوں
کے پاس اتنی دولت کہاں تھی جو موت کے حسن و زیبائش پر بے دریغ خرچ کرتے۔
مصریوں کے تابوت خواہ سونے چاندی کے ہوں یا پتھر لکڑی کے، انسان کے سر اور دھڑ
کی ہو بہو نقل ہوتے تھے اور تابوت کا چہرہ مردے کی شکل کا چربہ ہوتا تھا۔ مردے کی ممی کو
اسی تابوت میں بند کر کے پتھر کے حصار میں دفن کر دیا جاتا تھا اور مصریوں کے اسی فن کا
نتیجہ ہے کہ عجائب گھروں میں آج بھی بے شمار ایسی ممیاں ہیں جن کا گوشت مدت ہوئی
سڑ گل گیا مگر کھوپڑیاں اور ڈھانچے ویسے کے ویسے ہی باقی ہیں اور بعض ڈھانچوں پر
لٹھوں کی پٹیاں اب تک بدستور لپٹی ہوئی ہیں۔ ممی سازی مصریوں کا نادر روزگار فن تھا۔
اس فن کو انہوں نے تجارتی راز کی طرح اپنے سینے میں محفوظ رکھا۔ البتہ جب مصر پر
نصرانیوں کا غلبہ ہوا تو مصری تہذیب کے ساتھ ممی سازی کا ہنر بھی موت کے ملبوں تلے
دب کر ختم ہو گیا۔

بہر حال فرعون رعمسیس کے مرنے والے بیٹے کو بھی سونے کے تابوت میں بند
کر کے اہرام کے ایک خانے میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

❀ ❀ ❀

حتیوں نے پہلے سیتانیوں کی سرحدوں پر چھوٹی موٹی جھڑپوں کا سلسلہ شروع
کر دیا تھا اور یہ سلسلہ حتیوں کے چھوٹے سالاروں کی طرف سے شروع کیا گیا تھا۔ ان
جھڑپوں کا جواب دینے اور حتیوں کو اپنی سرزمینوں میں داخل ہونے سے روکنے کے
لئے سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا نے بھی اپنے کچھ چھوٹے سالاروں کو کئی چھوٹے
چھوٹے لشکر دے کر سرحدوں کی طرف روانہ کیا تھا جنہوں نے حتیوں کو اپنے علاقوں
میں داخل نہیں ہونے دیا۔ کچھ عرصہ تک یہ چھوٹی موٹی جھڑپیں حتیوں اور سیتانیوں کے
درمیان جاری رہیں اور ان جھڑپوں کے سلسلے میں حتیوں کا بادشاہ متوشلیش جو مقصد
حاصل کرنا چاہتا تھا جب وہ نہ کر سکا تب اس نے اپنے دونوں بڑے سالاروں گودر اور
سنوش کو ایک خاصا بڑا لشکر دے کر اپنے مرکزی شہر ختوشاش سے روانہ کیا تھا۔

چونکہ سیتانیوں کے مخبر بھی بڑی جانفشانی اور تندہی سے کام کر رہے تھے۔ چنانچہ
انہوں نے بھی اپنے حکمران متی وزا کو اطلاع کر دی کہ حتیوں کا ایک بہت بڑا لشکر دو
بڑے سالاروں گودر اور سنوش کی سرکردگی میں سیتانیوں کی سرحدوں کی طرف بڑھ رہا
ہے۔ یہ صورت حال یقیناً سیتانیوں کے لئے تشویش ناک تھی۔ لہٰذا متی وزا نے طباش،
سیماس اور دوسرے سالاروں سے مشورہ کرنے کے بعد آخر یہی فیصلہ کیا کہ سیماس اور
طباش ایک خاصہ بڑا لشکر لے کر سرحدوں کی طرف جائیں گے اور حتیوں کے سالار گودر
اور سنوش کا مقابلہ کریں گے۔

جنگوں کا یہ سلسلہ چونکہ طویل بھی ہو سکتا تھا، لہٰذا سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا نے
اپنے سالاروں اور لشکریوں کو اجازت دے دی تھی کہ وہ اپنے اہل خانہ کو اپنے ساتھ
لے جا سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں لشکری ہی نہیں بلکہ سیماس اور طباش بھی یہی فیصلہ
کر چکے تھے کہ وہ اپنی بیویوں اور بچوں کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔ اس کے لئے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سیماس کی ماں طمامہ نے بھی اسے ایسا کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اس لئے کہ اس کی غیر موجودگی میں طمامہ اور برزہ دونوں گھر کی دیکھ بھال کر سکتی تھیں جب کہ ان کی مدد کے لئے طباش کی ماں شیرات اور بہن یافش بھی موجود تھیں۔ اس لئے کہ یافش کی شادی طباش کی حویلی کے ساتھ ہی رہنے والے ایک نوجوان سے ہو چکی تھی اور وہ بھی اپنی ماں کے علاوہ سیماس کی ماں اور برزہ کا خیال رکھتی تھی۔ یوں اپنے لشکر کو لے کر سیماس اور طباش اپنی سرحدوں کی طرف روانہ ہوئے۔ اس حالت میں کہ سیماس کے ساتھ اس کی بیوی سریان بیٹا لحیان اور بیٹی یوریما موجود تھے۔ لحیان اور یوریما اب کافی بڑے ہو چکے تھے۔ دوسری طرف طباش کے دونوں بیٹے مولک اور مارون اپنی ماں بلسان کے ساتھ لشکر میں شامل تھے۔

حتیوں کا لشکر ابھی سیتانیوں کی سرحدوں پر پہنچا ہی تھا اور ستا رہا تھا کہ اس کے ایک دو دن بعد سیماس اور طباش بھی اپنا لشکر لے کر وہاں پہنچ گئے اور حتیوں کے لشکر سے چند فرلانگ کے فاصلے پر انہوں نے پڑاؤ کر لیا تھا۔ اس طرح حتی جو پہلے یہ خیال کر رہے تھے کہ سرحدوں پر جانے کے بعد وہ کچھ دیر آرام کریں گے، اس کے بعد سیتانیوں کے علاقوں کے اندر ترک تاز اور یلغار کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ سیتانیوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچائیں گے بلکہ ان کے علاقے کے اندر تباہی اور بربادی کا کھیل بھی کھیلیں گے لیکن جب ان کے استراحت اور آرام کرنے کے دوران ہی سیماس اور طباش دونوں اپنا لشکر لے کر ان سے چند فرلانگ کے فاصلے پر خیمہ زن ہو گئے، تب حتیوں کے بڑے سالاروں گودر اور سنوش کو بڑی مایوسی ہوئی تھی۔ اس لئے کہ سیماس اور طباش کا نام ہی ان کو خوف زدہ کرنے کے لئے کافی تھا، اس لئے کہ سیماس اور طباش دونوں ماضی میں حتیوں کے ان دونوں سالاروں کو کئی مواقع پر شکست کے داغ لگا چکے تھے۔

یوں سرحدوں پر چند روز تک حتیوں اور سیتانیوں کے درمیان چھوٹی موٹی جھڑپیں ہوتی رہی، اس لئے کہ حتیوں کے سالار گودر اور سنوش کوئی بڑا ٹکراؤ چاہتے ہی نہیں تھے۔ اس لئے کہ یہ ساری جدوجہد حتی ایک مقصد اور اپنا ایک مدعا حاصل کرنے کے لئے کر رہے تھے۔ اس طرح جھڑپوں کا یہ سلسلہ دنوں کے بجائے ہفتوں تک طویل ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ قسمت نے حتیوں کا ساتھ دیا۔ ہوا یوں کہ ایک روز سریان اور سیماس دونوں میاں بیوی اپنے بیٹے لحیان اور بیٹی یوریما دونوں کو خیمے میں چھوڑ کر گھڑ دوڑ کے

لئے نکلے، دونوں میاں بیوی لشکر سے نکلنے کے بعد حتیوں اور اپنی سرحد کے ساتھ ساتھ اس طرف اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے چلے گئے تھے۔ وہ حتیوں کی حدود میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اپنی سرزمینوں ہی میں تھے لیکن چونکہ ہونے والی بات ہو کر رہتی ہے۔ چنانچہ اپنے لشکر سے وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ کچھ سوار جن کی تعداد چار پانچ کے قریب تھی، اچانک گھات سے نکلے۔ انہوں نے ایک دم سیماس پر حملہ آور ہو کر اس کا خاتمہ کر دیا جب کہ سریان کو وہ زبردستی اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

لحیان اور یوریما دونوں بہن بھائی اپنے خیمے میں کافی دیر تک سریان اور سیماس کا انتظار کرتے رہے جب کافی دیر بعد بھی وہ نہ آئے تب دونوں بہن بھائی پریشان ہوئے۔ اس موقع پر یوریما لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''میرے بھائی! بابا اور اماں ابھی تک نہیں آئے۔ پہلے کبھی وہ اتنی دیر تک گھڑ سواری کے لئے نہیں گئے۔ دیکھو سورج غروب ہونے کے لئے جھک رہا ہے اور میں جب مغرب کی طرف دیکھتی ہوں تو دور دور تک بابا اور اماں کے آنے کے کوئی نشانات نہیں ہیں۔ بھائی آؤ ہم طباش کے پاس چلیں اور ان سے کہیں کہ بابا اور اماں کا پتا لگائیں۔''

لحیان نے اپنی چھوٹی بہن یوریما کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا۔ چنانچہ دونوں بہن بھائی اپنے خیمے سے نکلے اور ساتھ والے خیمے میں داخل ہوئے جو طباش کا تھا۔ اس وقت طباش اپنی بیوی بلسان، بیٹے مولک اور مارون کے ساتھ بیٹھا کسی موضوع پر گفتگو کر رہا تھا۔ لحیان اور یوریما دونوں جب خیمے کے دروازے پر نمودار ہوئے، تب بڑی محبت اور چاہت میں ان دنوں کو مخاطب کرتے ہوئے طباش بول اٹھا۔

''میرے بچو! کیا بات ہے، آگے آجاؤ۔ تم خیمے کے دروازے پر آ کر رک کیوں گئے ہو؟''

اس موقع پر طباش کی بیوی بلسان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ خیمے کے دروازے تک گئی۔ پہلے یوریما کا ہاتھ پکڑا دوسرا ہاتھ لحیان کے شانے پر رکھا، پھر بڑی محبت میں کہنے لگی۔

''تم دونوں بہن بھائی اندر آؤ، کیا معاملہ ہے؟''

اس موقع پر یوریما، طباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''اماں اور بابا کافی دیر پہلے گھڑ دوڑ کے لئے گئے تھے، ابھی تک لوٹ کر نہیں آئے۔ دیکھیں سورج غروب ہونے والا ہے۔ اتنی دیر کبھی بھی وہ خیمے سے باہر نہیں رہے۔''

یوریما کے ان الفاظ پر طباش بھی فکرمند ہو گیا تھا اور اس کی یہ حالت دیکھ کر ہوئے، اس کے دونوں بیٹے مولک اور مارون بھی پریشان ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ طباش اپنی جگہ پر اٹھا اور کہنے لگا۔

''میرے بچو! تم یہیں بیٹھو، پریشان اور فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کچھ لوگوں کو بھیجتا ہوں، وہ تمہارے بابا اور اماں کا پتا کرتے ہیں۔'' اس کے ساتھ ہی طباش خیمے سے نکلا اور کچھ جوانوں کو اس نے مغرب کی طرف روانہ کیا تا کہ سیماس اور سریان کا پتا کریں۔

کوئی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ سیتانیوں کے پڑاؤ کے اندر یہ روح فرسا خبر پھیلی کہ ان کے سالار اعلیٰ سیماس کو کسی نے قتل کر دیا ہے اور اس کی بیوی سریان کو کوئی اٹھا کر لے گیا ہے۔ یہ خبر اس وجہ سے پھیلی تھی کہ اسی وقت وہ لشکری جنہیں طباش نے سیماس اور سریان کا پتا کرنے کے لئے بھیجا تھا، وہ سیماس کی لاش لے کر پڑاؤ میں داخل ہوئے تھے۔

یہ خبر سن کر طباش کے علاوہ لحیان، یوریما، بلسان، مولک، مارون چاروں بھاگتے ہوئے ایک طرف گئے۔ آنے والوں نے لاش کو لا کر سیماس کے خیمے سے باہر رکھا تھا۔ اس لئے کہ جونہی سیماس کے مارے جانے کی خبر پھیلی، ایک طرح سے سارا لشکر ہی سیماس کے خیمے کے باہر جمع ہو گیا تھا۔ اس موقع پر طباش کچھ دیر تک بڑی فکرمندی سے سیماس کی لاش کو دیکھتا رہا۔ یوریما اور لحیان دونوں بہن بھائی لاش کے پاس بیٹھے بری طرح رو رہے تھے۔ یہی حالت طباش کے دونوں بیٹوں مولک، مارون اور اس کی بیوی بلسان کی تھی۔ آخر طباش نے ان لوگوں کی طرف دیکھا جو طباش کی لاش لے آئے تھے۔ پھر انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''یہ لاش تمہیں کہاں سے ملی؟''

اس پر ان میں سے ایک بولا اور طباش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''امیر! سیماس کا گھوڑا کھڑا تھا اور قریب ہی ان کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ ان کی

بیوی سریان کا نہ وہاں کوئی اتا پتا تھا اور نہ ان کا وہاں گھوڑا تھا لیکن ہم نے گھوڑوں کے نشانوں سے جو اندازہ لگایا، وہ یہ تھا کہ جن لوگوں نے امیر سیماس کو قتل کیا ہے اور سریان کو اٹھا کر لے گئے ہیں، ان کے گھوڑے حتیوں کے لشکر کی طرف گئے تھے۔''

اس لشکری کا یہ جواب سن کر طباش جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اسی لمحہ ایک لشکری اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا وہاں آیا تھا۔ طباش کے قریب آ کر اپنے گھوڑے سے اترا، اور بڑی فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''محترم طباش! سب سے ہولناک خبر ہمارے لئے یہ ہے کہ امیر سیماس مارے جا چکے ہیں اور جو خبر میں لے کر آیا ہوں، وہ عجیب ہے اور وہ یہ کہ حتی اپنا پڑاؤ اٹھا کر یہاں سے واپس چلے گئے ہیں۔''

یہ خبر سن کر طباش گہری سوچوں میں کھو گیا تھا۔ پھر اپنے اردگرد جمع ہونے والے سیتانی سالاروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''لگتا ہے حتیوں کا یہ لشکر کسی خاص مقصد کے تحت ہمارے سرحدی علاقوں کی طرف آیا تھا۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ اس تاک میں رہے ہیں کہ کب سیماس اور سریان دونوں میاں بیوی پڑاؤ سے نکلیں اور وہ اس پر حملہ آور ہو کر سیماس کا خاتمہ کر کے سریان کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ میرے خیال میں حتیوں کو پتا چل گیا تھا، ان کے بادشاہ بلیش کی بیٹی سریان سیماس کی بیوی ہے۔ لہٰذا انہوں نے یہ انتقام لیا۔ سیماس کا خاتمہ کر کے سریان کو زبردستی اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے ہیں لیکن وہ ہمارے انتقام سے بچ نہیں سکیں گے نہیں۔ کائنات کے مالک اور محترم خداوند قدوس کو منظور ہوا تو ہم سیماس کے قاتلوں سے انتقام بھی لیں گے اور اپنی بہن سریان کو بھی واپس لے کر آئیں گے۔''

اس موقع پر لحیان اپنے آنسو پونچھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور چھاتی تانتے ہوئے کہنے لگا۔

''اے عم! یہ کام میں اب خود کروں گا۔ حتیوں نے اگر میرے باپ کو قتل کیا ہے تو وہ بچ نہیں پائیں گے، اگر وہ میری ماں کو اٹھا کر لے گئے ہیں تو میں نہ صرف اپنی ماں حاصل کروں گا بلکہ انہیں ایک ایسا چرکا لگاؤں گا جسے وہ زندگی بھر یاد رکھیں گے اور وہ ان کے لئے ایسا زخم ہوگا جو صدیوں تک مندمل نہ ہونے پائے گا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد لحیان جب خاموش ہوا تب مولک اور مارون دونوں اس

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کے پاس آئے۔ دونوں نے اپنا ایک ایک ہاتھ لحیان کے شانے پر رکھا۔ اس موقع پر مولک بے پناہ غصے اور غضب ناکی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

”لحیان! یہ کام تم اکیلے نہیں کرو گے، سیماس ہمارے عم تھے۔ ان کا انتقام لینا ہم دونوں بھائیوں پر بھی واجب ہے۔ لہٰذا میرے بھائی! جس کسی نے بھی تمہارے باپ کو قتل کیا ہے، وہ ہر صورت میں قتل ہو کر رہے گا، چاہے وہ کہیں بھی چلا جائے۔“ اپنے بیٹے مولک کی اس گفتگو سے طباش بھی مطمئن ہو گیا تھا۔ اس موقع پر لحیان آگے بڑھا، اپنی چھوٹی بہن یوریما کو اس کے شانوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا، اس کے سر پر بندھے رومال سے اس کا چہرہ صاف کیا، پھر کہنے لگا۔

”میری بہن! چپ ہو جا، جو کچھ ہم پر بیتنی بیت چکی لیکن ہم اس کا انتقام ضرور لیں گے۔“

اپنے بھائی کے یوں سنبھالا دینے پر یوریما نے اپنے آپ کو کسی حد تک سنبھال لیا تھا۔ پھر طباش اپنے اردگرد جمع ہونے والے اپنے سالاروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”میرے عزیز ساتھیو! لگتا ہے یہ حتی اپنے لشکر کو لے کر ہماری سرحدوں کی طرف ایک مقصد کے تحت آئے تھے اور یہ مقصد یہی تھا کہ سیماس کا خاتمہ کر کے وہ اپنے بادشاہ کی بیٹی سریان کو اپنے ساتھ لے جائیں چونکہ حتی اب لشکر لے کر واپس جا چکے ہیں۔ لہٰذا ہمارا یہاں قیام کرنا بے سود ہے۔ میرے بھائی! کوچ کی تیاری کرو تا کہ ہم بھی سیماس کی لاش لے کر واپس اپنے شہر اشوکانی کا رخ کریں۔

طباش کے اس حکم پر چھوٹے سالار فوراً حرکت میں آئے اور تھوڑی دیر بعد سیتانیوں کا لشکر طباش کی سرکردگی میں اپنے سرحدی علاقوں سے اپنے مرکزی شہر اشوکانی کا رخ کر رہا تھا۔

سیماس کی لاش جب اشوکانی شہر میں داخل ہوئی تو لوگوں کو پتا چلا کہ ان کا ہر دل عزیز سالار دھوکے سے قتل کر دیا گیا ہے اور اس کی بیوی کو حتی اٹھا کر لے گئے ہیں۔ تب شہر میں دکھ اور غم سے ایک کہرام سا مچ گیا تھا۔

حتیوں کا بادشاہ متی وزا خود لاش دیکھنے آیا تھا۔ لاش کے ساتھ وہ اپنے سالاروں اور امراء کے ساتھ سیماس کی حویلی میں داخل ہوا۔ ساتھ ہی اس نے لحیان اور اس کی بہن یوریما کو بھی کافی تسلی دی۔ سیماس کی لاش جب اس کی حویلی میں داخل ہوئی تو

ماں اور یوریما کے غم اور دکھ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ سیتانیوں کا بادشاہ متی وزا کافی دیر تک سیماس کی حویلی میں رہا۔ اس کی ماں کے علاوہ سیماس کے بیٹے اور بیٹی کو تسلی دیتا رہا۔ اس کے بعد ہزاروں لوگوں کی آہوں اور سسکیوں میں سیماس کو دفن کر دیا گیا تھا۔

❀ ❀ ❀

فرعون رعمسیس ایک روز ممفس شہر کے اپنے قصر میں اپنے امراء اور سالاروں کے ساتھ بنی اسرائیل سے متعلق گفتگو کر رہا تھا کہ اس کا چوبدار اس کے کمرے کے دروازے پر نمودار ہوا۔ خود بھی زمین کی طرف جھکا اور جو عصا اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا، اسے بھی زمین کی طرف جھکایا۔ پھر سیدھا کھڑا ہو کر اور فرعون کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”مالک! آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے دو طرح کے ہرکارے اور مخبر آئے ہیں۔ کچھ ہمارے وہ جاسوس آئے ہیں جو حتیوں کے نقل و حرکت پر نگاہ رکھتے ہیں اور کچھ وہ لوگ آئے ہیں جو مغرب کے وحشی قبائل پر نظر رکھتے ہیں۔ آپ حکم کریں میں ان سب کو اکٹھا بھیجوں کہ باری باری؟“

اپنے چوبدار کے ان الفاظ پر فرعون رعمسیس تھوڑی دیر کے لئے متفکر سا ہو گیا تھا۔ ایک گہری نگاہ باری باری اپنے سالاروں اور امراء پر ڈالی، پھر کہنے لگا۔

”پہلے ان ہرکاروں کو لے کر آؤ جو حتیوں کے علاقوں کی طرف سے آئے ہیں۔“

اس پر وہ چوبدار پیچھے ہٹ گیا، تھوڑی دیر بعد وہ تین اشخاص کو لے کر آیا۔ انہیں فرعون رعمسیس کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اُن تینوں نے بھی چوبدار ہی کے انداز میں فرعون رعمسیس کو تعظیم دی تھی۔ اس کے بعد رعمسیس ان تینوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”میرے چوبدار نے مجھے بتایا ہے کہ تم حتیوں کی طرف سے کچھ اہم خبریں لے کر آئے ہو، بتاؤ کیا معاملہ ہے۔ اس پر ان تین میں سے ایک فرعون رعمسیس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”مالک! شمال میں ایک انتہائی کرب خیز واقعہ نمودار ہوا ہے۔ اس کی بنیاد اور تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ جس وقت حتیوں نے بابل پر قبضہ کیا تھا۔ اس وقت ان کا

بادشاہ موتلش تھا۔ موتلش کے بھائی اور موجودہ حتیوں کے بادشاہ متوشلیش نے بابل شہر فتح کیا تھا اور بابل میں اپنا ایک لشکر چھوڑ کر متوشلیش جب اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف پلٹا تو اس وقت اس کی ایک بیٹی بھی اس کے ساتھ تھی جس کا نام سریان ہے۔ راستے میں سیتانیوں کے سالار سیماس اور طباش ان پر حملہ آور ہوئے۔ ان دونوں کے حملہ آور ہونے سے حتیوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ انہیں شکست ہوئی، سیماس اور طباش نے حتیوں کے رسد کے سارے سامان پر بھی قبضہ کر لیا اور اس قبضے کے دوران حتیوں کی شہزادی سریان بھی سیتانیوں کے ہاتھ لگ گئی جو اس وقت لشکر کے پچھلے حصے میں سفر کر رہی تھی۔ اسے سیتانیوں کے سالار سیماس نے گرفتار کیا تھا۔“

”سیماس اسے اپنے ساتھ اپنے مرکزی شہر اشوکانی لے گیا اور اس کے ساتھ یہ معاملہ طے ہوا تھا کہ گرفتار ہونے والی حتی شہزادی سریان سیماس کی ماں کے پاس دو سال رہے گی، اس کی خدمت کرے گی، اس کے بعد اسے واپس حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔

سریان نام کی اس لڑکی نے اس شرط کو قبول کر لیا۔ چنانچہ سیماس کے ہاں رہنے لگی۔ اے بادشاہ! اس کے بعد یہ ہوا کہ وہ سریان، سیماس کو پسند کرنے لگی۔ اس نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ اپنی مرضی اور اپنی خواہش سے اس نے سیماس سے شادی کر لی اور اس سے دو بچے بھی ہوئے: ایک بیٹا جس کا نام لحیان ہے اور ایک بیٹی جس کا نام یوریما ہے۔ یہ دونوں بچے ابھی جوان نہیں ہوئے۔ اسی دوران نئے بادشاہ متوشلیش کے آدمی سریان کی تلاش میں سرگرداں رہے۔ آخر حتی ہرکاروں اور مخبروں نے اپنے بادشاہ متوشلیش کو یہ خبر دی کہ اس کی بیٹی نام جس کا سریان ہے، ان دنوں سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی میں ہے اور وہاں کے سالار سیماس کی بیوی ہے۔ چنانچہ متوشلیش نے ایک حربہ آزمایا۔ اس نے سیتانیوں کی سرحدوں پر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ پھر اس کے بعد اپنا ایک بہت بڑا لشکر سرحد پر پہنچایا۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے سیماس اور طباش بھی گئے تھے۔ یہاں غلطی یہ ہوئی کہ سیماس اور طباش دونوں اپنے اہل خانہ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے اور سرحد پر قیام کے دوران ایک روز سیماس اپنی بیوی سریان کے ساتھ پڑاؤ سے باہر گھڑ دوڑ کر رہا تھا، حتیوں نے سیماس کو قتل کر دیا۔ سریان کو اٹھا کر اپنے مرکزی شہر ختوشاش لے گئے۔“

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

یہاں تک کہنے کے بعد وہ مخبر رکا، پھر کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! سیماس سیتانیوں کا ہر دل عزیز سپہ سالار تھا۔ اس نے بہترین انداز میں اپنی قوم کی خدمت کی تھی اور اکثر مواقع پر اس نے بڑے بڑے حتی لشکروں کو بھی شکست دے کر سیتانیوں کے علاقوں کی حفاظت کی تھی۔ لہٰذا اس کے مارے جانے سے سیتانیوں کے اندر خوف ہی نہیں، نفرت کی ایک لہر بھی پھیل گئی ہے اور وہ اس تاک میں ہیں کہ اب سیماس کے قتل کا بدلہ حتیوں سے لیا جائے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ مرنے والے سیماس کی بیوی سریان حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش پہنچ چکی ہے جس وقت وہ اپنے مرکزی شہر ختوشاش پہنچی تو اس کے باپ متوشلیش، اس کی ماں اسورک، دونوں بھائی یعنی کادک اور لوزمان نے شاندار انداز میں اس کا استقبال کیا۔ اس دوران اس کا باپ اس پر زور دیتا رہا کہ وہ ختوشاش شہر میں شادی کرے۔ اس کے باپ نے اسے یہ بھی مہلت دی کہ جس سے چاہے گی، اسی سے اس کی شادی کا اہتمام کردیا جائے گا لیکن سریان کیونکہ اپنے مرنے والے شوہر کو دیوانگی کی حد تک پسند کرتی تھی۔ لہٰذا اس نے دوسری شادی کرنے سے انکار کردیا۔ اب وہ حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش ہی میں قیام کئے ہوئے ہے۔ وہ وہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی۔ اس لئے کہ اس پر کڑا پہرہ لگا ہوا ہے اور جب بھی وہ ادھر ادھر جاتی ہے تو اس پر نگاہ رکھنے والے محافظ اس کے دائیں بائیں آس پاس ہوتے ہیں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ ہرکارہ رکا۔ کچھ سوچا، اس کے بعد فرعون رعمسیس کو مخاطب کرکے وہ کہہ رہا تھا۔

''مالک! سیماس کے قتل کی وجہ سے اب سیتانیوں کے اندر انتقام اور ایک غصے اور غضب کی لہر پھیلی ہے۔ اس وقت کیونکہ وہ اس حالت میں نہیں ہیں کہ حتیوں پر حملہ آور ہوکر اپنے سالار سیماس کا انتقام لیں۔ لہٰذا ان کا بادشاہ متی وزا اس کوشش میں ہے کہ اپنی اصلی طاقت کو بڑھائے۔ اپنی قوت میں اضافہ کرے، اس کے بعد حتیوں پر ضرب لگائے اور اپنے سالار سیماس کا انتقام لے۔

اے بادشاہ! دوسری طرف مرنے والے سیتانی سالار سیماس کے بیٹے لحیان نے بھی یہ ارادہ کر رکھا ہے کہ وہ حتیوں سے اپنے باپ کا انتقام لے گا۔ یہاں میں یہ بھی کہوں کہ سیتانیوں کا بادشاہ متی وزا مرنے والے سالار سیماس کے بیٹے لحیان کو اپنے

بیٹوں کی طرح چاہتا ہے۔ ہفتے میں تین چار بار اسے اپنے قصر میں بلاتا ہے، اس کی دلجوئی کرتا ہے، اسے ڈھارس دیتا ہے۔ ساتھ ہی ایک مکتب میں اس کی جنگی تربیت کا بہترین اہتمام کیا گیا ہے۔ سیماس کے ساتھی طباش کے دو بیٹے ہیں، وہ بھی اسی مکتب میں متی وزا کے بہترین سالاروں کی سرکردگی میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہاں لحیان نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ وہ قاتلوں سے اپنے باپ کا انتقام لے گا بلکہ اس نے یہ بھی ارادہ کر رکھا ہے کہ وہ حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش سے اپنی ماں سریان کو یہاں اپنے مرکزی شہر اشوکانی لے کر آئے گا اور اس کام میں طباش کے دونوں بیٹے ملک اور مارون بھی پوری طرح لحیان کا ساتھ دینے کے لئے تیار اور مستعد ہیں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ ہرکارہ پھر رکا اور اس کے بعد دوبارہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

''مالک! لگتا ہے عنقریب سیتانیوں اور حتیوں کے درمیان جنگوں کا ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد آنے والا وہ مخبر خاموش ہوگیا۔ اس پر فرعون رعمسیس گہری سوچوں میں ڈوبا رہا۔ اس کے بعد اس نے اپنے سالار سیرم کی طرف دیکھا اور اسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''سیرم! آج ہی دو تیز رفتار قاصد حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کی طرف روانہ کرو اور اس سے کہو کہ ان لوگوں نے سیماس کا خاتمہ کرکے بہت بڑا جرم کیا ہے۔ چنانچہ اس کی حرکت پر حتی سیتانیوں سے معذرت کریں۔ سیماس کے قتل کا قصاص ادا کریں اور ساتھ ہی سریان کو جو انہوں نے زبردستی اپنے مرکزی شہر ختوشاش میں روکا ہوا ہے، اسے آزاد کردیں اور اسے اپنی مرضی سے اشوکانی کی طرف روانہ کردیں اور اس کے ساتھ محافظ بھی روانہ کریں۔ جو محافظ اسے ختوشاش سے نکال کر سیماس کی حویلی میں عزت، احترام اور حفاظت کے ساتھ پہنچا دیں۔ میری طرف سے قاصد جاکر حتیوں کے بادشاہ متوشلیش سے یہ بھی کہیں کہ جو کچھ کہا ہے، یہ مصر کے فرعون رعمسیس کا حکم ہے۔ اگر اس پر عمل نہ کیا تو متوشلیش پر واضح کردیا جائے کہ رعمسیس ماضی کی طرح اپنا لشکر لے کر نکلے گا اور صحرائے سینا کو اپنے سامنے روندتا ہوا وہ حتیوں کی سرزمینوں میں داخل ہوگا تو پھر حتیوں کا جو بھی لشکر سامنے آئے گا، موت کے گھاٹ اترتا چلا جائے گا۔''

فرعون رعمسیس کا یہ حکم سن کر اس کے سالار سیرم نے اپنی گردن کو خم کرتے ہوئے اس حکم کی تعمیل کرنے کا اظہار کردیا تھا۔ اس کے بعد فرعون رعمسیس اپنے چوبدار کو مخاطب کرتے ہوئے پھر کہنے لگا۔

''اب ان مخبروں کو میرے سامنے پیش کرو جو ہماری مغربی سرحدوں کی طرف سے آئے ہیں اور حتیوں کی طرف سے آنے والے ان مخبروں کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔'' اس پر چوبدار حرکت میں آیا، وہ مخبر اور ہرکارے جو حتیوں کی طرف سے آئے تھے، وہ چوبدار کے ساتھ نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد چوبدار پھر قصر کے اس کمرے میں داخل ہوا۔ اس بار اس کے ساتھ دو مخبر تھے جو مصر کی مغربی سرحدوں کی طرف سے آئے تھے۔ پہلے جاسوس اور ہرکاروں کی طرح دو نئے آنے والوں نے بھی انہیں کے انداز میں فرعون رعمسیس کو تعظیم دی۔ اس کے بعد جب سیدھے کھڑے ہوئے تب رعمسیس انہیں مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''چوبدار نے مجھے بتایا ہے کہ تم مغربی سرحدوں کی طرف سے آئے ہو۔ کیا مغربی سرحدوں پر ہمارے لئے پھر خطرات منڈلانے لگے ہیں؟''

فرعون رعمسیس کے اس سوال پر پہلے ان دونوں مخبروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد ایک رعمسیس کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''مالک! آپ کا اندازہ درست ہے۔ اسویہ قبائل اس سے پہلے کئی بار ہمارے ہاتھوں شکست اٹھا کر واپس بھاگے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے تبو قبائل کو اپنے ساتھ ملایا تھا۔ پھر بھی انہیں پسپا ہونا پڑا۔ اب وہ افریقہ کے دیگر جنگی اور وحشی قبائل کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں اور جہاں تک ہم نے ان کی تیاریوں کا جائزہ لیا ہے، ہمارا اندازہ ہے کہ چند روز تک یہ اسویہ قبائل مغرب کی طرف سے ہمارے علاقوں میں داخل ہوں گے اور ہمارے مرکزی شہر ممفس تک یلغار کرتے چلے جائیں گے۔ جو کچھ ہم نے سنا ہے، اس کے مطابق اس بار ان کی تعداد بھی ٹڈی دل کی طرح ہوگی اور وہ یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جب وہ حملہ آور ہوں گے تو کوئی قوت، کوئی طاقت، کوئی لشکر ان کی راہ نہ روک پائے گا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد مغرب کی طرف سے آنے والا وہ جاسوس جب خاموش ہوا تب فرعون رعمسیس نے اسے جانے کی اجازت دے دی جس پر وہ اور اس کا ساتھی دونوں قصر کے اس کمرے سے نکل گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد کچھ دیر تک فرعون

رعمسیس گہری سوچوں میں ڈوبا رہا۔ کچھ سوچتا رہا، اس کے بعد اس نے باری باری ایک گہری نگاہ دونوں بڑے سالاروں سیرم اور حوتمس پر ڈالی۔ اس کے بعد وہ ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''ان اسویہ قبائل کا جب تک مکمل خاتمہ نہ کیا گیا، اس وقت تک مصر کی مغربی سرحدیں کسی بھی صورت محفوظ نہیں رہیں گی۔ میں تم دونوں کو صرف ایک ہفتے کی مہلت دیتا ہوں، اس دوران اس جرار لشکر کا تعین کرلو جس نے اسویہ قبائل پر حملہ آور ہونے کے لئے مغرب کا رخ کرنا ہے۔ میں بذات خود لشکر میں شامل ہوں گا اور اس بار اسویہ قبائل کی روز روز کی سرکشی اور ہمارے علاقوں کے اندر ان کی یلغار اور ترک تاز کو ہمیشہ کے لئے ختم کردیا جائے گا۔''

فرعون رعمسیس کی اس تجویز سے اس کے دونوں بڑے سالار حوتمس اور سیرم نے اتفاق کیا تھا۔ اس کے بعد ممفس شہر کے اس قصر میں ہونے والے اس اجلاس کو فرعون رعمسیس نے ختم کردیا تھا۔

چند یوم بعد فرعون رعمسیس کے دو ہرکارے حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش میں حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کے سامنے پیش ہوئے۔ ان کی آمد سے پہلے ہی حتی جاسوس اپنے بادشاہ کو ان قاصدوں کی آمد کے علاوہ یہ بھی بتا چکے تھے کہ مصر کی مغربی سرحدوں پر جو خطرات اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور رعمسیس اسویہ قبائل کے اس خطرے سے نبرد آزما ہونے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ مغرب کا رخ کرنے والا ہے۔

چنانچہ فرعون کے وہ قاصد جب حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کے سامنے پیش ہوئے اور اس کے سامنے انہوں نے فرعون رعمسیس کا پیغام پیش کیا تو متوشلیش نے اس پیغام کو کوئی اہمیت نہ دی۔ فرعون رعمسیس نے دھمکی آمیز انداز میں پیغام بھجوایا تھا کہ سیماس کے قتل کی سیتانیوں سے معذرت کی جائے۔ اس کے اہل خانہ کو قصاص کی رقم ادا کی جائے اور سیماس کی بیوی کو واپس سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی میں اس کے بیٹے اور بیٹی کے پاس واپس بھیج دیا جائے۔

لیکن متوشلیش کو چونکہ خبریں پہنچ چکی تھیں کہ اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کرتا ہے تو فرعون رعمسیس اس پر لشکر لے کر چڑھ نہیں دوڑے گا، اس لئے کہ فرعون کو اپنی مغربی سرحدوں کے خطرات سے نبٹنا ہے جس کی بناء پر وہ حتیوں پر حملہ آور ہونے کے بجائے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اپنے لشکر کے ساتھ اپنی مغربی سرحدوں کا رخ کرے گا۔ اس بناء پر متوشلیش نے فرعون رعمسیس کے دونوں قاصدوں کو مخاطب کر کے کیا۔

''تم دونوں اپنے حکمران رعمسیس سے ایسا پیغام لے کر آئے ہو جس پر عمل کرنے سے ہم قاصر ہیں۔ واپس جا کر ہماری طرف سے رعمسیس سے کہنا کہ سیتانیوں کے سالار ریماس کا قتل ہم پر واجب بنتا تھا، سو ہم نے اسے ٹھکانے لگایا۔ اس کے لئے ہم کسی سے معذرت نہیں کریں گے۔ نہ ہی اس کے لئے کسی کو قصاص ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ رہی بات ہماری بیٹی سریان کی تو اس پر ہمارا حق بنتا ہے، اسے ہم حاصل کرنا چاہتے تھے، سو ہم نے اسے حاصل کرلیا۔ اب وہ ہمارے مرکزی شہر ختوشاش میں رہے گی اور کسی بھی صورت ہم سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی کی طرف اسے روانہ نہیں کریں گے۔''

حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کی طرف سے یہ جواب بڑا روکھا سوکھا سا تھا۔ تاہم فرعون رعمسیس کے قاصد اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے تھے جس کی بناء پر جو پیغام انہیں متوشلیش نے دیا تھا۔ اسے لے کر وہ اپنے مرکزی شہر ممفس کی طرف چلے گئے تھے۔

دوسری طرف مغرب کی طرف سے حملہ آور ہونے والے اسویہ قبائل سے نبٹنے کے لئے تیاری پر فرعون کو ایک ہفتے سے کہیں زیادہ لگ گیا۔ اس دوران جنگلوں اور بیابانوں کے اندر سے اسویہ نامی وحشی جنگجو قبائل یلغار کرتے ہوئے مصر کے اندرونی علاقوں کی طرف بڑھے۔ یہ اپنے سرداروں کی سرکردگی میں حشرات ارض کی طرح مصر میں داخل ہوئے اور لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا تھا۔ یہ قبائل مصری سرحد کے قریب آ کر خیمہ زن ہو گئے تھے اور وہاں اندرون مصر لگاتار ترک تاز کرنے لگے تھے۔

اپنی تیاریوں میں تاخیر کی وجہ سے بڑی سرعت کے ساتھ فرعون نے ان کی ترک تاز کو روکنے کے لئے پہلے چند دستے روانہ کئے تھے، بعد میں وہ بڑا لشکر لے کر ان کی طرف روانہ ہو رہا تھا۔

اپنے بڑے لشکر کے ساتھ اسویہ قبائل کے مقابلے پر نکلنے کے لئے فرعون رعمسیس کو تاخیر اس بناء پر ہوئی تھی کہ ان وحشی قبائل کی یلغار سے رعمسیس کو اس بار یہ بڑا خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں ان کے حملوں کے ساتھ ساتھ اندرون مصر بنی اسرائیل بھی بغاوت نہ کھڑی کر دیں۔

مصر میں چونکہ بنی اسرائیل پر طرح طرح کے مظالم کئے جاتے تھے، اس لئے ...سیس بنی اسرائیل کی طرف سے کسی بغاوت اور سرکشی کے متعلق سوچنے میں حق بجانب ...ا کو ان دستوں نے جو رعمسیس نے پہلے روانہ کئے تھے، انہوں نے اسویہ قبائل سے ...رانا شروع کر دیا تھا اور ان کی جھڑپیں اسویہ قبائل سے شروع ہو گئی تھیں لیکن فرعون ...سیس ابھی تک اسرائیلیوں کے اس خطرے کو ٹالنے اور اپنی تیاریوں کو آخری شکل ...نے کے بعد روانہ نہیں ہوا تھا۔

چنانچہ اسویہ قبائل کو بھی فرعون رعمسیس کی ان تیاریوں میں تاخیر کا علم ہو گیا تھا۔ ...انچہ اس سے انہوں نے خوب فائدہ اٹھانا شروع کیا۔ یہ لوگ کھل کر اندرون مصر حملہ ...ر ہونے لگے۔ مصر کے اندر انہوں نے اندھا دھند لوٹ مار شروع کر دی تھی اور اس ...ٹ مار کے دوران انہوں نے اپنے پاس سونے، چاندی، غلہ اور دوسری قیمتی اشیاء کے ...یر جمع کرنا شروع کر دیئے تھے۔

کیونکہ یہ اسویہ قبائل بار بار مغرب کی طرف سے نمودار ہو کر رعمسیس کی سلطنت ...مغربی علاقوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔ لہٰذا رعمسیس اس بار ایسے پکے پختہ انتظامات ...نا چاہتا تھا کہ آنے والے دور میں وہ کبھی مصر کی حدود میں داخل نہ ہو سکیں۔

چنانچہ ان اسویہ قبائل سے فیصلہ کن انداز میں نبٹنے کے لئے رعمسیس نے پہلے بنی ...ائیل کا بندوبست کیا۔ اپنے امراء اور اپنے سالاروں کے مشوروں پر پہلے ہی یہ فیصلہ ...چکا تھا کہ بنی اسرائیل سے دو نئے شہر اور دو بندرگاہیں تعمیر کرائی جائیں۔ ایک کا نام ...سیس رکھا جائے اور دوسرے کا نام فیوم ہو۔ چنانچہ اس فیصلے پر اس نے عمل درآمد ...وع کیا۔ وہ اس طرح کہ اپنی بحری سرگرمیوں کے لئے اس نے بنی اسرائیل کے ...وں فیوم اور رعمسیس نام کے دو نئے شہر اور بندرگاہیں تعمیر کروانی شروع کر دیں۔ ان ...تعمیر پر اس نے بنی اسرائیل کے جوانوں کو لگایا تا کہ ان کی طرف سے بغاوت کا کوئی ...ہ نہ رہے۔

ان دونوں شہروں کی تعمیر کے لئے اسرائیلی جوانوں کو دور دور سے پتھر اور بھس لانا ...تا۔ پھر ان شہروں میں مکانوں کے علاوہ غلہ رکھنے کے بڑے بڑے گودام بھی تعمیر کئے ...ئے تھے اور بنی اسرائیل کے جوان دن رات ان شہروں کی تعمیر کے لئے زبردستی ...وف کر دیئے گئے۔

یوں بنی اسرائیل کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد رعمسیس نے اپنی ساری عسکری قوت کو اسویہ قبائل کی سرکوبی پر لگا دیا، کئی ماہ تک ان وحشی قبائل سے اس کی ہولناک جنگیں ہوتی رہیں، یہاں تک کہ رعمسیس انہیں دبانے اور شکست دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

جب یہ وحشی قبائل رعمسیس کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد جنوبی اور مغربی صحراؤں اور بیابانوں کی طرف بھاگے تو اپنے ساتھ وہ سارے خزانے جواہرات اور سونے چاندی کے انبار بھی لیتے گئے تھے جو انہوں نے مصر میں لوٹ مار سے حاصل کئے تھے۔ لیکن ان قبائل کی بدقسمتی کہ شکست کھانے کے بعد جب یہ لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگے تو بحر روم کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے پہلے انہوں نے مغرب کا رخ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ رخ موڑتے ہوئے جنوب مغرب کے علاقوں پر اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے جائیں گے لیکن ابھی وہ ساحل سمندر کے قریب قریب ہی سفر کر رہے تھے کہ ایک ہولناک عذاب نے انہیں آن لیا۔ یہ طوفان تھا، ایک ایسا بھیانک تیز اور تند طوفان تھا جس نے صحرائے سینا میں ریت کے ٹیلوں کو اڑا کر صحرا کی شکل اور ہیئت تبدیل کرنا شروع کر دی تھی۔ اس طرح یہ اسویہ قبائل جو لوٹ مار کے لئے آئے تھے اور اپنے ساتھ بہت کچھ لے کر جا رہے تھے، اس طوفان کی نذر ہو گئے اور ان میں سے اکثر ریت تلے دب کر ہلاک ہو گئے۔ دوسری طرف ان قبائل سے ٹکراتے ہوئے خود فرعون رعمسیس بھی بری طرح زخمی ہوا تھا۔ تاہم انہیں شکست دینے اور بھگانے کے بعد وہ اپنے مرکزی شہر ممفس کی طرف لوٹ گیا تھا۔

چونکہ سمندر کی طرف سے اٹھنے والے بے روک اندھے طوفان نے اسویہ قبائل کو آن لیا تھا، لہٰذا سمندر کی طرف سے اٹھنے والے طوفان سے ان کا اپنا تو خاتمہ ہوا، ساتھ ہی وہ لوگ جو اپنے ساتھ مال و دولت مصر سے لائے تھے، وہ بھی صحرا میں دفن ہو گئے۔

چنانچہ انہیں شکست دینے کے بعد زخمی رعمسیس جب اپنے لشکر کو لے کر اپنے مرکزی شہر کی طرف چلا گیا، تب آس پاس کے وحشی قبائل بستیوں کے لوگوں کو اسویہ قبائل کے تباہ ہونے کی اطلاع کی تو وہ اپنی بستیوں سے نکل کر صحرا میں اس جگہ آئے جہاں اسویہ قبائل طوفان کی نظر ہوئے تھے۔ ان قبائل نے وہاں خیمے نصب کر لئے اور ریت میں دب جانے والے خزانوں کو تلاش کرنے لگے تھے۔ دوسری طرف رعمسیس ...

...ان وحشی قبائل کے ساتھ ہونے والی جنگ میں زخمی ہو گیا تھا، چنانچہ واپس اپنے ...زی شہر جا کر وہ ان زخموں سے جانبر نہ ہو سکا اور مر گیا۔ پہلے فرعونوں کی طرح اس کی ...ش کو بھی ممی میں تبدیل کر کے سقارہ کے میدانوں کے ایک اہرام میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

جہاں تک سقارہ کے میدانوں اور ان کے اندر موجود اہرام کا تعلق ہے تو سقارہ ...اصل ممفس کے شاہی خاندان اور امرائے سلطنت کا مخصوص قبرستان تھا۔ چنانچہ وہاں ...متعدد اہرام موجود ہیں جن کی دیواروں کے رنگین نگارفنی اعتبار سے انتہائی دلکش ہیں اور ...ن میں جو مناظر پیش کئے گئے ہیں، ان سے قدیم مصر کے طرز معاشرت اور آداب اور ...م و سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اب بھی کچھ مقبروں کی دیواروں پر بنی ہوئی کئی رنگین ...یریں نظر آتی ہیں جن کے بالائی حصے میں دو سانڈ آگے پیچھے چل رہے ہوتے ہیں۔ ...یک آدمی سانڈ کی رسی پکڑے ہوئے ہے اور دوسرا اسے ہنکا رہا ہے۔ چار آدمی اور دو ...یلوں کے اس قافلے کی راہنمائی ایک پروہت کر رہا ہے۔ غالباً بیلوں کی قربانی ہونے ...والی رسم کی عکاسی کی گئی تھی۔ تصویر کے زیریں حصے میں بہت سی مرغابیاں، سارس اور بطخیں ...ے الگ الگ قطاروں میں دکھائی گئی ہیں اور ایک آدمی قریب ہی شاید نہا ...ہے۔ ایک تصویر میں شکاری منظر کشی کی گئی ہے۔ پانچ شکاری ایک کشتی میں بھالے ...ئے ہیں۔ ان کے نیچے دریائی گھوڑوں کی ایک قطار بنی ہوئی ہے، اوپر متعدد ...ے اڑ رہے ہیں۔

مگر سقارہ کے ان میدانوں میں سب سے دلچسپ مناظر ملکہ ''تی'' کے مقبرے ...ملتے ہیں۔ بیسویں خاندان کے مشہور فرعون رعمسیس سوئم کی ملکہ ''تی'' کی خواہش تھی ...رعمسیس کے بعد اس کا بیٹا باپ کے تخت پر بیٹھے مگر رعمسیس نے اپنے ایک دوسرے ...ولی عہد مقرر کر دیا جو فرعون کی کسی دوسری بیوی کے بطن سے تھا۔

...تی'' ...کو ...تھا۔ چنانچہ وہ محل میں بیٹھی اپنے بیٹے کے حق میں ...بنائی رہتی تھی۔ قضا را فرعون سخت بیمار ہوا اس کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی تو ...''تی'' نے دربار کے بعض ...اور حرم سرا کے محافظوں سے مل کر بادشاہ کو قتل ...کی سازش کی مگر فرعون ...سازش کا سراغ مل گیا۔ مجرم گرفتار ہوئے اور ملکہ ...''تی'' زندان میں قید کر دی گئی۔ سازشیوں پر مقدمہ چلا اور انہیں خودکشی کی سزا دی گئی ...ان دستاویزوں سے یہ پتا چلتا ہے کہ ملکہ ''تی'' کو بھی خودکشی کرنی پڑی۔ چنانچہ اس

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

واقعہ کے چند ہی دن بعد فرعون بھی ہلاک ہوگیا۔

ملکہ ''تی'' کے مقبرے کی دیواریں رنگین مناظر سے اٹی پڑی ہیں۔ ایک جگہ ایک سیاہ فام لڑکا پیٹھ پر ایک نومولود بچھڑے کو لادے نہر پار کر رہا ہے۔ اس کے پیچھے تین گائے ہیں، ایک گائے پانی پی رہی ہے، دوسری جو بچھڑے کی ماں ہے، اپنے بچے کے لئے ڈاہ رہی ہے۔ تیسری گائے کی پیٹھ پر کسی مرد کا ہاتھ ہے۔

بچھڑا مڑ کر اپنی ماں کو دیکھ رہا ہے۔ ایک جگہ کشتی سازی کے تمام مراحل پر بڑی صناعی سے دکھائے گئے ہیں۔ ایک جگہ ایک دریائی گھوڑا اپنے بچے کے پاس کھڑا ہے اور اس کے نیچے ایک گھڑیال پانی سے سر نکال کر بچے کو بڑی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ اس کا منہ کھلا ہے اور وہ اس انتظار میں ہے کہ کب وہ اس بچے کو نگل جائے۔ اس تصویر میں جو سقارہ کے میدانوں میں ملکہ ''تی'' کے مقبروں میں بنی ہوئی ہے، مرغابیوں اور مچھلیوں کے شکار کے بھی بکثرت مناظر ہیں۔ ایک مقام پر بتیس عورتیں بڑے خوبصورت انداز میں بادشاہ کے سامنے رقص کر رہی ہیں۔ ایک جگہ پر بیلوں کی قربانی کا بڑا تکلیف دہ نقشہ بھی کھینچا گیا ہے۔ اس زمانے میں بیل کے چاروں پاؤں باندھ دیئے جاتے تھے۔ اس کے بعد پہلے اگلے پاؤں کاٹتے تھے، پھر پچھلے پاؤں کاٹے جاتے تھے۔ تب سر اور جسم کے حصوں کو الگ الگ بطور نذر پیش کیا جاتا تھا۔ یہ سب مناظر ملکہ ''تی'' کے مقبرے کی دیواروں پر اب بھی محفوظ ہیں۔

سقارہ کے میدانوں میں صناعی کا ایک اور کمال بھی اب تک موجود ہے۔ یہ اڑھائی ہزار سال قبل مسیح کے فرعون پپی دوئم کے وزیر مینو سے متعلق ہے۔ یہ ایک چٹان ہے جو صرف ایک ہی پتھر پر مبنی ہے اور ڈیڑھ سو فٹ گہری پختہ باؤلی میں رکھی ہے۔ سب سے پہلے انسان یہ سوچتا ہے کہ اتنی بڑی چٹان کو باؤلی میں کیسے اتارا گیا۔ اس باؤلی اور چٹان کو دیکھنے کے بعد، دیکھنے والا قریب ہی کچھ اور مناظر کو دیکھ کر اور زیادہ دنگ رہ جاتا ہے اور جستجو میں پڑ جاتا ہے۔ یہ دراصل تین کنویں ہیں جو باؤلی کے تین کناروں پر بنے ہوئے ہیں۔ دراصل مصر کے ان صناعوں نے پہلے یہ پختہ باؤلی بنائی، پھر اس سے ملحق تین کنویں کھودے جن کی تہہ باؤلی کی ہم سطح تھی۔ تب باؤلی کو ریت سے لبالب بھر دیا اور کنوؤں اور باؤلی کی ملحقہ دیواروں میں سوراخ کر دیا۔ اس کے بعد وزیر مینو کی اس چٹان کو شہتیر کے سہارے باؤلی میں ریت پر رکھ دیا گیا۔ چٹان کے دباؤ

ریت کنویں میں خارج ہو جاتی تھی اور مزدور اسے کنویں سے نکال کر باہر پھینکتے جاتے تھے۔ اس طرح باؤلی آہستہ آہستہ خالی ہوتی گئی اور وہ چٹان بغیر کسی زور کے باؤلی کی تہہ میں بیٹھ گئی۔ یہ چٹان اب تک وہیں رکھی ہے اور اتنی وزنی ہے کہ اس کو باؤلی سے نکالنا دشوار ہے۔

مگر جن اہراموں نے دنیا میں شہرت پائی، وہ گیزہ کے اہرام ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے تک گیزہ دریائے نیل کے مغربی ساحل سے چند میل کے فیصلے پر ایک ویران اور سنسان مقام تھا لیکن اب یہ علاقہ بھی قاہرہ کی نواحی بستی ہوگیا ہے۔ قاہرہ تین حصوں میں آباد ہے۔ قدیم حصہ جو دریا کے مشرقی ساحل پر واقع ہے، دوسرا حصہ جزیرہ ہے جو بیچ دریا میں ایک نہایت شاداب جزیرہ ہے جس میں امرائے مصر کی رہائش گاہیں ہیں، خوبصورت باغات اور اکثر ملکوں کے سفارت خانے قائم ہیں۔ اسی جزیرے کی نوک پر مصر کے بادشاہ فاروق کا محل بھی ہے جہاں یہ کھلنڈرا بادشاہ رنگ رلیاں منایا کرتا تھا۔

تیسرا حصہ دریا کے مغربی ساحل سے گیزہ تک پھیلا ہوا ہے، دراصل یہ نئی بستی ہے جو دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں آباد ہونا شروع ہوئی تھی۔ ان تینوں حصوں کو آپس میں ملانے کے لئے دریا پر کئی خوبصورت اور کشادہ پل بنے ہوئے ہیں۔

گیزہ کے اہراموں میں جو اہرام فرعون خوفو کے نام سے مشہور ہے، ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ وہاں سے نیچے دیکھیں تو ایک طرف جزیرے کے درخت نظر آتے ہیں، دوسری طرف صحرائے اعظم کے ٹیلے ہیں اور تیسری طرف مقتم کی پہاڑی ہے جس پر سلطان صلاح الدین ایوبی نے اپنا قلعہ تعمیر کیا تھا۔

خوفو فراعنہ مصر کے چوتھے خاندان کا بانی تھا جو ڈھائی ہزار سال قبل مسیح کے لگ بھگ گزرا، جو ممفس کے شاہی خانوادے سے تعلق نہ رکھتا تھا بلکہ وسطی مصر کے کسی امیر کا بیٹا تھا۔ معلوم نہیں ممفس کا تخت و تاج اس کو کیسے ملا اور اس نے کون کون سے کارنامے انجام دیئے۔ البتہ اتنا پتا چلتا ہے کہ خوفو دوسروں کے برعکس پروہتوں کے اقتدار کا سخت دشمن تھا۔ چنانچہ اس نے پروہتوں کی وہ ساری جائیدادیں ضبط کرلیں جو فرعون زوسر نے انہیں دے رکھی تھیں۔

اس نے اکثر مندروں میں تالے ڈلوا دیئے تھے اور ان رسموں اور قربانیوں کو بند کر دیا تھا جو زوسر کے پروہتوں نے وضع کی تھیں۔ اس طرح خوفو نے پروہتوں کا زور توڑ

دیا بلکہ رعایا کو پروہتوں کی لوٹ مار سے بھی کسی حد تک نجات دلائی۔ یہی وجہ ہے پروہتوں نے جو دستاویز نویس بھی ہوتے تھے۔ اپنے نوشتوں میں خوفو کے خلاف کرز ہر اگلا ہے اور تعمیر ہرم کی فضول خرچیوں پر خوب خوب آوازیں کسی ہیں حالانکہ کے عہد کی تحریریں گواہ ہیں کہ ہرم کی تعمیر کا کام سال میں فقط تین مہینے ہوتا تھا اور وہ نیل کی طغیانی کے موسم میں، جب کسانوں کے پاس اور کوئی کام نہیں ہوتا تھا اور انہیں مصروف رکھ کر انہیں معقول معاوضہ دیا جاتا تھا۔

گیزہ کے ان میدانوں میں تین اہرام بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا خوفو کا ہرم، اس سے چھوٹا خفرہ کا ہرم، جو خوفو کے ہرم کے عقب میں واقع ہے اور سب سے چھوٹا منکورا کا ہرم ہے۔ خفرہ اور منکورہ دونوں خوفو کے بعد مصر کے حکمران بنے تھے۔

خوفو کا ہرم دنیا میں پتھر کی سب سے اونچی اور وزنی عمارت ہے۔ اس کی بلندی چار سو اکیاسی فٹ ہے۔ اس کے مثلث نما چبوترے کا ہر ضلع سات سو چھپن فٹ لمبا ہے۔ خوفو کے صناعوں اور معماروں کی لیاقت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ چبوترے کی ہموار سطح اور ضلع کی پیمائش بڑے عمدہ طریقے سے ترتیب دی گئی ہے۔ ہرم کی تعمیر میں تیس لاکھ پتھر کی سلیں صرف ہوئیں۔ ہر سل کا اوسط وزن ڈھائی ٹن کے لگ بھگ سا ہے۔ جڑ میں تیس تیس فٹ لمبی اور پانچ فٹ موٹی سلیں لگی ہوئی ہیں اور چوٹی پر چھوٹی چھوٹی سلیں بھی آٹھ فٹ لمبی ہیں۔ خوفو کا ہرم تیرہ ایکڑ رقبے میں پھیلا ہوا ہے اور مورخین کا کہنا ہے کہ یہ ہرم ایک لاکھ آدمیوں کی محنت سے تیس برس میں بن کر تیار ہوا تھا۔

اسی خوفو کا یہ ہرم اور اس کا راستہ ہزاروں سال تک ایک سربستہ راز رہا۔ سلاطین مصر نے فرعونی خزانے کی تلاش میں کئی بار اس ہرم کو کھولنے کی کوشش بھی کی لیکن ناکام ہوئے۔ چنانچہ اس شکست اور ریخت کے نشان ہرم کی دیواروں پر اب بھی نظر آتے ہیں۔ مثلاً شمالی جانب سے تقریباً پچاس فٹ کی بلندی پر کئی چٹانیں اکھڑی ہوئی ہیں۔ اس راز کو بالآخر دانایان فرہنگ نے معلوم کیا تو پتا چلا کہ ہرم کا دروازہ سلوں کے اٹھارھویں زینے میں پوشیدہ ہے۔ وہاں سے ایک سرنگ اوپر کی طرف خوفو کے مقبرے تک جاتی ہے۔ یہ سرنگ اتنی تنگ ہے کہ آدمی اگر دہرا ہو کر نہ چلے تو اس کا سر چٹان سے ٹکرا جائے۔ سرنگ کا فرش بھی پتھر کا ہے اور بہت چکنا ہے مگر منتظمین نے سیاحوں کی سہولت

کے لئے اب اس فرش پر لکڑی کے تختوں سے پشتی بند بنا دیئے ہیں اور ہاتھ ٹیکنے کے لئے باڑیں لگا دی ہیں لیکن دو سو پچیس فٹ کی یہ کٹھن چڑھائی طے کرنے کے بعد جب فرعون خوفو کے مقبرے میں بڑے اشتیاق سے داخل ہوتے ہیں تو سخت مایوسی ہوتی ہے کیونکہ وہاں خوفو کے کارنامے دیواروں پر کندہ ہیں نہ رنگین تصویریں، بس سترہ فٹ چوڑا اور بارہ فٹ لمبا ایک کمرہ ہے، بالکل سادہ اور سپاٹ۔ البتہ ایک گوشے میں سات فٹ لمبی اور چار فٹ چوڑی پتھر کی ایک قبر ہے، اس پر کوئی نقش و نگار نہیں اور اس کی پائینتی میں ایک تہہ خانہ ہے جس میں خوفو کے زر و جواہر دفن تھے لیکن اب تہہ خانہ بالکل خالی پڑا ہے۔ مقبرے کی دیواریں گرینائٹ پتھر کی ہیں اور جڑائی کے لئے کوئی مسالہ استعمال نہیں ہوا۔

اس کمرے میں ایک ہوادان بھی ہے مگر ہوا نہ جانے کہاں سے آتی ہے۔ ایک اور کمرہ بھی دیکھا جا سکتا ہے جس میں منہ رکھ کر آواز لگاؤ تو سارا کمرہ گونجنے لگتا ہے۔ واپسی کا سفر چڑھائی سے بھی زیادہ دشوار ہے، کیونکہ آدمی کو الٹے پاؤں اترنا پڑتا ہے۔ شاید خوفو کے جاہ و جلال کو یہ منظور نہ تھا کہ کوئی شخص واپس جاتے وقت اس کی طرف پیٹھ کرکے اترے بلکہ ہر زائر آج بھی خوفو کی لوح کو جھک کر کورنش بجا لانے پر مجبور ہے۔

حیات بعد الموت کے آرام اور آسائش کے لئے اہرام بنانے والے فرمانروا کب کے گزرے خاک میں مل گئے لیکن ابدیت کی آرزو انسان کے دل سے کبھی نہ گئی۔ وہ مدت پر فتح پانے کے خواب برابر دیکھتا رہتا ہے۔ چنانچہ آج بھی انسان حیات کو وسیع سے وسیع تر بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اس کے باوجود زندگی جو بھی دلکش اور ایک حسین حقیقت ہے ایک نہ ایک روز اپنی تمام بے بسی اور سخت گیریوں کے باوجود موت کے سامنے مغلوب ہو کر رہتی ہے۔ بہرحال حنوط کرکے اس کی ممی کو سقارہ کے میدانوں میں منتقل کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد تام جس کا منفتاح تھا اور جو اس کی اولاد میں تیرھویں نمبر پر تھا، مصر کا فرعون بنا یا تھا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں بڑے صبر و تحمل اور شکر کے ساتھ وہ مدت پوری کی جس کا انہوں نے معاہدہ کیا تھا۔ اس مدت کے دوران وہ اپنے خسر کے مویشیوں کی گلہ بانی کرتے رہے۔ اس قیام کے دوران موسیٰ علیہ السلام کے ہاں ایک بیٹا بھی پیدا ہوا جس کا نام جیرسوم رکھا گیا۔ عبرانی میں اس کے معنی غربت اور مسافرت کے ہیں۔ گویا موسیٰ نے بیٹے کے نام میں اپنی مسافرت کو بطور یادگار قائم رکھا تاکہ خاندان والوں کو یاد رہے کہ بچے کی ولادت غربت اور مسافرت میں ہوئی تھی۔ مدین میں موسیٰ علیہ السلام کے قیام سے متعلق مؤرخین کے دو گروہ ہیں، کچھ گروہوں کا خیال ہے کہ انہوں نے وہاں اپنی دس سال کی مدت کو پورا کیا، اس کے بعد واپسی ہوئی۔ یہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ مدت ختم ہونے کے فوراً بعد موسیٰ علیہ السلام مصر کو روانہ ہو گئے اور ان کے خسر نے روانگی کے سال میں، بکریوں نے جس قدر بچے دیئے تھے، ان کے حوالے کر دیئے اور وہ اپنی بیوی، بچے اور ریوڑ کو لے کر چل پڑے۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ دس سال کی مدت پوری کرنے کے بعد بھی موسیٰ وہاں کچھ عرصہ رہے اور بکریاں چراتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک دن بھولے بھٹکے جب وادی مقدس میں پہنچ گئے، تب خدا کا حکم ملا کہ بنی اسرائیل کو غلامی سے رہا کراؤ اور مصر جا کر فرعون کے ظلم سے نجات دلاؤ۔ تورات بھی اس واقعہ کو یونہی بیان کرتی ہے۔ تورات کا کہنا ہے:

''اور موسیٰ اپنے خسر سے جو مدین کے کاہن تھے، گلہ بانی کرتا تھا۔ تب اس نے گلے کو بیابان کی طرف ہانک دیا اور خدا کے پہاڑ حورب کے نزدیک آیا۔ اس وقت خدا کا فرشتہ ایک بوٹے میں آگ کے شعلے میں اس پر ظاہر ہوا اور اس پر نگاہ کی تو دیکھتا ہے کہ بوٹا آگ کا روشن ہے، وہ جل نہیں جاتا۔''

بہرحال، آگے کے واقعات مؤرخین کچھ اس طرح لکھتے ہیں کہ آخر ایک روز موسیٰ ... بیٹے اور اپنی بیوی کے ساتھ بکریاں چراتے ہوئے مدین سے بہت دور نکل گئے۔ ... لئے کہ گلہ بان قبائل کے لئے یہ بات کوئی قابل توجہ نہ تھی کہ وہ اکثر اپنے گلوں کی ...اس کے لئے دور تک نکل جاتے تھے۔ جس روز موسیٰ علیہ السلام سے ایسا ہوا، مؤرخین لکھتے ... وہ رات بڑی ٹھنڈی تھی۔ چنانچہ جب اندھیرا ہوا تو سردی کے باعث آگ کی جستجو ...ار ہوئے۔ اس موقع پر مؤرخین تفصیل کے ساتھ لکھتے ہیں۔ جب آپ کوہستان ...ب یعنی کوہستان سینا کے پاس اپنے ریوڑ اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ آئے۔ وہاں ...ستان سینا اپنی تمام تر ہیبت اور جلال کے ساتھ ان کے سامنے کھڑا تھا۔ جہاں آپ ...اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ رکے تھے۔ وہ جبل سینا کا شرقی گوشہ تھا اور یہ مدین ...ایک روز کے فاصلے پر بحر قلزم کے دو شاخے کے درمیان مصر کو جاتے ہوئے واقع ...

...جاڑے کا موسم تھا، رات تاریک اور سرد تھی۔ ٹھنڈ کے باعث آپ نے مناسب نہ ...جا کہ مزید سفر جاری رکھا جائے اور یہ فیصلہ کیا کہ آگ کا الاؤ روشن کر کے رات جبل ...سینا کے دامن میں ہی گزاری جائے۔

یہ سوچتے ہوئے ایک جگہ آپ نے اپنے ریوڑ کو ٹھہرایا۔ بیوی اور بچے کو بھی وہاں ٹھہرایا۔ پھر گھاس پھوس جمع کی تاکہ آگ کا الاؤ روشن کریں۔ اس کے بعد آپ نے چاہا ...چقماق پتھروں کو رگڑ کر آگ پیدا کریں۔ اس سلسلے میں آپ نے بہت کوشش کی مگر ...ن پتھروں سے نہ جل سکی، حالانکہ اس سے قبل آپ پتھروں کو رگڑ کر ہی آگ حاصل ...تے تھے مگر اس روز رات کی تاریکی اور سردی میں آپ ان پتھروں کو رگڑ کر آگ حاصل نہ کر سکے۔ شاید قدرت کو ایسا ہی منظور تھا۔ چنانچہ ابھی آگ کو روشن کرنے کی ...جہد اور کوشش جاری رکھے ہوئے تھے کہ جبل سینا کی وادی ایمن میں آپ کو آگ ...دکھائی دی جو چمکتے ہوئے شعلے کی مانند تھی۔ اس موقع پر آپ نے خوشی کا اظہار کیا اور اپنی ...بیوی کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''وہ دیکھو دائیں جانب کی وادی میں آگ دکھائی دے رہی ہے۔ تم دونوں ماں ...یہیں بیٹھو، میں وہاں جاتا ہوں اور آگ لے کر آتا ہوں۔ ساتھ جن لوگوں نے یہ ...آگ روشن کر رکھی ہے، ان سے یہ بھی معلوم کرتا ہوں کہ مصر کو جانے والا کوئی نزدیک

ترین راستہ بھی ہے۔''

جب آپ اپنی بیوی اور بچے کو بٹھا کر اس سمت گئے، جہاں کوہستان سینا کے پار آگ روشن تھی۔ جب آپ اس آگ کے پاس پہنچے تو آپ نے ایک خلاف عقل عجیب اور حیرت انگیز منظر دیکھا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی آگ روشن تھی جو ایک ہرے بھرے درخت پر شعلے مار رہی تھی مگر حیران کن بات یہ تھی کہ اس درخت کی کوئی شاخ یا پتا اس آگ سے جلتا نہیں تھا بلکہ اس آگ نے درخت کی تر و تازگی، خوشگواری اور سرسبزی اور جدت میں اضافہ کر دیا تھا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اس حیرت انگیز اور خلاف عقل منظر کو تھوڑی دیر تک اس انتظار میں دیکھتے رہے کہ شاید ابھی اس آگ کی کوئی چنگاری زمین پر گرے تو اسے اٹھا کر واپس اپنے اہل خانہ کے پاس جائیں مگر جب دیر تک کوئی چنگاری نہ گری تو موسیٰ نے اپنے اطراف سے کچھ خشک گھاس جمع کی اور اس کو اس آگ کے قریب کیا کہ اگر اس گھاس کو آگ لگ گئی تو بھی ان کا کام ہو جائے گا۔

لیکن اس وقت ان کی حیرت اور تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی بلکہ ان کی جستجو میں اضافہ ہوا جب انہوں نے دیکھا کہ وہ گھاس کو آگ کے پاس لے گئی تو آگ پیچھے ہٹ گئے اور گھاس کو آپ نے پیچھے ہٹایا تو آگ پھر آگے بڑھ آئی۔

یہ منظر دیکھ کر آپ کچھ پیچھے ہٹ گئے۔ بہرحال آپ کا آگ حاصل کرنے کا مقصد پورا نہ ہو سکا۔ اس عجیب و غریب آگ کی وجہ سے آپ وہاں وادی ایمن میں حیرت اور تعجب کی حالت میں کھڑے تھے اور عصا مضبوطی سے تھام رکھا تھا کہ خطرے کی صورت میں اس سے کام لے سکیں۔

ابھی آپ اسی تردد اور کشمکش میں تھے کہ اس آگ کے اندر سے ایک آواز آئی۔

''اے موسیٰ! میں تمہارا رب ہوں۔ اپنے جوتے اتار دو کہ تم اس وقت سینا کی مقدس وادی میں ہو۔''

کہتے ہیں جبل سینا کی اس وادی میں موسیٰ علیہ السلام کو جوتے اتارنے کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت جو جوتے پہنے ہوئے تھے، وہ مردار گدھے کی کھال کے تھے۔

... موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے پھر آواز آئی۔

''میں نے تمہیں پسند کیا تو سنتا رہ، جو حکم ہو، سو میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کسی کی ...عبادت نہ کرنا۔ نماز قائم کرنا، بے شک قیامت آنے والی ہے اور اسے مخفی رکھنا چاہتا ہوں ...ہر کسی کو بدلہ ملے جو کچھ اس نے دنیا میں کمایا ہے۔ سو تجھے کہیں روک نہ دے اس ...شخص جو یقین نہیں رکھتا اور پیچھے پڑا رہا ہو اپنے مزوں کے اور پھر تو بھٹک نہ جائے۔''

موسیٰ علیہ السلام نے یہ الفاظ اس طرح سنے کہ آواز ہر جانب سے یکساں آ رہی تھی۔ اس ...والی سمت، کوئی جہت متعین نہ تھی اور اس آواز کا سننا بھی ایک عجیب انداز سے ہوا کہ ...آواز کو صرف کانوں نے ہی نہیں بلکہ سارے اعضائے بدن نے سنا جو ایک معجزے ...صورت میں تھا۔

آواز کا حاصل یہ تھا کہ جس چیز کو آپ آگ سمجھ رہے ہیں، وہ اللہ کی ایک تجلی ہے ...اس میں فرمایا کہ میں ہی آپ کا رب ہوں اور درخت کا آگ نہ پکڑنا، آواز کا ہر سمت ...جہت سے آنا اور موسیٰ علیہ السلام کا تمام اعضائے بدن سے اس آواز کو سننا، اس وجہ سے تھا ...موسیٰ علیہ السلام کو یہ یقین ہو جائے کہ یہ آواز ان کے رب ہی کی طرف سے ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام کو یقین ہو گیا کہ وہ آواز ان کے رب کی طرف سے ہے تو تاریک ...رات کے سرد ویرانوں میں وہ آواز موسیٰ علیہ السلام کو پھر سنائی دی۔

''اے موسیٰ! تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔''

گو رب العزت کو معلوم تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ان کا عصا ہے لیکن اس کے ...یہ بات اس لئے پوچھی گئی کہ حیرت انگیز مناظر دیکھنے اور کلام ربانی سننے سے جو ...دہشت موسیٰ علیہ السلام پر طاری ہوئی تھی، وہ اس لطف و کرم اور خاص مہربانی سے ...انداز تخاطب سے باقی رہے۔ اس سوال میں یہ حکمت بھی تھی کہ اس عصا کو اپنی ...نا تھی، اس لئے کہ پہلے ہی موسیٰ علیہ السلام کو متنبہ کر دیا گیا کہ دیکھو تمہارے ہاتھ ...ل چیز ہے اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اچھی طرح دیکھ لیا کہ ان کے ہاتھ میں عصا ہے، ...اسے اژدہا بنانے کا معجزہ ظاہر کیا، ورنہ موسیٰ علیہ السلام کو یہ خدشہ ہو سکتا تھا کہ شاید وہ ...اندھیرے میں لاٹھی کی جگہ سانپ ہی پکڑے ہوئے تھے۔

...اس سوال کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بات کو طول دیا اور عرض کیا۔ ''اے ...رب یہ میرا عصا ہے میں اس سے بہت کام لیتا ہوں۔ ایک یہ کہ اس پر ٹیک

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

لگاتا ہوں، دوسرے یہ کہ میں اس سے اپنی بکریوں کے لئے درختوں سے پتے جھاڑتا ہوں۔"

یہ تفصیلی اور طویل جواب محبت اور اس کے ساتھ رعایت ادب کی جامعیت کا کمال ظاہر کرتا ہے۔

چاہت اور محبت کا تقاضا ہے کہ جب محبوب مہربان ہو کر متوجہ ہو تو گفتگو کو دراز کیا جائے تاکہ بات کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے۔ اسی لئے موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کے سوال کے جواب میں اس قدر تفصیل بیان کی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔

"اے موسیٰ! اس عصا کو زمین پر ڈال۔"

جب موسیٰ علیہ السلام نے حکم ربی کا اتباع کرتے ہوئے عصا کو زمین پر ڈال دیا تو دیکھا کہ وہ عصا ایک بہت بڑے اژدہا کی صورت اختیار کر گیا تھا اور اس قدر جسیم ہونے کے باوجود وہ چھوٹے سے سانپ کی طرح حرکت کرتا تھا۔ اژدہا ایسی تیزی سے حرکت کرتا تھا کہ اس سے پہلوؤں سے ٹکرا کر بڑی بڑی چٹانیں اکھڑ کر پستی کی طرف لڑھک گئیں۔

موسیٰ علیہ السلام یہ خوفناک منظر دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے۔ تب خداوند قدوس نے موسیٰ علیہ السلام کو پکارا۔ "اے موسیٰ! آگے آؤ اور ڈرو مت۔ تم ہر طرح سے امن میں ہو۔ یہ تمہارا معجزہ ہے، ہاتھ بڑھاؤ، اپنے عصا کو پکڑو۔"

پس موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اس اژدہے پر ڈالا اور وہ پہلے کی طرح پھر عصا بن گیا۔

اس کے بعد پھر خداوند قدوس کا ارشاد ہوا۔

"اب تمہیں دوسرا معجزہ دیا جاتا ہے، اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو۔"

بحکم ربی جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو آپ کا ہاتھ چمکتا ہوا روشن ہو گیا تھا۔

آپ کو خداوند قدوس کی طرف سے پھر حکم ملا۔ "اے موسیٰ! یہ ہماری نشانیاں ہیں، انہیں لے کر فرعون کے پاس جاؤ، اس لئے کہ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔"

جب موسیٰ علیہ السلام کو احساس ہوا کہ انہیں پیغمبر بنا کر فرعون کی فہمائش کے لئے بھیجا جا رہا ہے تو آپ نے اس عظیم منصب کی آسانی کے لئے درخواست اور عرض کیا۔

"اے میرے رب! اب میرا حوصلہ فراخ کر دے کہ تبلیغ میں مخالفت کے موقع پر

میں دل میں تنگی نہ محسوس کروں۔ میرا یہ تبلیغ کا کام آسان کر دے اور میری زبان پر سے تتلی اور لکنت دور کر دے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے واسطے میرے کنبہ میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا معاون مقرر کر دے اور اس کے ذریعے میری کمر کو مستحکم کر دے اور میرے اس تبلیغ کے کام میں اسے شریک کر دے۔

اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام نے یہ بھی التجا کی۔

"اے میرے رب! میرے ہاتھوں سے مصر میں ایک قتل بھی ہو چکا ہے، اس لئے مجھے خوف ہے کہ وہ کہیں مجھے قتل ہی نہ کر دیں۔ اس کے علاوہ مجھے جھٹلائیں گے اور میری تکذیب کریں گے۔"

موسیٰ علیہ السلام کی اس التجا کے جواب میں خداوند قدوس نے موسیٰ علیہ السلام کی زبان کھول دی اور ان کی التجا پر ہی ان کے بڑے بھائی ہارون کو نبی بنانے کی بشارت دی۔ پھر حکم دیا کہ فرعون کے پاس جا کر اسے وحدانیت کا پیغام دو، وہ اللہ پر ایمان لائے، کسی کو اس کا شریک اور سہیم نہ بنائے اور دوسرے یہ کہ ظلم سے باز رہے۔ بنی اسرائیل پر مظالم کا سلسلہ بند کر دے اور انہیں آزاد کر دے۔"

جبل سینا میں جو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خدا کے حضور یہ التجا کی کہ میری زبان میں جو گرہ ہے، اسے کھول دے، اور یہ کہ میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح ہے، اسے بھی نبی بنا دے تو اس سلسلے میں مؤرخین کے تین گروہ ہیں اور تینوں تین قسم کی رائے دیتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں گرہ کس بناء پر تھی۔

پہلا گروہ یہ کہتا ہے کہ یہ گرہ آگ کے انگاروں کی وجہ سے پڑی تھی۔ اس لئے کہ موسیٰ علیہ السلام زمانہ طفولیت میں ایک روز فرعون کی آغوش میں بیٹھے ہوئے تھے اور فرعون کی داڑھی جواہرات اور موتیوں سے مرصع تھی۔ بچوں کی عادت کے مطابق موسیٰ علیہ السلام نے داڑھی پر ہاتھ چلا دیا اور چمکتے ہوئے موتیوں کے ساتھ اس کی داڑھی کے چند بال بھی اکھڑ آئے، فرعون کی داڑھی پکڑ کر جھکانے کی کوشش کی۔ اس پر فرعون کو سخت غصہ آیا اور چاہا کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرا دے۔

آسیہ زوجہ فرعون جو اس وقت وہاں موجود تھیں، انہوں نے شوہر کا یہ رنگ دیکھا تو عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ بچہ ہے، اس کو نہ مارو، یہ ان احترامات سے کیا واقف ہے۔ اس کے نزدیک تو کھجور اور جمرہ یعنی چنگاری دونوں برابر ہیں۔"

اس پر مؤرخین کا یہی گروہ کہتا ہے کہ فرعون نے کہا کہ "میں ابھی اس کا امتحان کرتا ہوں کہ اگر اس نے انگاروں کو دیکھ کر ہاتھ کھینچا تو ضرور قتل کرا دوں گا۔" خدا تعالیٰ کو موسیٰ علیہ السلام سے کام لینا تھا، اس لئے ان کی حفاظت کی ذمہ داری کر لی۔ لہٰذا جب فرعون نے چند کھجور یا جواہرات کے دانے اور چند دہکتی آگ کے سرخ انگارے منگا کر موسیٰ علیہ السلام کے سامنے رکھے تو موسیٰ علیہ السلام نے جلد ہاتھ آگے بڑھا کر ایک سرخ انگارے کو اٹھا کر منہ میں رکھ دیا جس سے زبان پر داغ پڑ گیا اور زبان موٹی ہو گئی۔ اس وقت سے موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت آ گئی اور مسلسل گفتگو میں رکاوٹ پیدا ہونے لگی۔ پس وادی مقدس میں خدا تعالیٰ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام نے اسی لکنت یعنی گرہ کے کھولنے کا ذکر کیا تھا۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ زبان میں گرہ پڑنے کی ایک اور وجہ تھی اور وہ یہ کہ جب فرعون نے حکم دیا کہ اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنا شروع کر دو اور آپ کی ماں نے آپ کو دریائے نیل میں ڈال دیا اور جب آپ کو دریائے نیل میں سے نکال کر شاہی محل میں پہنچایا گیا تو دودھ پلانے کے لئے دائیہ کی فکر ہوئی۔ شاہی [illegible] دایاں آئیں مگر انہوں نے کسی کا دودھ [illegible] نہ لگایا تو اس واقعہ میں [illegible] موسیٰ علیہ السلام ایک عرصہ دودھ سے محروم [illegible] گے۔ ایسی حالت میں [illegible] بچے کی زبان موٹی ہو جاتی ہے اور بات کرنے میں رکاوٹ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا موسیٰ علیہ السلام کو بھی یہی صورت پیش آئی ہوگی۔

تیسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ زبان میں گرہ کی ایک اور [illegible] ہے اور وہ یہ کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی ابتدائی جوانی ہی میں مصر سے بھاگ [illegible] وہاں ایک طویل عرصہ رہے، ایسی صورت میں یہ ایک قدرتی [illegible] سے ایک حد تک ناآشنا اور اس کے محاورات اور اس زبان [illegible] ہو چکے ہوں گے۔ اسی کو انہوں نے فرمایا اور اپنے بڑے [illegible] وہ مجھ سے زیادہ فصیح ہیں۔ یہ گروہ یہ بھی کہتا ہے کہ [illegible] بھائی ہارون کو فصیح زبان اس لئے کہا تھا کہ حضرت ہارون بھی [illegible] تھے اور صرف مصری زبان ہی میں بات چیت کر سکتے تھے۔ اس بناء پر [illegible] دونوں زبانوں سے خوب واقف اور ماہر تھے۔ مصری زبان ان کی ملکی زبان تھی اور عبرانی زبان ان کی مادری زبان تھی جس کو صدیاں گزرنے کے باوجود بنی اسرائیل نے محفوظ رکھا تھا اور باہمی بات

چیت اور نوشت و بول چال میں اسی کو استعمال کرتے تھے۔ مدیانی اور عبرانی میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا، اس لئے کہ دونوں زبانیں ایک ہی جد اعلیٰ یعنی حضرت ابراہیم کی نسل سے تعلق رکھتی تھیں۔

وہ مقام جہاں موسیٰ علیہ السلام نے آگ لگی ہوئی دیکھی تھی، وہ جبل سینا کے دامن میں سمندر سے تقریباً پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ یہاں رومن سلطنت کے نصرانی بادشاہ قسطنطین نے سن تین سو پینسٹھ کے لگ بھگ کے زمانے میں ٹھیک اس جگہ ایک کلیسا تعمیر کروایا تھا جہاں موسیٰ علیہ السلام کو یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

اس کے دو سو برس بعد قیصر جسٹینین نے یہاں پر ایک خانقاہ تعمیر کرائی تھی جس کے اندر قسطنطین کے بنائے ہوئے کلیسا کو بھی شامل کر لیا گیا تھا۔ یہ خانقاہ اور کلیسا دونوں آج بھی موجود ہیں اور یونانی کلیسا کے راہبوں کا ان پر قبضہ ہے اور وہ درخت آج بھی وہاں موجود ہے جس پر اللہ کے نبی موسیٰ نے آگ دیکھی تھی۔ مؤرخین کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام جب منصب نبوت سے سرفراز ہو کر کلام ربانی سے فیضیاب ہو کر اور دعوت حق [illegible] میں کامیابی اور کامرانی کی نعمت پا کر وادی مقدس سے اترے تو اپنی بیوی اور بیٹے کے پاس پہنچے جو وادی کے سامنے جنگل میں ان کے منتظر تھے۔ چنانچہ موسیٰ [illegible] کو ساتھ لیا اور وہیں سے تعمیل حکم الٰہی کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ چنانچہ [illegible] رات کے وقت مصر میں داخل ہوئے۔ دوسری طرف خداوند بزرگ و برتر نے [illegible] بڑے بھائی ہارون کو بھی وحی کے ذریعے نبی بنائے جانے کی بشارت دے دی [illegible] ساتھ ہی انہیں یہ بھی حکم دے دیا گیا تھا کہ وہ شہر سے باہر نکل کر موسیٰ علیہ السلام کا استقبال کریں۔

[illegible] کے وقت جب موسیٰ علیہ السلام اپنے شہر پہنچے تو ان کے بڑے بھائی ہارون نے ان کا [illegible] اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ اس طرح ایک عرصہ مدین میں [illegible] کے بعد موسیٰ علیہ السلام ایک بار پھر مصر میں اپنے اہل خانہ کے پاس پہنچے تھے۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اشوکانی شہر میں اپنی حویلی کے اندر ایک روز سیماس کی ماں یعنی لحیان کی دادی طمامہ خود لحیان اور اس کی بہن یوریما تینوں بیٹھے گھر کے کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں دیوان خانے کے دروازے پر طباش اور اس کی بیوی بلسان دونوں نمودار ہوئے تھے۔ انہیں اپنے دیوان خانے کے دروازے پر دیکھتے ہوئے ان کے احترام کے لئے لحیان اور یوریما دونوں بہن بھائی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ان کی آمد پر طمامہ نے بھی خوشی کا اظہار کیا تھا۔ پھر طباش اور بلسان دونوں میاں بیوی آگے بڑھے۔ طباش لحیان کے پہلو میں بیٹھ گیا تھا جب کہ بلسان یوریما کے پاس بیٹھی تھی۔ تھوڑی دیر تک دیوان خانے میں خاموشی رہی، اس کے بعد گفتگو کا آغاز طباش نے کیا اور طمامہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''اماں! آپ جس طرح سیماس کی ماں ہیں، اسی طرح میری بھی ماں ہیں۔ میں یہ دکھ اور غم زندگی بھر نہ بھلا سکوں گا کہ سیماس کو حقیوں نے قتل کر کے زبردستی ہماری بھابی سریان کو اپنے مرکزی شہر ختوشاش لے جانے کا ایک بھیانک جرم کیا ہے۔ اس کائنات کے پیدا کرنے والے نے چاہا تو سیماس کا انتقام بھی لیا جائے گا اور ایک روز سریان بھی واپس اس گھر میں آئے گی۔ اماں آج میں اور میری بیوی بلسان دونوں آپ سے کچھ مانگنے کے لئے آئے ہیں۔''

طباش کے ان الفاظ پر طمامہ چونکی تھی۔ لحیان اور یوریما دونوں بہن بھائی بڑے غور اور جستجو بھرے انداز میں کبھی طباش اور کبھی بلسان کی طرف دیکھ لیتے تھے۔ یہاں تک کہ طمامہ نے طباش کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''طباش! میرے بیٹے، تو مجھے سیماس ہی کی طرح عزیز اور پیارا ہے۔ پر بتا میرے پاس کیا چیز ہے جو تو مجھ سے مانگنے کے لئے آگیا ہے۔ بیٹے! اگر کوئی انکار

...ے پاس ہے تو مانگ، تیری ماں کی حیثیت سے میں تجھ سے انکار تو نہیں کروں گی۔''

طمامہ کی اس گفتگو سے طباش کو کچھ حوصلہ ہوا تھا۔ چنانچہ ہلکے سے تبسم میں طمامہ کی ...ف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''اماں! میں اپنے بیٹے مولک کے لئے آپ سے یوریما مانگتا ہوں۔''

طباش کے ان الفاظ پر یوریما شرما گئی تھی۔ گردن اس کی جھک گئی تھی۔ طمامہ اور ...ان دونوں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ یہاں تک کہ طمامہ خوشی کا اظہار کرتے ...ے کہنے لگی۔

''طباش! میرے بیٹے، اگر تم یوریما کا رشتہ اپنے بیٹے مولک کے لئے مانگتے ہو تو ...اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میری طرف سے ہاں ہے۔ پر دیکھ میرے بیٹے، میں ...ان اور یوریما کی دادی ضرور ہوں اور یہ دونوں مجھے سیماس جیسے عزیز اور پیارے ...ں پر بیٹے یہ رشتہ زندگی موت کا سا ایک تعلق رکھتا ہے۔ اس بناء پر میں چاہوں گی کہ ...س میں یوریما اور لحیان دونوں بہن بھائی کی رضامندی بھی شامل ہونی چاہئے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد طمامہ رکی۔ پھر لحیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''لحیان! اب تو میرا بیٹا بھی ہے اور پوتا بھی ہے اور تیری بہن یوریما اب میرے ...یوریما کی حیثیت سے پوتی بھی ہے اور سریان کی طرح سے بیٹی بھی ہے۔ میرے ...نی بہن کو ساتھ والے کمرے میں لے جا، طباش نے جو کچھ کہا ہے، اس پر دونوں بہن ...ائی غور کرو اور جو فیصلہ تم دونوں بہن بھائی کرو، وہ ہم سب کے لئے آخری ہوگا۔''

اپنی دادی کا یہ حکم سن کر لحیان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے ...ما بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر دونوں بہن بھائی اس کمرے سے نکل گئے۔ لحیان اپنی ...ن یوریما کو لے کر ساتھ والے کمرے میں داخل ہوا۔ دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ ...حیان نے یوریما کو مخاطب کیا۔

''لحیان! میری بہن، کاش اس وقت ہمارا باپ، ہماری ماں ہوتے تو وہ ہمارے ...ئے بہتر فیصلہ کرتے۔ اس وقت ہماری دادی ہی ہماری ماں، ہمارا باپ ہے۔ طباش ...نے تجھ مانگا ہے، دادی اس پر ہاں کر چکی ہے۔ میری بہن تو مجھے بہت عزیز ہے۔ ...حیان سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ میں تجھ سے کچھ سننا چاہوں گا۔ جو فیصلہ تو کرے ...وہ آخری ہوگا۔ اور اس میں کسی کو ردوبدل یا تبدیلی نہیں کرنے دوں گا۔ بول میری

بہن! تو کیا چاہتی ہے؟ کیا تو مولک کے ساتھ طے ہونے والے اس رشتے پر راضی اور خوش ہے؟''

جواب میں یوریما نے گردن جھکا لی تھی لیکن منہ سے کچھ نہیں بولی تھی۔ اس پر لحیان پھر بول اٹھا۔

''یوریما! میری بہن، میں تمہارے منہ سے کچھ سننا چاہتا ہوں۔''

یوریما نے گردن سیدھی کی۔ ایک گہری نگاہ اپنے بھائی پر ڈالی، پھر کہنے لگی۔

''بھائی! اگر آپ کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہ ہو تو پھر میری طرف سے ہاں ہے۔''

یوریما کے ان الفاظ پر لحیان نے خوشی کا اظہار کیا۔ آگے بڑھ کر اس نے یوریما کے سر پر ہاتھ رکھا۔ پھر کہنے لگا۔

''میری بہن! طباش ہمارے باپ کی جگہ ہیں۔ پھر ان کے دونوں بیٹے مولک اور ہارون میرے لئے بھائی ہی ہیں اور پھر مولک کی طبیعت اور مزاج بہت اچھے ہیں۔ میری بہن! وہ تجھے خوش رکھے گا۔ پھر اس موقع پر میں تم سے ایک ضروری بات بھی کہنا چاہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ تم اس سلسلے میں مجھ سے اتفاق کرو گی۔''

لحیان کے ان الفاظ پر چونکنے کے انداز میں یوریما نے اس کی طرف دیکھا، پھر کہنے لگی۔

''بھائی کیسی بات؟''

اس پر لحیان کہنے لگا۔

''یوریما! میری بہن بس، ابھی جب تم دونوں بہن بھائی واپس دیوان خانے میں جائیں گے اور میں عم طباش پر یہ انکشاف کروں گا کہ ہمیں یہ رشتہ قبول اور منظور ہے۔ میری بہن طباش اور بلسان یہ انداز دے کہ اس بات کا تقاضا کریں گے کہ تمہاری اور مولک کی منگنی کا اہتمام کر دیا جائے۔''

''بہن میری بہن تو جانتی ہے، میں اپنے باپ کا انتقام لینے اور اپنی ماں کو واپس اس حویلی میں لانے کا عزم ... چکا ہوں ... کر کے رہوں گا۔ میری بہن میں ... روز تک یہاں سے رخصت ... ہوں گا۔ دادی سے میں اجازت لے چکا ہوں۔ دادی مجھے اجازت نہیں دیتی تھی لیکن میں نے اسے ... منا لیا ہے۔ باپ کا انتقام لینا میرے

...رائض میں شامل ہے۔ اس لئے کہ اب میں جوان ہو چکا ہوں اور اپنی ماں کو واپس اس ...ویلی میں لانا بھی میرے اولین فرائض میں شامل ہیں۔''

''میری بہن! میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ جب عم طباش اور بلسان دونوں ...س بات کا تقاضا کریں کہ تمہاری اور مولک کی منگنی کا اہتمام کر دیا جائے تو میں ان سے ...ہوں گا کہ میں اپنی ماں کو واپس اس حویلی میں لانا چاہتا ہوں اور یہ خواہش رکھتا ہوں ...کہ جب میری ماں اس حویلی میں آئے گی، تب مولک اور یوریما کی منگنی کے علاوہ ...دونوں کی شادی کا بھی اہتمام کر دیا جائے گا۔ میری بہن! مجھے امید ہے کہ تم اس تجویز ...سے اتفاق کرو گی۔''

یوریما نے اس موقع پر فخریہ سے انداز میں اپنے بھائی لحیان کی طرف دیکھا۔ پھر ...خوش کن انداز میں کہنے لگی۔

''بھائی، اس سے اتفاق نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس روز میرے باپ ...کا انتقام لیا گیا، جس روز میری ماں پلٹ کر اس حویلی میں آئے گی، وہ دن میرے لئے ...میری زندگی کا سب سے اہم اور خوش کن دن ہوگا۔''

یوریما کے ان الفاظ پر لحیان خوش ہو گیا تھا۔ پھر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، اس کی ...طرف دیکھتے ہوئے یوریما بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں دیوان خانے میں داخل ہوئے۔ ...پھر لحیان طباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''عم طباش اس رشتے کے لئے میری دادی پہلے ہی ہاں کہہ چکی ہے۔ آپ جانتے ...ہیں، دادی اب ہماری ماں بھی ہے، ہمارا باپ بھی ہے۔ ان کا فیصلہ ہمارے لئے آخری ...ہے۔ تاہم اپنی دادی کے حکم پر ہی میں اپنی بہن کو دوسرے کمرے میں لے گیا تھا۔ اس ...سلسلے میں، میں نے یوریما کے ساتھ تفصیل کے ساتھ گفتگو کی ہے اور یوریما اس رشتے ...کے لئے تیار ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد لحیان رکا ہی تھا کہ طباش بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ...ہوئے کہنے لگا۔

''لحیان! میرے بیٹے، تمہارے ان الفاظ نے یوں جانو میرے لئے خوشیوں کے ...انبار لگا دیئے ہیں۔ میرے بچے! کیا ایسا ممکن نہیں کہ چند دن تک یوریما اور مولک کی ...منگنی کا اہتمام کر دیا جائے۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ چند دن تک تم اپنے باپ کے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

قاتلوں سے انتقام لینے اور اپنی ماں کو واپس لانے کے لئے حتیوں کے مرکزی شہر خنتو شاش کی طرف روانہ ہونا چاہتے ہو اور مجھے یہ بھی پتا ہے، میرے بیٹے مولک نے تمہیں اکیلے نہیں جانے دینے کا فیصلہ کیا بلکہ وہ تمہارے ساتھ جائے گا۔ میں چاہتا ہوں، تم دونوں کی روانگی سے پہلے اس منگنی کا اہتمام کر دیا جائے۔"

طباش جب خاموش ہوا، تب مسکراتے ہوئے لحیان کہنے لگا۔

"عم! آپ میرے باپ کی جگہ ہیں، میں اور میری بہن نے مل کر فیصلہ کیا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں، میں اور بھائی مولک چند روز تک یہاں سے خنتو شاش کا رخ کریں گے۔ وہاں میں اپنی ماں سے ملنے کی کوشش کروں گا۔ اسی کے ذریعے میں ان لوگوں کا پتا جاننے کی کوشش کروں گا جنہوں نے میرے باپ کو قتل کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں قاتلوں سے انتقام لینے کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کو بھی اپنے ساتھ لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس بناء پر میں اور میری بہن یوریما نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ منگنی کی رسم اس وقت طے ہوگی، جب میں اپنی ماں کو واپس اس حویلی میں لاؤں گا۔ اس لئے کہ ہم دونوں بہن بھائی کی اسی میں خوشی ہے کہ یہ رسم ہماری ماں کی موجودگی میں ہو۔ مجھے امید ہے، اس سلسلے میں آپ اور آپ کے اہل خانہ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔"

لحیان کی اس گفتگو سے طباش اور بلسان دونوں میاں بیوی خوش ہو گئے تھے، پھر طباش کہنے لگا۔

"بیٹے! مجھے اس سلسلے میں بالکل کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر تم دونوں بہن بھائی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سریان کے یہاں آنے کے بعد یہ رسم ادا کی جائے گی تو میرے بچوں میں تم دونوں سے اتفاق کرتا ہوں جیسا تم نے سوچا ہے، ایسا ہی ہوگا۔"

یہاں تک کہتے کہتے طباش کو رک جانا پڑا، اس لئے کہ حویلی کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ اس پر لحیان اٹھا اور کہنے لگا۔

"میں دیکھتا ہوں، دستک دینے والا کون ہے۔"

اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر باہر نکل گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا۔ اسے دیکھتے ہی طباش نے پوچھ لیا۔

"بیٹے! دستک کس نے دی تھی۔" اس پر لحیان سنجیدگی میں کہنے لگا۔

"عم! دستک دینے والا ہمارے بادشاہ متی وزا کے محافظ دستوں کا ایک سالار تھا۔

اس نے مجھے یہ پیغام دیا ہے کہ مجھے ابھی اسی وقت متی وزا نے طلب کیا ہے۔"

لحیان کے ان الفاظ پر طباش گہری سوچوں میں کھو گیا تھا۔ کہنے لگا۔

"متی وزا نے کس سلسلے میں تمہیں بلایا ہے۔"

اس پر لحیان کہنے لگا۔

"عم! اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اگر اس نے بلایا ہے تو مجھے جانا ہی ہے۔ اس کے علاوہ آپ جانتے ہیں، متی وزا مجھ پر بڑا مہربان ہے۔ اس نے میرے، مولک اور مارون تینوں کی عسکری تربیت کا اہتمام اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ بہترین عسکری مکتب میں کیا ہے۔ اس کے لئے میں زندگی بھر متی وزا کا شکر گزار رہوں گا۔"

یہاں تک کہنے کے بعد لحیان رکا، پھر کہنے لگا۔

"عم! آپ بیٹھیں، میں متی وزا کی طرف جاتا ہوں۔"

اس پر طباش اٹھ کھڑا ہوا، اس کی طرف دیکھتے ہوئے بلسان بھی کھڑی ہو گئی۔ پھر طباش کہنے لگا۔

"بیٹے! ہم بھی اب گھر جاتے ہیں، مولک اور مارون دونوں بھائی بڑی بے چینی سے ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے کہ ہم آپ لوگوں کی طرف سے کیا جواب لے کر آتے ہیں۔ لہٰذا یہ اچھی خبر جا کر ہم ان دونوں بھائیوں سے بھی کہتے ہیں۔"

اس پر لحیان خوش ہو گیا تھا۔ چنانچہ طباش اور بلسان بھی حویلی سے نکلے جب کہ لحیان بھی اپنے بادشاہ متی وزا کے پاس جانے کے لئے حویلی سے نکل گیا تھا۔

❁

لحیان جب اشوکانی کے قصر میں داخل ہوا تو قصر کا ایک محافظ باقی محافظوں سے علیحدہ صدر دروازے پر کھڑا تھا۔ شاید وہ لحیان ہی کا انتظار کر رہا تھا۔ لحیان جب قریب گیا تو اس نے لحیان کو سلام کیا۔ پھر اپنے ساتھ آنے کو کہا۔ لحیان چپ چاپ اس کے ساتھ ہو لیا۔ وہ محافظ لحیان کو قصر کے ایک کمرے کے سامنے لے گیا اور پھر بڑی لجاجت سے لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"آپ یہ سامنے والے کمرے میں چلے جائیں۔ ادھر آپ کا بڑی بے چینی سے انتظار ہو رہا ہے۔"

اس کے ساتھ وہ محافظ پیچھے ہٹ گیا تھا۔ لحیان آگے بڑھا، اس کمرے میں داخل ہوا، کمرے میں اس وقت سیتانیوں کا بادشاہ متی وزا، ادھیڑ عمر کی ایک عورت، ایک نوجوان اور ایک انتہائی خوبصورت، حسین اور پرکشش لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کا حسن نگاہوں کو خیرہ کرتا تھا۔ وہ ابھی نوعمر تھی۔ چھریرے بدن کی دراز قد لڑکی تھی۔ آنکھیں ایسی بڑی اور پرکشش تھیں گویا جس کی طرف دیکھے گی، اس چیز میں سوراخ کر کے رکھ دے گی۔

لحیان آگے بڑھا۔ سیتانیوں کا بادشاہ متی وزا اٹھ کر ملا۔ اس پر باقی تینوں نے بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر بہترین انداز میں اس کا استقبال کیا۔ اس کے بعد متی وزا نے جس نشست کی طرف اشارہ کیا تھا، لحیان اس کے پاس بیٹھ گیا۔ آخر کمرے میں گفتگو کا آغاز سیتانیوں کے بادشاہ متی وزا نے کیا۔ وہ لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"لحیان! بیٹے یہ جو تین میرے ساتھ بیٹھے ہیں، کیا انہیں جانتے ہو؟"

اس پر لحیان مسکرایا اور کہنے لگا۔

"کیا یہ بھی پوچھنے والی بات ہے۔" پھر لحیان نے ادھیڑ عمر کی عورت کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا۔

"یہ خاتون سردام ہیں، آپ کی بیوی ہیں۔ ان کے ساتھ آپ کا بیٹا یوتان بیٹھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ آپ کی بیٹی نکسیما ہے اور یہ دونوں بہن بھائی تو میرے ہم مکتب بھی رہے ہیں۔ یہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں ان سے خوب شناسا ہوں۔"

لحیان کے اس جواب پر سردام، یوتان اور نکسیما مسکرا رہے تھے جب کہ متی وزا کے چہرے پر بھی ہلکا سا تبسم اس وقت نمودار ہوا۔ آخر اس نے کچھ سوچا، اس کے بعد لحیان کو وہ مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"لحیان! میں نے تمہیں ایک خاص مقصد کے لئے بلایا ہے۔ پہلے میں تم سے یہ کہوں کہ تمہارے باپ کے مجھ پر ہی نہیں، سیتانی قوم پر بھی اتنے اور ایسے احسان ہیں جنہیں نہ اتارا جا سکتا ہے، نہ انہیں فراموش کیا جا سکتا ہے۔ بچے، وہ مجھے بڑا عزیز تھا۔ میرے ہاں اس کی قدر و قیمت ایک بیٹے کی سی تھی۔ اب جو محبت، جو چاہت، جو قدر، جو عزت میں اس کے لئے رکھتا تھا، وہی اب تمہاری ذات میں سمو چکی ہے۔ بچے! تم جانتے ہو، میرا بیٹا یوتان اور بیٹی نکسیما تمہارے ساتھ عسکری مکتب میں تعلیم حاصل کر رہے

رہے ہیں جس طرح تم اپنی تعلیم و تربیت مکمل کر چکے ہو، یہ بھی دونوں بہن بھائی اس سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ان دونوں کی تعلیم سے فراغت کے بعد سب سے پہلے میں نکسیما کی شادی کا اہتمام کرنا چاہتا تھا۔ جب میں نے اس کا ذکر اپنی بیوی سردام اور بیٹے یوتان سے کیا، تب یوتان نے مجھ پر انکشاف کیا کہ تم اور میری بیٹی نکسیما دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو۔ ایک دوسرے کو چاہتے ہو حالانکہ اس سے پہلے تم نے کسی سے اس کا اظہار نہیں کیا۔ ہاں میرا بیٹا یوتان تم دونوں کے اس جذبے اور تم دونوں کی اس کیفیت سے واقف تھا۔ یوتان مجھے یہ بھی بتا چکا ہے کہ نکسیما اور تم دونوں ایک دوسرے پر اپنی محبت کا اظہار بھی کر چکے ہو۔ دیکھ بچے! میں نے جب شادی کے سلسلے میں نکسیما سے بات کی تو اس نے صاف اور واضح طور پر کہہ دیا کہ وہ تمہیں اپنی زندگی کا ساتھی بنانا چاہتی ہے۔ اس پر میں ہی نہیں اس کی ماں اور بھائی نے بھی بخوشی اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔ اب میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے بیٹے کہ کوئی مناسب موقع جان کر تم اپنی دادی اور بہن کے علاوہ طباش اور اس کے اہل خانہ کو لے کر قصر میں آؤ تا کہ باقاعدہ طور پر تمہاری اور نکسیما کی منگنی کا اہتمام کیا جائے۔ اس کے بعد تم دونوں کی شادی کا اہتمام اس وقت کیا جائے گا جو وقت تم نے اور نکسیما نے یوتان کی موجودگی میں طے کیا ہے۔ اس لئے کہ یوتان نے مجھ پر انکشاف کیا ہے کہ تم اپنے باپ کا انتقام لینے اور اپنی ماں کو حتیوں کے ہاں سے لانے کے بعد شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ اسی بناء پر میں چاہتا ہوں کہ فی الحال تم دونوں کی صرف منگنی کی رسم ادا کر دی جائے۔ اس کے بعد جب تم اپنے باپ کا انتقام لینے میں کامیاب ہو جاؤ گے، اپنی ماں کو بھی واپس لے آؤ گے تو اس کے بعد بڑی شان و شوکت کے ساتھ تم دونوں کی شادی کا اہتمام کر دیا جائے گا۔"

یہاں تک کہنے کے بعد متی وزا جب خاموش ہوا، تب لحیان نے ایک گہری نگاہ باری باری نکسیما، یوتان اور ان کی ماں سردام پر ڈالی۔ اس کے علاوہ وہ متی وزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"اگر آپ برا نہ مانیں تو اس موقعے پر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔" لحیان کے ان الفاظ پر نکسیما کچھ پریشان سی ہو گئی تھی۔ یوتان اور سردام بھی سنجیدہ ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ متی وزا نے لحیان کو مخاطب کیا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

’’بیٹے! تم کہو، تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ اس سلسلے میں تمہیں مجھ سے پوچھنے یا اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔‘‘

اس پر لحیان گلا صاف کرتے ہوئے پھر کہہ رہا تھا۔

’’آپ کے ہاں آنے سے پہلے عم طباش اپنی بیوی بلسان کے ساتھ ہمارے ہاں آئے تھے۔ ان دونوں نے اپنے بڑے بیٹے مولک کے لئے میری بہن یوریما کا رشتہ مانگا ہے۔ میں اور میری دادی نے اس رشتے کو قبول کرلیا ہے۔ اس موقع پر عم طباش چاہتے تھے کہ مولک اور یوریما کی منگنی کا اہتمام کر دیا جائے۔ لیکن میں نے عم طباش سے گزارش کی تھی کہ میری خواہش یہ ہے کہ پہلے میں اپنے باپ کا انتقام لوں اور حتیوں کے ہاں سے اپنی ماں کو واپس اشوکانی لے کر آؤں۔ میں چاہتا ہوں کہ میری بہن اور مولک کی منگنی کی رسم میری ماں سریان کی موجودگی میں ادا کی جائے۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو میں نکسیما کے سلسلے میں بھی یہی پسند کروں گا کہ میرے اور نکسیما کے سلسلے میں جو بھی رسم ادا کی جاتی ہے، وہ میری ماں کی موجودگی میں ادا کی جائے۔ اس سے ہماری خوشیوں میں اضافہ ہوگا اور مجھے امید ہے کہ میں بہت جلد اپنی ماں کو حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش سے نکال لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔‘‘

لحیان کے ان الفاظ سے نکسیما خوش ہوگئی تھی۔ مسکرا رہی تھی۔ یوتان اور سردام بھی مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ یہاں تک کہ متی وزا بول اٹھا۔

’’بیٹے! اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تمہاری خوشی ہی ہماری خوشی ہے۔ بہرحال ہم لوگ آج سے نکسیما کو تمہارے ساتھ منسوب کرتے ہیں اور یہ بات منادوں کے ذریعے پھیلا بھی دی جائے گی کہ نکسیما کا رشتہ سیماس کے بیٹے لحیان سے طے کر دیا گیا ہے تاکہ اور کوئی نکسیما کے رشتے کا طلب گار نہ ہو۔ اسی رشتے کو سامنے رکھتے ہوئے میں تمہیں اور نکسیما کو اجازت دیتا ہوں کہ تم دونوں آپس میں مل سکتے ہو، اپنے مستقبل سے متعلق گفتگو کر سکتے ہو، اکٹھے بیٹھ سکتے ہو۔‘‘

متی وزا جب خاموش ہوا، ہلکا سا تبسم اس موقع پر لحیان کے چہرے پر نمودار ہوا، پھر متی وزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

’’میں سب سے پہلے نکسیما کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے میری زندگی کا ساتھی بننے پر اپنی خواہش اور رضامندی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد میں یوتان کا بھی شکر گزار

...یہ ہم دونوں کا راز دار رہا اور ہم دونوں کو یکجا کرنے میں اس کا بہت بڑا کردار ...‘‘

یہاں تک کہنے کے بعد لحیان جب خاموش ہوا، تب پہلی بار متی وزا کی بیوی سردام ... کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

’’بیٹے! کیا تم نے اپنی دادی اور اپنی بہن پر یہ انکشاف کر رکھا ہے کہ تم نکسیما کو ...تے ہو؟‘‘

اس موقع پر نکسیما بڑے غور سے لحیان کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ ... بول اٹھا۔

’’میں نے اپنی دادی اور بہن پر نکسیما سے محبت کا انکشاف تو بہت دور کی بات، ...لکہ ان دونوں کے سامنے کبھی نکسیما کا ذکر تک نہیں کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ...کئی ماہ سے ایک دوسرے میں دلچسپی لے رہے تھے اور پھر ایک دوسرے پر ہم ...اپنی محبت کا اظہار بھی یوتان کی موجودگی میں کیا لیکن مجھے ابھی تک پکی پختہ امید نہیں ...آپ لوگ نکسیما کو میری زندگی کا ساتھی بنانے پر رضامند ہو جائیں گے۔ آج جو ...نے فیصلہ کیا ہے، اس پر مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے، اس کا میں اظہار الفاظ میں نہیں ...تا۔ اب چونکہ یہ معاملہ طے ہو گیا ہے، لہٰذا آج میں اپنی دادی اور اپنی بہن سے اس ...ے معاملے کا ذکر کروں گا۔‘‘

اس موقع پر نکسیما بولی اور اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

’’بابا، اگر آپ کی اجازت ہو تو میں آج ان کے ساتھ ان کے گھر جا کر ان کی دادی ...بہن سے بھی مل لوں۔ اس سے پہلے ان دونوں سے کبھی میری ملاقات نہیں ہوئی۔ ...نے ان دونوں کو دیکھ تو رکھا ہے۔ اس لئے کہ لحیان کے باپ جب کبھی لشکر لے کر ...تے اور شہر کے لوگ انہیں الوداع کہتے تھے تو الوداع کہنے والوں میں ہم سب شامل ...تے اور اس موقع پر لحیان کی ماں، دادی اور بہن بھی ہوا کرتی تھی۔ اس بناء پر میں نے ...کی دادی اور بہن کو دیکھ رکھا ہے لیکن یہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد ...ا عرصہ ہوا، ان سے میری نہ ملاقات ہوئی، نہ ان سے کوئی جان پہچان ہے۔ ہو سکتا ...انہوں نے بھی مجھے بچپن میں دیکھ رکھا ہو اور اب وہ دونوں بھی مجھے نہ پہچان ...یں۔‘‘

نکسیما یہاں تک کہنے کے بعد جب خاموش ہوئی تب مسکراتے ہوئے اس کا باپ متی وزا بول اٹھا۔

’’بیٹے! تمہیں میری طرف سے لحیان کے ساتھ جانے، اس کی دادی، اس کی بہن سے ملنے کی اجازت ہے بلکہ میں یہ بھی کہوں گا کہ جب لحیان حتیوں کی طرف اپنی مہم پر نکل جائے تو اس کی غیر موجودگی میں تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم اس کی دادی اور بہن دونوں کا خیال رکھو۔‘‘

اپنے باپ متی وزا کے اجازت دینے پر نکسیما کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ تھی۔ اس موقع پر اس نے سوالیہ سے انداز میں جب اپنی ماں سردام کی طرف دیکھا تب سردام مسکرائی اور کہنے لگی۔

’’بیٹی! جب تمہارے باپ اجازت دے چکے ہیں تو میری طرف سے بھی تمہیں بخوشی اجازت ہے۔ تم جا سکتی ہو۔ لحیان کی موجودگی میں اور اس کی غیر موجودگی میں بھی تم اس کی دادی اور بہن سے جب اور جس وقت چاہو، مل سکتی ہو، ملاقات کر سکتی ہو۔‘‘

سردام جب خاموش ہوئی تب سیستانیوں کا بادشاہ متی وزا نئے موضوع کی طرف آیا اور لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

’’بیٹے! اب یہ کہو کہ تم اپنے باپ کا انتقام کیسے لو گے اور وہاں سے اپنی ماں کو کیسے نکال کر لاؤ گے۔ میں نے سنا ہے اس سلسلے میں تم صرف مولک کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہو، اگر ایسا کرو گے تو کامیابی کی بہت کم امید ہے۔ بیٹے! اس سلسلے میں میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔ میرے خیال میں اگر اس پر عمل کیا جائے تو تم بڑی آسانی سے نہ صرف اپنے باپ کے قاتلوں سے انتقام لے سکتے ہو بلکہ بڑی آسانی سے اپنی ماں کو حتیوں کے ہاں سے نکال کر اپنے ہاں لا سکتے ہو۔‘‘

متی وزا کے ان الفاظ پر لحیان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ غور سے متی وزا کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

’’جو تجویز اور منصوبہ بندی اس وقت آپ کے ذہن میں ہے، وہ کہیں، ہو سکتا ہے، اسی پر عمل کر کے ہم اپنا مقصد اور مدعا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔‘‘

لحیان کے ان الفاظ کے جواب میں متی وزا مسکرایا اور اس کے بعد وہ کہہ رہا تھا۔

’’سن بچے! تمہارا اور مولک کا یوں اس مہم پر جانا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ جو

...بندی میں نے کر رکھی ہے، وہ کچھ اس طرح ہوگی کہ تم اپنے ساتھ کچھ مسلح دستے ...لے کر جاؤ گے۔ تمہارے ساتھ اپنی پوری خیمہ گاہ ہوگی اور اپنے آپ کو سوداگر ظاہر کرو ...گے۔ یہاں سے سیدھا حتیوں کی سرزمینوں کی طرف نہیں جاؤ گے، پہلے مدین کا رخ ...اس لئے کہ مدین کے تاجر جہاں ایک طرف حتیوں اور آشوریوں کی سرزمینوں کی ...طرف جاتے ہیں تو دوسری طرف وہ مصر کا رخ بھی کرتے ہیں۔ شام کے سارے شہروں ...ان کی تجارت چلتی ہے اور پھر سب سے بڑی بات کہ یہ بڑا غیر جانبدار علاقہ ہے۔ ...ان دنوں نہ مصر کے فرعون کے تحت ہے، نہ وہ ہمارے ماتحت ہے اور نہ ہی وہ ...وں کی برتری کو تسلیم کرتا ہے۔ غیر جانبدار اور آزاد علاقہ ہے۔ اپنے ساتھیوں کے ...ساتھ پہلے مدین کا رخ کرنا، اس کے بعد اپنے آپ کو تاجر ظاہر کر کے حتیوں کی ...سرزمینوں کا رخ کرنا۔ مدین میں داخل ہونے کے بعد وہ سارا سامان وہیں سے خرید لینا ...اہل مدین تجارت کی غرض سے حتیوں کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ بچے اس سلسلے میں ...تمہیں بہترین جنگجو قسم کے دستے مہیا کئے جائیں گے۔ خاصی بڑی رقم بھی مہیا کی جائے ...گی جس سے تم سوداگری کا سامان مدین کی سرزمینوں سے خرید کر حتیوں کا رخ کرو ...گے۔ حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش کے نواح میں اپنی خیمہ گاہ لگا دینا، اس لئے کہ مدین ...کے تاجر جہاں کہیں بھی جاتے ہیں اور جس شہر سے انہوں نے تجارت کرنی ہوتی ہے، اس شہر سے باہر وہ اپنی خیمہ گاہ لگاتے ہیں۔ تم بھی ایسا ہی کرنا اور پھر حتیوں کے مرکزی ...شہر ختوشاش میں مال کے لین دین کا سلسلہ شروع کر دینا۔ اس دوران کوشش کرنا کہ ...تمہارا رابطہ تمہاری ماں سے ہو جائے۔ تمہاری ماں تمہیں بتا سکتی ہے کہ تمہارے باپ ...کے قاتل کون کون ہیں۔ پہلے اپنے باپ کے قاتلوں سے انتقام لینا، پھر کوئی مناسب ...موقع جان کر اپنی ماں کو وہاں سے نکال کر واپس اپنے مرکزی شہر اشوکانی چلے آنا۔ ...میرے خیال میں اگر یہ طریقہ اپنایا جائے تو تم دونوں یہ کام بڑی آسانی سے کر سکتے ہو۔ ...اب بولو اس سلسلے میں تمہارا کیا ارادہ ہے۔‘‘

متی وزا کی یہ منصوبہ بندی اور تجویز سن کر لحیان نے خوشی کا اظہار کیا ... کہنے لگا۔

’’جو تجویز آپ نے کہی ہے، وہ ہماری منصوبہ بندی سے کہیں بہتر ہے اور اسی پر ...عمل کر کے ہم دونوں کام بآسانی سرانجام دے سکتے ہیں۔‘‘

لحیان کے ان الفاظ پر متی وزا ہی نہیں، نکسیما، یوتان اور سردام نے بھی خوشی کا

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اظہار کیا تھا۔ یہاں تک کہ متی وزا پھر بول پڑا۔

"بیٹے اگر یہ بات ہے تو ایک ہفتے بعد اس مہم پر جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جو مسلح دستے سوداگروں کے بھیس میں تمہارے ساتھ جائیں گے، وہ بھی تیار ہو جائیں گے۔ تمہارے لئے رقم اور دوسرے سامان کا بھی اہتمام کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں تم صرف مولک کو ساتھ لے کر جانا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے باپ اور طباش کے درمیان بھائیوں جیسے تعلقات تھے، میرے خیال میں مولک کے ساتھ بھی تمہارے تعلقات ایسے ہی ہوں گے اور پھر مولک کے ساتھ تم نے اپنی بہن کا رشتہ بھی طے کر دیا ہے۔ لہٰذا وہ تمہارے لئے بڑا مخلص اور جانثار ثابت ہوگا۔ ساتھ ہی میری تمہارے لئے دعا بھی ہے کہ تم اپنی دونوں مہمیں کامیابی سے سر کر کے خیر و عافیت کے ساتھ واپس آؤ۔"

متی وزا کے ان الفاظ پر لحیان نے خوشی کا اظہار کیا تھا، پھر کہنے لگا۔

"اب مجھے اجازت دیں، میں جاتا ہوں۔" متی وزا نے جب بخوشی اسے جانے کی اجازت دے دی، تب لحیان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس موقع پر نکسیما بھی کھڑی ہوگئی، کہنے لگی۔

"آپ اکیلے کہاں جائیں گے۔ میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔"

جواب میں لحیان مسکرا دیا۔ پھر وہ آگے پیچھے اس قصر کے کمرے سے نکلے۔ اس کے بعد نکسیما کے ساتھ لحیان قصر سے نکل کر اپنی حویلی کا رخ کر رہا تھا۔

جب وہ نکسیما کے ساتھ اپنی حویلی کے دیوان خانے میں داخل ہوا تو اس وقت دیوان میں اس کی دادی طمامہ اور بہن یوریما دونوں کسی موضوع پر بڑے پیارے انداز میں بڑی چاہت اور محبت کے ساتھ گفتگو کر رہی تھیں۔ جب لحیان کے ساتھ دونوں نے نکسیما کو دیکھا تو خاموش ہوگئیں اور بڑے تعجب اور عجیب سے انداز میں وہ کبھی لحیان اور کبھی نکسیما کی طرف دیکھتی تھیں۔ لحیان آگے بڑھا، نکسیما اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ یہاں تک کہ لحیان نے دونوں کو مخاطب کیا۔

"دادی اماں اور یوریما اس لڑکی کو غور سے دیکھو۔ کیا تم دونوں اسے جانتی اور پہچانتی ہو؟"

طمامہ اور یوریما کچھ دیر تک بڑے غور سے دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ طمامہ نے یوریما سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد کہنا شروع کیا۔

"بیٹے! میں اور یوریما دونوں ماں بیٹی اس لڑکی کو نہیں پہچانتیں۔"

اس پر لحیان نے نکسیما کو پہلے ایک نشست پر بٹھایا، ساتھ ہی اپنی دادی کے قریب ... پھر بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"دادی اماں! یہ ہمارے بادشاہ متی وزا کی بیٹی نکسیما ہے۔" اس کے بعد قصر میں ... نکسیما، یوتان اور سردام کی موجودگی میں جو گفتگو ہوئی تھی، اس کی تفصیل مزے ... لحیان نے سنا دی تھی۔

یہ ساری گفتگو سن کر یوریما کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ طوفانی انداز میں اپنی جگہ ... آگے بڑھی، نکسیما نے بھی جان لیا کہ وہ اسے گلے لگانے کے لئے آئی ہے، ... اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ چنانچہ یوریما نکسیما سے لپٹ کر اس کی پیشانی اور ... گال چومنے لگی تھی۔

اس موقع پر طمامہ نے ہاتھ کے اشارے سے نکسیما کو اپنے قریب بلایا۔ اسے اپنے ... بٹھایا، اپنے ساتھ لپٹایا، اس کا چہرہ چوما، پھر کہنے لگی۔

"بیٹی! یہ میرے بیٹے لحیان کی خوش قسمتی ہے کہ تم نے اس سے اپنی چاہت اور اپنی ... اظہار کیا ہے۔ میں اور یوریما دونوں ماں بیٹی تمہاری ممنون اور شکر گزار ہیں کہ تم ... اس کی زندگی کا ساتھی بننے کا فیصلہ کیا ہے۔"

طمامہ جب خاموش ہوئی، تب یوریما بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نکسیما ... بولی۔

"میری عزیز بہن! تمہاری بڑی مہربانی کہ تم ہمارے ہاں آئی ہو اور تمہاری بڑی ... کہ تم نے میرے بھائی کا انتخاب کیا ہے۔"

یہاں تک کہتے کہتے یوریما کو رک جانا پڑا، اس لئے کہ مسکراتے ہوئے طمامہ بول ...

"یوریما! نکسیما نے یہاں آ کر ہم پر احسان نہیں کیا بیٹی، یہ گھر اب اسی کا ہے۔"

طمامہ کے ان الفاظ پر سب ہنس دیئے تھے۔ پھر یوریما نکسیما کو مخاطب کر کے کہنے ...

"نکسیما! میری بہن، اب تم آئی ہو تو شام کا کھانا ہمارے ساتھ کھا کر جانا، اب ... ہونے والا ہے۔ میں مطبخ کی طرف جاتی ہوں اور کھانا تیار کرتی ہوں۔"

اس پر نکسیما بھی بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"میں ایک شرط پر یہاں قیام کر کے اور آپ کے ساتھ شام کا کھانا کھانے کا ... کرتی ہوں۔"

"کیسی شرط؟" یوریما نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا تھا۔

"شرط یہ ہے کہ میں آج آپ کے ساتھ مل کر کھانا تیار کروں گی۔"

یوریما نے اس موقع پر پہلے غور سے اپنے بھائی لحیان کی طرف دیکھا تھا۔ پھر ... کی نگاہیں نکسیما پر جم گئی تھیں۔

پھر وہ بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر آؤ۔" اس پر نکسیما فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر دونوں کھانا تیار کرنے کے لئے مطبخ کی طرف چل دی تھیں۔

❀ ❀ ❀

مصر میں داخل ہونے کے بعد اپنے کام کی ابتداء کرنے میں موسیٰ علیہ السلام کے اب ... دست راست تھے۔ ایک ان کے بڑے بھائی ہارون اور دوسرے بنی اسرائیل سے ... رکھنے والے ان کے بہترین دست راست جن کا نام یوشع بن نون تھا۔ چنانچہ چند ... وقت ڈالنے کے بعد یوشع بن نون کو تو انہوں نے پیچھے چھوڑا اور خود فرعون کے پاس ... دونوں بھائیوں نے خداوند قدوس کا پیغام پہنچانے کا ارادہ کیا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ ... دونوں بھائی فرعون کے دربار میں جانے لگے تو ان کی والدہ نے انتہائی شفقت کی ... روکنا چاہا کہ ایسے شخص کے پاس جانا چاہتے ہو جو صاحب تخت و تاج بھی ہے، ... اور مغرور بھی۔ وہاں نہ جاؤ، وہاں جانا بے سود ہوگا۔

مگر دونوں نے اپنی ماں کو سمجھایا کہ یہ خداوند قدوس کا حکم ہے جسے ٹالا نہیں جا سکتا ... اس کا وعدہ ہے کہ ہم ہی کامیاب ہوں گے۔

غرض دونوں بھائی فرعون کے دربار میں پہنچے، فرعون سے ملنے کی خواہش کا اظہار ... اس پر دونوں بھائیوں کو فرعون نے اپنے پاس طلب کیا۔ طلبی کے بعد جب گفتگو کا ... ہوا، تب فرعون کو مخاطب کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے۔

"اے بادشاہ! ہم کو خدا نے اپنا پیغمبر اور رسول بنا کر تیرے پاس بھیجا ہے۔ ہم تجھ ... اہم باتیں چاہتے ہیں: ایک یہ کہ خدا پر ایمان لاؤ اور کسی کو اس کا شریک، ساجھی ... نہ بناؤ، دوسرے یہ کہ ظلم سے باز رہو اور بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے نجات ... ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں، یقین رکھو، یہ بناوٹ اور تصنع نہیں ہیں اور نہ ہم کو یہ ... ہو سکتی ہے کہ خدائے تعالیٰ کے ذمے غلط بات لگائیں۔ ہماری صداقت کے لئے ... طرح یہ تعلیم خود شاہد ہے، اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہم کو اپنی دو زبردست نشانیاں ... عطا کی ہیں۔ لہٰذا تیرے لئے مناسب یہی ہے کہ صداقت اور حق کے اس پیغام کو

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

قبول کرو اور بنی اسرائیل کو آزادی دے کر میرے ساتھ کر دو تا کہ میں انہیں پیغمبر اس سرزمین میں لے جاؤں جہاں خدائے واحد کے سوا یہ کسی اور کی پرستش نہ کریں یہی راہ حق ہے اور ان کے باپ دادا کا ابدی شعار بھی۔"

موسیٰ علیہ السلام سے فرعون نے جب یہ الفاظ سنے تو کہنے لگا۔

"موسیٰ علیہ السلام! آج تو پیغمبر بن کر میرے سامنے بنی اسرائیل کی رہائی کا مطالبہ ہے۔ وہ دن بھول گیا جب تو نے میرے ہی گھر میں پرورش پائی اور بچپن کی گزاری اور کیا تو یہ بھول گیا کہ تو نے ایک مصری کو قتل کیا اور یہاں سے بھاگ گیا"

فرعون کے ان الفاظ کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام کہنے لگا۔

"اے بادشاہ! یہ صحیح ہے کہ میں نے تیرے گھر میں پرورش پائی۔ ایک مدت شاہی محل میں رہا اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ غلطی کی بناء پر مجھ سے نادانستہ ایک ہو گیا اور میں اس خوف سے چلا گیا لیکن یہ خدا کی رحمت کا کرشمہ ہے کہ اس ضرورتوں اور مجبوریوں کی حالت میں تیرے ہی گھرانے میں میری پرورش کرائی مجھ کو اپنی سب سے بڑی نعمت یعنی نبوت اور رسالت سے سرفراز فرمایا۔ سن اے کیا یہ طریقہ عدل و انصاف کا طریقہ ہوگا کہ مجھ ایک اسرائیلی کی پرورش کا بدل یہ کہ بنی اسرائیل کی تمام قوم کو تو غلام بنا کر رکھے۔"

فرعون نے اپنی مغرورانہ سرشت کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کے پیغمبر خدا ہونے کا اور تمسخر اڑایا اور تکبر کا اظہار کرتے ہوئے موسیٰ سے بحث شروع کر دی۔ اپنے کے احسان جتائے اور مصری کے قتل والا معاملہ یاد دلایا اور خوف زدہ کرنے کی سعی کی موسیٰ علیہ السلام چونکہ ان مراحل کے متعلق خدائے برحق سے ہر قسم کا اطمینان کر چکے لئے ان پر مطلق نہ خوف کا اثر ہوا نہ ان کو غصہ آیا بلکہ انہوں نے فرعون کے تربیت کا اعتراف بھی کیا اور مصری کے قتل کی غلطی کو بھی تسلیم کیا مگر ساتھ ہی ایک برہان، ایک ایسی حجت اور خاموش کن دلیل بھی پیش کر دی کہ فرعون واقعی لاجواب اور اس نے ناراضگی اور غصے کے اظہار کے بجائے گفتگو کا پہلو بدلا اور موسیٰ بات چیت شروع کر دی اور وہ دلیل و حجت یہی تھی کہ موسیٰ نے کہا کہ "تو نے جو میری ذات سے متعلق ہے لیکن کیا یہ باتیں اس کے لئے جواز کا سبب بن سکتی ہیں اسرائیل کی پوری قوم کو تو غلام بنائے۔"

فرعون نے بار بار دوران گفتگو موسیٰ علیہ السلام پر یہ اظہار کیا تھا کہ تو نے ہمارے ہاں یت پائی ہے اور میں تیرا مربی ہوں تو اس کے معنی صرف اسی قدر نہیں تھے۔ اس کی یں وہ عقیدہ کام کر رہا تھا جس کی شکست و ریخت کے لئے موسیٰ علیہ السلام مبعوث کئے تھے یعنی سلطنت مصر کا بادشاہ صرف بادشاہ ہی نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ راع دیوتا کا تار مانا جاتا تھا۔ اس لئے فرعون کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

مصریوں کا عقیدہ تھا کہ تربیت کائنات کا معاملہ راع دیوتا کے سپرد ہے اور دنیا اس کا صحیح مظہر یا اوتار فرعون ہے۔ اب جب موسیٰ نے خدائے واحد کی پرستش کے یں اور دیوتاؤں کی پوجا کے خلاف آواز بلند کی اور فرمایا کہ میں خداوند قدوس کی سے رسول ہوں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تب موسیٰ علیہ السلام کے دعوے کے جواب میں اول تو فرعون نے اپنی اور اپنے باپ دادا ظمت کو اس طرح ثابت کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت پر اس کا بوجھ پڑے اور جب طرح اصل معاملے کو حل ہوتے نہ دیکھا تو اب مسئلے کو زیادہ عریاں کر کے حضرت ویٰ علیہ السلام کے ساتھ مناظرے پر آمادہ ہو گیا اور کہنے لگا، "یہ تو نئی بات کیا سناتا ہے۔ کیا ے علاوہ بھی کوئی رب ہے کہ جس کو تو رب العالمین کہتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس کی یقت بیان کر۔"

اس پر موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے، "اگر تجھ میں یقین اور ایمان صحیح کی گنجائش ہے تو تجھ کو ہونا چاہئے کہ میں جس ہستی کو رب العالمین کہتا ہوں وہ ذات اقدس ہے جس کے قبضے ں آسمان، زمین اور دونوں کے درمیان کی کل مخلوقات کی ربوبیت ہے۔ فرعون! کیا تو وئی کر سکتا ہے کہ ان آسمانوں اور زمینوں اور ان کے درمیان تمام مخلوقات کو تو نے پیدا یا یا ان کی ربوبیت کا کارخانہ تیرے دست قدرت میں ہے؟

اگر نہیں، بلاشبہ نہیں تو پھر رب العالمین کی ربوبیت عام سے کیوں انکار کرتا ہے"

فرعون نے یہ سنا تو اپنے درباریوں کو تعجب اور حیرت سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"کیا تم سنتے ہو، یہ کیسی عجیب باتیں کر رہا ہے؟"

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کے درباریوں کے اس تعجب اور حیرانگی کی پروا نہ تے ہوئے اپنے سلسلۂ گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

"رب العالمین وہ ہستی ہے جس کی ربوبیت کے اثر سے تیرا اور تیرے باپ کا وجود بھی خالی نہیں ہے یعنی جس وقت تو عالم وجود میں نہ آیا تھا تو تجھ کو پیدا کیا، تیری تربیت کی اور اس طرح وہ تجھ سے پہلے تیرے آباؤ اجداد کو عالم وجود میں لایا اور ان کو اپنی ربوبیت سے نوازا۔"

فرعون نے جب اس زبردست دلیل کو سنا اور کوئی جواب نہ بن پڑا تو درباریوں سے کہنے لگا۔

"مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو خود کو تمہارا پیغمبر اور رسول کہتا ہے، مجنون ہے اور پاگل ہے۔"

موسیٰ علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اس سے اب کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو سوچا، یہ ہے کہ اور زیادہ دلنشین بیان میں خدا کی ربوبیت کو واضح کریں، اس لئے فرمایا۔

"یہ جو مشرق اور مغرب اور اس کے درمیان ساری کائنات نظر آتی ہے، اس کی ربوبیت جس کے دست قدرت میں ہے، اسی کو میں رب العالمین کہتا ہوں۔ تم ذرا بھی عقل اور سمجھ سے کام لو تو بآسانی اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہو۔"

غرض موسیٰ خداوند قدوس کے مطابق برابر شیریں کلامی، نرم گفتاری اور لطف کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کو راہ حق دکھاتے اور رسالت کا فرض ادا کرتے رہے اور فرعون کی توہین آمیز گفتگو اور مجنون جیسے سخت الفاظ کو خاموشی کے ساتھ برداشت کرتے رہے۔ اب موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام نے یہ ایک طرح سے سلسلہ بنا لیا تھا کہ وہ اکثر و بیشتر فرعون کے پاس جاتے اور اسے راہ راست دکھانے کی کوشش کرتے۔

ایک روز پھر موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام فرعون کے پاس آئے اور فرعون کو یاد دلایا کہ جو راستہ تو نے اختیار کیا ہے، یہ صحیح نہیں ہے بلکہ خدا ہی وہ ذات ہے جو لائق پرستش ہے اور اس کے مقابلے میں کسی انسان کا دعویٰ الوہیت کھلا ہوا شرک ہے۔ اے فرعون! تو ا آ، کیونکہ اس ہستی نے جس کو میں رب کہہ رہا ہوں، ہم پر وحی نازل کی ہے جو شخص قول کی خلاف ورزی اور مخالفت کرے گا اور اس سے منہ موڑے گا وہ خدا کے عذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔

فرعون کے پاس چونکہ کوئی جواب نہیں بن پڑ رہا تھا، لہٰذا اس نے وہی پہلے

سوال دہرا دیا، کہنے لگا۔

"اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟" جواب میں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہمارا پروردگار تو وہ ایک ہی پروردگار ہے جس نے دنیا کی ہر چیز کو وجود بخشا اور پھر ہر طرح کی ضروری قوتیں دے کر اس پر زندگی اور عمل کی راہ کھول دی۔ جس نے ہر شے کو وجود عطا کیا، پھر سب کو منزل کمال کی طرف چلنے کی راہ دکھائی۔"

موسیٰ کا جواب سن کر فرعون ایک طرح سے لاجواب سا ہو گیا تھا، حیران رہ گیا تھا اور پہلو بدل کر بات کا رخ دوسری طرف پھیرنے کی اس طرح سعی کرنے لگا جس طرح کوئی کج رو جواب نہ بننے کی وجہ سے بات کا رخ بدلتا ہے۔

بات کا رخ بدلتے ہوئے فرعون کہنے لگا۔

"اگر میں تمہاری بات کو تسلیم بھی کر لوں تو پھر جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں، ان کا کیا حال ہوگا۔" مطلب یہ تھا کہ اگر تیری یہ بات صحیح ہے تو پھر ہم سے پہلے لوگ اور ہمارے باپ دادا جن کا عقیدہ تیرے عقیدے کی تائید میں نہیں تھا، کیا وہ سب عذاب میں گرفتار ہیں اور سب جھوٹے تھے۔

موسیٰ علیہ السلام فرعون کی اس کج بحثی کو سمجھ گئے تھے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اصل مقصد کو الجھانا چاہتا ہے، اس لئے فوراً جواب دیتے ہوئے کہنے لگے۔

"ان پر کیا گزری اور ان کے ساتھ خدا کا کیا معاملہ رہا ہے، اس کی ذمہ داری نہ مجھ پر ہے نہ تم پر، ان کا علم میرے پروردگار کے پاس محفوظ ہے۔ ہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ میرا پروردگار بھول چوک اور خطا سے پاک ہے۔ جس نے جو کچھ کیا ہے، اس معاملے میں کوئی بھول یا ظلم نہ ہوگا۔" اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے پھر بات کا رخ اصل مسئلے کی طرف پھیر دیا اور اپنے رب کے اوصاف کا ذکر کر کے مسئلے کی حقیقت کو اچھی طرح واضح کرنا شروع کیا۔

کچھ عرصہ تک موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام دونوں بھائی فرعون کو راہ حق کی طرف بلاتے رہے اور مختلف مجالس میں مکالمات کا یہ سلسلہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے درمیان جاری رہا۔ فرعون، موسیٰ علیہ السلام کے روشن، پر اثر اور پر صداقت دلائل سن کر اگرچہ پیچ و تاب کھاتا مگر لاجواب ہونے کی وجہ سے کوئی صورت نہیں بنتی تھی کہ موسیٰ علیہ السلام سے گلو خلاصی حاصل کرے۔ وہ خوب جانتا تھا کہ میری ربوبیت اور الوہیت کی بنیاد اس قدر کمزور ہے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کہ دلائل موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کے سامنے تارِ عنکبوت کی طرح تار تار ہو جاتی ہے اور درباری بھی اس کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ اس لئے فرعون کے لئے یہ بات سخت ناقابلِ برداشت تھی اور جس قلمرو میں اس کے رعب شاہی اور دبدبہ حکومت کے ساتھ ساتھ اس کی ربوبیت اور الوہیت کا جاہ و جلال بھی مانا جاتا ہو، وہاں موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی یہ جرأت کہ وہ اسے بت پرستی سے منع کر کے خدائے واحد کی طرف بلائیں۔

تاہم حق پر مبنی یہ باتیں اندر ہی اندر اس کو سخت خائف اور پریشان کر رہی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے حقائق سن کر جب فرعون زیادہ ہی شرمندہ ہوا، تب اپنے وزیر ہامان کو حکم دیا کہ اس کے لئے ایک بلند مینار تعمیر کیا جائے جس پر کھڑے ہو کر وہ موسیٰ کے رب کا جائزہ لے۔

جہاں تک فرعون کے وزیر ہامان کا تعلق ہے تو قرآن مقدس اس سے متعلق کوئی تشریح نہیں کرتا، یہ کس شخصیت کا نام تھا یا عہدہ اور منصب تھا اور نہ اس پر روشنی ڈالی کہ ہامان نے عمارت تیار کرائی کہ نہیں اور پھر فرعون نے اس پر چڑھ کر کیا کیا، کیونکہ یہ اس کے مقصد کے لئے غیر ضروری تھا۔ توریت نے بھی اس کے متعلق کوئی اشارہ نہیں کیا بلکہ اس نے فرعون کے عمارت بنانے کے حکم کا بھی کوئی ذکر نہیں کیا۔

البتہ کچھ مورخین نے یہ قصہ ضرور نقل کیا ہے کہ جب ہامان نے ایک بڑا مینارہ تیار کر کے فرعون کو اطلاع دی تو فرعون اس پر چڑھا اور تیر کمان ہاتھ میں لے کر آسمان کی طرف تیر پھینکا۔ قدرت الٰہی کے فیصلے کے مطابق وہ تیر خون آلودہ ہو کر واپس ہوا۔ فرعون نے یہ دیکھ کر غرور اور شیخی کے ساتھ مصریوں سے کہا۔

''اب میں نے موسیٰ علیہ السلام کے خدا کا بھی قصہ تمام کر دیا ہے۔''

اب موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے لگاتار فرعون کے سامنے اپنے خداوند قدوس کا پیغام پہنچانا شروع کر دیا تھا اور اسے شرک، بت پرستی سے راہ حق کی طرف لانے کی تبلیغ شروع کر دی تھی۔ فرعون نے اپنے درباریوں، عام قطبیوں کے سامنے موسیٰ کے مقابلے میں اپنی شکست کو چھپانے کے لئے ہامان کو عمارت تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن وہ خود بھی سمجھتا تھا کہ یہ ایک دھوکہ ہے اور بس اس سے دلوں کی تسلی نہیں ہو سکتی اور بہت ممکن ہے کہ بہت سے مصری بھی اس کو سمجھتے ہوں، تاہم درباریوں اور خواص و عام میں ایک بھی ایسا رجل رشید نہ تھا جو جرأت اور حق گوئی کے ساتھ اس حقیقت کا اعلان کر دیتا اور

اس کے لئے ہدایت کی قبولیت کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا۔

موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے اس طرح تبلیغ کرنے کی وجہ سے فرعون کے خدشات بڑھتے رہے اور اس کو حق و باطل کی کشمکش میں اپنے لئے خطرہ نظر آنے لگا۔ اس لئے معاملے کو صرف یہیں ختم نہیں کر دیا بلکہ ضروری سمجھا کہ اپنی سطوت، جبروت اور قہرمانیت کا اثر موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی ہارون علیہ السلام پر ڈالے اور اس طرح ان کو مرعوب کر کے پیغام حق کے فرض سے باز رکھے۔

چنانچہ ایسا کرنے کے لئے ایک روز وہ موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اگر تو نے میرے سوا اور کسی کو معبود قرار دیا تو میں تجھ کو قید میں ڈالوں گا۔''

جواب میں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اگرچہ میں تیرے پاس خدائے واحد کی جانب سے واضح نشان لے کر آیا ہوں، تب بھی تیرے غلط راستے کو کیا میں اپنا لوں گا؟''

اس پر فرعون کہنے لگا۔

''اگر واقعی تو اس بارے میں سچا ہے تو کوئی نشان دکھا۔''

اس پر موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے اور بھرے دربار میں فرعون کے سامنے اپنا عصا زمین پر ڈالا، عصا اسی وقت ایک بہت بڑے اژدہے کی شکل اختیار کر گیا اور یہ حقیقت تھی، نظر کا دھوکہ نہ تھا اور پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کو گریبان کے اندر لے جا کر باہر نکالا تو وہ ایک روشن ستارے کی مانند چمکتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ دوسری نشانی اور دوسرا معجزہ تھا۔

فرعون کے درباریوں نے جب اس طرح ایک اسرائیلی کے ہاتھوں اپنی قوم اور اپنے بادشاہ کی شکست کو دیکھا تو تلملا اٹھے اور کہنے لگے۔

''بلاشبہ یہ ایک بہت بڑا ماہر جادوگر ہے اور اس نے یہ سب ڈھونگ اس لئے رچایا ہے کہ تم پر غالب آ کر تمہیں تمہاری سرزمینوں سے نکال باہر کرے۔ لہٰذا ہم کو اب سوچنا چاہئے کہ اس کے متعلق کیا کرنا چاہئے۔'' فرعون اور اس کے حواریوں کے باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ فی الحال تو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو مہلت دو اور اس دوران میں تمام مصری قلمرو سے ماہر جادوگروں کو دارالسلطنت میں جمع کرو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کراؤ۔ بلاشبہ یہ شکست کھا جائے گا اور اس کے تمام ارادے خاک میں مل جائیں گے۔''

چنانچہ یہ فیصلہ کرنے کے بعد فرعون نے موسیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔

''موسیٰ ہم خوب سمجھ گئے کہ تو اس حیلہ سے ہم کو ہماری سرزمین مصر سے بے دخل

کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا اب تیرا علاج اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کر کے تجھ کو شکست دلائی جائے۔ اب تیرے اور ہمارے درمیان مقابلے کے دن کا معاہدہ ہونا چاہئے اور پھر نہ ہم اس سے ٹلیں گے اور نہ تو وعدہ خلافی کرنا۔''

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اس کام کے لئے سب سے بہتر وقت یوم الزینہ ہے۔ اس دن سورج بلند ہونے پر ہم سب کو میدان میں ہونا چاہئے۔'' یوم زینہ قدیم مصریوں کے جشن کا ایک دن تھا اور یہ دن اس لئے مقرر کیا گیا تھا تاکہ اس جشن کے روز سب لوگ جمع ہوں اور حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

غرض موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے درمیان یوم زینہ طے پایا اور فرعون نے اسی وقت اپنے عمال سلطنت کے نام احکامات جاری کر دیئے کہ تمام قلمرو میں جو مشہور اور ماہر جادوگر ہیں، ان کو جلد از جلد دارالحکومت روانہ کر دیا جائے۔

دراصل موسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا زمانہ مصری تمدن کی جو تعریف پیش کرتا ہے، اس سے یہ بات بہت نمایاں نظر آتی ہے کہ مصری علوم و فنون میں سحر کو ایک مستقل علم اور فن کی حیثیت حاصل تھی اور اسی بناء پر ساحرین کا رتبہ مصر میں بہت بڑا سمجھا جاتا تھا حتیٰ کہ ان کو شاہی دربار میں بڑا اثر و رسوخ حاصل تھا اور جنگ سمجھا صلح، پیدائش اور وفات کی زائچہ کشی اور اہم حکومتی معاملات میں انہیں کی جانب رجوع کیا جاتا تھا اور ان کے ساحرانہ نتائج کو بڑی وقعت دی جاتی تھی۔

حتیٰ کہ مذہبی معاملات میں بھی ان کو اہم جگہ دی جاتی تھی۔ قدیم شاہی مقبروں میں ممی کے ساتھ جو کاغذات اور دستاویزات برآمد ہوئے ہیں، ان حجروں میں جو تصویریں اور نقوش پائے جاتے ہیں، ان سے بھی ان سارے معاملات کی تصدیق ہوتی ہے۔

قدیم قوموں کی عام گمراہیوں میں ایک گمراہی یہ بھی رہی ہے کہ وہ جادو پر مذہبی حیثیت سے اعتقاد رکھتے اور ان کو اپنی زندگی میں اثرانداز یقین کرتے تھے اور اسی اعتقاد کے پیش نظر وہ اس کو سیکھتے سکھاتے بھی تھے اور اس میں طرح طرح کی ایجادات اور اختراعات کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ بابل، مصر، چین اور ہندوستان کی تاریخ ایسے جادو کی شاہد ہے۔

یہی وجہ تھی کہ مصری قوم پر فرعون اور اس کی سلطنت کے ارکان حکومت کا یہ جادو چل گیا کہ موسیٰ جادوگر ہے اور یہ اپنے جادو کی مہارت کے اثر و رسوخ کو کام میں لا کر

ہماری حکومت پر قابض ہونا اور تم کو اس سے خارج کر دینا چاہتا ہے اور اب اس کا ایک علاج ہے کہ اپنی قلمرو کے ماہر جادوگروں کو جمع کر کے موسیٰ علیہ السلام کو شکست دے دی جائے اور ان کی اس چال کو ناکام بنا دیا جائے۔

موسیٰ علیہ السلام نے بھی اس بات کو اس لئے غنیمت جانا کہ وہ خدا تعالیٰ کے جس قدر نشانات، معجزات فرعون اور قوم فرعون کو دکھا چکے تھے، انہوں نے ان کو یہ کہہ کر رد کر دیا تھا کہ یہ تو جادو اور سحر ہے۔ لہٰذا اب جب کہ ساحروں اور جادوگروں سے مقابلہ کے بعد بھی خدا کا معجزہ غالب رہے گا تو ناچار ان کی صداقت اور حق کے سامنے جھکنا پڑے گا اور اقرار کئے بغیر کوئی چارہ نہ رہے گا۔ نیز یہ سوچا اگرچہ وحی الٰہی کے یقین، روشن حجت و برہان کے ذریعے معجزات کی صداقت کا کافی یقین دلایا جا چکا ہے، تاہم فرعون اور ارکان سلطنت ہمیشہ ان واقعات کو سحر اور جادو کہہ کر عوام کو اصل حقیقت سے بے خبر رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔

حسد اور تعصب نے خود ان کو حقیقی روشنی سے محروم رکھا۔ پس اگر جشن کے روز خواص و عام کے مجمع میں ساحر اور جادوگر عاجز ہو کر میری صداقت کا اقرار کر لیں تو کسی کو بھی لب کشائی کا موقع نہ ملے گا اور برسر عام حق کا مظاہرہ منصب تبلیغ کے لئے بہترین ذریعہ ثابت ہو گا۔

اب ایک طرف جادو تھا اور دوسری طرف خداوند قدوس کا معجزہ، جہاں تک سحر کا تعلق ہے، لغت میں سحر کے معنی امر مخفی اور پوشیدہ چیز کے ہیں۔ چنانچہ صبح کے اول وقت کو سحر اس لئے کہتے ہیں کہ ابھی دن کی روشنی پوری طرح نمودار نہیں ہوئی اور قدرے تاریکی ہوتی ہے اور علمی اصطلاح میں ایسے عجیب و غریب امور کا نام سحر ہے جس کے ذریعے وجود پذیر ہونے کے اسباب نظروں سے اوجھل ہوں اور بادی النظر میں محسوس نہ ہوتے ہوں۔

سحر کی حقیقت کچھ ہے یا وہ محض نظر کا دھوکہ اور بے حقیقت شے ہے، اس کے متعلق علماء میں اختلاف رائے ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ سحر واقعی ایک حقیقت ہے اور مظہر آثار رکھتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح کے اثرات رکھ دیئے ہیں جس طرح زہر میں یا دوسری نقصان دہ ادویات میں ہیں۔

جبکہ ایک گروہ کہتا ہے کہ سحر کی حقیقت شعبدہ، نظر بندی اور فریب خیال کے علاوہ

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کچھ نہیں ہے۔ بلاشبہ باطل اور بے حقیقت شے ہے۔

جہاں تک سحر کا مذہب سے تعلق ہے تو اس کے سلسلے میں عموماً علماء تشریح کرتے ہیں کہ جن اعمال سحر میں شیاطین اور ارواح خبیثہ اور غیر اللہ سے التجا کی جائے اور ان کو حاجت روا قرار دے کر منتوں کے ذریعے ان کی تسخیر سے کام لیا جائے تو وہ شرک کے مترادف ہے اور اس کا عامل کافر ہے اور جن اعمال میں ان کے علاوہ دوسرے طریقے استعمال کیے جائیں جن سے دوسروں کو نقصان پہنچایا جائے، ان کا مرتکب حرام اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔

اس کے علاوہ مورخین، مفسرین اور علماء میں عموماً یہ بحث بھی جاری رہی ہے کہ سحر اور معجزہ میں آخر کیا فرق ہے۔ ایک شخص کیسے یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ نبی اور پیغمبر کا معجزہ کیا ہے یا ساحر یا جادوگر کا سحر اور جادو کیا ہے، تو اس سلسلے میں جو اہم علمی دلائل اور خیالات پیش کیے گئے ہیں، ان کے لیے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے بڑی خوبصورتی سے اس کی وضاحت کی ہے۔ بہر حال معجزہ اور سحر میں فرق کے لئے ایک سہل اور آسان دلیل پیش کر دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

نبی اور رسول کا اصل معجزہ اس کی وہ تعلیم ہوتی ہے جو وہ گمراہ اور بھٹکی ہوئی قوموں کی ہدایت کے لئے نسخہ کیمیا اور دینی اور دنیاوی فلاح اور کامرانی کے لئے بے نظیر قانون کی شکل میں پیش کرتا ہے یعنی کتاب اللہ لیکن جس طرح ارباب علم و حکمت اس کے لائے ہوئے علوم، حکم اور بتائی ہوئی رشد و ہدایت کی صداقت کے کمال کو پرکھتے ہیں اسی طرح عام انسان دنیا کی سرشت کے لحاظ سے اس پر قائم ہے کہ وہ سچائی اور صداقت کے لئے بھی بعض ایسی چیزوں کے خواہش مند ہوتے ہیں جو لانے والے کے روحانی کرشموں سے تعلق رکھتی ہو اور جس کے مقابلے میں تمام دنیاوی طاقتیں عاجز ہو جاتی ہیں کیونکہ ان کا مبلغ علم کسی صداقت کے لئے اس کو معیار قرار دیتا ہے۔

اس لئے خداوند قدوس کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ انبیاء اور رسل کو دین حق کی تعلیم اور پیغام کے ساتھ چند نشانات بھی عطا کرتا ہے اور جب وہ دعویٰ نبوت کے ساتھ بلا اسباب کے ایسا نشان دکھاتا ہے جس کا کوئی دنیاوی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی تو اس کا نام معجزہ ہوتا ہے۔

اس لئے خداوند قدوس کا یہ بھی طریقہ رہا ہے کہ کسی نبی اور رسول کو معجزہ یا نشان ایسا

جاتا ہے، وہ اسی نوع میں سے ہوتا ہے جس میں اس قوم کو جس کو کہ سب سے پہلے اس پیغمبر نے خطاب کیا ہے، درجہ کمال حاصل ہو اور وہ اس کے تمام پہلوؤں سے بخوبی آگاہ ہو تاکہ یہ سمجھنے میں آسانی ہو کہ پیغمبر کا یہ نشان انسانی اور بشری طاقت سے بالاتر قوت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اگر تعصب اور ہٹ دھرمی نہ ہو تو وہ بے ساختہ اقرار کرے گا کہ یہ خداوند قدوس کا عطا کردہ ہے۔

بس معجزہ دراصل براہ راست خدائے تعالیٰ کا فعل ہے جو بغیر اسباب کے ایک صادق کی صداقت کے لئے وجود میں آتا ہے اور وہ کسی اصول قانون پر مبنی نہیں ہوتا کہ ایک فن کی طرح سیکھا جائے اور نبی ہر وقت اس کے دکھانے پر قادر ہو، تاوقتیکہ مخالفین صداقت کے سامنے بطور چیلنج اس کو دکھانے کی ضرورت پیش نہ آ جائے۔

سو جب کبھی اہم وقت آتا ہے نبی خدا سے رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی جانب سے اس کو دکھانے کی قوت عطا ہو جاتی ہے جب کہ سحر اور جادو ایک فن ہے جس کو اس کے اصول اور قوانین کی پابندی کے ساتھ ہر جادوگر اور ساحر ہر وقت کام میں لا سکتا ہے۔ اس کے اسباب اگرچہ عام نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے تمام واقف کار اس سے واقف ہوتے ہیں، اس لئے وہ دوسرے علوم اور فنون کی طرح ایک مرتب فن ہے جس کو مصریوں، چینیوں اور ہندوستانیوں نے بہت فروغ دیا اور حد کمال کو پہنچایا۔

معجزے اور سحر میں بڑا فرق یہ بھی ہے کہ ساحر کی عام زندگی خوف، دہشت، ایذا رسانی اور بدعملی سے وابستہ ہوتی ہے اور لوگ اس نظر سے ساحر سے خوف کھاتے ہیں، اس کے سامنے مغلوب ہو جاتے ہیں۔

جبکہ نبی اور رسول کی تمام زندگی صداقت، خلوص، مخلوق خدا کی ہمدردی اور انکساری، تقویٰ و طہارت سے وابستہ ہوتی ہے اور اس کا کردار بے داغ، صاف اور روشن ہوتا ہے اور معجزہ کو پیشہ نہیں بناتا بلکہ خاص خاص اہم موقع پر صداقت اور حق کی حمایت میں اس کا مظاہرہ کرتا ہے اور وہ ایسے وقت معجزہ دکھاتا ہے جب دشمن بھی اس کی عصمت اور صداقت اور کردار کی پاکیزگی کے پہلے سے معترف ہوتے ہیں۔ مگر اس کی دعوت کو یا تو شک کی نگاہ سے دیکھتے یا انکار کے نقطۂ نظر سے اور پھر اس سے معجزے کے طالب ہوتے ہیں۔ نیز اگر سحر اور معجزہ کا مقابلہ آن پڑے تو معجزہ غالب رہے گا اور اعلیٰ سے

اعلیٰ سحر بھی اس کے سامنے مغلوب اور عاجز رہے گا۔

بہر حال عصا اور ید بیضا کے نشانات موسیٰ علیہ السلام کو اس لئے عطا کیے گئے تھے کہ ان کے زمانے میں مصر سحر اور جادو کا مرکز تھا اور فن سحر شباب پر تھا اور مصریوں نے تمام دنیا کے مقابلے میں سحر اور جادو کو اوج کمال تک پہنچا دیا تھا۔

لہٰذا خداوند قدوس کا جو طریقہ کار جاری رہا ہے، اس کا تقاضا تھا کہ ایسے زمانے میں موسیٰ علیہ السلام کو ایسے نشانات یعنی معجزات عطا کیے جائیں جو اس نوع سے متعلق ہوں تاکہ انکار پر اصرار حد سے بڑھ جائے اور مخالفین اپنے تعصب، سحر اور جادو کے ذریعے ان کے مقابلے پر آ جائیں تو خدا کے نشان یعنی معجزات مخالفوں کو یہ باور کرا دیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جو قوت اور طاقت ہے، وہ انسانی صنعتوں اور عجوبہ کاریوں سے بلند اور بشری دسترس سے باہر ہے۔ اس طرح عوام اور خواص کو اس صداقت اور ان کے مبعوث من اللہ ہونے کا یقین ہو جائے اور خواہ زبان سے اقرار کرے یا نہ کرے لیکن ان کا ضمیر اور ان کی گفتگو ان کے دلوں کے اقرار کی شہادت دینے لگے۔

فرعون منفتاح نے یہی سمجھا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک بہت بڑے جادوگر ہیں اور اپنی جادوگری کے زور سے ہی وہ اپنے عصاء کو اژدہا بنا لیتے ہیں اور اپنے ہاتھ کو چمکتا ہوا کر لیتے ہیں۔ چونکہ مصر میں اس دور میں جادوگری اپنے عروج پر تھی، اس بناء پر فرعون نے تہیہ کر لیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس میدان میں اپنے سامنے زیر کر کے رہے گا۔ چنانچہ اس نے بڑے بڑے مناد اپنی سلطنت میں پھیلا دیئے تھے تاکہ سلطنت کے ماہر اور بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کیا جائے تاکہ موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کریں۔ اس طرح یوم زینہ جو مصریوں کے ہاں ایک طرح کا جشن اور ان کی عید تھی، وہ دن مقابلے کے لئے مقرر کیا گیا۔ ادھر موسیٰ علیہ السلام جادوگروں کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار تھے اور دوسری طرف مختلف شہروں کے جادوگر موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کے لئے مصر کے مرکزی شہر ممفس میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔

❀ ❀ ❀

یوم الزینہ جو مصریوں کے لیے ایک جشن اور عید کا دن تھا۔ اس سے کئی روز پہلے موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لئے بڑے بڑے ساحر بڑے بڑے جادوگر مصر کے مرکزی شہر ممفس میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مصر کا سب سے بڑا ساحر اندھا شمعون بھی ان جادوگروں کے اندر موجود تھا۔

موسیٰ علیہ السلام سے مقابلے سے ایک روز قبل یہ سارے جادوگر ایک جگہ جمع ہوئے مصر کے ان تمام ساحروں پر شمعون کو ناظم نگران اور سرکردہ مقرر کیا گیا تھا۔ جب یہ سارے ساحر اکٹھے ہوئے تو شمعون نے ان سب کو مخاطب کر کے کہا۔

”میرے ساحر ساتھیوں! میں نے فرعون کے دو قاصدوں کے ذریعے یہ پتا لگایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام دن کو تبلیغ کا کام کرتے ہیں اور دوپہر کے وقت آرام کرنے کی خاطر شہر سے باہر کھجوروں کے ایک جھنڈ تلے سوتے ہیں۔“

”میرے کچھ ساتھی ساحر اس جگہ کو دیکھ کر آئے ہیں لہٰذا تم اپنے ساتھیوں کو اس طرف روانہ کرو جہاں موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سوتے ہیں وہ انہیں نقصان پہنچانے کے ارادے سے وہاں جائیں اور واپس آ کر ردِ عمل کے طور پر جو کیفیت ظاہر ہو وہ مجھے بتائیں تاکہ میں اس سے اندازہ لگاؤں کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سحر میں کس قدر مہارت اور قوت رکھتے ہیں۔“

شمعون کی اس تجویز پر کچھ ساحروں کو وہاں جانے کے لئے منتخب کیا وہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی طرف روانہ ہوئے اس نیت کے ساتھ کہ انہیں کوئی نقصان پہنچائیں۔

ساحروں کا یہ مختصر سا گروہ جب اس مخصوص جگہ پر پہنچا تو دیکھا کہ کھجوروں کے ایک جھنڈ کے نیچے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون السلام علیہ گہری نیند سو رہے ہیں۔ جب

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

وہ ان دونوں کو نقصان پہنچانے کے لئے آگے بڑھے تو دنگ رہ گئے کہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب رکھا ان کا عصا اژدہے کی شکل اختیار کر گیا تھا پھر وہ ان کی طرف لپکا تو وہ ساحر وہاں سے بھاگ نکلے۔

واپس آ کر انہوں نے یہ سارا ماجرا شمعون سے بیان کیا شمعون چند ثانیوں گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا پھر اپنے ساتھی ساحروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''میرے ساتھیو! جادو اور سحر ایسے امر کے لیے مخصوص ہیں جس کا سبب پوشیدہ اور وہ اصل حقیقت کے خلاف خیال میں آنے لگے گویا سحر ایک حقیقت ہے اور رساں اثرات رکھتا ہے جس طرح زہر اور دوسری نقصان رساں انتہاء میں ہوتے ہیں یہ بھی سنو میرے ساتھیو! کہ سحر حرکت دینے والے سے بے نیاز ہو کر خود اپنی ذات حصہ نہیں ہے اور بغیر جادوگر کے حرکت پذیر نہیں ہوتا۔

''اس کے ساتھ میں یہ بات بھی واضح کر دوں کہ کوئی ساحر کیسا ہی ماہر اور جادوگر کیوں نہ ہو اس کا جادو اور سحر اس وقت کار آمد ہوتا ہے اور نہ حرکت میں آتا جب وہ ساحر سو رہا ہو اور سونے کی حالت میں یہ جو موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن حرکت میں آیا ہے تو اس نے مجھے تشویش اور خلجان میں ڈال دیا ہے۔''

شمعون کے ان الفاظ کے جواب میں ایک ساحر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''تو کیا تمہارا خیال ہے موسیٰ علیہ السلام کے پاس سحر نہیں کچھ اور ہے؟''

اس پر شمعون فکر گیر اور فیصلہ کن انداز میں کہنے لگا۔

''ہاں میرا دل کہتا ہے یہ سحر نہیں کوئی معجزہ ہے اور معجزہ در حقیقت براہ راست خالق حقیقی کا فعل ہے جو بغیر اسباب کے ایک صادق کی صداقت کے لئے وجود میں آتا ہے۔ معجزہ سحر کی طرح کسی اصول اور قانون پر مبنی نہیں کہ ایک فن کی طرح اسے سیکھا جا سکے معجزہ کسی شے کی ماہیت اور صورت کو بدل دیتا ہے جبکہ سحر نقصان دہ ضرور ہے کسی مشکل اور ماہیت میں وہ حقیقی انقلاب برپا نہیں کرتا بلکہ قوت ادراک میں ایک انقلاب برپا کر سکتا ہے۔''

شمعون جب خاموش ہوا تب ایک دوسرے ساحر نے خوف بھری آواز میں پوچھا۔

''تو کیا ہمیں اس مقابلے میں حصہ نہیں لینا چاہیے؟''

اس پر شمعون اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

''ہم ضرور اس مقابلے میں حصہ لیں گے اور دیکھیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی طرف سے ہمارے مقابلے میں کیا پیش کیا جاتا ہے اب تم جاؤ اور کل کے مقابلے کے لیے ایسی رسیاں اور چھڑیاں تیار کر لو جو مقابلے کے میدان میں سانپ بن کر بھاگنے لگیں۔''

شمعون کا کہا مانتے ہوئے سب ساحر وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔

اگلے روز مصریوں کا یوم الزینہ یعنی عید اور جشن کا دن تھا جس میدان میں مقابلے کا اہتمام کیا گیا تھا وہاں گروہ در گروہ لوگ آنا شروع ہو گئے تھے۔ میدان ان گنت لوگوں سے بھر گیا یہاں تک کہ فرعون اپنے سارے لواحقین۔ اپنے عزیز و اقارب، اپنے درباریوں اور امراء کے ساتھ ایک شہ نشین پر آ جلوہ افروز ہوا اور اس کے درباری اپنے اپنے مراتب کے مطابق قرینے سے اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تھے۔ ان گنت لوگ حق اور باطل کے معرکہ کا نظارہ کرنے کے لئے وہاں جمع ہو گئے تھے ایک جانب مصر کے مشہور جادوگروں کا گروہ اپنے ساز و سامان سحر سے لیس کھڑا تھا اور دوسری طرف خدا کے رسول علیہ السلام حق کے پیغامبر اور سچائی اور راستی کے پیکر موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کھڑے تھے اور ان کے ساتھ یوشع بن نون اور کچھ دوسرے لوگ بھی جو ان کے ہوا تھے ان کی پشت پر تھے۔

فرعون بہت مسرور اور خوش تھا اور اس یقین پر کہ ساحرین مصران دونوں کو جلد شکست دے دیں وہ بے پناہ مسرت کا اظہار کر رہا تھا۔ ساتھ ہی انعام و اکرام کی گفتگو کرتے ہوئے وہ ساحروں کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔

جادوگروں نے جب یہ دیکھا کہ ان گنت لوگ وہاں جمع ہیں چنانچہ انہوں نے ارادہ کیا کہ اب اپنے کام کی ابتداء کریں موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو چیلنج کریں کہ اتنے میں موسیٰ علیہ السلام نے حق تبلیغ ادا کرتے ہوئے وہاں جمع ہونے والے سب لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''تمہاری حالت پر سخت افسوس ہے تم کیا کر رہے ہو۔ تم ہم کو جادوگر کہہ کر خدا پر جھوٹا الزام نہ لگاؤ مجھے ڈر ہے کہ وہ تم کو اس بہتان طرازی کی سزا میں عذاب دے کر تم کو جڑ سے نہ نکال پھینکے کیونکہ جس کسی نے بھی بہتان باندھا وہ نامراد ہی رہا۔''

لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کی جب یہ باتیں سنیں تو آپس میں گفتگو شروع کر دی اور سرگوشیاں کرنے لگے اور درباریوں نے یہ حال دیکھا تو جادوگروں کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''یہ دونوں بھائی بلا شبہ جادوگر ہیں یہ چاہتے ہیں کہ جادو کے زور سے تم کو تمہارے وطن سے نکال دیں اور تم پر غلبہ پالیں تم اپنا کام شروع کرو اور پرے باندھ کر موسیٰ کے مقابلے پر ڈٹ جاؤ اور آج جو بھی غالب آئے گا وہی کامیاب ثابت ہوگا۔''

جادوگر بے حد مطمئن اور خوش تھے کہ فرعون اس کے درباریوں اور امراء کے علاوہ ان گنت لوگ جو وہاں جمع تھے ان کی پشت پر تھے موسیٰ علیہ السلام نے جب سارے لوگوں کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ ''اے ساحرو! تمہاری ہلاکت سامنے آ چکی ہے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان نہ لگاؤ اور اس کے ساتھ خدائی میں فرعون یا کوئی شریک نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہارا خالق اور رازق ہے تمہیں عذاب میں پیس ڈالے گا اور تمہاری بنیاد کو اکھاڑ ڈالے گا اور سن لو کہ اللہ پر بہتان باندھنے والا بڑے گھاٹے میں رہتا ہے۔''

موسیٰ علیہ السلام کی یہ تقریر سن کر ان جادوگروں پر بھی خاطر خواہ اثر ہوا ان میں سے بعض یہ مشورہ کرنے لگے کہ ہمیں اس مقابلے سے باز رہنا چاہیے لیکن کچھ دوسرے ساحروں نے انہیں سمجھایا کہ اب تو مقابلہ سر پر آ گیا ہے ایسے موقع پر انکار کرنا بد دیانتی اور وعدہ خلافی ہے۔

اب مقابلے کے سارے سامان پوری طرح تیار تھے شہ نشین پر فرعون اس کے وزیر امراء سب آ چکے تھے ایک طرف فرعون کی سوتیلی ماں آسیہ جس نے موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی تھی وہ بھی بیٹھی ہوئی تھی اور وہ موسیٰ علیہ السلام کی کامیابی اور فتح مندی کے لئے دعائیں مانگ رہی تھی۔

اس موقع پر مصر کے ان سارے جادوگروں کا سربراہ شمعون اپنے کچھ ساتھی ساحروں کی راہنمائی میں فرعون کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے پوچھا۔

''اے راع دیوتا کے عظیم اوتار اگر ہم یہ مقابلہ جیت گئے تو کیا اس کا کچھ انعام بھی ملے گا۔''

فرعون مسکرایا اور اپنے سامنے کھڑے سارے ساحروں کو خوش کرنے کی خاطر بلند آواز میں کہنے لگا۔ ''اے مصر کے معزز اور محترم ساحرو! آج کا میدان اگر تم نے

موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے مقابلے میں مار لیا تو سن رکھو کہ تم نہ صرف انعام و اکرام سے مالا مال کر دیئے جاؤ گے بلکہ تمہاری حیثیت میرے ہاں مقربین دربار کی سی ہوگی اور یہ ایسی عزت افزائی ہے کہ ہر کوئی اس کا متمنی اور خواہش مند رہتا ہے۔''

فرعون کے اس جواب پر ساحر مطمئن ہو گئے تھے پھر وہ پلٹے، موسیٰ علیہ السلام اور ہارون کے پاس آ گئے اس کے بعد فرعون کے حکم پر اس کے وزیر نے اٹھ کر اعلان کیا کہ مقابلہ شروع کیا جائے۔ اس پر جادوگر اپنے سردار شمعون کا ہاتھ پکڑ کر موسیٰ اور ہارون کے سامنے لے آئے شمعون نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے موسیٰ علیہ السلام بن عمران اب جبکہ فرعون کی طرف سے مقابلہ شروع کرنے کا حکم جاری ہو گیا ہے تو کیا تم پہلے کچھ ڈالو گے یا ہم ابتداء کریں۔''

موسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا۔

''تم لوگ ہی اپنے جادو سے ابتداء کرو۔''

اس پر اندھے شمعون نے بلند آواز میں نعرہ مارا۔ ''فرعون کی عزت کی قسم ہم ہی غالب رہیں گے۔''

اس نعرے کے جواب میں تمام ساحروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈال دیں جو سانپ اور اژدہوں کی شکل میں دوڑتی نظر آنے لگیں۔

یہ معاملہ دیکھ کر لوگ دنگ رہ گئے اس موقع پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور خداوند تعالیٰ کا یہ حکم موسیٰ علیہ السلام کو سنایا۔

''موسیٰ علیہ السلام! آپ بھی اپنا عصا زمین پر ڈال دیں۔''

ساتھ ہی خداوند قدوس کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو یہ بھی وحی کی گئی کہ خوف نہ کھاؤ ہمارا وعدہ ہے کہ غالب تم ہی رہو گے۔

جادوگروں کی رسیاں اور لاٹھیوں کو سانپوں اور اژدہوں کی صورت میں دیکھ کر فرعون اور اس کے سارے امراء اور مشیر بھی اپنی جگہ خوش ہو رہے تھے انہیں یقین تھا کہ آج موسیٰ کے مقابلے میں ان کے ساحر ہی کامیاب رہیں گے اتنے میں موسیٰ علیہ السلام نے حکم خداوندی جب اپنا عصا میدان میں ڈالا تو میدان کے اندر وہ عصا ایک بہت بڑا اژدہا بن کر نمودار ہوا اور ان سارے ساحروں کے شعبدوں کو نگل گیا۔

جب موسیٰ علیہ السلام کے اس اژدہے نے ساحروں کے اس سارے کام کو نگل لیا تو

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

میدان صاف اور خالی ہوگیا اور اس طرح ساحر اپنے سحر میں ناکام رہے اور سب لوگوں کے سامنے مقابلہ ہار گئے۔

موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا یہ کرشمہ دیکھ کر جادوگر حقیقت حال کو جان گئے تھے جسے اس وقت فرعون اور اس کے درباری پوشیدہ رکھنے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ اس حقیقت کو چھپا نہ سکے اور جادوگروں نے سرعام اپنی شکست کو تسلیم کرلیا۔

پھر جب سب کے سامنے انہوں نے اقرار کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا یہ عمل جادو سے بالا تر اور اللہ کا معجزہ ہے اور سحر سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ سارے جادوگر سجدے میں گر پڑے اور با آواز بلند اقرار کرلیا۔

''ہم موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئے کیونکہ وہی سارے جہانوں کا رب ہے۔''

فرعون نے جب دیکھا کہ اس کا دام فریب تار تار ہوگیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کو شکست دینے کی آخری صورت تھی وہ بھی ختم ہوگئی ہے اور یہ کہ سارے جادوگروں نے اس سے صلاح مشورہ کیے بغیر موسیٰ علیہ السلام کے رب کو اپنا رب تسلیم کرلیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے ہیں تو اسے خدشہ محسوس ہوا کہ کہیں مصری عوام ہی ہاتھ سے نہ جا رہیں اور موسیٰ علیہ السلام اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں۔

اس معاملے کو ٹالنے کے لئے اس نے مکر اور فریب کا ایک اور طریقہ اختیار کیا اور لوگوں کو سناتے ہوئے اس نے بلند آواز سے ساحروں کو مخاطب کر کے کہا۔

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام تم سب کا استاد ہے اور تم سب نے آپس میں سازش کر رکھی ہے۔ تب ہی میری رعایا ہوتے ہوئے میری اجازت کے بغیر تم نے موسیٰ اور ہارون پر ایمان لانے کا اعلان کردیا ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد فرعون رکا اس کے بعد ساحروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''پرسنو ساحرو! میں تم سب کو ایسی عبرت ناک سزا دونگا کہ آئندہ کسی کو اسطرح کی بے وفائی اور غداری کرنی کی جرأت اور جسارت نہ ہوگی ساحرو! میں پہلے تم لوگوں کے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹواؤنگا اور پھر میں تمہیں صلیب پر لٹکا دونگا۔''

لیکن ساحروں پر فرعون کی اس دھمکی کا کوئی اثر نہ ہوا اس لئے کہ وہ نیک نیتی اور

خلوص سے ایمان لا چکے تھے۔ وہی جادوگر جو تھوڑی دیر قبل فرعون سے انعام واکرام، عزت و جاہ کی آرزوئیں اور التجائیں کر رہے تھے، وہی ساحر اب ایمان کے بعد ایسے نڈر اور بے خوف ہوگئے کہ ان کے سامنے سخت سے سخت مصیبت اور دردناک عذاب بھی ہیچ ہوکر رہ گیا اور کوئی دہشت بھی ان کے ایمان کو متزلزل نہ کرسکی۔

ان ساحروں نے پہلے اپنے سردار شمعون کے ساتھ مشورہ کیا پھر انہوں نے بے دھڑک ہوکر فرعون سے کہا۔

''اے بادشاہ! یہ ہم کبھی اور کسی صورت نہیں کرسکتے کہ سچائی اور روشن دلائل ہمارے سامنے آگئے ہیں اور جس خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے اس سے منہ موڑ کر تیرا حکم مان لیں۔

اے بادشاہ! تو جو کچھ کرنا چاہتا ہے کر گزر تو زیادہ سے زیادہ یہی کرسکتا ہے کہ دنیا کی اس زندگی کا خاتمہ کردے گا ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں۔ وہ ہماری خطائیں بخشنے والا ہے ہمارے لئے ہمارا اللہ ہی بہتر ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۔''

ان جادوگروں کے اس جواب پر فرعون اور اس کی سلطنت کے ارکان کو سخت اذیت اٹھانا پڑی اور سرعام وہ ذلیل اور رسوا ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب کا وعدہ پورا ہوا۔

یہ صورت حال دیکھ کر غیر اسرائیلی نوجوانوں میں سے ایک جماعت مسلمان ہوگئی لیکن فرعون کے ظلم وستم کی وجہ سے اپنے اس ایمان کا اعلان نہ کرسکی کیونکہ ایمان قبول کرتے ہی اس کی عام ستم آرائیوں کا سلسلہ شروع ہوسکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس وقت فرعون کی ذلت اور شکست نے اسے اور زیادہ غضب ناک کردیا تھا اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تلقین فرمائی۔

''مومن ہونے کے بعد تمہارا سہارا صرف خدا ہے۔''

ان ایمان لانے والوں نے اس پر لبیک کہا اور خدا کے سامنے گڑگڑا کر رحمت اور مغفرت کی دعائیں اور ظالموں کے ظلم اور ستم سے محفوظ رہنے کی التجائیں کرنے لگے۔

فرعون کی اس بے بسی کے موقع پر اس کے درباری اس کے پاس آ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''اے خداوند ہمیں فی الفور موسیٰ علیہ السلام کو قتل کردینا چاہیے تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس

کے ساتھ مصر کے اندر فساد پھیلائیں اور ہمارے دیوتاؤں کو ٹھکراتے پھریں۔''

پھر موسیٰ علیہ السلام کی روحانی طاقت اور معجزے کا مظاہرہ دیکھ کر فرعون پہلے ہی سے مرعوب ہوچکا تھا اس بناء پر اسے موسیٰ کو قتل کرا دینا تو دور کی بات ان کے خلاف کچھ کہنے تک کی مطلق ہمت نہ ہوئی اپنے درباریوں کی تسلی کے لئے اس نے انہیں مخاطب کر کے کہا۔

''تم لوگ گھبراتے کیوں ہو میں اسرائیلوں کی طاقت بڑھنے نہ دونگا اور میں ان لوگوں کو اس قابل ہی نہ رہنے دونگا کہ یہ ہمارا مقابلہ کرسکیں۔''

جس وقت فرعون اپنے درباریوں کے ساتھ یہ گفتگو کر رہا تھا اس کا ایک درباری بھاگا بھاگا آیا اور بڑی بدحواسی میں فرعون کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے آقا میں آپ سے ایک ایسی بات کہنے آیا ہوں جو نا صرف ہم سب کے لئے تعجب خیز اور حیران کن ہے بلکہ بے حد تکلیف دہ بھی ہے۔''

فرعون کچھ دیر غور سے اس درباری کو دیکھتا رہا پھر فکر گیرسی آواز میں کہا۔

''جو کہنا ہے جلدی کہہ مجھے مزید فکر اور اوہام میں نہ ڈال۔''

درباری نے اپنی سانس درست کی پھر بولا۔

''اے آقا تلخ اور تلخ بات یہ ہے کہ آپ کی سوتیلی ماں آسیہ بھی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لا چکی ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ اس میدان میں عام لوگوں کے اندر بیٹھی موسیٰ علیہ السلام کی فتح مندی اور کامیابی کے لئے دعائیں مانگ رہی تھی اور دعا بھی ہوا عام نہیں بلکہ وہ نہایت عاجزی وانکساری اور رقت کے ساتھ آنسوؤں میں ڈوب کر اس رب سے دعا مانگ رہی تھی جس پر ایمان لانے کو موسیٰ علیہ السلام ہمیں کہتا ہے۔''

فرعون کے چہرے پر یہ بات سن کر ناگواری اور انتقامی کیفیت طاری ہوگئی تھی چند ثانیے خاموش رہ کر اس نے کچھ سوچا پھر وہ تحکمانہ انداز میں اپنے درباری کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔''

''تم ابھی اور اسی وقت جاؤ اور آسیہ خاتون کو بلا کر میرے پاس لاؤ۔''

چنانچہ فرعون کا یہ حکم سن کر وہ درباری بھاگا بھاگا وہاں سے چلا گیا تھا۔

اس وقت آسیہ مقابلے کے اس میدان سے نکل کر شاہی محل کی طرف جا رہی تھیں کہ درباری نے انہیں جالیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے مقدس ملکہ آپ کے بیٹے منفتاح نے آپ کو بلایا ہے اور وہ اپنے درباریوں کے ساتھ اس وقت میدان کے ایک طرف آپ کا منتظر ہے۔''

اس موقع پر آسیہ نے غور سے تجسس بھرے انداز میں درباری کی طرف دیکھا جس کے چہرے اور آنکھوں میں آسیہ کے پڑھنے اور اندازہ لگانے میں ان گنت تحریریں اور ان کہے جذبے تھے پھر انہوں نے دیر نہ کی اور خاموشی سے اس کے ساتھ ہولیں۔

آسیہ جب فرعون منفتاح کے سامنے آئیں تو اس نے ناراضگی اور خفگی سے پوچھا۔

''اے خاتون مجھے خبر ملی ہے کہ جادوگروں کے ساتھ مقابلے کے دوران تم موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی کامیابی اور فتح مندی کے لئے دعائیں مانگتی رہی رہو۔''

آسیہ نے پہلے لمحہ بھر کے لئے معنی خیز انداز میں فرعون کی طرف دیکھا پھر فیصلہ کن انداز میں کہنے لگیں۔

''تو نے جو کچھ سنا ہے سچ سنا ہے میں تمہارے اور درباریوں کے سامنے اقرار کرتی ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لا چکی ہوں۔ وہ ایسا رب ہے جو رزاق اور مالک ہے اس کے علاوہ کوئی اس قابل نہیں جس کے سامنے تعظیم ادا کی جائے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد آسیہ رکیں، پھر دوبارہ وہ فرعون کو مخاطب کر کے کہنے لگیں۔

''تم اور تمہارے درباری گواہ رہنا کہ میں کائنات کے اس مالک اور واحد رب پر ایمان لاتی ہوں جس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا اور پھر اپنی بے مثل حکمت سے انسان کے اندر احساسات جذبات، شعور اور عقل اور فکر اور تخیل جیسے جذبے بھر دیئے۔''

آسیہ رکیں، اس کے بعد اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

''اے فرعون تو لوگوں کا رب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیا تو بتا سکتا ہے کہ یہ جذبے انسان کے اندر کیسے بھر گئے اور کیا تو ایسا کرنے پر قادر ہے؟ کیا تو جانتا ہے کہ انسانی بناوٹ کے عناصر ترکیبی میں سے کون سا عنصر ان جذبوں کا منبع ہے۔''

فرعون کے پاس چونکہ ان باتوں کا کوئی جواب نہ تھا لہٰذا اپنے درباریوں اور وہاں جمع ہونے والے دوسرے لوگوں کے سامنے شرمندگی سے بچنے کے لئے اس نے اپنے وزیر کو مخاطب کر کے کہا۔''

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

"دیکھو آسیہ خاتون خود اپنا جرم تسلیم کر چکی ہیں اور سب کی موجودگی میں انہوں نے اقرار کرلیا ہے کہ وہ موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئی ہیں لہٰذا میری طرف سے ان کے لئے فیصلہ یہ ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر انہیں بستر کی طرح زمین پر لٹا دیا جائے پھر ان کے اوپر ایک بھاری چٹان گرادی جائے۔"

چنانچہ فرعون کے کارکنوں نے اس کا بندوبست کیا آسیہ کو اس سزا سے گزارنے کے لئے جس کا اعلان کیا تھا سب سے پہلے چٹان کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے بعد سزا کی تکمیل کے لئے سب لوگوں کے سامنے آسیہ کو زمین پر لٹا دیا گیا چٹان گرائے جانے سے قبل آسیہ نے خداوند قدوس کے نزدیک نہایت عاجزی سے گڑگڑا کر دعا کی اور کہا۔

"اے میرے اللہ مجھے اس رسوائی اور کرب سے بچا" آسیہ کی یہ دعا خداوند قدوس کے ہاں قبول ہوئی قبل اس کے کہ فرعون کے کارکن آسیہ پر چٹان گرا کر ان کا خاتمہ کردیتے اس چٹان کے گرنے سے پہلے ہی آسیہ کی روح قبض کرلی گئی اور وہ اس جہان سے کوچ کر گئی اور چٹان ان کے مردہ جسم پر گری اس طرح خداوند قدوس نے آسیہ کو چٹان گرنے سے نجات دے دی تھی۔

اس طرح فرعون، آسیہ کو اس کے ایمان لانے کی سزا دینے اور ساحروں کے لئے سزا تجویز کرنے کے بعد وہاں سے اپنے امراء، مشیروں، وزیروں اور کارکنوں کے ساتھ ہٹ گیا تھا دوسری طرف موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے یہ مقابلہ جیتنے کے بعد اور زیادہ تگ ودو اور نئے جذبے کے ساتھ تبلیغ کا کام شروع کردیا تھا۔

❁ ❁ ❁

مدین والوں کا ایک بہت بڑا تجارتی قافلہ حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش کے نواح میں خیمہ زن ہوا تھا۔ اس تجارتی قافلے میں طرح طرح کا سامان تھا اور وہ سامان انہوں نے اپنے خیمے سے باہر حتیوں کو اپنی طرف راغب کرنے لئے پھیلا دیا تھا۔ اس سامان میں آگ جلانے کے آہنی آلے، ریشم منقش، چمڑے کا سامان، کڑھا ہوا کپڑا، چاندی سونے کے ہار اور زیورات، گوہر اور جواہرات، عورتوں کے لئے استعمال ہونے والی ٹوپیاں اور کمر بند، منقش چمڑے کے صندوق، لوہے کے برتن، جو اور سوکھا ہوا گوشت رکھنے کے لئے چمڑے کے تھیلے، آنتوں کو سوکھا کر بنائی گئی تانت بھیڑ کے اونچی ایڑھی کے جوتے چمڑے کے، پاجامے، سردی سے بچنے کے لئے طرح طرح کے قیمتی لبادے، کتان کے کپڑے، لوہے کے برتن، تراشے ہوئے ہاتھی دانت کی چیزیں، زیور رکھنے کیلئے چیڑھ کی لکڑی کے ڈبے، خوبصورت آئینے غرض کہ ان کے پاس غریب مرد عورتوں سے لے کر شاہی خاندان کے مرد عورتوں کے استعمال کا وافر سامان تھا۔ مدین کا یہ تجارتی کاروان حقیقت میں لحیان اور مولک کا کاروان تھا اور جو تاجر کی حیثیت کے ساتھ ان کے ساتھ کام کر رہے تھے، وہ سارے سیستانی جنگجو تھے۔ چنانچہ حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش سے باہر خیمہ زن ہوئے اور اپنی خیمہ گاہ کے سامنے انہوں نے تجارتی سامان لگا دیا تھا تا کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرسکیں۔

جس وقت خیمہ گاہ کے سامنے کپڑے بچھا کر ان پر سامان نمائش کے لئے سجایا جا چکا تھا تب ایک جگہ لحیان اور مولک دونوں جمع ہوئے پھر لحیان مولک کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

"مولک میرے بھائی ابھی تو ہم اپنے کام میں بالکل کامران ہیں کسی کو شک نہیں کہ ہم تاجر نہیں کچھ اور ہیں۔ میرے بھائی تجارت کا سامان تو ہم نے لگا دیا ہے۔ اب

میری اس کائنات کے پیدا کرنے والے سے دعا ہے کہ میری ماں بھی دوسری عورتوں کے ساتھ یہاں سامان دیکھنے کے لئے آئے۔ میں تو اپنی ماں کو پہچان جاؤنگا اور مجھے امید ہے میری ماں بھی مجھے پہچان لے گی۔ گو ہمیں بچھڑے کئی برس ہو چکے ہیں لیکن وہ میری ماں ہے۔ اپنے بیٹے کو پہچانے گی ضرور۔ اب میری ذہن میں یہ بات آئی ہے اگر میری ماں ختوشاش کی دوسری عورتوں کے ساتھ یہ سامان دیکھنے نہ آئی تو پھر ہم کیا کریں گے ہمارا تو سارا مقصد بھی خراب ہوجائے گا۔

لحیان کے ان الفاظ کے ساتھ مولک بھی پریشان اور فکرمند ہوگیا تھا کچھ دیر دونوں خاموش رہے اس کے بعد مولک لحیان کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

"میرے بھائی اس موقع پر میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے چند روز تک اسی طرح نمائش کے لئے سامان لگا کر ہم تمہاری ماں کا انتظار کریں گے۔ اگر وہ آ گئی تو ہمارا مقصد حاصل ہوجائے گا۔ تم اس سے گفتگو کرنا۔ میرے خیال میں تمہیں دیکھ کر تمہاری ماں کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوگی اور وہ تمہارے ساتھ جانے پر فی الفور رضامند ہوجائے گی۔ میرے عزیز بھائی اگر سامان کی اس نمائش کے دوران تمہاری ماں نہ آئی تب ہم ایسا کریں گے اپنے سامان میں سے کچھ قیمتی اشیاء جو شاہی خاندان کے افراد کے لئے مناسب ہوں وہ لے کر حتیوں کے شاہی محل کا رخ کریں۔ گے وہاں شاہی گھرانے کے افراد کے سامنے وہ چیزیں تحفتاً پیش کرنے کے لئے جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو شاہی محل کے اندر کہیں نہ کہیں تمہاری ماں بھی ہوگی۔ اس سے بھی ملاقات ہوگی اس طرح کر کے ایسا ہوگیا تب بھی تمہاری ماں سے ہماری ملاقاتوں کا ایک سلسلہ شروع جائے گا۔ اس کے بعد ہم اپنی کاروائی کی ابتدا کریں گے مولک کی اس گفتگو سے لحیان مطمئن ہوگیا تھا۔

"لحیان اور مولک لگاتار تین روز اسی طرح سامان لگاتے رہے۔ تیسرے روز شام سے کچھ پہلے جبکہ لحیان اور مولک ایک جگہ کھڑے تھے اچانک لحیان چونکا اور مولک کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"مولک میرے بھائی کام ہوگیا وہ جو عورتیں آئی ہیں، وہ دیکھو ان میں میری ماں بھی ہے اسے میں پہچان چکا ہوں۔"

چنانچہ اس موقع پر لحیان نے کچھ سوچا پھر مولک کو مخاطب کرتے ہوئے وہ دوبارہ

کہہ رہا تھا۔

"تم یہیں رکو میں ان عورتوں کی طرف جاتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو میری ماں وہیں دوسری عورتوں کے ساتھ تھوڑا بہت سامان دیکھ کر واپس چلی جائیں مجھے ان کے سامنے جانا چاہیے تا کہ میری ملاقات میری ماں سے ہو اور اس کے ساتھ مل کر میں اپنے مستقبل کا لائحہ عمل طے کرسکوں۔

مولک نے اس سے اتفاق کیا تھا چنانچہ جو عورتیں آئی تھیں لحیان بڑی تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

وہ عورتیں سارے سامان کا جائزہ لے رہی تھیں ان عورتوں میں لحیان کی ماں سریان بھی تھی۔ لحیان نے اس موقع پر اپنی ماں کو مخاطب نہیں کیا بلکہ جوں جوں وہ سامان دیکھ کر آگے بڑھتی رہی وہ بھی ان کے ساتھ آگے بڑھتا رہا۔ ایک موقع پر جب سریان نے نگاہ اٹھا کر لحیان کی طرف دیکھا تو چونک سی پڑی اس کی نگاہیں لحیان پر جم کر رہ گئی تھیں۔ سامان دیکھنا وہ بھول گئی تھی۔ اس موقع پر لحیان نے بھی ردِعمل کا اظہار کیا ہاتھ کے اشارے سے اس نے اپنی ماں کو ایک طرح سے یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ تمہارا بیٹا ہوں اور فی الحال چپ رہو۔

لحیان کے اس اشارے پر سریان کے چہرے پر گہری پرسکون مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ پھر دوسری عورتوں سے وہ علیحدہ ہوکر سامان دیکھنے لگی تھی۔ جب اس نے ایسا کیا تب لحیان اس کے قریب گیا اور انتہائی محبت میں کہنے لگا۔

"اماں یہ جو کچھ سامان ہم نے بچھایا ہے یہ صرف آپ سے رابطہ کرنے کے لئے اور آپ کو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے کیا ہے اماں!"

یہاں تک کہتے کہتے لحیان کو خاموش ہوجانا پڑا اس لئے کہ سریان بیچاری روتی ہوئی آواز میں انتہائی شفقت اور محبت میں کہنے لگی۔

"میرے بچے تجھے دیکھ کر مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے الفاظ میں بیان نہیں کرسکتی میں تجھے گلے لگا کر تجھے چوم نہیں سکتی کہ یہ موقع محل نہیں ہے، یہ بتا میری بیٹی یوریما کیسی ہے؟"

"وہ ٹھیک ہے اماں۔"

سریان کچھ دیر خاموش رہی پھر پوچھا۔ "تمہاری دادی اماں اور برزہ کیسی ہیں۔"

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اس پر دکھ بھرے انداز میں لحیان کہنے لگا۔
''برزہ فوت ہو چکی ہیں، دادی اماں بوڑھی ہو چکی ہیں لیکن اماں وہ آپ کو اس
یاد کرتی ہیں کہ آپ کو یاد کرتے کرتے کبھی وہ رو دیتی ہیں۔''
لحیان کے ان الفاظ پر سریان بیچاری ہونٹ کاٹنے لگی تھی۔ یہاں تک کہ لحیان
اسے مخاطب کیا۔
''اماں یہ تجارتی کاروان مدین والوں کا نہیں ہے۔ اماں یہ سارا سامان
ہے اس قافلے میں جس قدر افراد ہیں وہ تاجر نہیں ہیں سارے لشکر کے جنگجو ہیں۔ اماں
ان کے اندر عم طلباش کا بیٹا مولک بھی ہے۔ وہ فی الحال تھوڑا آگے کھڑا ہے میں
بھی اسے روکا ہے تاکہ میں آپ سے علیحدگی میں گفتگو کرسکوں۔ اماں! میں
سارے جنگجوؤں کو لے کر پہلے مدین والوں کی سرزمینوں میں گیا۔ وہاں سے یہ
سامان خرید کر ہم تاجروں کے بھیس میں اس طرف آئے ہیں اور ہمارے اس طرف
آنے کے اماں دو مقاصد ہیں۔''
''پہلا یہ کہ میں آپ کو یہاں سے نکال کر اپنے گھر لے کر جاؤں دوسرا مقصد
ہے کہ میں اپنے باپ کے قاتلوں سے انتقام لوں۔ اماں میں نے اپنی زندگی کا یہ ایک
اہم جزو بنا رکھا ہے کہ میں اپنے باپ کے قاتلوں سے ضرور انتقام لوں گا انہیں زندہ نہیں
چھوڑوں گا۔''
یہاں تک کہنے کے بعد لحیان جب خاموش ہوا تب سریان کہنے لگی۔
''میرے بچے میں تو خود اپنے گھر جانے کے لئے بڑی بے چین ہو رہی ہوں
تمہارے باپ کو قتل کرنے کے بعد جب مجھے یہاں لایا گیا تو مجھے مجبور کیا گیا، مجھ پر سختی
کی گئی میں دوسری شادی کرلوں پر میرے بچے میں نے ایسا نہیں کیا۔ میرے ایسا کرنے
سے پہلے مجھ پر پہرہ لگا دیا تھا میری نقل و حرکت پر گہری نظر رکھی جاتی تھی اور جب یہ
دیکھا گیا کہ اب میں یہاں سے جانے والی نہیں تو پھر مجھ پر پہرہ ختم کر دیا گیا۔ اب
میں اپنی مرضی سے آ جا سکتی ہوں سن میرے بچے تیرے باپ کے چار قاتل ہیں اگر وہ
سامنے آ کر تیرے باپ کا مقابلہ کرتے تو وہ انہیں خشک پتوں کی طرح اڑا کر رکھ دیتا
لیکن وہ کم بخت اس وقت گھات میں بیٹھے ہوئے تھے جب میں اور تمہارے باپ گھوڑ
دوڑ کے لئے نکلے تھے اور جب ہم ان کی گھات کے قریب گئے تو اچانک نکلے اور ایک

ہم تمہارے باپ پر ٹوٹ پڑے اور ان کا خاتمہ کر دیا کاش وہ خم ٹھونک کر آتے تو پھر
دیکھتے تمہارا باپ کیسے ان پر حاوی ہوتا لیکن وہ اچانک اپنی کمین گاہ سے نکل کر حملہ آور
ہوئے اور تمہارے باپ کو جس نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے لشکریوں کو اپنے سامنے
ریت کے ذروں کی طرح اڑا دیا جس نے بڑے بڑے کو سورماؤں کو بڑے بڑے تیغ
زنوں کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا تھا اس کا انہوں نے خاتمہ کر دیا اور مجھے زبردستی
اٹھا کر حتی اپنے لشکر میں لے گئے اور وہاں سے اپنے مرکزی شہر ختوشاش لے آئے۔
میرے بچے میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہے کہ تو ایک تجارتی کاروان کے بھیس
میں یہاں تک پہنچ گیا ہے۔ مجھے امید ہے ہم دونوں ماں بیٹا اپنے دونوں مقصد حاصل
کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے میرے بچے میری بھی سب سے بڑی خواہش یہ ہے
کہ میرے شوہر کے قاتلوں سے انتقام لیا جائے وہ جب اس شہر کے اندر چلتے پھرتے
ہیں تو یاد رکھنا انہیں دیکھ کر میں اپنے جینے کو بے کار سمجھتی ہوں اور یہ سوچنے لگتی ہوں کہ
کاش یہ زندگی مجھے ملی ہی نہ ہوتی اور اگر ان سے انتقام لیا جاتا ہے تو میرے بچے میں
سمجھونگی میں نے کچھ نہیں کھویا میرے بچے تیرے باپ کے قاتل چار ہیں دیکھ بچے ان
پر ہمیں سوچ سمجھ کر ہاتھ ڈالنا ہے میں ابھی تھوڑی دیر تک یہاں سے چلی جاؤں گی آج
جب سورج غروب ہو جائے گا تب ساربن نام کی ایک خادمہ تم سے رابطہ قائم کرے گی
وہ میرے بچپن کی ساتھی ہے۔ میری راز دار ہے اور میرے ہر کام کو بھید اور راز بنا کر
رکھے گی کسی پر عیاں نہیں کرے گی۔ میرے بچے! تو بڑا محتاط رہنا اپنے شوہر کے مارے
جانے کے بعد اب تو ہی میری زندگی کا محور اور مقصد ہے۔ ساربن نام کی وہ خادمہ ان
چاروں افراد کی نشاندہی تفصیل کے ساتھ کرے گی جنہوں نے میرے شوہر اور تمہارے
باپ کو قتل کیا تھا اور ان چاروں کو زندہ نہیں رہنا چاہیے۔ میرے بچے! جب تم اس خادمہ
سے بات کرو جس کا نام ساربن ہے تو مولک کے علاوہ کسی کو بھی اس گفتگو میں شامل نہ
کرنا ورنہ راز راز نہیں رہے گا۔ جب تمہارے باپ کے چاروں قاتلوں سے انتقام لیا
جائے تب ساربن نام کی وہی خادمہ تم پر وہ لائحہ عمل بھی ظاہر کرے گی جس کے تحت میں
شاہی محل سے نکل کر تمہارے پاس آؤنگی پھر یہاں سے ہم اپنے گھر کی طرف ہولیں
گے میرے بچے اس سلسلے میں بڑی احتیاط سے کام لینا ذرا سی غلطی بھی ہمیں کہیں کا کہیں
پہنچا سکتی ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سریان جب خاموش ہوئی تب بے پناہ خوشی کا اظہار
کرتے ہوئے لحیان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔
''اماں! میری سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ آج آپ سے میری ملاقات ہو
گئی ہے۔ اماں! آپ کو میری طرف سے پریشان اور فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں
میں بڑا محتاط ہو کر یہ سارا کام کروں گا اور ساربن نام کی آپ کی خادمہ جس جس کی
طرف بھی اشارہ کرے گی اماں وہ زندہ نہیں رہے گا۔'' لحیان جب خاموش ہوا تب ایک
گہری پیار بھری نگاہ سریان نے اس پر ڈالی پھر کہنے لگی۔
''میرے بچے! میرے بیٹے! ہم دونوں ماں بیٹے کا یوں علیحدہ کھڑے ہو کر اس
طرح گفتگو کرنا بھی ہمیں مشکوک کر سکتا ہے۔ اب تم جاؤ میں کچھ دیر سامان کا جائزہ لیتی
ہوں پھر جو شاہی خاندان کی عورتیں میرے ساتھ آئی ہیں ان کے ساتھ واپس چل دونگی
اس پر لحیان کہنے لگا۔
''اماں آپ خالی ہاتھ نہ جائیے گا یہاں سے کچھ سامان بھی لے کر جائیے گا تاکہ
آپ کے ساتھ جو شاہی خاندان کی عورتیں آئی ہیں اور آپ یہ جو علیحدہ ہو کر مجھ سے
گفتگو کر رہی ہیں تو جب آپ اپنی پسند کا کوئی سامان لے کر جائیں گی تو ان کو شک نہیں
ہوگا وہ یہی سمجھیں گی کہ آپ جو ان سے علیحدہ ہوئی ہیں تو آپ نے اپنے لیے سامان
پسند کر لیا ہے۔''
لحیان کے ان الفاظ کے جواب میں سریان مسکرائی اور کہنے لگی۔
''بیٹے میں ایسا ہی کرونگی تمہیں پریشان اور فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔
اب تم جاؤ، اپنے کام میں لگ جاؤ۔''
اپنی ماں کے ساتھ اس گفتگو پر لحیان خوش اور مطمئن ہو گیا تھا پھر سریان آگے
بڑھنے لگی۔ کچھ چیزیں اس نے پسند کر کے لیں اور پھر شاہی خاندان کی ان عورتوں میں
شامل ہوئی تھی وہ بھی کچھ چیزیں خرید چکی تھیں لہٰذا ان کے ساتھ سریان واپس چلی گئی
تھی۔

❁

موسیٰ علیہ السلام اک روز اپنی تبلیغ کے سلسلے میں بنی اسرائیل کو خطاب کرنے
والے تھے اور اس وقت ان کے سامنے بنی اسرائیل میں سے سننے والوں کا ایک بہت

بڑا مجمع وہاں موجود تھا آپ کے خطاب کے دوران ایک اسرائیلی اٹھا اور انہیں مخاطب
کر کے کہنے لگا۔
''اے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ اس وقت دنیا میں
کون سب سے زیادہ صاحب علم ہے۔؟''
اس اسرائیلی کے اس سوال پر آپ نے بلاتوقف جواب دیتے ہوئے فرمایا۔
''اس وقت میں دنیا میں سب سے بڑا صاحب علم میں ہوں۔''
خداوند کریم کو شاید موسیٰ علیہ السلام کی یہ بات پسند نہ آئی تھی لہٰذا اسی وقت
خدائے محترم کی طرف سے جبرائیل امیں علیہ السلام وحی لے کر آئے اور موسیٰ علیہ السلام پر
انکشاف کیا۔
''اے موسیٰ علیہ السلام آپ نے جو خود کو دنیا میں اس وقت سب سے بڑا صاحب علم بتایا
ہے تو یہ درست نہیں ہے آپ کو اس سوال کا جواب یہ دینا چاہیے تھا کہ اللہ ہی بہتر جانتا
ہے کہ اس وقت دنیا میں کون سب سے بہتر صاحب علم ہے۔''
''اے موسیٰ علیہ السلام میں اپنے رب کی طرف سے یہ بھی وحی لے کر آپ کی طرف آیا
ہوں کہ اللہ کا ایک بندہ اس دنیا میں ایسا بھی ہے جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور بعض
امور میں وہ آپ سے بھی زیادہ دانا اور عالم ہے۔''
اس وحی پر آپ سخت ملول اور متجسس ہوئے اور انتہائی عاجزی سے اپنے رب کے
حضور التجا کی۔
''اے میرے رب تیرا جو بندہ اس وقت سب سے بہتر صاحب علم اور مجھ سے
زیادہ دانا ہے وہ کہاں ہے اس سے مل کر میں اپنے دل کی تسلی کر سکوں۔''
موسیٰ علیہ السلام کے اس التجا کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اور فرمایا گیا۔
''اس وقت وہ بندہ مجمع البحرین میں ہے پس اے موسیٰ علیہ السلام تو ایک تلی ہوئی مچھلی
اپنے پاس رکھ جس مقام پر وہ مچھلی گم ہو جائے اس جگہ وہ شخص تمہیں ملے گا۔''
یہ حکم پا کر موسیٰ علیہ السلام نے تیاری شروع کی اور اپنے ایک ساتھی یوشع بن نون کو ساتھ
لیا جسے آپ نے اپنا خلیفہ بنا لیا تھا اور دونوں دریائے نیل کے کنارے کنارے جنوب کی
طرف مجمع البحرین کی طرف اس شخص سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے۔
مصر سے سوڈان کی سرزمین میں داخل ہونے کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون علیہ السلام

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اس مقام پر آئے جہاں دریائے نیل کی دو شاخیں البحرالازرق اور البحر الابیض آپس میں ملتی ہیں تو دونوں ایک چٹان کے پاس بیٹھ کر ستانے لگے اس لیے کہ یہی مقام مجمع البحرین تھا۔

سفر کے دوران تھکاوٹ کے باعث دونوں لیٹ گئے اور نیند نے ان پر غلبہ پا لیا یہاں تک کہ یوشع بن نون علیہ السلام بیدار ہوئے تو انہوں نے ایک انتہائی تعجب خیز اور حیرت انگیز واقعہ دیکھا۔

انہوں نے دیکھا کہ وہ مچھلی جو خداوند قدوس کے حکم کے مطابق وہ تل کر کھانے کے لئے اپنے ساتھ لائے تھے وہ کپڑے میں سے نکل کر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اچھلتی ہوئی پانی میں داخل ہوئی اور تیرتی ہوئی آگے نکل گئی تھی۔

یوشع بن نون علیہ السلام نے یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ پانی کے اندر جس جس جگہ وہ مچھلی آگے گئی وہاں پانی برف کی طرح جم گیا اور پانی پر دریا میں سے برف کی ایک پگڈنڈی سے بن گئی تھی یہ واقعہ دیکھ کر جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو یوشع ان سے یہ واقعہ بیان کرنا بھول گئے۔

پھر دونوں اس چٹان سے جو دریائے نیل کے کنارے تھی اٹھے اور سفر پر روانہ ہوئے راستے میں موسیٰ علیہ السلام نے یوشع بن نون علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"اے نون کے بیٹے میں بھوک محسوس کرنے لگا ہوں۔ آؤ یہاں بیٹھیں اور بھنی ہوئی مچھلی نکالیں اور اس سے بھوک کا تدارک کریں۔"

یہ سن کر یوشع بن نون کو وہ سارا واقعہ یاد آ گیا کہ کس طرح مچھلی کپڑے سے نکل کر پانی کے اندر چلی گئی تھی پس موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

"افسوس مچھلی کا تو اس جگہ ایک تعجب خیز واقعہ پیش آیا تھا جہاں ہم نے دریائے نیل کے کنارے چٹان کے پاس لیٹ کر آرام کیا تھا مگر میں واقعہ آپ کو بتانا بھول گیا تھا شاید یہ بھی ابلیس ہی کا چرکہ ہو اس کے بعد یوشع بن نون نے مچھلی کے کپڑے سے نکل کر دریا میں جانے کی تفصیل موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دی تھی۔ یوشع بن نون علیہ السلام سے یہ سب کچھ سن کر موسیٰ علیہ السلام چونکے اور کہنے لگے۔"

یوشع بن نون افسوس کہ ہم دونوں بہت آگے نکل آئے جہاں مچھلی کا یہ واقعہ پیش آیا اسی جگہ ہماری منزل مقصود ہے لہذا آؤ واپسی کا سفر کریں اور اس چٹان کی طرف

چلیں جہاں پر مچھلی کپڑے سے نکل کر دریا کے اندر چلی گئی تھی بس دونوں حضرات وہاں سے مڑے تیزی سے دریائے نیل کے کنارے اس چٹان کی طرف بڑھنے لگے جہاں پر مچھلی کا واقعہ پیش آیا تھا۔

جب دونوں واپس اس چٹان کے پاس پہنچے تو دیکھا وہاں ایک شخص نہایت صاف ستھرے کپڑے زیب تن کیے سفید چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا۔

موسیٰ علیہ السلام نے اس محترم شخص کو دیکھتے ہی سلام کیا۔ موسیٰ علیہ السلام کو سلام کا جواب دیتے ہوئے اللہ کا وہ بندہ اٹھ کھڑا ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔

"تمہاری اس سرزمین میں سلام کہاں؟" اللہ کے بندے کا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اس سرزمین میں مسلمان نہیں رہتے موسیٰ نے اس بات پر ان سے کہا۔

"میرا نام موسیٰ ہے۔" اس پر اللہ کے اس بندے نے استفہامیہ سے انداز میں پوچھا۔"

"موسیٰ بن عمران؟"

موسیٰ علیہ السلام نے ان کی تائید کی ہاں میں موسیٰ بن عمران ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ آپ مجھے وہ خاص خاص علوم جو خدا نے آپ کو بخشے ہی سکھا دیں۔

موسیٰ علیہ السلام کے الفاظ پر اللہ کے بندے کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس نے کہا۔

"اے موسیٰ علیہ السلام تم ان معاملات میں صبر نہ کرسکو گے اس لیے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے تکوینی اور رموز اسرار کا وہ علم عطا کیا ہے جو تمہیں نہیں دیا اور تمہیں ایسے تشریعی علوم عطا کیے ہیں جن سے مجھے مستفید نہیں کیا گیا۔ پس اے موسیٰ علیہ السلام میں ایک بار پھر کہتا ہوں ان معاملات میں تم میرے ساتھ صبر سے کام نہ لے سکو گے۔"

جواب میں موسیٰ نے ایک عزم اور استقلال کا اظہار کرتے ہوئے وعدہ کرنے کے انداز میں کہا۔

"آپ یقیناً مجھے صابر پائیں گے۔" اس پر اللہ کے اس بندے نے اس عزم کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"میں ایک شرط پر تمہیں ساتھ رکھنے پر تیار ہوں کہ کوئی بھی واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مجھ سے کوئی سوال نہ کرو گے تاوقتیکہ میں خود ہی تمہیں ان امور کی حقیقت سے

آگاہ نہ کر دوں۔ اگر تم اس شرط کو تسلیم کرو تو پھر میں تم دونوں کو سفر میں اپنے ساتھ رکھنے کو تیار ہوں جس کے دوران تم اسرار اور رموز اور تکوینی علوم سے متعلق جان پاؤ گے۔"

جب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے اس بندے کی اس شرط کو قبول کر لیا تب اس نے موسیٰ کو اپنے ساتھ رکھنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔

اب موسیٰ علیہ السلام بن عمران یوشع بن نون اور اللہ کا وہ بندہ دریائے نیل کے کنارے کنارے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ وہ تینوں ایک ایسے گھاٹ پر جا پہنچے جہاں لوگوں کا ایک بہت بڑا مجمع ہو رہا تھا اور بے شمار کشتیاں بھی کھڑی تھیں جن میں دریا پار جانے کے لئے لوگ سوار ہو رہے تھے۔

چنانچہ وہاں کھڑے ہو کر اللہ کے اس بندے نے ایک کشتی میں بیٹھنے کا قصد کیا جب وہ اس کشتی کے مالکوں کے پاس آئے اور انہیں کرایہ ادا کر کے دریا پار جانے کو کہا تو ایسا ہوا کہ کشتی والوں نے انہیں پہچان لیا اور ان سے کرایہ لینے سے انکار کر دیا۔

تب اللہ کے اس بندے نے یہ ارادہ کیا کہ ان کی کشتی میں نہ جائیں گے بلکہ کسی اور ایسے ملاح کی کشتی میں دریا پار جائیں گے جو ان کو جانتا نہ ہو اور کرایہ بھی وصول کرے۔

جب اس کشتی والوں نے اللہ کے اس بندے کو روک لیا اور اصرار کیا کہ وہ انہیں کی کشتی میں سوار ہو کر دریا پار کریں اس پر وہ آمادہ ہو گئے اور یوں اللہ کا وہ بندہ موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون کے ساتھ دریا پار کرنے کے لئے اس کشتی میں سوار ہو گیا۔

ابھی وہ کشتی تھوڑی ہی دور پہنچی ہو گی کہ اللہ کا وہ بندہ اپنی جگہ سے اٹھا اور کشتی کے سامنے والے حصے کا ایک تختہ اکھاڑ کر اس میں سوراخ کر دیا۔

موسیٰ علیہ السلام کو اُس کی اس حرکت پر ضبط نہ ہو سکا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگے۔

"کشتی والوں نے تو ہم پر یہ احسان کیا کہ آپ اور ہم دونوں کو بغیر کرایہ کے مفت اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس کشتی میں سوراخ کر دیا تاکہ اس کشتی کے سارے مسافر پانی میں ڈوب مریں۔"

موسیٰ علیہ السلام کے ان الفاظ پر اللہ کا وہ بندہ بڑی سنجیدگی میں کہنے لگا۔

"اے موسیٰ علیہ السلام میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ تم میری باتوں پر صبر نہ کرسکو گے اور وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا اور تم بول پڑے۔"

اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فوراً معذرت خواہانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات میں بالکل فراموش کر بیٹھا تھا۔ اس لیے آپ میری اس حرکت پر مجھ سے مواخذہ نہ کریں اور میرے معاملے میں سخت گیری سے کام نہ لیں۔"

اس نے موسیٰ علیہ السلام کی اس معذرت کو قبول کر لیا اور دوبارہ سفر شروع ہوا۔ اسی اثناء میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آ کر بیٹھی اور اس نے پانی میں چونچ ڈال کر ایک قطرہ پانی کا پی لیا۔ تب اللہ کے اس بندے نے اس چڑیا کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"اے موسیٰ علیہ السلام بلاشبہ علم الٰہی کے مقابلے میں میرا اور تیرا علم ایسے ہی بے حقیقت اور بے وقعت ہے جیسے اس بحر کے مقابلے میں پانی کا وہ ایک قطرہ جو اس چڑیا نے پیا ہے۔"

بہرحال جس کشتی میں وہ سفر کر رہے تھے وہ دریائے نیل کے دوسرے کنارے جا لگی۔ اور تینوں اتر کر دریا کے کنارے کنارے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک بستی کے قریب آئے جس کے باہر ایک کھلا میدان تھا جس کے اندر بہت سے بچے آپس میں کھیل رہے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون کے ساتھ سفر کرنے والے خدا کے اس بندے نے ایک بچے کے پاس آ کر اسے غور سے دیکھا پھر اسے قتل کر دیا۔

موسیٰ علیہ السلام کو پھر صبر کا یارا نہ رہا لہٰذا اسے مخاطب کر کے فرمانے لگے۔

"آپ نے ناحق ایک معصوم کو مار کر بہت برا کیا۔" اس پر اس نے دوبارہ موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا۔

"میں تو شروع ہی میں کہہ چکا ہوں کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر اور ضبط سے کام نہ لے سکیں گے۔" اس پر علیہ السلام موسیٰ پھر کہنے لگے۔"

"اس مرتبہ اور نظر انداز کیجئے اس کے بعد بھی اگر میں صبر نہ کر سکا تو پھر معذرت کا کوئی موقع نہ دیجئے گا۔" چنانچہ اس نے اس عذر کو قبول کر لیا اور سفر دوبارہ شروع ہوا۔

چلتے چلتے وہ تینوں پھر ایک بستی کے پاس آئے بستی کے اندر داخل ہوتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ وہاں کے باشندے خوش حال اور مہمان نواز لگتے تھے۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون کو مخاطب کرتے ہوئے وہ شخص کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے تھوڑی دیر یہاں ستا لیا جائے اور بستی والوں سے مسافر ہونے کے ناتے سے کھانے کے لئے کچھ طلب کیا جائے۔"

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

موسیٰ علیہ السلام نے ان کے خیال کی تائید کی تب وہ شخص اس بستی کے ایک آدمی پاس گیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"ہم اس بستی میں مسافر ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہماری مہمان نوازی کریں"

اللہ کے اس بندے کی بات کے جواب میں اس شخص نے مہمان نوازی صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس نے چند اور افراد سے بھی یہی گزارش کی لیکن کے کسی بھی فرد نے ان کی مہمان نوازی کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ جب وہ لوگ والوں سے مایوس ہو کر جانے لگے تو اللہ کے اس بندے نے دیکھا کہ ایک مکان دیوار جھکی ہوئی ہے اور اس کے گر جانے کا اندیشہ ہے۔

تب اس نے مافوق فطرت انداز میں دیوار کو سہارا دیا اور دیوار سیدھی کھڑی گئی۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام پھر صبر نہ کر سکے اور اللہ کے اس بندے کو ٹوکا اور فرمایا۔

"ہم اس بستی میں مسافرانہ وارد ہوئے مگر آپ کی التجا کرنے پر بھی بستی والوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی اور نہ ہی کسی نے ہمیں آرام کرنے کے لئے جگہ کی پیشکش کی اور آپ نے اپنی طرف سے یہ کیا کیا کہ ایسے ناشکرے اور بے مروت لوگوں کی ایک گرتی ہوئی دیوار کو بغیر اجرت کے درست کر دیا۔"

موسیٰ علیہ السلام کے ان الفاظ کے جواب میں اللہ کا وہ بندہ پھر بولا اور کہنے لگا۔

"اے موسیٰ علیہ السلام اب میری اور تمہاری جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ اب میں تمہارے سامنے تینوں واقعات کی حقیقت کھول کر بیان کرتا ہوں اور تمہارے ساتھ اب مزید جاری نہیں رکھ سکتا۔"

"سنیے موسیٰ علیہ السلام! پہلا واقعہ کشتی کا تھا جس میں میں نے سوراخ کر دیا تھا۔ وہ کشتی چند غریب آدمیوں کی تھی اور وہ اس کے ذریعے محنت مزدوری کر کے روزی کماتے ہیں اسی پر ان کی گزر بسر ہے۔ اس میں عیب ڈالنے کی وجہ یہ تھی کہ دریا کے پار ایک ظالم اور جابر حکمران کی حکومت ہے جو ہر اچھی کشتی کو اس کے مالکوں سے چھین لیتا ہے۔ اگر وہ کشتی چھن جاتی تو وہ اپنے روزی کے اس سہارے سے محروم ہو جاتے۔"

"سنیے موسیٰ! دوسرا واقعہ اس لڑکے کا ہے جسے بقول آپ کے میں نے بلاوجہ قتل کر دیا ہے۔ اس لڑکے کے ماں باپ صالح اور ایماندار ہیں۔ وہ لڑکا بڑا ہوتا تو کافر اور انتہائی ظالم اور جابر ہوتا اور پھر اس کی ماں کو اس سے بے پناہ محبت بھی تھی۔ سو اندیشہ تھا

کہ یہ بچہ بڑا ہو کر ہر صورت اپنے ماں باپ کو ان کے ایمان کے خلاف سرکشی اور اسلام کے خلاف کفر پر آمادہ نہ کر دے۔ اس لیے کہ ماں باپ اپنے بیٹے سے بے حد محبت کرنے کی وجہ سے ایسا کرنے پر آمادہ ہو جاتے بس میں نے اس کے ماں باپ کا ایمان بچانے کرنے کے لئے اس لڑکے کا کام تمام کر دیا۔ اب اس لڑکے کے بدلے میرا رب ان میاں بیوی کو پاکیزہ اور اس سے بہتر اولاد دے گا جو اپنے ماں باپ سے محبت کرنے والی ہو گی۔"

یہاں تک کہنے کے بعد اللہ کا وہ بندہ رکا پھر تیسرے واقعہ کی نشاندہی کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"اب تیسرے واقعہ کی حقیقت سنو! جو دیوار میں نے اس بستی میں بغیر معاوضہ کے سیدھی کر دی تھی وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی ہے جو اس بستی میں رہتے ہیں۔ دیوار کے نیچے ان کا وراثتی مال دفن ہے۔ جو ان کے صالح اور ایماندار باپ نے مرنے سے پہلے وہاں دفن کر دیا تھا اگر دیوار گر جاتی تو بستی کے لوگ وہ مال لوٹ کر لے جاتے اس لیے ہمارے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ میں دیوار کو سیدھا کر دوں تا کہ وہ دونوں یتیم اپنے بلوغت کے سن کو پہنچ کر اپنے مال سے مستفید ہو سکیں۔

ساری تشریح کرنے کے بعد اللہ کا وہ بندہ اپنی غیر مرئی منزل کی طرف روانہ ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون علیہ السلام واپس اپنے گھر کی طرف روانہ ہو لیے تھے۔

اللہ کا وہ بندہ جس کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون علیہ السلام نے سفر کیا اس سے متعلق کہنے والوں کا کہنا ہے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون علیہ السلام کے ساتھ انہوں نے جو تین کام کیے ان میں تیسرا کام تو شریعت سے نہیں ٹکراتا مگر پہلے دونوں کام یقیناً ان احکام سے متصادم ہوتے ہیں جو ابتدائے عہد انسانیت سے آج تک شرائع الہیہ میں ثابت رہے ہیں کوئی شریعت بھی انسان کو یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ کسی کی چیز مملوکہ کو خراب کر دے اور کسی کے بچے کو بے قصور قتل کر ڈالے حتیٰ کہ کسی انسان کو بطریق الہام یہ معلوم ہو جائے کہ یہ کشتی کو آگے جا کر ایک غاصب چھین لے گا اور فلاں لڑکا بڑا ہو کر سرکش اور قاتل نکلے گا یا کافر نکلے گا تب بھی اس کے لئے خدا کی بھیجی ہوئی شریعتوں میں سے کسی شریعت کی رو سے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے اس الہامی علم کی بناء پر کشتی میں چھید کر دے اور ایک بے گناہ لڑکے کو مار ڈالے۔

اس کے جواب میں یہ کہنا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے یہ دونوں کام اللہ کے حکم سے کیے تھے پیچیدگی رفع نہیں کرتا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے یہ کام کس کے حکم سے کیے تھے ان کا حکم الہٰی سے ہونا تو بالیقین ثابت ہے کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں کہ ان کے یہ افعال ان کے اختیاری نہیں ہیں بلکہ اللہ کی رحمت ان کی محرک ہوئی ہے اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ خود بھی فرماتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے ایک خاص علم حاصل تھا بس یہ امر تو ہر شک و شبہ سے بالا ہے کہ یہ کام اللہ کے حکم سے کیے گئے تھے مگر اصل سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ اللہ کے ان احکام کی نوعیت کیا تھی ظاہر ہے یہ شرعی احکام نہ تھے کیونکہ شرع کے بنیادی اصول قرآن اور اس سے پہلے کی کتب آسمانی سے ثابت ہیں۔ ان میں کبھی کسی انسان کے لئے قتل کی گنجائش نہیں رکھی گئی کہ وہ بلا ثبوت جرم کے کسی دوسرے انسان کو قتل کر دے۔

اس لیے لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ یہ احکام اپنی نوعیت میں اللہ کے ان تکوینی احکام سے مشابہت رکھتے ہیں جس کے تحت دنیا میں ہر آن کوئی بیمار مار ڈالا جاتا ہے کوئی تندرست کیا جاتا ہے کسی کو موت دی جاتی ہے اور کسی کو زندگی سے نوازا جاتا ہے کسی کو تباہ کیا جاتا ہے اور کسی پر نعمتیں نازل کی جاتی ہیں۔

اب اگر یہ تکوینی احکام ہیں تو ان کے مخاطب صرف فرشتے ہی ہو سکتے ہیں جن کے بارے میں شرعی جواز اور عدم جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنے ذاتی اختیارات کے بغیر عوامل الہیہ کی تعمیل کرتے ہیں۔ رہا انسان تو خواہ وہ بلا ارادہ کسی تکوینی حکم کے نفاذ کا ذریعہ بنے اور خواہ الہاماً اس طرح کا کوئی غیبی حکم اور علم پا کر اس پر عمل درآمد کرے بہرحال وہ گناہ گار ہونے سے نہیں بچ سکے گا۔ اگر وہ کام جو اس نے کیا ہے کسی حکم شرعی سے ٹکراتا ہے اس لیے کہ انسان بحیثیت اس کے کہ وہ انسان ہے احکام شرعیہ کا مکلف ہے اور اصول شریعت میں کہیں بھی یہ گنجائش نہیں پائی جاتی کہ انسان کے لئے محض اس بناء پر احکام شرعیہ میں سے کسی حکم کی خلاف ورزی جائز ہو کہ اسے بذریعہ الہام اس خلاف ورزی کا حکم ملا ہے اور بذریعہ علم غیب خلاف ورزی کی مصلحت بتائی گئی ہو۔

یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر ہر کوئی متفق ہے۔ اب اگر یہ مان لیا جائے کہ اس قاعدہ کلیہ سے صرف ایک انسان مستثنیٰ کیا گیا ہے اور وہ ہیں حضرت خضر یا یہ سمجھیں

کہ خضر کوئی انسان نہ تھے یعنی اس طرح دو باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں پہلی یہ کہ یہ کام کرنے کے لئے صرف خضر کو مستثنیٰ کیا گیا تھا اور دوسری بات یہ سامنے آتی ہے کہ خضر علیہ السلام کوئی انسان نہیں تھے بلکہ اللہ کے ان بندوں میں سے تھے جو مشیت الہٰی کے تحت نہ کہ شریعت کے تحت کام کرتے ہیں۔

اگر ہم پہلی صورت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ کا وہ بندہ جس نے موسیٰ کے ساتھ سفر کیا یعنی خضر انسان تھے تو یہ واقعہ جس انداز میں قرآن مقدس میں پیش کیا گیا ہے اس میں ان کے انسان ہونے کی کوئی تصریح نہیں کی بلکہ ان کے لئے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کے الفاظ بیان کیے گئے ہیں جو بہ ظاہر اس بندے کے انسان ہونے پر لازم نہیں آتے اس لیے کہ قرآن مقدس میں جگہ جگہ فرشتوں کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کسی صحیح حدیث میں حضور علیہ السلام سے بھی کوئی ایسا ارشاد منقول نہیں ہے جس میں صراحت کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کو نوع انسانی کا ایک فرد قرار دیا گیا ہو۔

یہ واقعہ جو قرآن میں بیان ہوا ہے اس میں حضرت خضر کے لئے یہ لفظ رجل استعمال ہوا ہے جو اگرچہ مرد انسانوں کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر انسانوں کے لئے مخصوص نہیں ہے یہ لفظ جنات کے لئے بھی اکثر استعمال ہوا ہے دوسرے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ جن یا فرشتہ یا کوئی اور غیر مرئی وجود جب انسان کے سامنے آئے گا تو انسان کی شکل ہی میں آئے گا اور اس حالت میں اس کو بشر یا انسان ہی کہا جائے گا اس لیے کہ حضرت مریم کے سامنے جب فرشتہ آیا تھا اس کے لئے بھی بشر ہی کا لفظ استعمال کیا گیا تھا پس ہمارے سامنے کوئی ایسا واقعہ نہیں آتا جس سے یہ ثابت ہو کہ خضر انسان یا بشر تھے۔ اس کے بعد ہمارے لیے پیچیدگیوں کو رفع کرنے کے لئے ایک صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ہم خضر کو انسان نہیں بلکہ فرشتوں میں سے یا اللہ کی کسی اور ایسی مخلوق سے سمجھیں جو شرع کی مکلف نہ ہو بلکہ کارگاہِ مشیت کا کارکن ہو لہٰذا ہم بلا جھجک کہہ سکتے ہیں کہ دریائے نیل کے کنارے موسیٰ اور یوشع بن نون کے ساتھ اللہ کے جس بندے نے سفر کیا تھا وہ اگر خضر تھے تو خضر انسان یا بشر نہیں تھے بلکہ وہ فرشتوں میں سے یا دوسرے کارکنانِ قضا و قدر میں سے تھے۔

❀ ❀ ❀

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش سے باہر لحیان اور مولک دونوں بیٹھے آنے والے حالات سے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ ان کا ایک آدمی ڈھلی ہوئی عمر کی ایک عورت کو ساتھ لے کر آیا۔ اس عورت کو دیکھتے ہوئے لحیان اور مولک دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ عورت خیمے میں داخل ہوئی اور لحیان اور مولک کا جو آدمی اسے اپنے ساتھ لے کر آیا لحیان کے ہاتھ کا اشارہ پا کر وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔ عورت آگے بڑھی قریب جا کر رکی پھر بڑی اپنائیت میں ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''اگر میں غلطی پر نہیں تو تم دونوں میں سے ایک لحیان دوسرا مولک ہے میرے متعلق میری مالکن سریان نے بتایا ہوگا کہ میرا نام سارین ہے۔''

اس خاتون کی آمد پر کیونکہ لحیان اور مولک دونوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے لہٰذا جب اس عورت نے اپنا تعارف کروایا تب دونوں کے چہروں پر خوشیاں اور آنکھوں میں چمک پیدا ہوگئی تھی پھر لحیان نے ہاتھ کے اشارے سے اس خاتون کو ایک نشست پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب وہ خاتون بیٹھ گئی تب لحیان نے اسے مخاطب کیا۔

''خاتون شاید آپ جانتی ہوں گی......''

سارین نام کی اس عورت نے لحیان کی بات کاٹ دی اور کہنے لگی۔

''آپ کو کچھ بتانے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتی ہوں آپ سریان کے بیٹے ہیں اور آپ کے ساتھی جو آپ کے ساتھ ہیں نام جن کا مولک ہے وہ آپ کے باپ سیماس کے دست راست اور ساتھی طباش کے بیٹے ہیں۔ میرے خیال میں، میں نے غلط نہیں کہا۔''

سارین نام کی اس عورت کے الفاظ پر لحیان اور مولک دونوں نے مسکراتے ہوئے جب گردن ہلائی تب سارین ان دونوں کو مخاطب کر کے پھر کہنے لگی۔

''دیکھو اب میں اس موضوع پر گفتگو کرتی ہوں جس موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے تم دونوں کے پاس آئی ہوں ساتھ ہی یہ بھی کہوں کہ یہ سارا معاملہ راز میں رہنا چاہیے۔ سریان کے بیٹے! تمہارے باپ سیماس کے چار قاتل ہیں۔ یوں جانو چاروں ایک طرح سے پیشہ ور قاتل ہیں۔ عمدہ تیغ زن ہیں انہیں بھاری لالچ دے کر ہمارے بادشاہ متوشیلش نے تمہارے باپ کو قتل کرنے اور اپنی بیٹی سریان کو اپنے پاس لانے کے لئے کہا تھا۔ سو وہ چاروں گھات سے نکل کر تمہارے باپ پر حملہ آور ہوئے۔ ان کا خاتمہ کر دیا اور تمہاری ماں کو یہاں لے آئے اور چاروں کے ایک طرح سے روز مرہ کے کام کاج بھی ایک جیسے ہیں ان کا خاتمہ کرنے کے لئے جو چیز تمہارے لئے سود مند ثابت ہو سکتی ہے وہ وہی ہے جس کی وجہ سے ان چاروں نے تمہارے باپ کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔''

''یہ چاروں تمہارے باپ پر اس وقت حملہ آور ہوئے جب تمہاری ماں اور تمہارے باپ گھوڑ دوڑ کے لئے نکلے تھے اور یہ اچانک حملہ آور ہوئے اور تمہارے باپ کا کام تمام کر دیا اب لگتا ہے ان چاروں کی موت بھی کچھ اسی طرح واقع ہونے والی ہے۔ سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے وہ شہر کے مشرقی حصوں میں گھوڑ دوڑ کرتے ہیں مشرق کی طرف شاہراہ ہے جو انا طولیہ کے میدانوں میں مشرقی سمت جاتی ہے جس کے دائیں بائیں اونچے نیچے ٹیلے بھی ہیں تمہارے لئے بڑے سود مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ میرے بچو! میں کل سورج غروب ہونے سے کافی پہلے تمہارے پاس آؤں گی تمہیں اپنے ساتھ اس شاہراہ کے کنارے شہر سے ذرا فاصلے پر لے جاؤں گی جہاں وہ چاروں گھوڑ دوڑ کرتے ہیں اس موقع پر میرا تم سے التماس ہے کہ تم دونوں بھائی ان کا خاتمہ کرنے کیلئے نہ جانا اپنے ساتھ کچھ ساتھیوں کو بھی لے جانا۔ گھات میں رہتے ہوئے ان پر تیر اندازی کرنا ان کا خاتمہ کر دینا اور ان کی لاشیں شاہراہ پر ہی پڑی رہنے دینا۔ شام کے وقت اور سورج غرب ہونے کے بعد اس شاہراہ پر کافی لوگوں کا آنا جانا ہوتا ہے سو ما ان چاروں کی لاشیں وہاں پڑی دیکھیں گے تو لاشوں کو شہر میں لائیں گے اس لیے کہ وہ چاروں شہر کے بڑے ہیں اور تمہارے باپ کو قتل کرنے کے بعد تو ہمارے مرکزی شہر میں ان کی بڑی عزت ان کا بڑا وقار ہو چکا ہے۔ چنانچہ جب ان چاروں کی لاشیں شہر کے اندر آئیں گے تو یاد رکھنا شہر کے اندر ایک شور وغل اٹھ کھڑا ہوگا قصر کے

اندر بھی ہلچل مچ جائے گی اور اسی ہلچل سے تم دونوں نے فائدہ اٹھا کر سریان کو اپنے ساتھ لے جانا ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سارین جب خاموش ہوئی تب غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے لحیان بول اٹھا۔

''عزیز محترم خاتون وہ کیسے؟''

''میرے عزیز محترم بچو! جو پیغام تمہاری ماں نے میرے ہاتھ بھجوایا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ تمہارے اس کاروان کو کل دوپہر کے وقت یہاں سے کوچ کر جانا چاہیے صرف تم دونوں بھائی اپنے کچھ مسلح ساتھیوں کے ساتھ یہاں رہنا۔''

یہاں تک کہتے کہتے سارین کو رک جانا پڑا اس لیے مسکراتے ہوئے لحیان بول اٹھا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''میری ماں کی طرف سے تم جو پیغام لے کر آئی ہو وہ کچھ کچھ میں سمجھ گیا ہوں میرے خیال میں جو میں سمجھا ہوں تم سے کہتا ہوں سنتی رہنا۔ اگر میں موقع پر غلطی کروں تو مجھے روک دینا۔''

''تمہارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے قافلے کو کل دوپہر کے وقت یہاں سے واپس اپنی سرزمینوں کی طرف کوچ کر جانا چاہیے مجھے اور مولک کو یہاں رہنا چاہیے اور ہمارے ساتھ کچھ مسلح جوان بھی ہونے چاہیے جب یہ ہماری خیمہ گاہ نہیں رہے گی تو لازم ہے ہم یہاں نہیں ہوں گے۔ ہم یقیناً انا طولیہ کے میدانوں میں ختوشاش شہر کے مشرقی جانب جو شاہراہ دور مشرق کی طرف جاتی ہے وہاں گھات لگائیں گے جب وہ چاروں گھوڑ دوڑ کے لئے آئیں گے ان کا ہم خاتمہ کر دیں گے۔ اس کے بعد جب ان کی لاشیں آنے کی وجہ سے شہر کے اندر ایک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوگا تب ہمیں قصر کی طرف آنا چاہیے تاکہ میں اپنی ماں کو وہاں سے نکال سکوں اسے کیسے نکالنا ہے یہ بات میری سمجھ نہیں آئی اب تم خود کہو ساتھ یہ بھی کہو کہ جو کچھ میں نے کہا ہے کیا وہ درست ہے۔''

جواب میں سارین مسکرائی اور کہنے لگی۔

''عزیز بیٹے جو کچھ تم نے کہا ہے وہ بالکل درست ہے۔ میں شہر کے مشرق میں شاہراہ کے کنارے جو ٹیلے ہیں وہیں تم سے آن کر ملوں گی اور ان چاروں قاتلوں کی نشاندہی کروں گی جنکا تم نے خاتمہ کرنا ہے اس کے بعد جب سورج غروب ہو جائے تو اس

وقت تک میرا اندازہ ہے کہ ان چاروں کی لاشیں بھی شہر میں پہنچ جائیں گی اور شہر کے اندر ایک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوگا اسی ہنگامے سے تم لوگوں نے اپنے مسلح ساتھیوں کے ساتھ فائدہ اٹھانا ہے۔

تم نے شاہی قصر کے پشتی حصے کی طرف آنا ہے پشتی حصے کی طرف وسیع باغ ہے اس کے اندر بھی تم نے رہنا ہے تمہاری ماں سریان اپنے کمرے سے پشت کی طرف سے نکلے گی۔ کیونکہ پشت کی طرف سے اس کے کمرے کی کھڑکی ہے۔ اسے استعمال کرے گی اور تم اپنی ماں کو لے کر اپنے مسلح ساتھیوں کے ساتھ جس قدر تیزی کے ساتھ سفر کر سکتے ہو اپنی سرزمینوں کی طرف سفر کرنا۔ میرے خیال میں اگر تم تیزی سے سفر کرو تو اپنے کاروان کو جا لو گے اور اس طرح تم بحفاظت اپنی ماں کو لے کر اپنی سرزمینوں میں پہنچ جاؤ گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سارین رُکی کچھ سوچا دوبارہ وہ لحیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''بیٹے اس موقع پر ایک تبدیلی بھی رونما ہو سکتی ہے تم دونوں نے قصر کے پشتی حصے کی طرف سورج غروب ہونے کے بعد اس وقت آنا ہے جب فضاؤں میں تاریکی گہری ہو جائے۔ گی اگر اس وقت تک لاشیں شہر کے اندر نہ پہنچیں اور شہر کے اندر ہنگامہ اور افراتفری نہ اٹھے تب بھی تم لوگوں نے قصر کے پشتی حصے کی طرف آنا ہے۔ وہاں جو باغ ہے وہاں تمہاری ماں تمہارا بڑی بے چینی سے انتظار کرے گی اور وہیں سے تم نے اپنی ماں کو لے کر اپنے سفر پر روانہ ہو جانا ہے۔ اب بولو اس سلسلے میں کوئی رکاوٹ یا غلط فہمی ہو تو بولو۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سارین جب خاموش ہوئی تب بڑی خوش طبعی میں لحیان اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''خاتون محترم میں انتہا درجہ کا آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہماری اور میری ماں کی خاطر اس قدر زحمت اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب رکیں میں آپ کے لئے کچھ منگواتا ہوں۔''

اس پر سارین نے نفی میں گردن ہلائی اور کہنے لگی۔

''میرے لئے نہ کچھ منگوانے کی ضرورت ہے نہ ہی میں کچھ لوں گی۔ میں تم

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

دونوں پر پہلے ہی واضح کردوں کہ تمہاری ماں سریان نے مجھے اور میرے خاندان کو اس قدر دے رکھا ہے کہ میں اپنے خاندان کے ساتھ ساری عمر بھی بیٹھ کر کھاتی رہوں تو بڑی سکون اور آسائش بھری زندگی بسر کر سکتی ہوں۔ میرے خیال میں مجھے جو پیغام پہنچانا چاہیے تھا وہ میں پہنچا چکی ہوں۔ اب مجھے جانا چاہیے۔“

اس کے ساتھ ہی ساربن اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی تھی لحیان اور مولک دونوں اسے اپنی خیمہ گاہ سے باہر چھوڑنے آئے اس کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد اندھیرے کی اوٹ میں ساربن بڑی تیزی سے شہر کی طرف ہو لی تھی۔ اگلے روز دوپہر کے وقت لحیان اور مولک کا کاروان ختوشاش شہر کے نواح سے اپنی سرزمینوں کی طرف کوچ کر گیا تھا اور اسی وقت لحیان اور مولک دونوں اپنے کچھ مسلح ساتھیوں کے ساتھ ختوشاش شہر کے مشرق میں شاہراہ کے کنارے ایک ٹیلے کے پیچھے گھات لگا چکے تھے۔

عصر کے بعد بڑے راز دارانہ انداز میں ساربن بھی وہاں پہنچ گئی تھی بالکل اسی جگہ جا پہنچی جہاں لحیان اور مولک اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھات لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کی آمد پر لحیان اور مولک دونوں نے خوشی کا اظہار کیا ساربن ایک بڑی چٹان کے پاس بیٹھ گئی تھی پھر لحیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

”میرے بیٹے وہ چاروں تھوڑی دیر تک بس آنے ہی والے ہیں۔ جونہی وہ نزدیک آئیں گے میں ان کی طرف اشارہ کرونگی اور جونہی وہ نزدیک آئیں ان پر ایسی تیز تیر اندازی کرنا کہ ان میں سے کوئی بھی بچ کر بھاگ نہ پائے تمہاری ماں کے ساتھ جو اس طرف آنے سے پہلے میرا معاملہ طے ہوا ہے وہ یہ کہ یہاں سے تم مجھے اپنے ساتھ محل کے پشتی حصے کی طرف لے جانا۔ میرے وہاں پہنچے کے بعد تمہاری ماں پشتی کھڑکی سے نکل کر باغ میں چلی جائے گی اور تم اسے لے کر کوچ کر جانا۔ میں اس کمرے کی کھڑکی کھلی رہنے دونگی لیکن کمرے کا دروازہ بند کر کے ان کی رہائش گاہوں کی طرف چلی جاؤنگی جو ہم جیسے لوگوں کے لئے مختص ہیں۔ میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ تمہاری ماں جب تک اپنے کمرے میں سوتی رہے اسے کوئی جگاتا نہیں وہ اپنی مرضی سے سوتی ہے اپنی مرضی سے اٹھتی ہے۔ کوئی اس کے کاموں میں مخل نہیں ہوتا اور مجھے امید ہے کہ کافی دن چڑھے تک کوئی بھی یہ نہیں جان سکے گا کہ سریان اپنے کمرے میں نہیں ہے اور میرے خیال میں اس وقت تک تم اپنے کاروان اور اپنی ماں کو لے کر

ان سرحدوں کے نزدیک پہنچ چکے ہو گے اور جب ایسا ہوگا تو سب محفوظ ہو جاؤ گے۔“

ساربن کے ان الفاظ پر لحیان، مولک اور ان کے مسلح جوانوں نے خوشی کے اظہار کیا تھا۔ کچھ دیر سب وہاں خاموش بیٹھے رہے یہاں تک کہ ساربن چونکی اور پھر لحیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

”میرے بچو ذرا شہر کی طرف دیکھو وہ چاروں آ رہے ہیں۔“

اس پر چٹان کی اوٹ سے سر باہر نکال کر لحیان اور مولک نے دیکھا واقعی چار سوار اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے آ رہے تھے انہیں دیکھنے کے بعد لحیان اور مولک دونوں کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر دونوں نے نگاہوں ہی نگاہوں میں کوئی اشارہ کیا ساتھ ہی اپنے ساتھیوں کو بھی مخصوص اشارہ کیا اور اس اشارے کو پا کر سب اپنی اپنی کمانیں درست کرتے ہوئے تیر چلّے پر چڑھائے بالکل تیار اور مستعد ہو گئے تھے۔

جب وہ چاروں اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑتے ہوئے ان کے قریب آئے تب سنسناتے ہوئے کئی تیر بارش کی طرح ان پر برس گئے اور وہ چھلنی ہو کر اپنے گھوڑوں سے گرے اور دم توڑ گئے تھے۔

جب ایسا ہو چکا تب لحیان اور مولک کوہستانی سلسلے میں نکلے۔ بھاگتے ہوئے ان کی طرف گئے سب کا جائزہ لیا وہ سب مر چکے تھے۔ اس کے بعد وہ پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھات میں چلے گئے تھے۔

کوئی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ مشرق کی طرف سے کچھ لوگ آتے کھائی دیئے ان کا رخ حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف تھا۔

جب وہ وہاں آئے تو چاروں لاشوں اور ادھر ادھر کھڑے گھوڑوں کو دیکھ کر وہ رکے اپنے گھوڑے سے اترے لاشوں کا جائزہ لیا اور پھر دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان چاروں لاشوں اور گھوڑوں کو وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

اتنی دیر تک سورج بھی غروب ہو گیا تھا لحیان اور مولک اپنے ساتھیوں اور ساربن کے ساتھ کچھ دیر مزید وہاں رکے۔ جب اندھیرا گہرا ہوا تب لحیان نے ساربن کو اپنے گھوڑے پر بٹھایا اور اس کے بعد اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہ شاہراہ سے ہٹ کر غرب کی طرف بڑھے اور حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف ہو لیا تھا۔

بڑی راز داری سے لحیان اور مولک قصر کے پشتی حصے کے باغ میں آئے وہاں انہوں نے جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھوڑے روکے تو ساربن نیچے اتر کر تقریباً بھاگتی ہوئی قصر کی طرف گئی۔ اس کے قصر کے پشتی حصے کی طرف جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد اس حصے سے سریان نمودار ہوئی تھی۔ وہ اپنا چہرہ اپنا سر ڈھانپے ہوئے تھی لحیان کے قریب آ کر اس نے اپنا چہرہ دکھایا اپنی ماں کو دیکھ کر لحیان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اپنے گھوڑے سے نیچے اترا اور جو فالتو گھوڑا اپنی ماں کے لئے وہ اپنے ساتھ لایا تھا سریان کو اس پر سوار کروایا اس کے بعد وہ بڑی راز داری سے اس طرف گئے جہاں ان چاروں کا خاتمہ کیا گیا تھا۔ اتنی دیر تک شہر کے اندر ایک کہرام اور نوحہ خوانی کا سماں برپا ہو گیا تھا۔ شہر سے باہر جانے کے بعد انہوں نے اپنا رخ بدلا اس کے بعد وہ اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے اپنی سرزمینوں کا رخ کر رہے تھے۔

❀ ❀ ❀

سورج کافی چڑھ آیا تھا حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش کے قصر میں بالکل سکون اور سکوت طاری تھا۔ دوپہر سے کچھ پہلے سریان کی ماں اسورک سریان کے کمرے کی طرف آئی۔ کمرا اس نے کھولا اور کمرے کو خالی دیکھ کر وہ ٹھٹھکی ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ کھڑکی کھلی ہے۔ کھلی کھڑکی نے اسے حیرت میں ڈال دیا تھا۔ اس نے قصر کے ایک خادم کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ ساربن کو بلا کر لائے اس لیے کہ ساربن سریان کی ذاتی ملازمہ تھی۔

قصر کا وہ خادم بھاگتا ہوا وہاں سے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا اور اس کے ساتھ ساربن بھی تھی۔ اسورک کے سامنے آ کر ساربن رکی تب اسورک نے اسے مخاطب کیا۔

”سریان کہاں ہے؟“

اس موقع پر ساربن نے بڑے ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسورک کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

”مالکن میں رات کو انہیں اپنے کمرے میں سلا کر اپنی کوٹھری کی طرف چلی گئی تھی اور آپ جانتی ہیں صبح جب تک وہ بلاتی نہیں میں وہیں رہتی ہوں آج ابھی تک انہوں نے مجھے بلایا ہی نہیں ہے۔ لہٰذا میں نہیں جانتی وہ کہاں ہیں کیا اس وقت وہ اپنے کمرے میں نہیں ہیں؟“

اس پر غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اسورک کہنے لگی۔

”جاؤ ذرا کمرا دیکھو۔“

ساربن تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی سریان کے کمرے میں داخل ہوئی کمرے کا جائزہ لیا واپسی آئی اور اسورک کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

''چھوٹی مالکن تو کمرے میں نہیں ہیں اور کمرے کی پشتی کھڑکی کھلی ہوئی ہے۔''
سار بن کے ان الفاظ پر اسورک اور زیادہ پریشان ہوگئی تھی کہنے لگی۔
''اس کا مطلب ہے موقع پا کر سریان یہاں سے بھاگنے میں آخر کار کامیاب ہو ہی گئی۔ میرے خیال میں اس کا یہاں سے چلا جانا ہی بہتر تھا۔ اس لیے کہ کوئی بھی ماں اپنے بچوں کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ یقیناً اسے اپنے بیٹے اور بیٹی کی محبت کھینچ کر لے گئی ہوگی۔''

اس کے بعد اسورک پلٹی اور ایک ایسے کمرے میں داخل ہوئی جس کے اندر اس کا شوہر اور حتیوں کا بادشاہ متوشیلش اور اس کے دونوں بیٹے کاوک اور لوزمان بیٹھے ہوئے تھے۔ اسورک نے ان کے پاس جا کر بڑے دکھ اور بڑے افسوس میں سریان کے اپنے کمرے میں نہ ہونے کی خبر کہی تھی۔ اس پر وہ تینوں کھڑے ہوئے تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے سریان کے کمرے کی طرف گئے۔ سریان کے خالی کمرے کا جائزہ لیا پھر ان تینوں کی نگاہیں کھڑکی پر جم گئیں یہاں تک کہ متوشیلش اپنے دونوں بیٹوں کاوک اور لوزمان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اس کا مطلب ہے سریان یہاں سے بھاگ گئی ہے۔ میں نے شروع میں اس پر پہرہ لگایا تھا لیکن جب میں نے اندازہ لگایا کہ اب وہ یہاں سے جانے اور بھاگنے کی نہیں ہے تو میں نے پہرہ ہٹا دیا۔ میرے خیال میں میری اسی نرمی سے اس نے فائدہ اٹھایا ہے اور بھاگ گئی ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد متوشیلش نے ایک گہری نگاہ باری باری اپنے دونوں بیٹوں کاوک اور لوزمان پر ڈالی پھر کہنے لگا۔

''میرے دونوں بیٹو پتا کراؤ تمہاری بہن سریان کہاں گئی ہے کیسے یہاں سے بھاگنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اگر وہ سیتانیوں کی طرف گئی ہے تو وہ اکیلی تو سفر نہیں کر سکتی کسی نہ کسی کے ساتھ تو گئی ہے۔ یہ جو ہمارے شہر کے مشرق میں مدین کے تاجروں کا قافلہ اترا ہوا تھا اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟''

متوشیلش کے ان الفاظ پر اس کا بیٹا لوزمان بول اٹھا۔

''اے میرے باپ! جہاں تک میں خبر رکھتا ہوں اس کے مطابق مدین والوں کا وہ تجارتی کاروان گزشتہ دن دوپہر کے وقت ہی یہاں سے کوچ کر گیا تھا۔ اگر آپ اس پر

شک کرتے ہیں تو میرا دل نہیں جمتا۔ اس لیے کہ وہ تاجر قسم کے لوگ تھے اور پھر میں نے سنا۔ وہ واپس مدین ہی کی طرف گئے ہیں۔ میرے خیال میں وہ اتنی بڑی جرأت اور حماقت نہیں کر سکتے انہیں پتا ہے کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو سارے کے سارے قتل کر دیئے جائیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد لوزمان رکا اور اس کے بعد اپنی بات کو آگے بڑھاتا ہوا وہ کہہ رہا تھا۔

''گو وہ کل دوپہر کے وقت یہاں سے کوچ کر چکے ہیں۔ تاہم اگر آپ ان پر شک کرتے ہیں تو میں ابھی کچھ تیز رفتار مسلح جوان ان کے پیچھے روانہ کرتا ہوں۔ وہ جا لیں گے ان کی تلاشی لیں گے اور دیکھیں گے ہماری بہن ان کے ساتھ ہی مدین کی سرزمینوں کی طرف تو نہیں گئی۔''

یہاں تک کہنے کے بعد لوزمان جب خاموش ہوا تو اس کا باپ متوشیلش پھر بول اٹھا۔

''لوزمان میرے بیٹے مکمل طور پر مدین کے اس تجارتی قافلے پر شک نہیں کرتا۔ میں چاہتا ہوں احتیاطاً ان پر نگاہ رکھی جائے اور ان کی تلاشی بھی لی جائے۔ ساتھ ہی کچھ مخبر مقرر کر دو جو یہ جاننے کی کوشش کریں کہ میری بیٹی سریان بھاگنے میں کیسے کامیاب ہوئی۔ وہ اکیلی تو کہیں جا ہی نہیں سکتی بزدل ہے ڈرپوک ہے۔ اپنے جاسوسوں کو کہو وہ یہ جاننے کی بھی کوشش کریں کہ ہماری بیٹی سریان یہاں سے کس کے ساتھ کہاں گئی ہے۔''

اس کے ساتھ ہی متوشیلش ہٹا اور قصر کے اسی کمرے کی طرف جا رہا تھا جہاں سے گزر کر وہ اپنے دونوں بیٹوں اور بیوی کے ساتھ سریان کے کمرے کی طرف آیا تھا۔

❁

لحیان اور مولک دونوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سریان کے ہمراہ اپنے کاروان سے جا ملے تھے اور جب پورے کا پورا کاروان سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی سے جا لگا تب ایک جگہ سریان نے اپنے گھوڑے کی باگ کھینچتے ہوئے اسے روک دیا۔ اس پر کیونکہ لحیان اپنی ماں کے ساتھ تھا اس نے بھی گھوڑے کو روک دیا۔ ان دونوں ماں بیٹے کو دیکھتے ہوئے مولک اور اس کے ساتھی بھی اپنی گھوڑوں کو روک چکے تھے۔

یہاں تک کہ سریان کو مخاطب کرتے ہوئے لحیان کہنے لگا۔
''اماں کیا بات ہے آپ تھک گئی ہیں اب تو اماں ہم پہنچ گئے ہیں؟''
اس پر دکھ بھرے انداز میں سریان لحیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔
''پہلے مجھے اپنے باپ کی قبر پر لے کر چلو اس کے بعد میں اپنی حویلی میں داخل ہونگی۔''

اپنی ماں سریان کے ان الفاظ پر لحیان اداس اور افسردہ ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ مولک کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''مولک تم سب کو لے کر شہر میں داخل ہو میں اماں کو لیکر پہلے قبرستان کی طرف جاتا ہوں وہاں سے گھر آتا ہوں۔''

اس پر مولک حرکت میں آیا اور اپنے سارے کاروان کو لے کر وہ شہر میں داخل ہوا جبکہ لحیان سریان کو لے کر قبرستان کا رخ کر رہا تھا۔

قبرستان سے باہر دونوں ماں بیٹا اپنے گھوڑوں سے اتر گئے۔ قبروں کے اندر چلتے ہوئے ایک جگہ لحیان رک گیا اور اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے جب اپنے باپ کی قبر کی طرف اشارہ کیا تب سریان کی حالت عجیب ہو گئی تھی۔ وہ پہلے ہی رونے والی ہو رہی تھی قبر کی طرف دیکھتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ پھر وہ قبر کے پاس بیٹھ گئی اور اپنے دونوں ہاتھ بڑی محبت اور پیار سے قبر پر پھیرتے ہوئے ہچکیوں اور سسکیوں میں بری طرح رونے لگی تھی۔

کافی دیر تک ایسا ہی سماں رہا لحیان چپ چاپ اپنی ماں کے پاس کھڑا ہو کر روتا رہا شاید وہ چاہتا تھا اس کی ماں خوب رو کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لے اور اس کا ذہن ہلکا ہو جائے اچانک سریان چونکی اس لیے کہ قبرستان میں بوڑھی طمامہ اور اس کے ساتھ سریان کی بیٹی اور لحیان کی بہن یوریما داخل ہو رہی تھی۔ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے سریان بیچاری اور زیادہ بدحالی میں رونے لگی تھی۔ اس موقع پر لحیان نے اپنی ماں کے سر پر ہاتھ رکھا بڑی محبت میں کہنے لگا۔

''اماں ذرا سامنے دیکھو آپ کی بیٹی یوریما اور دادی اماں طمامہ آ رہی ہیں۔''
جب وہ قریب آئیں تب سریان اٹھ کھڑی ہوئی پہلے وہ طمامہ سے بغلگیر ہوئی ایسی روئی کہ دھاروں دھار اس کے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔ اس کی ہچکیاں اور

سسکیاں ایسی تھیں کہ رکنے والی نہ تھیں۔ پھر طمامہ سے علیحدہ ہو کر اپنی پوری قوت کے ساتھ اس نے یوریما کو اپنے ساتھ لپٹایا اور اس کا ماتھا، گال، چہرہ سب چوما والہانہ انداز میں اسے پیار کرتی رہی ساتھ ساتھ روتی رہی جبکہ یوریما بھی اپنی ماں سے گلے مل کر دھاروں دھار رو رہی تھی۔

قبرستان میں کچھ دیر تک ایسا ہی سماں رہا یہاں تک کہ سب نے اپنے آپ کو سنبھالا اس موقع پر بڑے پیارے انداز میں یوریما نے اپنے بھائی لحیان کی طرف دیکھا اور کہنے لگی۔

''بھائی میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھول سکوں گی کہ آپ میری ماں کو سلامت اپنے ساتھ لے کر آئے۔''

اس سے آگے یوریما کچھ نہ کہہ سکی اس لیے کہ ہلکی سی چپت اس کے گال پر لحیان نے لگائی پھر کہنے لگا۔

''یوریما تو میری بہن ہے کیا بھائی اپنی بہنوں پر بھی کوئی احسان کرتے ہیں۔ میری بہن! تو جانتی ہے میں اور تم دونوں اپنی ماں کے بغیر ادھورے تھے اپنی ماں کو یہاں لانا میرے فرائض اولین میں شامل تھا اور پھر میں تمہیں اور دادی دونوں کو یہ خوشخبری بھی سناتا ہوں کہ میں نے اپنے باپ کے چاروں قاتلوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ میں اپنے باپ کا انتقام بھی لے چکا ہوں اور اپنی ماں کو بھی بحفاظت اپنے ساتھ لانے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ خداوند قدوس نے چاہا تو اب ہم پرسکون اور خوش و خرم زندگی بسر کریں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد لحیان جب خاموش ہوا تب طمامہ پہلی بار بولی اور کہنے لگی۔

''لحیان میرے بچے میں تیری جس قدر بھی تعریف کروں کم ہے بیٹے ہمیں زیادہ دیر یہاں نہیں رکنا چاہیے آؤ گھر چلیں آج میرے مرنے والے بیٹے کی روح بھی پرسکون ہوگی کہ اس کے بیٹے نے نہ صرف یہ کہ اس کے قاتلوں سے انتقام لیا بلکہ اپنی ماں کو بھی واپس اپنی حویلی میں لے کر آیا آؤ میرے بچوں چلیں۔''

اس کے ساتھ ہی سریان، لحیان اور یوریما تینوں طمامہ کے پیچھے پیچھے ہو لیے تھے طمامہ اور یوریما بھی دونوں ایک ہی گھوڑے پر بیٹھ کر آئی تھیں۔ لحیان نے پہلے اپنی دادی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

طمامہ کو گھوڑے پر بٹھایا اس کے پیچھے یوریما بھی بیٹھی پھر سریان اور لحیان بھی گھوڑوں پر سوار ہوئے اس کے بعد وہ قبرستان سے نکل کر شہر میں داخل ہوئے تھے وہ حویلی میں داخل ہوئے تھے تو حویلی میں پہلے سے طباش، اس کا دوسرا بیٹا طباش کی بیوی بلسان سب وہاں موجود تھے جب وہ اپنے گھوڑوں سے اترے تب مسکراتے ہوئے قریب آیا اور سریان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''ہم اپنی بہن کو واپس اپنی حویلی میں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔''

طباش کے ان الفاظ پر سریان نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اتنی دیر تک اس کی بلسان آگے بڑھی اور سریان سے گلے ملنے لگی تھی۔ ساتھ ہی طباش کا چھوٹا بیٹا حرکت میں آیا اور سب کے گھوڑوں کو اصطبل کی طرف لے گیا تھا۔ یہاں تک کہ دیوان خانے میں داخل ہوئے اس وقت مولک بھی حویلی میں داخل ہوا تھا اور وہ دیوان خانے میں ان کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔ کچھ دیر تک آس پاس اور محلے کے بھی وہاں آکر جمع ہونے لگے تھے سریان کی واپسی پر خوشی کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ لحیان یوریما اور طمامہ کو اس کی واپسی پر مبارک باد بھی دینے لگے تھے۔ اسی دوران لوگ آتے رہے جاتے رہے اور مبارک باد دیتے رہے یہاں تک کہ حویلی میں سیستانیوں کے بادشاہ متی وزا کی بیوی سردام اور بیٹی نکسیما دونوں داخل ہوئے ان دونوں کو دیکھتے ہی سب کھڑے ہو گئے تھے سریان چونکہ دونوں کو نہیں جانتی تھی اس بنا پر کسی قدر تعجب سے ان کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ یہاں تک کہ لحیان نے اسے مخاطب کیا

''اماں یہ جو ایک خاتون اور اس کے ساتھ ایک لڑکی آئی ہیں۔ خاتون ہمارے حکمران متی وزا کی بیوی اور جو لڑکی ہے وہ ان کی بیٹی ہے اور اس کا نام نکسیما ہے۔''

دونوں نے پہلے سریان کو اس کی واپسی کی مبارک باد دی اس موقع پر سردام سامنے بیٹھے لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''لحیان میرے بیٹے سب سے زیادہ تم مبارک باد کے مستحق ہو اس لیے تمہارے جو ساتھی شہر میں داخل ہوئے ہیں ان سے قصر میں بھی یہ خبریں پھیل گئی ہیں تم نے اپنے باپ کا انتقام لے لیا ہے اور اپنی ماں کو بھی واپس لے کر آئے ہو میں سمجھتی ہوں اس مہم کی کامیابی پر تمہاری جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ اپنے باپ کے قاتلوں سے انتقام لینے کے بعد یہ جو تم اپنی ماں کو بھی وہاں سے نکال کر لائے ہو تو میں

سمجھتی ہوں تمہاری اور یوریما کی زندگی میں جو خلا تھا اسے میرے بیٹے تو نے پر کر دیا ہے۔''

سردام کی اس گفتگو کے جواب میں لحیان نے اس کا شکریہ ادا کیا کچھ دیر تک سب وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے پھر سردام، سریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''میں ایک بار پھر اپنی حویلی میں آمد پر تمہیں خوش آمدید کہتی ہوں میرے خیال میں اب جاتی ہوں اور امید ہے اب تم لوگوں سے ملاقات ہوتی رہے گی۔''

اس موقع پر اپنی ماں کے ساتھ نکسیما بھی کھڑی ہوئی پھر اپنا منہ اپنی ماں سردام کے قریب لے گئی اور کہنے لگی۔

''اماں اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ دیر یہیں یوریما کے پاس ٹھہر جاؤں۔''

اس پر سردام مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

''بیٹی اس سلسلے میں تمہیں مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس گھر سے تیرا ایک تعلق ہے۔ ہم اپنے طور پر تو تمہارا معاملہ لحیان کے ساتھ لے کر چلے ہیں۔ بس سریان کی آمد پر رسم ادا کرنی باقی ہے۔ اب سریان اور ہم مل کر اس مرحلے کو بھی پورا کر لیں گے۔''

اپنی ماں سردام کے ان الفاظ پر نکسیما خوش ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ سردام نے طمامہ اور سریان دونوں سے اجازت لی پھر وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد کچھ دیر تک خاموشی رہی۔ یہاں تک کہ یوریما جو اپنی ماں کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی وہ حرکت میں آئی اپنا بازو اس نے سریان کے شانے پر رکھا پھر اپنا منہ سریان کے کان کے قریب لے گئی اور کہنے لگی۔

''اماں آپ کی آمد پر ہم سب ویسے ہی خوش ہیں اس سے بڑی خوشی ہمیں نصیب نہیں ہو سکتی ہے لیکن اماں اس موقع پر میں چاہتی ہوں آپ سے ایک خوشخبری بھی کہوں۔''

یوریما کی اس سرگوشی کے جواب میں سریان بھی مسکراتے ہوئے سرگوشی میں کہنے لگی۔''

اس پر یوریما کہنے لگی۔

''بیٹی! اگر میرے لئے تمہارے پاس کوئی خوش خبری ہے تو کہو، رکتی کیوں ہو؟''

''اماں یہ جو نکسیما نام کی لڑکی ہے جو ہمارے بادشاہ متی وزا کی بیٹی ہے اگر ا بھائی کی زندگی کا ساتھی بنا دیا جائے تو کیسا رہے گا؟''

اس موقع پر سریان کے لبوں پر ہلکا سا تبسم نمودار ہوا تھا پھر کہنے لگی۔

''بیٹے یہ لوگ کیا میرے بیٹے کو اس لڑکی کا رشتہ دے دیں گے؟''

اس پر یوریما بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پھر سرگوشی میں کہنے لگی۔

''اماں ہمارے حکمران متی وزا اور اس کی بیوی سردام نے نکسیما کا رشتہ میرے بھائی کو دے دیا ہے وہ تو منگنی طے کرنا چاہتے تھے پھر بھائی نے یہ شرط رکھی کہ جب تک میری ماں یہاں نہیں آئے گی اس وقت تک منگنی کی رسم ادا نہیں کی جائے اماں اب آپ آ گئی ہیں تو یہ رسم ادا کرنے میں دیر نہیں ہونی چاہیے۔''

سریان کچھ دیر تک بڑے غور سے مسکراتے ہوئے نکسیما کی طرف دیکھتی رہی پھر اپنی بیٹی یوریما کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

یوریما میری بیٹی اگر نکسیما کا رشتہ میرے بیٹے لحیان کے لئے مل رہا ہے تو میں سمجھتی ہوں یہ ہماری خوش قسمتی ہے اور میرا بیٹا سب سے اچھے مقدر والا ہے کہ اسے اپنے حکمران کی بیٹی اس کی زندگی کے ساتھی کے طور پر مل رہی ہے۔

سریان کے ان الفاظ کے جواب میں یوریما بھی بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

اماں بات بالکل مکمل ہو چکی ہے اب تو صرف آپ کے ہاں کرنے کی بات ہے اس لیے کہ بھائی نے شرط رکھی تھی کہ جب تک آپ نہیں آئیں گی اس وقت تک منگنی کی رسم ادا نہیں کی جا سکتی۔''

یوریما جب خاموش ہوئی تب سریان سرگوشی میں کہنے لگی۔

''یوریما میری بیٹی میں سمجھتی ہوں مجھے ایک ساتھ کئی خوشیاں مل رہی ہیں۔ میرے لئے سب سے بڑی اور پہلی خوشی یہ ہے کہ میں واپس اپنی حویلی میں آ گئی ہوں۔ دوسری خوشی یہ ہے کہ میں اپنے بیٹے اپنی بیٹی اور اپنے شوہر کی ماں کے پاس ہوں۔ اب تیسری خوشی یہ مل رہی ہے کہ میرے بیٹے کو سیستانیوں کے بادشاہ متی وزا کی بیٹی نکسیما کا رشتہ مل رہا ہے۔

لحیان جو قریب ہی بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی شاید کان لگاتے ہوئے اپنی ماں اور

بہن کی یہ گفتگو سن لی تھی لہٰذا وہ اپنی جلہ سے اٹھا بڑے پیارے انداز میں اپنی ماں اور بہن کے قریب آکر اس نے اپنی بہن یوریما کا کان پکڑا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اب تم تھوڑی دیر دور ہو مجھے اماں کے پاس بیٹھنے دو میں جانتا ہوں تم اپنا کام کر چکی ہو۔ اب مجھے اپنے کام کی ابتداء کرنے دو میں یہ جان چکا ہوں کہ تم نے جو کچھ اماں سے کہا اس کے جواب میں اماں کہہ چکی ہے کہ اسے ایک ساتھ تین خوشیاں مل رہی ہیں اب میں اپنی ماں کو چوتھی خوشی سنانا چاہتا ہوں۔''

لحیان کے ان الفاظ پر سریان چونکی تھی کہنے لگی۔۔

''بیٹے چوتھی خوشی کون سی ہے۔؟''

اس دوران یوریما پیچھے ہٹ گئی تھی اس کی جگہ لحیان ہو بیٹھا پھر اپنا منہ اپنی ماں کے قریب لے جاتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

''اماں پہلے آپ یہ بتائیں کہ عم طباش کا بڑا بیٹا مولک آپ کو کیسا لگتا ہے۔؟''

لحیان کے ان الفاظ پر یوریما مسکرانے شرمانے لگی تھی۔ یہاں تک کہ سریان، لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''بہت اچھا بیٹا ہے، مخلص ہے، بات ماننے والا ہے۔''

اپنی ماں کے ان الفاظ کے جواب میں لحیان نے ایک لمبا سانس لیا پھر کہنے لگا۔

''عم طباش نے مولک کے لئے یوریما کا رشتہ مانگا تھا میں اور دادی اماں نے اس رشتے کے لئے ہاں کر دی ہے۔ طباش اور ان کے اہل خانہ منگنی کی رسم ادا کرنا چاہتے تھے پر اماں میں نے یہ شرط رکھی کہ منگنی کی رسم اس وقت ادا کی جائے جب میری ماں اس حویلی میں آئے گی اور وہ میرے اور میری بہن کے سر پر ہاتھ رکھے گی۔''

یہاں تک کہ کہنے کے بعد لحیان رکا پھر غور سے اپنی ماں سریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''اماں کیا آپ کی تین خوشیوں میں اور خوشی کا اضافہ کر کے میں نے خوشیوں کی تعداد چار نہیں کر دی ہے۔؟''

جواب میں سریان مسکرائی اپنے دونوں ہاتھوں سے لحیان کا سر تھاما اس کی پیشانی پر طویل بوسا دیا پھر کہنے لگی۔ ''بیٹے اس میں کوئی شک نہیں اور اگر یوریما کے لئے مولک کا

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

رشتہ آیا ہے تو میں سمجھتی ہوں یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے۔ بیٹے! چند دن کا وقفہ ڈال کر تم دونوں بہن بھائی کی منگنی کی رسم اور مولک اور نکسیما کے ساتھ طے کر دی جائے گی۔"

سریان کے ان الفاظ پر لحیان اور یوریما دونوں بہن بھائی خوشی کا اظہار کر رہے تھے یہاں تک کہ طمامہ نے یوریما کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔

یوریما میری بچی تیری ماں کو بھوک لگی ہوگی۔ بیٹی! آج کھانا تیار کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے؟"

اس پر سریان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی کہنے لگی۔

"اماں اب میں ٹھیک ہوں میں خود آپ سب کے لئے کھانا تیار کرتی ہوں۔"

سریان جونہی اٹھنے لگی۔ یوریما نے فوراً اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا بازو پکڑ کر کھینچ کر دوبارہ اسے بٹھایا پھر کہنے لگی۔

"اماں آپ کی بیٹی اب بڑی ہو چکی ہے۔ میرے ہوتے ہوئے اگر آپ گھر کا کام کریں تو میرے لئے باعث شرم ہے لہٰذا آپ چپ چاپ جس نشست سے اٹھی ہیں اسی نشست پر بیٹھ جائیں آپ کو مطبخ کی طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی بیٹی یوریما دیکھتی جائیے اور کتنی جلدی کھانا تیار کرتی ہے۔"

اس کے ساتھ ہی یوریما نے کھینچ کر سریان کو اس کی نشست پر بٹھا دیا جب وہ اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی تو اس کی طرف دیکھتے ہوئے نکسیما بھی کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی۔

"یوریما میری بہن آؤ میں بھی تمہارے ساتھ مطبخ کی طرف چلتی ہوں اور دونوں مل کر کھانا تیار کرتی ہیں۔"

نکسیما کے ان الفاظ پر جہاں سریان اور طمامہ مسکرا دی تھی وہاں یوریما بھی مسکراتے ہوئے آگے بڑھی۔ نکسیما کا ہاتھ پکڑا پھر وہ دونوں مطبخ کی طرف ہو لی تھیں۔

❀ ❀ ❀

فرعون ایک روز اپنے ممفس شہر کے قصر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے ان کارندوں میں سے ایک جو بنی اسرائیل سے کام اور مشقت لینے پر مامور تھا اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زمین کی طرف جھکتے ہوئے اس نے فرعون کو تعظیم دی اس کے بعد کہنے لگا۔

"مالک بنی اسرائیل کے لوگ جن سے ہم کام لیتے ہیں اب دن بدن زیادہ تنگ کرنے لگ گئے ہیں۔ ان سے ہمیں دو طرح کی شکایت ہے۔ ایک یہ کہ ان کی تعداد پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ دوسرے یہ کہ اب وہ کام کے دوران اور کام کے بعد بھی شدت کے ساتھ ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ان سے اب یہ مشقت نہ لی جائے اور انہیں فلسطین کی طرف جانے کی اجازت دی جائے۔"

اس پر فرعون کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان سے تم کام کم لیتے ہو جس کی بناء پر ان کے پاس فالتو وقت ہوتا ہے اور اس وقت کے دوران وہ طرح طرح کی سازش اور سرکشی کی باتیں سوچتے ہیں۔ دیکھو انہیں مصروف رکھنے، سرکشی اور بغاوت سے بچانے کے لئے ایک بہترین طریقہ ہے رعمیس اور فیوم دونوں شہر کافی حد تک مکمل ہو گئے ہیں۔ اب ان کے اندر دیوتاؤں کے معبد کی تعمیر کے کام باقی ہیں۔ اب تک بنی اسرائیل کے ساتھ ہمارا معاملہ کچھ یوں ہے کہ انہیں حکومت کی طرف سے اینٹیں بنانے کے لئے بھس مہیا کیا جاتا ہے چنانچہ وہ اپنے روز مرہ کی اینٹوں کی گنتی پوری کر کے فارغ بیٹھتے ہیں اور پھر ہماری حکومت کے خلاف طرح طرح کی سازش کی باتیں بناتے ہیں۔ اب میری طرف سے جا کر انہیں یہ حکم سنا دو کہ آج کے بعد اینٹیں بنانے کے لئے بھس مہیا نہیں کیا جائے گا وہ جہاں سے اور جدھر سے چاہیں خود جا کر بھس حاصل کریں اور بھس حاصل کرنے

کے بعد انہیں روزانہ اتنی ہی اینٹیں بنانا ہوں گی جتنی اینٹیں وہ اس وقت بناتے رہے ہیں جب ہم بھس مہیا کرتے تھے۔"

فرعون کا یہ حکم سن کر اس کے کارندوں کا سربراہ واپس گیا اور بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"تمہارے لیے فرعون کا کہنا ہے کہ آج کے بعد تم کو بھس نہیں ملے گا۔ تم خود جہاں سے چاہو بھس حاصل کر لو لیکن اس کے لئے ایک شرط ہے اینٹیں تم اتنی ہی بناؤ گے جتنی اس وقت بناتے تھے جب بھس ہماری طرف سے مہیا کیا جاتا تھا۔"

یہ حکم پا کر بنی اسرائیل کے لوگ بڑے تنگ اور بیزار ہوئے مصر کے مختلف علاقوں میں بھس کی تلاش میں مارے مارے پھرتے تھے تاکہ بھس حاصل کر کے اینٹیں بنائیں اور اپنی مشقت پوری کریں۔

اور جب بڑی مشکل سے بھس حاصل کرنے کے بعد وہ اینٹیں بناتے اور اینٹوں کی روز مرہ کی گنتی پوری نہ ہوتی تب فرعون کی طرف سے مقرر بیگار لینے والے انہیں دھمکی دیتے ہوئے کہتے کہ تم اپنا روز کا کام جیسے بھس پا کر کرتے تھے اب بھی کرو جبکہ تم ایسا نہیں کر رہے ہو۔ چنانچہ جب چند روز تک بنی اسرائیل کے لوگ بھس حاصل کرنے کے بعد اینٹوں کی اتنی تعداد نہ بنا سکے جتنی تعداد وہ پہلے بناتے تھے تو فرعون کے کارندوں نے ان پر سختی کرنا شروع کر دی۔ اس سختی کے جواب میں بنی اسرائیل کے لوگ تنگ پڑ گئے۔ آخر انہوں نے فرعون سے مل کر اپنا یہ مسئلہ حل کرانے کا تہیہ کر لیا تھا۔

چنانچہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے سردار ایک جگہ جمع ہوئے ان میں سے روبن قبیلے کا سموع، شمعون کے قبیلے کا ابن جوزی، یہودہ، کے قبیلے کا کالب بن یوحنا، اشکار کے قبیلے کا اجال، بنی دان سے ابن جملی، آسر کے قبیلے کا ابن میکائیل، اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کے قبیلے کا یوشع بن نون، نبیا کے قبیلے کا فلتی، زبولون کے قبیلے کا جدی، بن لقمانی کے قبیلے کا ابن دنسی، آشر کے قبیلے کا جد کے قبیلے کا جرائیل اور افرائیم کے قبیلے کا سمیئی ایک جگہ جمع ہوئے اور صلاح مشورہ کرنے لگے۔

سب سے پہلے روبن قبیلے کا سموع بولا اور سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"میرے عزیز بھائیو! تم دیکھتے ہو جب سے مدین کی سرزمینوں سے موسیٰ علیہ السلام لوٹ کر آئے ہیں اور انہوں نے فرعون کو خداوند کا پیغام سنانا شروع کیا ہے تب سے

فرعون ہمارے سخت خلاف ہو چکا ہے۔ پہلے ہمارے آدمیوں کو بھس مل جاتا تھا اور اینٹوں کی جو تعداد فرعون نے مقرر کر رکھی تھی وہ بڑی آسانی سے مکمل کر کے اپنے کام سے فارغ ہو جاتے تھے اور ان کی مشقت پوری ہو جاتی تھی لیکن اب موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی خفگی فرعون ہم پر اتار رہا ہے۔ ہمارے آدمیوں کو بھس بھی نہیں دیتا اور ساتھ یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ جو اینٹیں ہمارے آدمی پہلے بناتے تھے اتنی گنتی کی اینٹیں وہ اب بھی بنائیں گے۔ بھس تلاش کرنے کے بعد جب ہمارے آدمی اتنی اینٹیں پوری نہیں کرتے فرعون کے کارندے ان پر ظلم اور تشدد کرتے ہیں۔ میرے بھائیو! اگر ہم نے اس کا کوئی حل تلاش نہ کیا تو یاد رکھنا دن بہ دن بنی اسرائیل پر مظالم بڑھتے جائیں گے اور پھر بنی اسرائیل کے فلسطین کی طرف جانے کے مواقع بھی کم سے کم تر ہوتے چلے جائیں گے۔"

یہاں تک کہنے کے بعد روبن قبیلے کا سردار سموع جب خاموش ہوا تب آسر قبیلے کا سردار ستور بولا اور کہنے لگا۔

"میرے بھائیو! میں کہتا ہوں آؤ بارہ کے بارہ مل کر فرعون سے ملاقات کریں اور اس پر واضح کریں کہ جو گنتی ہمارے آدمی بھس ملنے کے بعد پوری کرتے تھے وہ اب کیسے پوری کر سکتے ہیں دن کا بیشتر حصہ تو انہیں بھس تلاش کرنے میں ہی گزر جاتا ہے لہٰذا وہ اگر رات گئے تک بھی کام کریں تو اینٹوں کی مقررہ تعداد پوری نہیں کر سکتے لہٰذا یا تو انہیں دوبارہ بھس مہیا کیا جائے یا ان کی مشقت میں کسی حد تک کمی کی جائے۔"

روبن قبیلے کے سردار سموع کی اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے ہاں سے ہاں ملائی، پھر اشکار قبیلے کا سردار اجال بولا اور کہنے لگا۔

"بھائیو! اس معاملے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ آؤ، یہیں سب فرعون کے پاس چلتے ہیں اور اس موضوع پر اس سے گفتگو کرتے ہیں چنانچہ اشکار قبیلے کے سردار اجال کی اس تجویز سے سب نے اتفاق کیا سو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے وہ بارہ سردار فرعون سے ملاقات کرنے کے لئے فرعون کے محل کی طرف روانہ ہوئے۔"

فرعون کو جب اطلاع دی گئی کہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے سردار اس سے ملنا چاہتے ہیں تب فرعون نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ فرعون کے سامنے جانے کے بعد سب سے پہلے اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کے قبیلے کے سردار یوشع بن نون بولے اور فرعون کو

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے بادشاہ آخر تمہارے کارندے بنی اسرائیل پر ایسی سختی جبر اور ظلم کیوں کر رہے ہیں۔ تمہارے کارندے بنی اسرائیل کے مشقت کرنے والوں کو بھس بھی نہیں دیتے اور ساتھ ہی ان سے یہ بھی کہتے ہیں اینٹیں بناؤ اور دیکھو اینٹوں کی تعداد اتنی ہی ہونی چاہیے جتنی اس وقت ہوتی تھی جب بھس مہیا کیا جاتا تھا۔ لہٰذا خود بھی سوچو بنی اسرائیل کے لوگوں کا کافی وقت تو بھس تلاش کرنے میں گزر جاتا ہے پھر وہ کیسے اینٹوں کی مقرر کی ہوئی تعداد پوری کر سکتے ہیں اور جب ایسا نہیں ہوتا تو ان پر ظلم اور جبر کیا جاتا ہے۔''

فرعون پہلے ہی بنی اسرائیل پر تپا بیٹھا تھا اس لیے کہ ایک تو ان کی تعداد مصر میں کافی ہو گئی تھی۔ دوسرے وہ واپس فلسطین جانے کا تقاضا کرتے تھے۔ فرعون انہیں واپس نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔ اس لیے کہ اگر بنی اسرائیل اس کے ملک سے نکل گئے تو پھر اس کے لئے مشقت کون کرے۔ گا اس بناء پر فرعون بنی اسرائیل کے سرداروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''جو میں نے حکم دیا ہے وہ جاری رہے گا بھس بھی مہیا نہیں کیا جائے گا اور اینٹوں کی تعداد اتنی ہی حاصل کی جائے گی جتنی بھس دیتے وقت کی جاتی تھی۔ اس لیے کہ تم بنی اسرائیل کے لوگ کاہل ہوگئے ہو لہٰذا میں تم سے کہتا ہوں کہ تمہارے پاس کافی فالتو وقت بچتا ہے جس کی بناء پر تمہارے لوگ اکثر بیشتر میرے کارندوں سے کہتے ہیں کہ انہیں فلسطین جانے دیا جائے تا کہ وہ اپنی مرضی سے وہاں زندگی بسر کریں۔ لہٰذا میں تم سے کہتا ہوں تم سب جاؤ کام کرو کیوں کہ یہ میرا آخری فیصلہ ہے کہ بھس تم کو نہیں ملے گا اور اینٹوں کی تعداد تمہیں اتنی ہی دینا ہوگی جتنی تم پہلے دیا کرتے تھے اور اگر میرے حکم کی تعمیل نہیں ہوئی تو بہت برا ہوگا۔ واپس جا کر بنی اسرائیل کے لوگوں سے کہہ دو کہ بھس خود حاصل کرو اور اس کے ساتھ ہی اپنی اینٹوں اور روز مرہ کے کام میں کسی طرح کی کمی نہ ہو پائے۔''

بنی اسرائیل کے بارہ کے بارہ سردار فرعون کی اس گفتگو سے بڑے مایوس اور پریشان ہوئے اس لئے کہ فرعون نے نہ صرف ان کا کہا ماننے سے انکار کر دیا بلکہ تکبر اور گھمنڈ سے کام لیتے ہوئے انہیں جھڑکنے کے انداز میں اپنے محل سے جانے سے کہہ دیا تھا۔

چنانچہ بنی اسرائیل کے وہ بارہ سردار جب فرعون کے محل سے نکلے تو اتفاقاً تھوڑی دُوران کی ملاقات موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سے راستے میں ہوگئی تب ان بارہ سرداروں میں سے ایک موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''خداوند ہی تمہیں دیکھے اور تمہارا انصاف کرے کیونکہ تم نے ہم کو فرعون اور اس کے خادموں کی نگاہوں میں ایسا ذلیل اور خوار کیا ہے کہ ہمارے قتل کے لئے ان کے ہاتھ میں تم لوگوں نے تلوار دے دی ہے۔ بنی اسرائیل کے سرداروں کی یہ باتیں سن کر موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام نے ایک بار پھر فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل پر مظالم اور جبر ترک کر دے اور بنی اسرائیل کو مصر سے نکل کر فلسطین جانے کی اجازت دے دے۔ جب فرعون نے تعصب اور گھمنڈ کی بناء پر ایسا کرنے سے انکار کر دیا تب بحکم خداوندی مصر پر مختلف صورتوں میں عذاب نازل ہونا شروع ہوا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خداوند کے حضور التجا کی کہ فرعون تو سیدھی راہ کی طرف نہیں آتا اور میرا کہا ماننے سے انکار کرتا ہے۔ تب عذابوں کا سلسلہ شروع ہوا موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ دریائے نیل کے کنارے فرعون کے پاس جائیں اور جب وہ اپنے عصا کو آسمان کی طرف بلند کریں گے تو مصر پر پہلے عذاب کی ابتداء ہو جائے گی۔

خداوند قدوس کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو آگاہ کیا گیا کہ مصر کے لوگوں پر ایسے اولے برسیں گے کہ جو مصر میں جب سے اس کی بنیاد ڈالی گئی ہے نہیں برسے ہوں گے۔ موسیٰ علیہ السلام کو یہ بھی حکم ہوا کہ فرعون کے پاس جا کر یہ اعلان کریں کہ اپنے چوپایوں کو اور جو کچھ لوگوں کا مال کھیت میں ہے اس کو اندر لے آئیں کیونکہ جتنے افراد اور جانور دوسری اشیاء میدان میں ہونگی اپنے گھروں میں نہیں پہنچ پائیں گی ان پر اولے پڑیں گے اور ہر چیز فنا اور ہلاک ہو جائے گی۔ بس خداوند قدوس کا یہ پیغام موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون کو پہنچایا تو فرعون نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی لیکن فرعون کے حواریوں میں سے جو خداوند قدوس کے عذاب سے ڈرتے تھے وہ اپنے خدام، اپنے آدمی اور چوپایوں کو گھروں میں لے آئے اور جنہوں نے خداوند قدوس کے اس عذاب کا کوئی لحاظ نہ کیا انہوں نے تکبر اور گھمنڈ سے کام لیتے ہوئے اپنے چوپایوں اور ہر شے کو گھروں سے باہر ہی رہنے دیا۔

موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے جب یہ پیغام فرعون کو پہنچ گیا تب خداوند قدوس کی

طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا۔ اے موسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا تا کہ سب ملک مصر میں انسان اور حیوان، کھیت اور سبزی پر جو مصر میں ہے اولے گریں۔

پس اپنے خداوند قدوس کے احکامات کا اتباع کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی آسمان کی طرف اٹھائی اور خداوند قدوس نے اسی وقت مصر پر بارش اور اولے بھیج شروع کر دیئے اولے بڑی تیزی سے برسنا شروع ہو گئے تھے اور ایسے اولے گرے اور وہ وزن میں ایسے تھے کہ جب سے مصری قوم آباد ہوئی تھی اپنے ملک میں ایسے اولے گرتے نہ دیکھتے تھے بس ان اولوں سے سارے مصر میں انسانوں اور حیوانوں میں سے جو میدان میں رہ گئے تھے ان کا صفایا کر دیا جو کھیت اور سبزیاں تھیں وہ بھی اولوں سے تباہ و برباد ہوگئیں میدانوں کے سبز درختوں کو توڑ ڈالا اور حیرت انگیز بات یہ کہ جشن کا علاقہ جہاں بنی اسرائیل رہتے تھے وہاں اولے نہیں گرے تھے۔

''فرعون نے جب یہ صورت حال دیکھی تب اس نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بلوا کر ان سے کہا۔ میں نے اس دفعہ گناہ کیا یقیناً خداوند قدوس صادق ہے۔ میں اور میری قوم دونوں ہی بدکار ہیں پس اپنے خداوند سے شفاعت کرو کیونکہ یہ زور سے گرجنا اور اولوں کا برسنا بہت ہو چکا میں تم کو جانے دونگا اور تم اب رکو گے نہیں۔''

تب موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا۔'' میں شہر سے باہر نکلتے ہی خداوند قدوس کے آگے ہاتھ پھیلاؤنگا اور یہ عذاب ختم کرنے کی التجاء کرونگا لیکن تو یہ جان لے کہ یہ ساری دنیا خداوند قدوس ہی کی ہے۔'' بس حسب وعدہ موسیٰ علیہ السلام نے خداوند قدوس کے ہاں التجا کی اور اس التجا کے جواب میں اولے برسنے بند ہوگئے۔

چنانچہ فرعون اور اس کے حوریوں نے دیکھا کہ اچانک اولے موقوف ہو گئے ہیں تو اس نے اس کے حواریوں نے موسیٰ علیہ السلام کا کہا ماننے سے انکار کردیا فرعون کا دل پھر سخت ہوگیا اور وہ سوچنے لگا کہ جو عذاب طاری ہونا شروع ہوا تھا وہ تو ختم ہوگیا ہے اب اسے موسیٰ علیہ السلام کی بات ماننے کی کیا ضرورت ہے۔

فرعون نے پھر بنی اسرائیل کو مصر سے نکل کر فلسطین کی طرف جانے کی اجازت دینے سے انکار کیا تب حکم خداوندی ایک بار پھر موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام فرعون کے پاس گئے اور اس سے کہا۔

''خداوند قدوس فرماتا ہے کہ تو کب تک میرے سامنے جھکنے سے انکار کرتا رہے

گا بنی اسرائیل کو جانے دے ورنہ اگر تو نہیں جانے دے گا تو دیکھ کل تیرے ملک میں پھر خداوند قدوس کی طرف سے ایک نئے عذاب کی ابتداء ہو جائے گی۔''

آپ نے فرعون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جو کچھ مجھے خداوند قدوس نے بتایا ہے اس کے مطابق اب بھی اگر تو نہ مانا تو تجھ پر ٹڈیوں کا عذاب نازل ہوگا اور وہ اتنی بڑی تعداد میں آئیں گی کہ وہ زمین کی سطح کو ایسے ڈھانک لیں گی کہ کوئی زمین کو دیکھ نہ سکے گا اور اولوں سے جو کچھ تمہارا بچ رہا ہے وہ اسے کھا جائیں گی اور تمہارے جتنے درخت میدان میں لگے ہیں ان کو بھی چٹ کر جائیں گی اور تیرے آبا اجداد نے جب سے وہ پیدا ہوئے اس وقت سے آج تک ایسی ہولنا کی نہ دیکھی ہوگی۔

فرعون نے جب دوبارہ خداوند قدوس کی اطاعت کرنے اور بنی اسرائیل کو جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تب ایک بار پھر موسیٰ علیہ السلام نے بحکم خدوندی اپنا عصا بلند کیا جس کے نتیجے میں اتنی تعداد میں ٹڈیاں مصر میں آن گھسیں کہ ہر قسم کی سبزی کو جو اولوں سے بچ رہی تھی چٹ کر گئیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس وقت موسیٰ علیہ السلام نے دوسرے عذاب کے لئے اپنی لاٹھی بڑھائی تب ساری رات ہوا چلتی رہی اور صبح ہوتے ہوتے وہ ہوا جو آندھی کی صورت اختیار کرتی چلی گئی تھی ٹڈیاں لے آئی اور ٹڈیاں سارے ملک مصر میں چھا گئیں پس مصر میں جو پھل دار درخت گھروں میں یا باغوں میں تھے اور جو ثمر اور میوے پک گئے تھے یا پکنے والے تھے سب کو وہ ٹڈیاں چٹ کر گئیں اور مصر میں نہ کسی درخت کی، نہ کھیت کی، نہ کسی سبزی کی ہریالی باقی رہی یہ صورت حال دیکھتے ہوئے فرعون نے پھر موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بلوا کر کہا کہ میں تمہارے خدا کا ایک بار گناہ گار ہوا ہوں سو فقط اس بار میرا گناہ بخشو اور اپنے خداوند سے سفارش کرو کہ وہ اس موت کو مجھ سے دور کرے۔

موسیٰ علیہ السلام نے پھر جب ٹڈیوں کے عذاب کے ٹلنے کی التماس کی تو ٹڈیاں جب ٹل گئیں تب موسیٰ علیہ السلام کا کہا ماننے سے ایک بار پھر فرعون نے انکار کر دیا۔ اس کا دل سخت ہوگیا اور اس نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سے جو وعدہ کیا تھا اسے فراموش کرتے ہوئے ایک بار پھر بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔

فرعون کے اس تکبر اور گھمنڈ کے جواب میں تیسرے عذاب کی ابتداء ہوئی یہ

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

عذاب ایسا تھا کہ مصر میں تین دن تک گہری تاریکی چھائی رہی تین دن تک نہ تو کسی نے کسی کو دیکھا اور نہ کوئی اپنی جگہ سے ہلا لیکن وہ علاقہ جہاں بنی اسرائیل کی رہائش گاہیں تھیں وہاں تاریکی کے بجائے اجالا رہا فرعون اور اس کے حواریوں نے جب دیکھا کہ مصر میں تو تاریکی چھا گئی ہے روشنی اور اجالے کا کہیں نام نہیں رہا تب حسب سابق اس نے پھر موسیٰ علیہ السلام کو بلا کر کہا کہ تم اپنی مرضی کے مطابق اپنے خداوند کی عبادت کرنا ہیں تمہیں فلسطین سے جانے کی اجازت دونگا لیکن شرط یہ ہوگی کہ تم اپنی بھیڑ، بکریاں، گائے، بیلوں کو یہیں چھوڑ جاؤ گے۔ اس پر موسیٰ نے کہا تمہاری یہ شرط قابل قبول نہیں ہے اس لئے کہ بنی اسرائیل کو کم از کم سوختنی قربانیاں کے لئے جانوروں کی ضرورت پڑے گی پس تمہیں جانور بھی ساتھ لیجانے کی اجازت دینا ہوگی۔

پس موسیٰ علیہ السلام کی التجا پر یہ تیسرا عذاب بھی ٹل گیا اور عذاب کے ٹلنے کے بعد فرعون نے نہ بنی اسرائیل کو روانہ کیا نہ ان کے چوپایوں کو جانے کی اجازت دی بلکہ دھمکی آمیز انداز میں فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا۔

’’اب تو میرے سامنے سے چلا جا ہوشیار رہ اور پھر کبھی میرا منہ دیکھنے کو مت آنا کیونکہ جس دن تو نے میرا منہ دیکھا تو مارا جائے گا تب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو مخاطب کر کے کہا تو ٹھیک کہتا ہے میں پھر تیرا منہ کبھی نہیں دیکھونگا۔‘‘

غرض موسیٰ علیہ السلام کی التجا پر خداوند قدوس کی طرف سے فرعون اور اس کی قوم پر مختلف صورتوں میں عذاب نازل ہوتے رہے آخر میں خداوند قدوس کی طرف سے مصر پر آدھی رات کو ایسا عذاب طاری ہوا کہ مصر میں آہ وفغاں کا سا سماں طاری ہو گیا۔ مصر کے سب پلوٹھوں کو جس فرعون کے پلوٹھے کے علاوہ جو قید خانے میں تھا اس کے پلوٹھے تک بلکہ چوپایوں کے پلوٹھوں کو بھی ہلاک کر دیا پس جب یہ صورت حال پیش آئی تو فرعون او اس کے حواری رات ہی کو اٹھ بیٹھے اس وقت مصر میں بڑا کہرام مچ گیا تھا کیونکہ ایک بھی گھر ایسا نہ تھا جس میں کوئی مرا نہ ہوا ہو تب یہ صورت حال دیکھتے ہوئے فرعون نے رات ہی رات میں موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بلوا کر کہا۔

’’تم بنی اسرائیل کو لے کر میری قوم کے لوگوں میں سے نکل جاؤ اور جیسا کہتے ہو جا کر اپنے خداوند کی عبادت کرو اور اپنے کہنے کے مطابق اپنی بھیڑ، بکریاں، گائے، بیل بھی ساتھ لیتے جاؤ اور میرے لئے بھی دعا کرنا ساتھ ہی مصر کے لوگ بھی فرعون سے

تقاضا کرنے لگے کہ بنی اسرائیل کو جلد سے جلد مصر سے نکال دے کہ کہیں ان پر کوئی عذاب طاری ہونا شروع نہ ہو جائے اس طرح بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا وقت آن پہنچا تھا۔

فرعون نے یونہی بنی اسرائیل کو مصر سے چلے جانے کی اجازت نہ دی تھی بلکہ جو نشانیاں موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے فرعون کو دکھائی گئیں تھیں ان سے زیادہ کھلی نشانیاں اور کیا ہو سکتی تھیں اور پھر ہزاروں لوگوں کے مجمع میں فرعون کے ہی چیلنج پر علی الاعلان جادوگروں سے مقابلہ کرا کے یہ ثابت بھی کر دیا گیا کہ جو کچھ موسیٰ علیہ السلام دکھا رہے ہیں وہ جادو نہیں فن سحر کے جو ماہرین فرعون کی اپنی قوم سے تعلق رکھتے تھے اس کے اپنے بلائے ہوئے تھے انہوں نے خود ہی تصدیق کر دی کہ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کا اژدہا بن جانا ایک حقیقت تغیر ہے اور یہ صرف خدائی معجزے سے ہو سکتا ہے جادوگری کے ذریعے ایسا کرنا ناممکن ہے۔

اس کے بعد جب ساحروں نے ایمان لا کر اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر اس امر میں شک کی گنجائش بھی باقی نہ رہنے دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیش کردہ نشانی واقعی معجزہ ہے جادوگری نہیں ہے۔

اس واقعہ نے بھی فرعون اور اس کے حواریوں کو بڑا متاثر کیا تھا لیکن اس پر بھی وہ لوگ ہٹ دھرمی میں مبتلا تھے جادو اور خداوند قدوس کے معجزے میں تمیز نہ کرتے تھے۔ تعصب، حمیت جاہلیہ اور مفاد پرستی سے پاک ہو کر کھلے دل سے حق و باطل کا فرق سمجھ کر غلط بات کو چھوڑنے اور صحیح بات قبول کرنے کے لیے کوئی شخص تیار ہو تو اس کے لئے وہی نشانیاں کافی ہیں جو اسے دکھائی گئی تھیں لیکن فرعون پھر بھی ہٹ دھرمی پر اتر آیا۔ موسیٰ علیہ السلام کا کہا نہ مانا اور اس کے بعد لگا تار کئی عذاب اس پر نازل ہوئے تب اس نے بنی اسرائیل کو لیجانے کی اجازت دے دی تھی۔

کوئی شخص تیار ہو تو اس کے لئے وہی نشانیاں کافی ہیں جو موسیٰ علیہ السلام فرعون کے لئے لائے تھے اس کے علاوہ خدا کی وسیع کائنات میں ہر آنکھ والا ہر وقت دیکھ سکتا ہے ورنہ ایک ہٹ دھرم آدمی جسے حق کی جستجو ہی نہ ہو اغراض نفسانی کی بندگی میں مبتلا ہو کر جس نے فیصلہ کر لیا کہ کسی ایسی صداقت کو قبول نہ کرے گا جس سے اس کے اغراض پر ضرب لگتی ہو تو وہ کوئی نشانی دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے گا خواہ زمین و آسمان اس کے

سامنے ہی کیوں نہ الٹ دیا جائے۔

بہر حال مختلف عذابوں کے تلخ تجربے دیکھنے کے بعد آخر فرعون نے اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کو اجازت دے دی تھی کہ وہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر فلسطین کی طرف لیجا سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو وقت مقرر کیا تھا اس وقت تک سب بنی اسرائیل ایک جگہ جمع ہونا شروع ہوئے۔ ان کا سب سے بڑا مرکز ان دنوں جشن کا علاقہ تھا جشن وہی علاقہ تھا جہاں شروع میں اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو آباد کیا تھا۔ حضرت موسیٰ، ہارون اور ان کے ساتھ یوشع بن نون علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے چنانچہ وہ کسی محفوظ راستے کو استعمال کرتے ہوئے بنی اسرائیل کو کسی محفوظ جگہ پہنچانا چاہتے تھے لہٰذا شمال کی طرف انہوں نے سفر شروع کیا مورخین لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے جس مقام سے بحیرہ احمر کو عبور کیا وہ غالباً موجوہ سوئیز اور اسماعیلیہ کے درمیان کوئی مقام تھا یہاں سے گزر کر یہ لوگ جزیرہ نمائے سینا کے جنوبی علاقے کی طرف ساحل کے کنارے کنارے روانہ ہونا چاہتے تھے اس زمانے میں جزیرہ نما سینا کا مغربی اور شمالی حصہ مصر کی سلطنت میں شامل تھا۔ جنوب کے علاقے میں موجودہ شہر طور اور ابو زمیمہ کے درمیان تانبے اور فیروزے کی کانیں تھیں جن سے اہل مصر بہت فائدے اٹھاتے تھے اور ان کانوں کی حفاظت کے لئے مصریوں نے چند مقامات پر چھاؤنیاں قائم کر رکھی تھیں۔ انہی چھاؤنیوں میں سے ایک چھاؤنی مفقہ کے مقام پر تھی جہاں مصریوں کا ایک بہت بڑا بت خانہ تھا جس کے آثار اب بھی جزیرہ نما کے جنوب مغربی علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے قریب ایک اور مقام بھی تھا جہاں قدیم زمانے سے سامی قوم کی چاند دیوی کا بت خانہ تھا۔ غالباً انہی مقامات میں سے کسی کے پاس سے گزرتے ہوئے بنی اسرائیل کو جن پر مصریوں کی غلامی نے مصریت کی زندگی کا اچھا خاصا گہرا ٹھپہ لگا رکھا تھا۔

بہر حال خداوند قدوس بنی اسرائیل کو ایسے راستے سے لے گیا جہاں وہ فلسطینیوں کے حملوں سے بھی بچ سکتے تھے اور مصر کی راستے میں پڑنے والی چھاؤنیوں سے بھی بچ کر نکل سکتے تھے۔ ایسا شاید اس لیے کیا گیا تھا کہ یہ لوگ لڑائی بھڑائی دیکھ کر پچھتانے نہ لگیں اور مصر کو لوٹ نہ جائیں لہٰذا انہوں نے بحر احمر کا رخ کیا تھا اس کے علاوہ مورخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ علاوہ ازیں فرعون اور قوم فرعون کو اس کی نافرمانی اور سرکشی

کی پاداش اور عظیم الشان منصوبے کے ذریعے ظالم و قاہر اقتدار سے محروم مظلوم قوم کی نجات کا عظیم المظیر مظاہرہ کرنا بھی مقصود تھا اسی لیے یہ راستہ موزوں سمجھا گیا۔

غرض موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات بحر احمر کی راہ ہو لیے اور روانہ ہونے سے پہلے مصری عورتوں کے زیورات اور قیمتی پارچہ جات جو ایک تہوار میں مستعار لئے تھے وہ بھی واپس نہ کر سکے کہ کہیں مصریوں پر اصل حال نہ کھل جائے۔

چنانچہ جب بنی اسرائیل روانہ ہو گئے تب فرعون کے پاس دو شکایتیں کی گئیں پہلی یہ کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل کر فلسطین کی طرف جانے کی اجازت دے کر بہت بڑی غلطی کی ہے اور ان کے جانے کے بعد مصر میں ان کی جگہ کون کام کرے گا۔ دوسرے یہ بھی انکشاف کیا گیا کہ ایک تہوار کے موقع پر بنی اسرائیل نے مصریوں سے زیورات لئے تھے وہ بھی واپس نہیں کیے ساتھ لے گئے ہیں۔ واپس انہوں نے اس لئے نہیں کیے کہ کہیں سارے لوگوں پر یہ بھید نہ کھل جائے کہ وہ کوچ کرنے والے ہیں۔

یہ صورتِ حال جاننے کے بعد فرعون نے اسی وقت ایک زبر دست لشکر کو ساتھ لیا اور بنی اسرائیل کا اس نے تعاقب شروع کر دیا تھا۔

اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد توریت کے مطابق بچوں اور چوپایوں کے سمیت چھ لاکھ تھی چنانچہ پو پھوٹنے کے بعد جب انہیں پتا چلا کہ فرعون تو اپنے لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے لگ گیا ہے تب وہ گھبرائے اور طنزیہ انداز میں موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

’’کیا مصر میں قبریں نہ تھیں جو تو ہم کو مرنے کے لئے بیابان میں لے آیا ہے تو نے ہم سے یہ کیا کیا کہ ہم کو مصر سے نکال لایا ہے۔ کیا ہم تجھ سے مصر میں یہ بات نہ کہتے تھے کہ ہم کو رہنے دے کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں کیونکہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابانوں میں مرنے سے بہتر ہوتا۔‘‘

چنانچہ بنی اسرائیل کے سردار اور دوسرے لوگ اس طرح کی گفتگو اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کرنے لگے تو حضرت موسیٰ نے ان کو تسلی دی اور فرمایا۔

’’خوف نہ کرو خدا کا وعدہ سچا ہے وہ تم کو نجات دے گا اور تم ہی کامیاب ہو گے۔‘‘

اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعے حکم دیا گیا کہ اپنے عصا کو پانی پر مارتا کہ پانی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

پھٹ کر بیچ میں راستہ نکل آئے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا جب انہوں نے قلزم پر اپنا عصا مارا تو پانی پھٹ کر دو جانب دو پہاڑوں کی صورت کھڑا ہو گیا اور بیچ میں راستہ نکل آیا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے حکم پر تمام بنی اسرائیل اس میں اتر گئے اور خشک زمین کی طرح اسے پار کر گئے۔

موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر جب سمندر کے دوسرے کنارے چلے گئے اتنی دیر تک فرعون بھی پہنچ گیا فرعون نے جب دیکھا کہ سمندر دو حصوں میں بٹ گیا ہے اور نیچے خشکی دکھائی دے رہی ہے تب فرعون نے اپنی قوم کو اور اپنے لشکریوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''یہ میری کرشمہ سازی ہے کہ بنی اسرائیل کو تم جا پکڑو کہ یہ سمندر میں ہمارے لیے ایک راستہ بن گیا ہے لہٰذا بڑھے چلو چنانچہ فرعون اور اس کا تمام لشکر بنی اسرائیل کے پیچھے اسی راستے پر ہو لیا۔''

موسیٰ دوسرے کنارے پر جا کر پھر اپنے عصا کو حرکت میں لاتے ہوئے سمندر کو برابر کرنا چاہتے تھے پھر خداوند قدوس نے ایسا کرنے سے روک دیا اس لئے کہ اسی راستے پر خداوند نے فرعون کو غرق کرنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔

چنانچہ اپنے لشکر کے ساتھ فرعون سمندر میں بننے والے اسی راستے پر بنی اسرائیل کے پیچھے ہو لیا تھا لیکن خداوند قدوس کی کرشمہ سازی کہ جب بنی اسرائیل کا ہر فرد دوسرے کنارے پر سلامتی کے ساتھ پہنچ گیا اور فرعون اپنے پورے لشکر کے ساتھ سمندر میں داخل ہو گیا تو پانی حکم الٰہی پر اپنی اصلی حالت پر آ گیا اور فرعون اور اس کا تمام لشکر ابھی درمیان ہی میں تھا غرق ہو گیا۔

جب فرعون غرق ہونے لگا اور ملائکہ عذاب سامنے نظر آنے لگے تو پکار کر کہنے لگا

''میں اسی واحد لاشریک ہستی پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں فرمانبرداروں سے ہوں مگر یہ ایمان کیونکہ حقیقی نہ تھا بلکہ گزشتہ فریب کاریوں کی طرح نجات حاصل کرنے کے لئے یہ ایک مضطربانہ بات تھی اس لیے خداوند قدوس کی طرف سے جواب ملا۔

''اب یہ کہہ رہا ہے حالانکہ اس سے پہلے جو اقرار کا وقت تھا اس میں انکار کرتا رہا دراصل وہ مفسدوں میں سے تھا۔'' یعنی خدا کو خوب معلوم ہے کہ تو مسلمانوں میں سے

نہیں بلکہ مفسدین میں سے ہے دراصل فرعون کی یہ پکار ایک ایسی پکار تھی جو ایمان لانے اور یقین حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ عذاب الٰہی کا مشاہدہ کرنے کے بعد بے اختیاری حالت میں نکلتی ہے۔

اس طرح فرعون سمندر میں غرق ہوا اور آج تک وہ مقام جزیرہ نمائے سینا کے مغربی ساحل پر موجود ہے جہاں فرعون کی لاش سمندر میں تیرتی ہوئی پائی گئی تھی۔ اس کو موجودہ زمانے میں جبل فرعون کہتے ہیں اور اسی کے قریب ایک گرم چشمہ ہے جس کو مقامی آبادی نے حمام فرعون کے نام سے موسوم کر رکھا ہے۔ اس کی جائے وقوع ابوزنیمہ سے چند میل اوپر شمال کی جانب ہے۔ علاقے کے باشندے اسی علاقے کی نشاندہی کرتے ہیں کہ فرعون کی لاش یہاں پڑی ہوئی ملی تھی

ڈوبنے والا وہی فرعون منفتاح ہے جس کو زمانہ حال کی تحقیق نے فرعون موسیٰ قرار دیا ہے اس کی لاش آج تک قاہرہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ سن انیس سو سات میں سر گرافٹن ایلن سمتھ نے اس کی ممی پر چند پٹیاں کھولی تھیں۔ اس کی لاش پر نمک کی ایک تہہ جمی ہوئی پائی گئی تھی جو کھارے پانی میں اس کے غرقابی کی ایک کھلی ہوئی علامت تھی اس طرح فرعون اپنے لشکروں کے ساتھ ہلاک ہوا اور موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور یوشع علیہ السلام ابن نون کی سرکردگی میں بنی اسرائیل بحر قلزم کو عبور کرنے کے بعد خشکی پر چڑھے تھے۔

❀ ❀ ❀

حتیوں کا بادشاہ متوشیلش ان دنوں بڑا پریشان اور فکرمند رہنے لگا تھا۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔ پہلی یہ کہ حتیوں کا بادشاہ بننے سے پہلے متوشیلش کی یہ بڑی خواہش تھی کہ وہ سیستانیوں اور بابل کے کاسیوں کے علاقوں پر قبضہ کر کے حتیوں کی ایک شاندار اور وسیع سلطنت پر حکومت قائم کرے اب تک چونکہ اس کا یہ خواب پورا نہیں ہوا تھا لہٰذا وہ عموماً اپنے انہی ارادوں کی تکمیل کے متعلق سوچتا رہتا۔

دوسری بڑی فکرمندی جو اسے اب لاحق ہوئی تھی وہ اس کی بیٹی سریان کی وجہ سے تھی۔ جس وقت سیماس کو قتل کرنے کے بعد اس کے آدمی سریان کو لے کر حتیوں کے مرکزی شہر ختوشاش پہنچے تو متوشیلش اور اس کے اہل خانہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اس لیے کہ سریان انہیں واپس مل گئی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں متوشیلش اور اس کی بیوی سریان کو اس بناء پر پسند کرتے تھے۔ ایک تو وہ چھوٹی تھی دوسرے نہایت حسین اور خوبصورت تھی۔

اب جو پھر اس کی بیٹی اس کے محل سے غائب ہو گئی تب ایک تو بیٹی کا غم تھا۔ اس کی جدائی نے اسے فکرمند اور پریشان کر دیا تھا دوسرے وہ اس معاملے کو بھی اپنے لئے عار اور ذلت خیال کرنے لگا تھا کہ اس کی بیٹی کو اس کے محل کے اندر سے نکال کر کوئی لے گیا ہے اور ابھی تک یہ پتا نہ چلا تھا کہ اس کی بیٹی کہاں گئی ہے اپنی مرضی سے گئی ہے یا کوئی زبردستی اسے نکال کر لے گیا ہے۔

متوشیلش ایک روز انہیں تفکرات میں اپنے محل کے اندر بیٹھا ہوا تھا اس کی بیوی اور اس کے بیٹے جانتے تھے کہ ان کا باپ سریان کی وجہ سے بڑا پریشان اور فکرمند ہے چنانچہ جس وقت وہ اکیلا بیٹھا ہوا تھا اس کی بیوی اسورک دونوں بیٹے لوزمان اور کاوک بھی آ کر بیٹھ گئے اور چاہتے تھے کہ اسے باتوں میں لگا کر اس کی دل جوئی کا سامان

کریں اتنے میں متوشیلش کے کچھ مخبر جن کی تعداد چار کے لگ بھگ تھی اس کمرے کے دروازے پر نمودار ہوئے۔ ان کی آمد پر متوشیلش چونکا تھا۔ اس کے کمرے میں آنے والے وہ لوگ تھے جنہیں متوشیلش نے اپنی بیٹی سریان کا اتا پتا لگانے کے لئے مقرر کیا تھا لہٰذا ان کی آمد پر متوشیلش ہی نہیں اس کی بیوی اسورک اور دونوں بیٹے کاوک اور لوزمان بھی ایک طرح کی جستجو میں مبتلا ہو گئے تھے اور بڑے غور سے آنے والے ان چاروں کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

متوشیلش نے ان چاروں کو آگے آنے کے لئے کہا چنانچہ وہ چاروں قصر کے اس کمرے میں داخل ہوئے یہاں تک کہ آگے بڑھ کر انہوں نے متوشیلش کو تعظیم دی پھر متوشیلش نے انہیں مخاطب کیا۔

''کیا تم میری بیٹی کا اتا پتا لے کر آئے ہو؟''

اس پر ان میں سے ایک جو شاید ان کا سرکردہ تھا متوشیلش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''مالک آپ کا اندازہ درست ہے ہم آپ کی بیٹی کا اتا پتا لگا کر آئے ہیں اور آپکی بیٹی واپس اپنی حویلی یعنی سیستانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی جا چکی ہے۔''

اس پر دکھ بھرے انداز میں متوشیلش بول اٹھا۔

''وہ کیسے اور کیونکر وہاں اکیلی پہنچ گئی؟''

اس موقع پر اسورک کاوک اور لوزمان بھی پریشانی کا اظہار کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ مخبر پھر بول اٹھا۔

''مالک وہ اکیلی نہیں گئی ہم ساری معلومات حاصل کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں چند ہفتے پہلے مدینی تاجروں کا کاروان ہمارے مرکزی شہر کے مشرقی حصے میں خیمہ زن ہوا تھا۔ وہ اپنے ساتھ وہی سامان لائے تھے جو عموماً مدینی تاجر ہمارے ہاں لے کر آتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ کاروان مدین والوں کا نہیں تھا وہ کاروان سیستانیوں کا تھا۔''

ان الفاظ پر متوشیلش چونکا تھا کہنے لگا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟''

اس پر وہ مخبر پھر بولا اور کہنے لگا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

''مالک میں ٹھیک اور درست کہہ رہا ہوں وہ کاروان جس نے ہمارے مرکزی شہر کے مشرقی حصے میں پڑاؤ کیا تھا وہ مدین والوں کا تجارتی کاروان نہیں تھا بلکہ وہ سیستانی تھے اور وہ تاجر نہیں تھے وہ سب تاجر بنے ہوئے تھے بلکہ وہ سب جنگجو اور مسلم سیستانی تھے اور ان سب کی کمانداری آپ کا نواسا اور آپ کی بیٹی سریان کا بیٹا لحیان کر رہا تھا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ مخبر رکا پھر اپنی بات کو آگے بڑھاتا ہوا پھر کہہ رہا تھا۔

''مالک میں آپ پر انکشاف کروں کہ آپ کی بیٹی سریان کے دو بچے ہیں ایک بیٹا جس کا نام لحیان ہے اور ایک انتہائی خوبصورت اور حسین بیٹی ہے اس کی شکل وصورت آپ کی بیٹی سریان سے ملتی جلتی ہے اور اس کا نام یوریما ہے۔ میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ جس وقت ہمارے جنگجوؤں نے گھات سے نکل کر اچانک سیماس پر حملہ کیا اور اسے موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد سریان کو اپنے لشکر میں لائے اور پھر سریان کو اپنے مرکزی شہر میں لایا گیا تھا سریان یہاں آنے پر خوش نہیں تھی۔ پہلے تو آپ نے اس کی نگرانی پر کچھ لوگوں کو مقرر کیا ہوا تھا چنانچہ وہ بالکل پابند اور مجبور تھی اور جب اس کی نگرانی سے مسلح نگہبانوں کو ہٹا دیا گیا تب وہ مصنوعی زندگی بسر کر رہی تھی اور یہاں سے بھاگنے کا کوئی بھی لمحہ وہ ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے اور کس طرح سیستانیوں کے ہاں اپنے بیٹے اور بیٹی کے پاس جائے۔

میں آپ پر یہ واضح کروں کہ جس وقت ہمارے آدمیوں نے سیماس کو قتل کیا تھا تو سیماس اور سریان کے بیٹے لحیان نے قسم کھائی تھی کہ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے مرنے والے باپ سیماس کے قتل کا انتقام لے گا بلکہ اپنی ماں سریان کو بھی ہمارے مرکزی شہر ختوشاش سے نکال کر سیستانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی لے کر جائے گا۔

اے بادشاہ اس نے ایسا کر دکھایا اس نے چند سیستانی دستوں کے ساتھ پہلے اپنے مرکزی شہر اشوکانی سے سفر کیا سیدھا ہمارے علاقوں کی طرف نہیں آیا بلکہ پہلے ان مسلح دستوں کے ساتھ وہ مدین کی سرزمین میں داخل ہوا اپنے آپ کو سب نے تاجر ظاہر کیا وہاں سے اس قسم کا سامان خریدا جس قسم کا سامان مدیانی تاجر ہمارے ہاں لے کر آتے ہیں پس وہ مدین والوں کے تاجر کے ایک کاروان کی صورت میں داخل ہوئے اور شہر سے باہر انہوں نے پڑاؤ کیا۔''

''اب آپ کا نواسا لحیان دو کام کرنے کے لئے آیا تھا پہلا یہ کہ اپنے باپ کے

قاتلوں سے انتقام لے اور دوسرا یہ کہ اپنی ماں کو یہاں سے نکال کر لے جائے۔''

''مالک آپ جانتے ہیں ہمارے جن چار تیغ زنوں نے سیماس کو قتل کیا تھا وہ چاروں آپس میں دوست اور گہرے ساتھی تھے اور شام کے وقت وہ چاروں اناطولیہ کے میدانوں میں ہمارے مرکزی شہر سے نکل کر جو شاہراہ مشرق کی طرف جاتی ہے اس پر گھوڑ دوڑ کیا کرتے تھے لگتا ہے آپ کے نواسے نے یہاں رہنے والوں میں سے کسی شخص کے ساتھ رابطہ قائم کیا۔ کس کے ساتھ رابطہ قائم کیا یہ تو ہم نہیں جانتے لیکن ہمارا اندازہ ہے اس کا یہاں کسی کے ساتھ رابطہ تھا جس نے اس پر انکشاف کیا کہ اس کے باپ کے چاروں قاتل سورج غروب ہونے سے پہلے ہمارے مرکزی شہر ختوشاش کے مشرق میں گھوڑ دوڑ کے لئے جاتے ہیں چنانچہ اس نے نگاہ رکھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہ اس جگہ گھات میں بیٹھ گیا جہاں ہمارے چاروں تیغ زنوں کی لاشیں ملی تھیں یعنی اس نے اپنے باپ کے قاتلوں سے انتقام لے لیا۔

اب ہم یہ نہیں جانتے کہ اس نے اپنی ماں سے کیسے اور کس طرح رابطہ قائم کیا تاہم یہ بات ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کسی بھی موقع پر آپ کے قصر میں داخل نہیں ہوا۔ میرے خیال میں جس شخص نے آپ کے نواسے کو اس کے باپ کے قاتلوں سے متعلق خبر کی تھی اس نے اس کا رابطہ اس کی ماں سے کرایا ہوگا۔ چنانچہ دونوں ماں بیٹے کے درمیان کوئی معاملہ طے ہوا ہوگا اور اسی منصوبہ بندی اور معاملے کے مطابق لحیان اپنے ساتھیوں اور اپنی ماں کو لے کر یہاں سے چلا گیا اور ہمیں خبر تک نہ ہوئی اور وہ اپنے بیٹے کے ساتھ خوشگوار زندگی بسر کر رہی ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ مخبر جب خاموش ہوا تب متوشیلش تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبا رہا اس کے بعد بے پناہ غصے اور غضب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''میں اپنے کسی نواسے کسی نواسی کو نہیں جانتا۔ میں صرف اپنی بیٹی سریان کو جانتا ہوں اگر سیستانی یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ میری بیٹی کو میرے محل سے نکال کر اپنے مرکزی شہر اشوکانی لیجانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اس کا کوئی ردعمل نہیں ہوگا تو یہ ان کی بھول ہے میں ان کے اس فعل کے جواب میں ایسے ردعمل کا اظہار کرونگا جس کی وہ امید اور توقع بھی نہیں رکھتے۔ میں ان کی ساری سرزمینوں کو روند دونگا ان کے شہر کو تباہ و برباد کر دونگا اور ان کے مرکزی شہر کو آگ کی نذر کرتے ہوئے اسے راکھ میں بدل

دونگا اب وقت آ گیا ہے کہ اپنی پوری عسکری طاقت اور قوت کے ساتھ پہلے سیستانیوں پر ضرب لگائی جائے سیستانیوں کے سارے علاقوں کو حتی سلطنت میں شامل کیا جائے اس کے بعد ایسی ہی ضرب کاسیوں پر لگائی جائے اور ان سے بابل شہر اور گرد و نواح کے سارے علاقے چھین کر انہیں بھی ہم اپنی مملکت میں شامل کر لیں اور جس روز ایسا ہوا اس روز میں جانونگا کہ حتی مملکت کی تکمیل ہو گئی ہے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد متوشیلش کچھ دیر خاموش ہوا دوبارہ سوچا اس کے بعد اپنے سامنے کھڑے مخبروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اب تم جاؤ جا کر آرام کرو اور جاتے ہوئے گودر اور سنوش دونوں سالاروں کو میرا پیغام دو کہ وہ خود بھی آئیں اور اپنے سارے چھوٹے بڑے سالاروں کو قصر میں لے کر آئیں۔

اس کے ساتھ ہی وہ مخبر وہاں سے ہٹ گئے تھے تھوڑی دیر بعد قصر کے کمرے میں حتیوں کے پرانے تجربہ کا سالار گودر، سنوش اور اس کے ساتھ نئے پرانے سالار داخل ہوئے تھے اور سارے اپنے اپنے منصب کے مطابق متوشیلش کے سامنے نشستوں پر بیٹھ گئے تھے۔

جب سب سالار اپنے اپنے منصب کے مطابق اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تب متوشیلش نے ایک گہری نگاہ اپنے چھوٹے بڑے سالاروں پر ڈالی اس کے بعد تھوڑی دیر پہلے اس کے مخبر جو اطلاعات لے کر آئے تھے اس کی تفصیل اس نے سب پر بیان کی سب نے دیکھا اس موقع پر متوشیلش بے پناہ غصے اور غضب کی حالت میں تھا چنانچہ تفصیل بتانے کے بعد وہ رکا اس کے بعد اپنے سارے سالاروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''تم سب لوگ جانتے ہو کہ اپنے بھائی متوشیلش کے دورِ حکومت میں بھی میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ سیستانیوں اور کاسیوں کے علاقوں کو اپنی مملکت میں شامل کر کے حتیوں کی ایک ناقابل تسخیر سلطنت کی تکمیل کرنی چاہیے جس کو اب تک انجام نہیں دے سکے اب سیستانیوں نے خود جنگ کا ایک بہانہ ہمارے سامنے کھڑا کر دیا ہے وہ ایک بار پھر میری بیٹی کو یہاں سے نکال کر اپنے مرکزی شہر اشوکانی لے گئے ہیں۔ اگر وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمیں اس ذلت اور عار میں ڈالنے کے بعد وہ ہماری طرف سے کسی

ردعمل کی امید نہیں کر سکتے تو یہ ان کی بھول ہے اب تو سیستانیوں کے علاوہ ہم کاسیوں کے ہر شہر اور ان کے ہر قصبے کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد متوشیلش رکا پھر دوبارہ وہ اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''میں چاہتا ہوں صرف دو ہفتے تیاری پر صرف کئے جائیں ان دو ہفتوں کے دوران یا زیادہ سے زیادہ تین ہفتوں کے دوران ہمیں اپنی تیاریوں کو آخری شکل دے دینی چاہیئے۔ اس وقت جس قدر لشکر ہمارے پاس ہے اس کے تین حصے کئے جائیں گے ایک حصہ مرکز میں رہے گا اور اپنے علاقوں اور اندرونی حالات کی نگہبانی کرے گا دوسرے دو حصے دشمن کے خلاف حرکت میں آئیں گے۔''

''گودر اور سنوش تم دونوں اس لشکر کے سربراہ ہوں گے اور تمہارے تحت یہ سالار تمہارے نائب کی حیثیت سے کام کریں گے پہلے سیستانیوں پر ضرب لگائی جائے گی اگر تم دیکھو سیستانی تمہاری راہ روکنے میں کامیاب ہو گئے ہیں تو تھوڑا پیچھے ہٹ کر سستاؤ اس کے بعد اپنے لشکر کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے سیستانیوں کے لئے کئی محاذ کھول دو اس طرح سیستانیوں کی جب قوت تقسیم ہو جائے گی تو ان کے اندر کمزوری کے آثار نمودار ہونگے اور اس طرح تم لوگوں کو کہیں نہ کہیں سے سیستانیوں کے علاقوں میں داخل ہونے کا موقع مل جائے گا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایک بار تم لوگوں نے سیستانیوں کی سرزمینوں میں داخل ہو کر ان کے شہروں کی شکست و ریخت اور ان کے علاقوں کو آگ لگاتے ہوئے راکھ میں تبدیل کرنا شروع کیا تو جنوب میں سیستانیوں کی آخری سرحد تک کوئی بھی قوت تمہاری راہ نہیں روک سکے گی جس لشکر نے سیستانیوں پر حملہ آور ہونا ہے اس کی تیاری کے لئے میرے دونوں بیٹے کاوک اور لوزمان تمہارے ساتھ ہونگے رسد اور ضرورت کا ہر سامان تمہیں مہیا کیا جائے گا میں چاہتا ہوں کہ سیستانیوں کے علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد تم دونوں اپنے لشکر کو لے کر بابل کا رخ کرو کاسی جنہوں نے ماضی میں بابل شہر ہم سے چھین لیا تھا اس بار ان پر ایسی ضرب لگائی جائے کہ آنے والے دور میں کبھی وہ بابل شہر پر میلی نگاہ ڈالنے میں کامیاب نہ ہوں۔ میری سب سے بڑی خواہش ہے کہ بابل شہر پر ان کاسیوں کا نہیں حتیوں کا قبضہ اور حتیوں کی حکمرانی ہونی چاہیئے۔''

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

یہاں تک کہنے کے بعد متوشیلش جب خاموش ہوا تب پھر ایک بار اپنے بڑے سالاروں گودر اور سنوش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''جو کچھ میں نے کہا ہے اس سلسلے میں اگر تم لوگوں کو کوئی شک ہو تو کہو۔''

متوشیلش کے اس سوال کے جواب میں جب چھوٹے بڑے سارے ہی سالاروں نے متوشیلش کی اس تجویز اور منصوبہ بندی سے اتفاق کیا تب متوشیلش نے خوشی کا اظہار کیا پھر بولا۔

''اگر یہ بات ہے تو آج سے ہی اپنی تیاریوں کو آخری شکل دینا شروع کر دو میں ہر صورت چاہتا ہوں کہ تین ہفتے کے بعد لشکر یہاں سے نکلے اور سیتانیوں کی سرزمینوں پر حملہ آور ہو کر ان کے ہر لشکر ان کے ہر شہر اور ہر قصبے کو تباہی اور بربادی کا شکار کرتا چلا جائے۔

یہ فیصلہ کرنے کے بعد متوشیلش نے اپنے سالاروں کو جانے کی اجازت دے دی تھی اس نے وہ اجلاس بھی ختم کر دیا تھا۔ یوں حتی سیتانیوں کے علاقوں پر حملہ آور ہونے اور سیتانیوں کی سرزمینوں کو اپنی مملکت میں شامل کرنے کے لئے بڑی تیزی سے اپنی جنگی اور عسکری تیاریوں کو آخری شکل دینے لگے تھے۔

❀ ❀ ❀

مطبخ کے سامنے والے کمرے میں طمامہ، سریان، لحیان اور یوریما چاروں اکٹھے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کھانا کھانے کے بعد لحیان اور یوریما دونوں بہن بھائی اٹھے دونوں نے پہلے مطبخ میں ہاتھ دھوئے پھر یوریما ایک بڑے طشت نما برتن میں پانی لے کر آئی اسی برتن میں اس نے اپنی دادی طمامہ اور اپنی ماں سریان کے ہاتھ دھلوائے۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد پانی سے بھرا طشت اس نے زمین پر رکھا اپنے شانے پر رکھے ہوئے انگوچھے سے پہلے اس نے طمامہ کے ہاتھ صاف کیے پھر وہی انگوچھا لے کر جب وہ سریان کے ہاتھ صاف کرنے لگی۔ تب سریان نے اس کے خوبصورت گال پر ہلکا سا پیار بھرا طمانچہ لگایا ساتھ ہی کہنے لگی۔

''میری بیٹی تو اپنی دادی کا یہ کام کرتی ہوئی تو اچھی لگتی ہے لیکن ماں کا نہیں یہ کام میری بچی میں خود کر سکتی ہوں۔ تو میرے لئے کیوں زحمت کرتی ہے؟ تو اپنی دادی کی جب خدمت کرتی ہے تو اس وقت میں کتنی خوش ہوتی ہوں۔ بیٹی! میں اپنے جذبات کا اظہار الفاظ میں نہیں کر سکتی۔''

یہاں تک کہتے کہتے سریان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ طمامہ مسکراتے ہوئے بول اٹھی۔

''سریان میری بچی تمہیں اور یوریما دونوں کو اگر میں کوئی بہت بڑی مشعل لے کر پوری دنیا میں تلاش کرتی اور ڈھونڈتی تو تم جیسی بیٹیاں مجھے کہیں نہ ملتیں اس سلسلے میں خوش قسمت ہوں کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا جو مارا گیا لیکن ایک سلسلہ میں، میں خوش قسمت بھی ہوں کہ مجھے تمہاری اور یوریما کی صورت میں دو خدمت گزار بیٹیاں اور لحیان کی صورت میں ایک نایاب بیٹا ملا اور میں جب تک زندہ ہوں تم تینوں پر فخر کرتی رہوں گی۔''

یہاں تک کہنے کے بعد طمامہ جب خاموش ہوئی تب یوریما طمامہ سے لپٹ گئی

اس کی پیشانی چومی پھر کہنے لگی۔

''دادی اماں آپ کس قسم کی گفتگو کرتی ہیں۔ آپ کی خدمت کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے اگر ہم لوگ یہ نہیں کرتے تو پھر یوں جانیں ہماری زندگی بے کار ہے۔

یوریما کے ان الفاظ کا جواب طمامہ دینا ہی چاہتی تھی کہ عین اسی لمحہ حویلی کے دروازے پر دستک ہوئی تھی اس موقع پر لحیان حرکت میں آیا اور اپنی ماں سریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔''

''اماں میں دیکھتا ہوں کون ہے اس کے ساتھ ہی لحیان اس کمرے سے نکلا تھا۔''

تھوڑی دیر بعد لحیان جب لوٹا تب طمامہ، سریان، یوریما تینوں دیوان خانے میں بڑی بے چینی سے اس کی واپسی کا انتظار کر رہی تھیں۔ جب وہ دیوان خانے میں آیا تو اسے دیکھتے ہی سریان نے بڑی بے تابی اور بے چینی سے پوچھ لیا۔

''کون تھا بیٹے؟''

لحیان کمرے میں داخل ہوا بیٹھا نہیں بلکہ اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''اماں مجھے اپنے حکمران متی وزا نے بلایا ہے شاید کوئی اہم معاملہ ہے۔''

لحیان کے اس انکشاف پر ہلکا سا تبسم اس موقع پر سریان کے چہرے پر نمودار ہوا کچھ سوچا پھر لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''بیٹے ہو سکتا ہے متی وزا تمہاری اور نکسیما کی شادی کی بات کرے۔''

اس پر لحیان کہنے لگا۔

''نہیں اماں معاملہ یہ نہیں ہے کچھ اور بات ہے۔ اس لئے کہ سارے سالاروں اور امراء کو بھی طلب کیا گیا ہے۔ عم طباش اور مولک کو بھی بلایا گیا ہے۔ ویسے بھی اماں اس وقت ہمارے ملکی حالات ایسے تو نہیں ہیں کہ ہم اس شادی کے لئے ہامی بھر لیں اس کے لیے اچھے خاصے اخراجات اٹھیں گے نکسیما متی وزا کی بیٹی ہے اور شاید وہ شادی سادگی سے کرنا پسند نہ کریں۔''

لحیان جب خاموش ہوا تب ہلکا سا تبسم اس موقعے پر سریان کے چہرے پر نمودار ہوا کچھ کہنا چاہتی تھی کہ اس سے پہلے ہی طمامہ بول اٹھی۔

''بیٹے یہ بات تم نے کیا کہہ دی کہ تمہاری شادی کے لئے ہمارے پاس اخراجات

نہیں ہیں۔ بچے ابھی تیری ماں اور تیری دادی زندہ ہے۔ ہمارے پاس اس قدر اثاثہ ہے کہ ایسی کئی شادیوں کا ہم شاہانہ اور بڑے شان و شوکت اور کروفر کے ساتھ اہتمام کر سکتی ہیں۔''

اس پر لحیان حیرت بھرے اور کسی قدر عجیب انداز میں باری باری اپنی دادی طمامہ اور ماں سریان کی طرف دیکھنے لگا تھا یہاں تک کہ سریان کہنے لگی۔

لحیان میرے بیٹے جو کچھ تمہاری دادی نے کہا ہے درست ہے۔ اس وقت تم متی وزا کے پاس جاؤ واپس آؤ پھر میں اور اماں تم پر انکشاف کریں گے کہ ایسی کئی شادیاں شاہی خاندان کے ساتھ ہم دونوں ماں بیٹی کیسے کر سکتی ہیں۔''

اپنی ماں کے ان الفاظ پر یوریما بھی حیرت زدہ سے انداز میں کبھی اپنی دادی کبھی اپنی ماں کی طرف دیکھ لیتی تھی یہاں تک کہ طمامہ پھر بول اٹھی۔

''بیٹے فی الحال تو جا تجھے بلایا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے شادی کے علاوہ کوئی اہم معاملہ ہو لہٰذا تمہیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔''

طمامہ یہی تک کہنے پائی تھی کہ اسی لمحہ حویلی کے دروازے کے باہر سے لحیان کو آواز دے کر بلایا گیا تھا اس پر طمامہ کہنے لگی۔

''جاؤ جلدی کرو طباش تمہیں بلا رہا ہے۔ میرے خیال میں وہ دونوں باپ بیٹا تمہیں ساتھ لے جانے کے لئے باہر ہی کھڑے ہوں گے۔''

اس پر لحیان بڑی تیزی سے مڑا جب حویلی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو واقعی طباش اور مولک باہر کھڑے تھے انہیں دیکھتے ہی لحیان کچھ کہنا چاہتا تھا کہ طباش بول اٹھا۔

''بیٹے آؤ متی وزا نے سب کو بلایا ہے۔ میرے خیال میں کوئی اہم معاملہ درپیش ہے جواب میں لحیان چپ چاپ طباش اور مولک کے ساتھ ہو لیا تھا۔''

تینوں ایک ساتھ اشوکانی شہر کے قصر میں داخل ہوئے بہت سے امراء اور کچھ سالار پہلے سے وہاں پہنچ چکے تھے طباش آگے بڑھ کر اس نشست پر بیٹھا جاں کبھی وہ بیماس کے پہلو میں بیٹھا کرتا تھا اس موقع پر مولک اور لحیان نے چھوٹے سالاروں کے اندر جو نشستیں خالی تھیں ان پر بیٹھنا چاہا اس پر متی وزا کا چوبدار فوراً حرکت میں آیا اور لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''لحیان تمہارے باپ کی نشست متی وزا کے پہلو میں سپہ سالار کی حیثیت سے ہوا

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کرتی تھی۔ وہ نشست ابھی تک خالی ہے کسی کو اس کا حق دار خیال نہیں کیا گیا آج جب تمہیں بلایا گیا تو میرے لئے یہ حکم جاری کیا گیا تھا کہ تمہیں تمہارے باپ کی نشست پر بٹھایا جائے اور محترم طباش کے ساتھ جو نشست خالی رکھی گئی ہے وہ ان کے بیٹے مولک کے لئے ہے۔"

چوبدار کے ان الفاظ پر طباش مسکرایا تھا اپنی جگہ سے اٹھا لحیان کا ہاتھ پکڑ کر اسے نشست پر بٹھایا جس پر کبھی اس کا باپ سیماس بیٹھا کرتا تھا اور پھر مولک اپنے باپ کے پہلو میں جو نشست خالی تھی اس پر بیٹھ گیا اب باقی سالار اور امراء بھی تیزی سے اس بڑے کمرے میں داخل ہو رہے تھے تھوڑی دیر بعد لحیان اور طباش کی نشستوں کے پاس جو نشست تھی اس کے پشتی حصے سے متی وزا اور اس کا بیٹا یوتان دونوں نمودار ہوئے اور نشست پر بیٹھ گئے۔

اپنی نشست سنبھالنے کے بعد متی وزا نے پہلے اس بڑے کمرے کا جائزہ لیا آخر میں اس کی نگاہیں سیماس کی نشست پر بیٹھے اس کے بیٹے لحیان پر جم گئی تھیں۔ اس موقع پر متی وزا کے چہرے پر تبسم نمودار ہوا پھر لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"لحیان میں تمہیں اپنے باپ کی نشست اور اس کے منصب کے مطابق بیٹھنے پر مبارک باد دیتا ہوں۔ بیٹے! مجھے امید ہے کہ مختلف معرکوں میں جو کارہائے نمایاں تمہارے باپ نے انجام دیئے مجھے امید ہے کہ تم اپنے باپ ہی کی طرح اس اعلیٰ منصب کا حق ادا کرو گے۔"

یہاں تک کہنے کے بعد متی وزا رکا کچھ سوچا پھر سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں، جس کے لئے تم سب کو بلایا گیا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے مخبروں نے یہ اطلاع دی ہے کہ حتیوں کا بادشاہ متوشیلش پھر ہمارے خلاف حرکت میں آنے کے درپے ہے۔ اس نے اپنے لشکر کو تین ہفتے کی مہلت دی ہے اس مہلت میں اس کا لشکر تیاری کرے گا رسد اور ضرورت کا دوسرا سامان اپنے لئے مہیا کرے گا اس کے بعد حتیوں کا وہ لشکر حتیوں کے تجربہ کار اور منجھے ہوئے سالار گودر اور سنوش کی سرکردگی میں ہماری سرزمینوں کا رخ کرے گا حتیوں کا بادشاہ متوشیلش یہ چاہتا ہے کہ پہلے ہم سیستانیوں کی سلطنت کا خاتمہ کر کے سیستانیوں کے سارے علاقوں کو اپنی مملکت میں شامل کرے۔ ہمارے مخبروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہم سے

کے بعد متوشیلش بابل کی کاسی حکومت کے خلاف بھی حرکت میں آئے گا اور وہ یہ ارادہ رکھتا ہے کہ سیستانیوں کے ساتھ ساتھ کاسیوں کی حکومت کا بھی خاتمہ کرے۔ کے سارے علاقوں کو بھی حتی مملکت میں شامل کرے ایسا کرنے کے بعد ہی اس کا ہے کہ حتیوں کی مملکت اور سلطنت کی تکمیل ہو سکتی ہے۔

"تم سب کو بلانے کے ساتھ ہی ساتھ میں نے اپنے تیز رفتار قاصد بابل کی بھی روانہ کر دیئے ہیں اور ان قاصدوں کے ہاتھ میں نے بابل کے بادشاہ برنا کو حتیوں کے ارادوں سے آگاہ کیا ہے۔ میرے عزیز ساتھیو! برنابورش اور اس کا ہر عزیز سالار ہزال ماضی میں بھی ہمارے خوب کام آتے رہے ہیں۔ لحیان بابل کا سپہ سالار ہزال تمہارے باپ کے بہترین ساتھیوں اور دوستوں میں سے تھا اور تمہارے باپ کی طرح وہ بھی جنگ کا وسیع تجربہ رکھتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حتیوں کو یہ موقع ہی نہ کیا جائے کہ وہ ہم سیستانیوں اور بابل کے کاسیوں سے علیحدہ علیحدہ نبٹتے رہیں چاہتے ہیں کہ جب وہ ہم سیستانیوں پر حملہ آور ہونے کے لئے آئیں تو ان کے کاسیوں کا لشکر بھی ہماری مدد کرے اور مجھے قوی امید ہے کہ ہم اور کاسی مل کر ان کو بدترین شکست دے کر انہیں ان کے علاقوں میں دھکیلنے کے بعد الٹا ان کے علاقوں میں بھی ترک تاز اور یلغار کر سکتے ہیں۔"

"ان حالات میں، میں چاہتا ہوں کہ ہم بھی اپنے لشکر کی تیاریوں کو آخری شکل میں لشکر کی تیاریوں کا سارا کام طباش کے سپرد کرتا ہوں لحیان تم اور مولک اس سلسلے میں طباش کی مدد کرو گے۔ باقی سارے سالار بھی طباش ہی کے تحت کام کریں گے اور امید ہے کہ جس طرح ماضی میں طباش سیماس کے ساتھ مل کر حتیوں پر ضرب لگاتا رہا ہے اور انہیں اپنے علاقوں سے مار بھگاتا رہا ہے اب بھی وہ لحیان اور مولک کے ساتھ مل کر اپنے ماضی کی یادیں تازہ کر دے گا۔ جب وہ سیماس کے ساتھ کام کرتے ہوئے فاتح کی حیثیت سے دونوں اپنے مرکزی شہر اشوکانی میں داخل ہوا کرتے تھے۔"

یہاں تک کہنے کے بعد سیستانیوں کا بادشاہ متی وزا رکا کچھ سوچا دوبارہ اپنے امراء اور سالاروں کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

"اس کے علاوہ بھی میرے پاس ایک خبر ہے اور وہ یہ کہ مصر کا فرعون منفتاح بنی اسرائیل کا تعاقب کرتے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ سمندر میں ڈوب مرا ہے۔ یہ اطلاع

بھی آج ہی ہمارے ہرکاروں نے دی ہے۔ ماضی میں مصر کے فرعون ہمارے لئے ہماری بہترین پشت پناہ ثابت ہوا کرتے تھے خصوصیت کے ساتھ رعمسیس نے اپنے دور حکومت میں حتیوں کے خلاف ہماری اور بابلی کاسیوں کی بھرپور مدد کی تھی رعمسیس کے پورے دور میں ان حتیوں نے ہم پر کوئی بڑا حملہ نہیں کیا۔ رعمسیس کے بیٹے منفتاح کا دور مختصر ہی رہا ہے اور اس دوران بھی حتی ہمارے خلاف کوئی کاروائی کرنے سے اجتناب ہی کرتے رہے ہیں۔ میرے خیال میں اب انہیں بھی یہ خبر پہنچ چکی ہے کہ مصر کا فرعون مارا جا چکا ہے اور یہ کہ مصر کے اندر ان دنوں حکومتی معاملات میں افراتفری کا عالم ہے چنانچہ حتی یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ہم سیستانیوں اور بابل کے کاسیوں پر ضرب لگاتے ہیں تو مصر کی طرف سے ہمیں کوئی مدد نہیں ملے گی لہٰذا ہم نے بھی یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اب ہم مصر کی مدد کے بغیر صرف کاسیوں کے ساتھ مل کر حتیوں کو نہ صرف شکست دیں گے بلکہ انہیں ان کے علاقوں میں دھکیلتے ہوئے ان کے خلاف جوابی کارروائی بھی کریں گے۔"

یہاں تک کہنے کے بعد دم لینے کے لئے متی وزا رکا کچھ سوچا دوبارہ وہ طباش کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"طباش میرے عزیز میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنی تیاریوں کو صرف ایک ہفتے کے اندر مکمل کر لیں میرے خیال میں اتنی دیر تک بابل کے بادشاہ برنابورش کو بھی میرا پیغام مل جائے گا اور وہ بھی اپنی تیاریوں کو آخری شکل دے لے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ حتیوں کے ہماری سرزمین میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہمارا لشکر اپنی سرحدوں پر پہنچے برنابورش کے نام میں نے یہ پیغام دے رکھا ہے کہ وہ کوشش کرے کہ وہ ایک لشکر ہزال کو دے کر بھیجے۔ اس لئے کہ سیماس اور طباش کی طرح ہزال بھی ایک ایسا سالار ہے جو ناممکن کو ممکن بنانے کی ہنرمندی اور صناعی رکھتا ہے۔" متی وزا پھر رکا کچھ سوچا پھر طباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"طباش میرے عزیز! یہاں سے اٹھ کر سب سالار مستقر کا رخ کریں میں بھی اپنے بیٹے یوتان کے ساتھ ادھر ہی پہنچتا ہوں اور وہیں قیام کرتے ہوئے اس لشکر کی ترتیب اور تقسیم کو آخری شکل دیں گے جس نے حتیوں کی راہ روکنے کے لئے سرحدوں تک پہنچنا ہے۔" اس کے ساتھ ہی متی وزا نے وہ اجلاس ختم کر دیا تھا اور سارے سالار قصر کے اس کمرے سے اٹھ کر مستقر کی طرف ہو لئے تھے۔

مستقر میں لشکر کی تیاریوں سے فارغ ہونے کے بعد لحیان جب اپنی حویلی میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا اس وقت حویلی کے دیوان خانے میں طمامہ، سریان، یوریما تینوں نکسیما کے ساتھ کسی موضوع پر گفتگو کر رہی تھیں۔ لحیان جب دیوان خانے میں داخل ہوا اور اپنی ماں اور دادی طمامہ کے درمیان جا کر بیٹھ گیا تب سریان نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا اور بڑی شفقت میں کہنے لگی۔

"بیٹا کیا فیصلہ ہوا تمہاری آمد سے پہلے نکسیما کے ساتھ ہم اسی موضوع پر گفتگو کر رہی تھیں۔ ہم نے تمہاری بہت سی شکایات بھی نکسیما سے لگا دی ہیں۔ پہلے یہ بتاؤ کہ قصر میں جو سب کو بلایا گیا تھا کس موضوع پر گفتگو ہوئی۔"

اس موقع پر ایک گہری نگاہ اپنی بہن یوریما کے پاس بیٹھی نکسیما پر لحیان نے ڈالی پھر اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"میرے خیال میں میرے، آنے سے پہلے نکسیما نے ساری تفصیل آپ لوگوں سے کہہ دی ہو گی کیوں بلایا گیا تھا اور وہاں کیا فیصلے ہوئے۔"

لحیان کے ان الفاظ کے جواب میں سریان کچھ کہنا چاہتی تھی کہ اس سے پہلے ہی نکسیما لحیان کی طرف دیکھتے ہوئے بول اٹھی۔

"آپ فکرمند نہ ہوں میں نے نہ انہیں کچھ بتایا ہے اور نہ مجھے پتا ہے۔ جب میں اس مجلس میں تھی ہی نہیں تو مجھے کیسے خبر ہو جائے گی کہ کیا فیصلے ہوئے ہیں اور پھر جس وقت آپ قصر سے نکل رہے تھے اس وقت میں نے آپ کو آواز دے کر بلایا بھی تھا لیکن آپ باقی سارے سالاروں کے بیچ میں جا رہے تھے اور میرے خیال میں باتیں کر رہے تھے۔ اس بناء پر شاید آپ نے میری آواز نہیں سنی تھی اب بتائیں قصر میں کیا فیصلہ ہوا۔"

اس کے بعد نکسیما کے کہنے پر لحیان نے قصر کے اندر جو گفتگو ہوئی تھی اس کی تفصیل کہہ دی تھی۔

ساری تفصیل جاننے کے بعد سریان تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبی رہی یہاں تک کہ لحیان نے اسے مخاطب کیا۔

"اماں میرے خیال میں آپ کو افسوس تو ہو گا۔ اس لئے کہ چند روز تک ہمارا ایک لشکر حتیوں کی ترک تاز کو روکنے کے لئے سرحدوں کا رخ کرے گا۔ اس لشکر میں ع

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

طباش کے ساتھ میں اور مولک بھی شامل ہونگے اور بہت سے دیگر سالار بھی ساتھ ہونگے۔

یہاں تک کہتے کہتے لحیان کو رک جانا پڑا۔ اس لئے کہ اس کی ماں غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''بیٹے جو بات تم نے کہی ہے اگر یہ بات تم اس بناء پر کہہ رہے ہو کہ میں کے بادشاہ کی بیٹی ہوں اور مجھے یہ افسوس ہوگا کہ سیستانی اور کاسی دونوں قومیں مل حتیوں کا مقابلہ کریں گی۔ بیٹے حتی میں اس وقت تھی جس وقت اپنے ماں باپ کے پاس رہتی تھی اور میری شادی نہیں ہوئی تھی جب میری شادی تمہارے باپ سے ہوگئی تو رکھنا میں حتی نہ رہی تھی سیستانی ہوگئی تھی تم اور یوریما دونوں بہن بھائی یہ بھی اپنے گرہ باندھ کر رکھنا کہ تمہارے باپ سے شادی میں نے اپنی مرضی سے کی تھی یہ کسی نے زبردستی نہیں کرائی تھی۔ اس لئے کہ میں نے تمہارے باپ کو پسند کیا تھا سے محبت کی تھی اور شادی کی پیشکش بھی میں نے خود ہی کر دی تھی۔ اس بناء پر مجھے افسوس نہیں ہوگا اگر سیستانی اور کاسی مل کر حتیوں پر ضرب لگاتے ہیں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سریان رکی پھر اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

''لحیان اس وقت تم، تمہاری بہن اور اماں طمامہ ہی میرا سب کچھ ہیں اور میری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ اگر مجھے حتیوں سے کوئی رغبت رہ گئی ہوتی تو بیٹے میں تمہارے ساتھ وہاں سے نکل کر ادھر نہ آتی۔ میں تو تم بہن بھائی کی خاطر ساری دنیا تک چھوڑ سکتی ہوں۔ حتی تو ایک طرف رہ گئے اور پھر میرے بیٹے تمہارے ساتھ یہاں آنے سے پہلے کئی مرتبہ میں نے اپنے باپ سے گفتگو کی اور اسے اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ آنے والے دور میں حتیوں کو سیستانیوں اور کاسیوں سے نہیں ٹکرانا چاہئے اور نہ ہی ان کے شہروں اور ان کی بستیوں پر حملہ آور ہو کر ہمیں ان کے نقصان کا باعث بننا چاہئے لیکن اس موضوع پر میرا باپ کوئی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں تھا۔ دراصل میرا باپ سمجھتا ہے کہ حتی سلطنت اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک سیستانیوں اور کاسیوں کے سارے علاقے حتیوں کے زیر اثر نہیں آجاتے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد سریان جب رکی تب بڑے پیارے انداز میں لحیان نے

اپنا سر اس کے شانے پر رکھ دیا پھر کہنے لگا۔

''اماں ایسی گفتگو کر کے قسم اس کائنات کے مالک کی تم نے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ اماں! ایک موضوع تو ختم ہوا اب دوسرے موضوع کی طرف آتے ہیں۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ لوگوں نے میری بہت سی شکایات نکسیما سے کر دی ہیں کیا میں ان شکایات سے متعلق جان سکتا ہوں؟''

اس پر سریان مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

''بیٹے یہ ساری باتیں تو نکسیما تمہیں خود ہی بتائے گی یہ بیچاری کافی دیر سے بیٹھی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ تمہارے آنے سے پہلے یہ کھانا نہیں کھانا چاہتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ سب اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھائیں گے لیکن جب تم نے دیر کر دی تو پھر میرے بیٹے ہم نے کھانا نکسیما کو بھی کھلا دیا۔ اب یہ کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی کہ تم آؤ اور سے چھوڑ کر آؤ۔''

اس موقع پر لحیان نے نکسیما کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

''جو شکایات آپ نے نکسیما سے کی ہیں۔ وہ نکسیما پہلے بتائے اس کے بعد میں اسے چھوڑ کر آؤں گا۔''

اس پر مسکراتے ہوئے نکسیما اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

''آپ میرے ساتھ چلیے پہلے ہی کافی دیر ہوگئی ہے۔ یہاں جو باتیں ہوئی ہیں میں راستے میں آپ سے کہہ دوں گی آپ بے فکر رہیں میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں۔''

نکسیما کے ان الفاظ کے ساتھ ہی لحیان بھی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا پھر دونوں حویلی سے نکلے۔ تھوڑا سا آگے جانے کے بعد نکسیما کی طرف دیکھتے ہوئے لحیان کہنے لگا۔

''اب کہو کیا معاملہ ہے؟''

اس پر نکسیما نے چلتے چلتے غور سے لحیان کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔

''شکایات کچھ زیادہ نہیں پر ایک خاصی بڑی شکایت ہے آپ نے اماں دادی اور یوریما سے یہ کیوں کہا کہ ابھی آپ کے مالی حالات ایسے نہیں ہیں کہ نکسیما کے ساتھ آپ کی شادی ہو سکے۔ یہ آپ سے کس نے کہہ دیا کہ شادی سادگی سے نہیں ہوگی بلکہ بڑی شان و شوکت اور بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوگی۔ دیکھیں، میں نے آپ کو

صاحبِ ثروت جان کر آپ کا ساتھی بننے کا تہیہ کیا ہے نہ ہی میں نے آپ کی دولت سے نہ ہی میں نے آپ کی جائیداد سے اور نہ ہی کسی اور وجہ سے چاہا ہے۔ میرے پسندیدہ صرف آپ کی ذات ہے۔ میں نے آپ کی ذات سے پیار کیا ہے اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں چاہئے میں ایک اور بات بھی آپ سے کہہ دوں کہ اگر آپ مجھے کبھی نہ دیں لوہے کا ایک چھلا پہنا کر بھی اگر آپ مجھے قصر سے اپنی حویلی میں اپنی دلہن کی حیثیت سے لے آئیں گے۔ تو میں اپنے خدائے واحد کو شاہد بنا کر کہتی ہوں کہ میں دلی طور پر مطمئن ہوں گی اور روحانی طور پر پرسکون ہوں گی اب آپ بولیں کیا کہتے ہیں۔'' نکسیما جب خاموش ہوئی تب لحیان کہنے لگا۔

''اچھا یہ تو میں بعد میں کہونگا کہ میرے کیا خیالات ہیں لیکن جب تم سے اماں دادی اور یوریما نے یہ شکایت کی ہوگی پھر انہوں نے اپنے تاثرات کا بھی اظہار کیا ہوگا۔''

نکسیما مسکرائی اور کہنے لگی۔

''آپ کا اندازہ درست ہے انہوں نے یقیناً اپنے تاثرات کا اظہار کیا تھا۔ دادی نے کہا تھا کہ ہم ایسے گئے گزرے بھی نہیں ہیں کہ اپنے بیٹے کی شادی شان و شوکت اور کروفر سے نہ کر سکیں۔ وہ کہہ رہی تھی جب میرے بیٹے لحیان کی شادی ہوگی تو دنیا دیکھے گی کہ ہم کیسے شاندار انداز میں شادی کا اہتمام کرتے ہیں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد نکسیما رکی کچھ سوچا پھر کہنے لگی۔

''قصر اب قریب آ گیا ہے میں آپ سے یہ کہوں کہ چند روز تک آپ اپنے لشکر کے ساتھ یہاں سے کوچ کریں گے۔ کوچ کے وقت میں آپ سے ملنے ضرور آؤں گی لیکن اس سے پہلے میں آپ سے کہے دیتی ہوں کہ اپنا خیال رکھیے گا۔ اس لئے کہ آپ کی سلامتی، آپ کا تحفظ میری اپنی ذات کی سلامتی اور تحفظ ہے اس بناء پر مجھے امید ہے کہ آپ اپنے آپ کو جان بوجھ کر خطرات میں نہیں ڈالیں گے۔''

نکسیما سے لحیان نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ اتنی دیر تک قصر آ گیا تھا نکسیما کو وہاں چھوڑنے کے بعد لحیان اپنی حویلی کی طرف ہولیا۔

جب وہ دیوان خانے میں آیا تو اسی طرح طمامہ، سریان اور یوریما بیٹھیں انتظار کر رہی تھیں اس بار آگے بڑھ کر لحیان اپنی دادی طمامہ کے پہلو میں بیٹھ گیا پھر انہیں

مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''دادی اماں! آپ نے کہا تھا کہ آپ کا بیٹا کوئی اتنا گیا گزرا بھی نہیں ہے کہ اس نے اپنی کوئی جمع پونجی نہ چھوڑی ہو جس سے میری شادی شان و شوکت سے نہ ہو سکے۔ اب بتائیں آپ نے یہ بات کس بناء پر کہی تھی۔''

جواب میں طمامہ مسکرائی اور کہنے لگی۔

''میرے بچے میں نے کس بناء پر کہی تھی جو اس کی وجہ اور علت ہے وہ تو تیری ماں بھی جانتی ہے۔ میں تم سے پھر کہتی ہوں کہ تمہاری شادی یقیناً شان و شوکت اور شاندار طریقے سے ہوگی اور اس سلسلے میں ہم تمہیں یہ احساس نہیں ہونے دیں گے کہ ہم صاحبِ ثروت نہیں ہیں۔''

اپنی دادی طمامہ کے ان الفاظ پر لحیان کچھ دیر مسکراتا رہا پھر کہنے لگا۔

''اماں اگر یہ بات ہے تو پھر مجھے ثبوت کے طور پر کچھ دکھائیں۔''

اس موقع پر طمامہ نے مخصوص انداز میں سریان کی طرف دیکھا۔ اس پر سریان اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے کھڑا ہونے پر طمامہ بھی اٹھ گئی پھر سریان بولی اور کہنے لگی۔

''تم دونوں بہن بھائی میرے ساتھ آؤ۔''

چنانچہ چاروں باہر نکلے دیوان خانے سے نکل کر دو کمرے چھوڑ کر جب وہ اگلے کمرے میں گئے تو وہاں دو مسہریاں تھیں جن کے پائے کافی مضبوط اور نچلی طرف سے کافی جگہ گھیرے ہوئے تھے پھر سریان وہاں آ کر رکی اور لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''بچے یہ جو پلنگ ہے اس کا ایک پایہ ہٹا کر پائے کی جگہ کھود دو۔''

چنانچہ لحیان باہر گیا کھدائی کرنے کے لئے ایک اوزار لے کر آیا تھوڑا سا ہی اس نے گڑھا کھودا ہوگا کہ اس میں سے لوہے کا ایک کافی بڑا ڈبہ نکلا اس کا جب ڈھکن کھولا گیا تو لحیان دنگ رہ گیا اس لئے کہ اس میں سنہری سکوں کے علاوہ جواہرات بھی کافی تعداد میں موجود تھے اور کچھ دوسرے اور عام سکے بھی تھے۔

وہ سب چیزیں دیکھتے ہوئے لحیان خوش ہوگیا تھا اور حیرت سے کبھی سریان اور کبھی طمامہ کی طرف دیکھتا تھا یہاں تک کہ اس کی دادی طمامہ نے پھر اسے مخاطب کیا۔

''میرے بیٹے ابھی تم نے ایک ہی پائے سے گڑھا کھود کر نکالا ہے جس قسم کا ڈبہ تم نے نکالا ہے ایسے ڈبے مسہری کے چاروں پایوں کے نیچے موجود ہیں اب بتا اپنی دادی کو

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کہ ہم تیری شادی نکسیما کے ساتھ نہیں کر سکتے؟ وہ اگر سیستانیوں کے بادشاہ متی وزا کی بیٹی ہے تو کیا ہوا تم سیماس کے بیٹے ہو جو اپنے دور میں سیستانی لشکریوں کا سپہ سالار رہ چکا ہے اور مختلف جنگوں میں اسے جو کچھ حاصل ہوا میرے بیٹے وہ بیچارا بڑی محنت اور محبت کے ساتھ تم دونوں بہن بھائی کے لئے جوڑ جوڑ کر رکھتا رہا۔ بہر حال میرے بچے ہمارے پاس اس قدر اثاثہ ہے کہ تم دونوں بہن بھائیوں کی شاہانہ انداز میں شادی کرنے کے بعد بھی ہمارے پاس اس قدر بچا رہے کہ ہم اپنی باقی زندگی بڑے احسن اور باعزت طور پر گزار سکیں۔''

کچھ دیر مزید لوہے کا وہ ڈبہ لحیان دیکھتا رہا پھر اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسی گڑھے میں ڈال دیا۔ اس کے ایسا کرنے کے بعد سریان باہر گئی باورچی خانے سے ایک برتن میں پانی لے کر آئی اور گڑھے میں مٹی بھرنے کے بعد اس کی اوپر سے لپائی کردی گئی تھی اس کے بعد دوبارہ باورچی خانے میں جا کر وہ ہاتھ دھونے کے بعد لوٹی اور کہنے لگی۔

اب آؤ دیوان خانے میں بیٹھتے ہیں اس کے ساتھ ہی سب پہلے کی طرح دیوان خانے میں جا کر بیٹھ گئے تھے اس موقع پر یوریما بول اٹھی۔

''دادی اماں کم از کم میں اور بھائی یہ امید بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ہمارے باپ نے ہمارے لئے اس قدر اثاثہ جوڑا اور چھوڑ رکھا ہوگا۔''

اس پر طمامہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

''بیٹی تیرا باپ فضول خرچ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ اس نے جنگوں میں بہت کچھ کمایا اور پھر ہمارے بادشاہ متی وزا نے بھی اسے خوب نوازا۔ اس لئے کہ اس کی کاروائیاں اور دشمن کے خلاف اس کی معرکہ آرائیاں ایسی تھیں کہ جب تک وہ زندہ رہا متی وزا اس کی قدر دانی کرتا رہا۔ تم دونوں بہن بھائی کو فکر مند ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ تمہارا باپ اس قدر اثاثہ چھوڑ چکا ہے کہ تم دونوں بہن بھائی اپنی زندگی آسودگی اور بڑی آسائش میں گزار سکتے ہو۔''

یہاں تک کہنے کے بعد طمامہ رکی تب سریان لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''بیٹے تم اپنے لشکر کے ساتھ کب تک روانہ ہو گے اور کیا لشکر میں طباش بھائی بھی شامل ہوں گے؟''

جواب میں لحیان کہنے لگا۔

''اماں چند دن تک لشکر یہاں سے کوچ کرے گا اس لئے کہ سارے انتظام مکمل ہو چکے ہیں۔ عم طباش بھی لشکر کے ساتھ جائیں گے۔'' اس موقع پر یوریما اٹھی اور کہنے لگی۔

''بھائی باتوں میں کافی وقت ہوگیا آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے کھانا لاتی ہوں۔''

اس پر لحیان مسکرایا اور کہنے لگا۔

''نہیں میری بہن تم بیٹھی رہو میں مستقر سے کھانا کھا کر آ رہا ہوں۔''

اس پر یوریما پھر بیٹھ گئی اس کے بعد چاروں مل کر آئندہ کی جنگوں سے متعلق گفتگو کرنے لگے تھے۔

❀ ❀ ❀

موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، یوشع بن نون کے ساتھ بنی اسرائیل کو سلامتی کے ساتھ بحرِ قلزم کو پار کر گئے انہوں نے اپنی آنکھوں سے فرعون اور اس کے لشکر کو غرق ہوتے دیکھا پھر ان کی لاشوں کو ساحل پر تیرتے بھی دیکھ لیا تو بہ تقاضا فطرت اور بہ تقاضا بشریت بے حد مسرت اور خوشی کا اظہار کیا اور اس موقع پر بنی اسرائیل کی عورتوں نے خصوصیت کے ساتھ دفیں بجاتے ہوئے خوشی کے گیت گائے شادمانی اور خوشی کا ثبوت دیا جب یہ سب کچھ ہو چکا تو موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو اس موقع پر مخاطب کر کے فرمایا۔

''اے میری قوم! وہ میرا محترم خداوندِ قدوس ہی ہے جس نے تم کو اس زبردست فتنہ سے نجات دی سو خداوندِ قدوس کا شکر ادا کرو اور اس کی بندگی اور عبادت کرو۔''

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ساتھ لے کر پیش قدمی شروع کی جس علاقے میں پیش قدمی ہوئی اسے بیابانِ حورب بھی کہتے ہیں اسے کوہستانِ سینا بھی کہتے ہیں اور اسے وادی تیہ بھی کہتے ہیں سفر کے دوران وہ ایسے مقام پر پہنچے جہاں صحرائے سینا میں پرستارانِ صنم بت کدوں کی پوجا میں مشغول تھے چنانچہ وہاں قیام کے دوران بنی اسرائیل نے جو یہ منظر دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''اے موسیٰ علیہ السلام ہم کو بھی ایسے ہی معبود بنا دے تاکہ ہم بھی اس طرح ان کی پرستش کریں۔''

بنی اسرائیل کے یہ الفاظ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے برہمی کا اظہار کیا اپنی قوم کی زبان سے یہ مشرکانہ مطالبہ سن کر بہت زیادہ ناراض ہوئے اور بنی اسرائیل کو ڈانٹا، عار دلائی اور ملامت کی۔

''بدبختو! خدائے واحد کی بندگی اور عبادت کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا پاٹ کی طرف مائل ہوتے ہو اور خدا کی ان تمام نعمتوں کو فراموش کر بیٹھے ہو جن کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر چکے ہو۔''

تاریخ عالم میں بنی اسرائیل کا ایک قوم کی حیثیت سے نقشہ لوگوں کے سامنے اس طرح آتا ہے کہ وہ تقریباً ساڑھے چار سو برس سے مصر کے قاہر اور جابر بادشاہوں اور مصری قوم کے ہاتھوں میں غلام اور مظلوم چلی آتی تھی اور غالب قوم کے سخت سے سخت مصائب اور مظالم کا شکار بن رہی تھی کہ اچانک اسی مردہ قوم میں بجلی کی کڑک اور آفتاب کی چمک کی طرح ایک برگزیدہ ہستی سامنے آتی ہے اور اس کی صدائے حق اور اعلان ہدایت سے ردائے باطل جھیر جھیر ہو جاتی ہے اور ایوانِ ظلم وقہر میں بھونچال آ جاتا ہے۔ وہ دنیا کی ایک زبردست قوت کی طاقت کے مقابلے میں یہ اعلان کرتی ہے کہ میں خدائے واحد کا رسول اور ایلچی ہوں اور تم کو ہدایت کی پیروی اور مظلوم قوم کی آزادی کا پیغام سنانے آیا ہوں۔

طاغوتی طاقت اپنے تمام مادی اسباب کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتی ہے مگر ہر مرتبہ شکست کا منہ دیکھتی ہے آخری بازی میں حق کی کامیابی اور باطل کی ہلاکت کا ایسا حیرت انگیز نقشہ سامنے آتا ہے کہ مادی طاقت قلزم میں غرق ہو جاتی ہے غلام اور مظلوم قوم اور دنیاوی اسباب مسائل سے محروم قوم آزادی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھتی ہے۔

یہ ہے وہ عجیب وغریب فطرت اور غلامی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی قوم بنی اسرائیل جو ان تمام معرکہ حق وباطل کو آنکھوں سے دیکھنے اور حق کی کامیابی کے ساتھ نجات پانے کے لئے جواب میں آج موسیٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہم کو بھی ایسے معبود بنا دے جیسا یہ پجاری بت خانے میں بیٹھ کر پوج رہے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اگرچہ بنی اسرائیل نبیوں کی اولاد تھی اور ان میں ابھی تک یہ اثرات ایک حد تک باقی تھے جو ان کو باپ دادا سے ورثے میں ملے تھے تاہم صدیوں سے مصری بت کدوں میں بود و باش کرنے اور ان کے حاکمانہ اقتدار میں غلام رہنے کی وجہ سے ان میں صنم پرستی کا جذبہ کافی سرایت کر چکا تھا اور وہی جذبہ تھا جو آج پجاریوں کو دیکھ کر ان میں ابھر آیا اور وہ موسیٰ علیہ السلام سے ایسا ناپاک مطالبہ کرنے لگے تھے۔

حالانکہ جو واقعات بنی اسرائیل نے دیکھے تھے ان کا مشاہدہ کرنے کے بعد ان

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سے ایسے مطالبے کی امید نہیں کی جاسکتی تھی اس لئے کہ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں تھا بلکہ حق و باطل کے معرکوں میں ایک عظیم الشان معرکہ تھا ایک جانب غرور اور نخوت، جبر و ظلم اور قہر مانیت اور گمراہی کی ذلت اور رسوائی تھی، دوسری جانب مظلومیت اور خدا پرستی، صبر استحکام کی فتح اور کامرانی کا کامل مرقع تھا خداوندِ قدوس نے فرعون اور قوم فرعون کی ہلاکت دنیاوی کے بعد عبرت اور بصیرت کے لئے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ اس قسم کے لوگوں کے لئے آخرت اور سرحدی اور ابدی زندگی میں کس قدر سخت عذاب اور خدا کی پھٹکار کے کیسے کیسے عبرت ناک سامان مہیا ہیں۔

یہ سب کچھ جاننے کے بعد کوئی بھی سلیم اور صالح طبع رکھنے والا نیک خو اور اچھی سرشت والا انسان کسی بھی موقع پر اپنے پیغمبر سے بت پرستی کا مطالبہ نہیں کرسکتا لیکن بنی اسرائیل مصر میں رہتے ہوئے کچھ ایسے بھٹکے تھے کہ بس بت پرستی کی طرف فوراً مائل ہونے لگے۔

دراصل گائے اور بیل کی پرستش کا مرض بنی اسرائیل کی ہمسایہ اقوام میں ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ مصر اور کنعان میں اس کا رواج تھا حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم کے بعد بنی اسرائیل اس مرض میں مبتلا ہوئے اور رفتہ رفتہ قبطیوں کے غلام بن گئے تو انہیں من جملہ اور امراض کے ایک یہ مرض بھی اپنے حکمرانوں سے ملا کر وہ گاؤ پرستی کا شکار ہوئے۔

یوں بنی اسرائیل کا گاؤ پرستی کا پہلا مطالبہ تو مسترد کردیا اور اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر آگے بڑھے اور جس سرزمین میں قدم رکھا۔ یہ عرب کی سرزمین تھی جو قلزم کے مشرق میں واقع ہے جو لق و دق بے آب و گیاہ میدان سے شروع ہوتی ہے۔ توریت کی زبان میں اسے بیابانِ تیہ یا وادیٔ سینا یا وادی حورب کے نام دیئے گئے ہیں اور کوہستانِ سینا، کوہستان حورب یا کوہستانِ طور تک اس کا دامن وسیع ہے یہاں شدید گرمی پڑتی ہے اور دور دور تک سبزہ اور پانی کا پتا نہیں۔ اس لئے بنی اسرائیل ان سرزمینوں میں داخل ہوکر گھبرا گئے اور موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کرنے لگے کہ ہم پانی کہاں سے پئیں۔

وہ کہنے لگے ہم تو پیاس سے تڑپ تڑپ کر مرجائیں گے یہاں تو پینے کے لئے

پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہیں تب موسیٰ علیہ السلام نے خداوندِ قدوس کے حضور التجا کی جس کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ اپنا عصا زمین پر مارو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوندِ قدوس کے احکامات کی پیروی کرتے ہوئے جب اپنا عصا زمین پر مارا تو فوراً وہاں بارہ چشمے ابل پڑے اور بنی اسرائیل کے بارہ قبائل کے لئے جدا جدا چشمے جاری ہوگئے اور بنی اسرائیل اس سے مستفید ہونے لگے۔

وہ چٹان جس سے یہ بارہ چشمے پھوٹے اب تک جزیرہ نمائے سینا میں موجود ہیں اور سیاح اسے جاکر دیکھتے ہیں اور چشموں کے شگاف اس چٹان میں اب بھی پائے جاتے ہیں۔ بارہ چشموں میں یہ مصلحت تھی کہ بنی اسرائیل کے قبیلے بھی بارہ ہی تھے خدا نے ہر قبیلے کے لئے الگ چشمہ نکال دیا تاکہ ان کے درمیان پانی کا جھگڑا نہ ہو۔

لیکن بنی اسرائیل مطمئن ہونے والے نہیں تھے بنی اسرائیل کو جب پانی کی طرف سے اطمینان ہوگیا تو کہنے لگے پانی کا تو انتظام ہوگیا لیکن زندگی کے لئے صرف یہی تو کافی نہیں ہے ہم کو بھوک لگی ہے۔ اب کھائیں گے کہاں سے؟ اور یہاں کھانے پینے کی کوئی صورت ہی نظر نہیں آتی اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے خلاف بھی بڑبڑانے لگے۔

چنانچہ بنی اسرائیل ان بارہ چشموں کے پانی سے مستفید ہوتے رہے جن کے پاس کھجور کے درخت بھی تھے۔ اس کے بعد آگے بڑھنا شروع ہوئے اور ان میدانوں میں پہنچے جو تقریباً صحرائے سینا کے درمیان واقع ہے وہاں پہنچ کر سب بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سے پھر خفگی اور ناراضگی کا اظہار کرنے لگے اور کہنے لگے ''کاش کہ ہم خداوند کے ہاتھ سے ملک مصر میں ہی مار دیئے جاتے۔ جب ہم وہاں گوشت کی ہانڈیوں کے پاس بیٹھ کر دل بھر کر روٹی کھاتے تھے کیونکہ تم تو ہم کو اس بیابان میں اس لئے لائے ہو کہ سارے مجمع کو بھوکا مار دو۔ بنی اسرائیل کی اس ناراضگی اور خفگی کو دیکھتے ہوئے موسیٰ نے پھر خداوندِ قدوس کے حضور التماس کیا اس پر خداوند قدوس کی طرف سے موسیٰ کو تسلی دی گئی کہ بنی اسرائیل کے کھانے کا اہتمام بھی عمدہ کیا جائے گا چنانچہ مورخین لکھتے ہیں جب رات بیت گئی صبح ہوئی تو بنی اسرائیل نے دیکھا کہ زمین اور درختوں پر جگہ جگہ سفید اولے کے دانے کی طرح شبنم کی صورت میں آسمان سے کوئی چیز برس کر گری ہوئی تھی جب انہوں نے اسے کھا کر دیکھا تو نہایت شیریں

حلوے کی طرح پایا۔ چنانچہ اس کا نام من رکھا اور دن میں تیز ہوا چلتی اور تھوڑی دیر بعد بٹیروں کے غول کے غول آکر زمین پر اترتے اور پھیل جاتے بنی اسرائیل باآسانی انہیں ہاتھوں سے پکڑ لیا کرتے اور بھون کر کھانے لگے اس کا نام سلویٰ رکھا گیا۔ اس طرح روزانہ بغیر زحمت اور تکلیف کے ان کو دونوں نعمتیں مہیا ہوجاتی لیکن خداوندِ قدوس نے بنی اسرائیل کو موسیٰ کی معرفت تنبیہہ کردی تھی کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق من وسلویٰ کو کام میں لائیں اور دوسرے دن کے لئے ذخیرہ نہ کریں۔ ہم ان کو روزانہ نعمت عطا کرتے رہیں گے۔

من وسلویٰ سے متعلق بائبل کچھ اس طرح بیان کرتی ہے کہ مصر سے نکلنے کے بعد جب بنی اسرائیل ایلم اور سینا کے درمیان گزر رہے تھے اور خوراک کے ذخیرے ختم ہوکر فاقوں کی نوبت آگئی۔ اس وقت من وسلویٰ کا نزول شروع ہوا اور فلسطین کے آباد علاقے میں پہنچنے تک پورے چالیس سال یہ سلسلہ جاری رہا من وسلویٰ سے متعلق بائبل میں جو لکھا گیا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اور یوں ہر روز شام کو اتنے بٹیر آتے کہ ان کی خیمہ گاہ کو ڈھانپ لیا اور صبح کو خیمہ گاہ کے آس پاس اوس پڑی ہوتی تھی اوس جو پڑی ہوئی تھی سوکھ گئی تو کیا دیکھتے ہیں بیابان میں چھوٹی چھوٹی ایک گول چیز ایسی چھوٹی کہ جیسے دھنیے کے دانے ہوتے ہیں زمین پر پڑی ہے۔ بنی اسرائیل اسے دیکھ کر آپس میں کہنے لگے من کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا ہے اور بنی اسرائیل نے اس کا نام من رکھا اور وہ دھنیے کے بیج کی طرح سفید اور اس کا مزہ شہد سے بنے ہوئے حلوے کی طرح تھا۔

مؤرخین کا کہنا ہے کہ من اور سلویٰ وہ قدرتی غذائیں تھیں جو اس خروج کے زمانے میں ان لوگوں کو چالیس برس تک مسلسل ملتی رہیں۔ من دھنیے کے بیج جیسی ایک چیز تھی جو اوس کی طرح گرتی تھی اور زمین پر جم جاتی تھی اور سلویٰ بٹیر کی قسم کے پرندے تھے۔ خدا کے فضل سے ان کی اتنی کثرت تھی کہ ایک پوری کی پوری قوم انہیں غذاؤں پر زندگی بسر کرتی رہی اور اسے فاقہ کشی کی مصیبت نہ اٹھانا پڑی حالانکہ آج کسی نہایت متمدن ملک میں بھی اگر چند لاکھ مہاجر یکا یک آپڑیں تو ان کی خوراک کا انتظام مشکل ہوجاتا ہے۔

کھانے پینے کی ضروریات کی فراہمی سے جب بنی اسرائیل کو اطمینان ہوگیا تو

انہوں نے موسیٰ سے ایک اور مطالبہ کردیا کہنے لگے کہ گرمی کی شدت اور سایہ دار درختوں اور مکانوں کی راحت ہمیں میسر نہ ہونے کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔

ایسا نہ ہو یہ تپش، تمازت اور گرمی ہماری زندگی کا خاتمہ ہی کردے چنانچہ حضرت موسیٰ پھر مجبور ہوئے انہیں تسلی اور تشفی دی اور خداوندِ قدوس کے حضور ان کے اس سلسلے میں گزارش کی کہ اے اللہ جب تو نے ان پر بڑے بڑے انعام اور فضل و کرم کی بارش کی ہے تو اس سخت تکلیف سے بھی ان کو نجات عطا فرما۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی یہ فریاد سنی گئی اور آسمان پر بادلوں کے غول کے غول بنے بنی اسرائیل پر سایہ فگن ہوگئے اور بنی اسرائیل جہاں بھی سفر کرتے ہوئے جاتے بادلوں کا یہ سائبان ان کے سروں پر سایہ کیے رہتا تھا اس طرح بنی اسرائیل خداوندِ قدوس کی نعمتوں سے مستفید ہوتے ہوئے ارضِ فلسطین کی طرف بڑھے تھے۔

❁

حتیوں کے دونوں بڑے سالار گودر اور سنوش اپنے ماتحت کئی سالاروں کے ساتھ ایک جرار لشکر لے کر سیتانیوں کی سرزمین کی طرف بڑھے تھے دوسری طرف سیتانیوں کا لشکر طباش کی کمانداری میں سرحد پر پہنچ چکا تھا۔ اس لشکر میں لحیان، مولک اور کچھ دوسرے سالار بھی تھے طباش نے حتیوں کے علاقوں تک دور تک اپنے مخبر پھیلا رکھے تھے تاکہ حتیوں کے لشکر کی نقل و حرکت سے متعلق انہیں آگاہ کرسکیں۔ اب طباش لحیان اور مولک کو بابل کے لشکر کا انتظار تھا اس لیے کہ سیتانیوں کے بادشاہ نے بابل کے بادشاہ برنابورش کی طرف پیغام بھجوادیا تھا کہ دونوں قوتیں مل کر حتیوں کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ بابل کے بادشاہ برنابورش نے بڑی خوشی اور رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے سیتانیوں کے بادشاہ کی اس تجویز کو پسند کیا تھا اس نے اپنے تجربہ کار سالار ہزال کو ایک لشکر دے کر سیتانیوں کی سرزمین کی طرف روانہ کیا تھا اور ہزال کے ماتحت کئی دوسرے سالاروں کو بھی رکھا گیا تھا اب طباش، لحیان اور مولک اپنی سرحدوں پر اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیے بڑی بے چینی سے ہزال ہی کا انتظار کر رہے تھے۔

دراصل وہ تینوں چاہتے تھے کہ حتیوں کے سرحد کی طرف آنے سے پہلے پہلے ہزال ان کے پاس پہنچ جائے تاکہ پوری طاقت اور قوت کے ساتھ حتیوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

طباش کولحیان اور مولک کے ساتھ اپنے لشکر سمیت سرحدوں پر قیام کیے تین
ہوئے ہوں گے کہ وہ شاہراہ جو سرحدی علاقوں سے بابل کی طرف سے آتی تھی
گرد کے بادل نمودار ہوئے گرد کے اٹھتے ان بادلوں کو دیکھ کر طباش کے چہرے پر
مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ مسکراتے ہوئے اُس نے باری باری اپنے قریب کھڑے
مولک اور دوسرے سالاروں کی طرف دیکھا پھر بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے
لگا۔

''میرے عزیز ساتھیو! میں تمھیں خوشخبری دیتا ہوں کہ بابل کے کاسیوں کا
ہماری مدد کے لیے پہنچ گیا ہے۔ ذرا مشرق کی طرف دیکھو جو شاہراہ بابل سے ان علاقوں
کی طرف آتی ہے۔ اس پر دھول اڑ رہی ہے۔ اور گرد کے یہ بادل بتاتے ہیں
کاسیوں کا لشکر بڑی تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ ہی ان علاقوں کا رُخ کر رہا ہے
اس لیے کہ کاسیوں کے لشکر کی رہنمائی ہمارے وہ قاصد کر رہے ہوں گے جنھیں ہمارے
بادشاہ نے بابل کے بادشاہ برنابورش کی طرف روانہ کیا تھا۔''

طباش کے ان الفاظ کے جواب میں لحیان، مولک اور دوسرے سارے سالار خوشی
اور طمانیت کا اظہار کر رہے تھے تھوڑی دیر بعد مشرق سے اٹھنے والے گرد کے وہ بادل
چھٹ گئے اور اُس کے اندر سے ایک لشکر نمودار ہوا اُس لشکر کو دیکھتے ہوئے سب خوشی کا
اظہار کر رہے تھے کہاں تک اس لشکر کے گھوڑے زمین کو ادھیڑتے ہوئے اور فاصلوں کو
سمیٹتے ہوئے اُن کے قریب جا پہنچے۔

جب وہ نزدیک آئے تو طباش پہچان گیا اُس لشکر کے آگے آگے ہزال تھا۔ ہزال
کا استقبال کرنے کے لیے طباش اپنے پڑاؤ سے باہر نکلا۔ دوسری طرف طباش کے پاس
آ کر ہزال نے اپنے لشکر کو روک دیا اپنے گھوڑے سے اترا بھاگ کر آگے بڑھا بڑے
پرجوش انداز میں طباش سے بغلگیر ہوا دونوں نے ایک دوسرے کی پیشانی چومی پھر کچھ
سوچتے ہوئے ہزال اداس، پریشان اور فکر مند ہوگیا لمحہ بھر کے لیے اس کی گردن جھک
گئی پھر دُکھتے ہوئے لہجے میں وہ طباش کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

''طباش آج تمھارے ساتھ تو سیماس کو نہ دیکھتے ہوئے یوں جانو میرا دل ڈوبنے
لگا ہے۔ وہ ایک ایسا سالار تھا جو لمحوں کے اندر ناممکن کو ممکن کر دکھاتا تھا اپنے علاقوں میں
جب وہ حرکت میں آتا تھا تو حتیوں پر لرزہ اور خوف طاری ہو جاتا تھا اس لیے کہ حتی

جانتے تھے کہ سیماس جس سمت کا بھی رخ کرے گا کامیابی اور فتح مندی کو اپنے دامن
میں سمیٹتا چلا جائے گا۔ میرے عزیز بھائی! کاش میں نزدیک ہوتا سیماس اور اس کے
اہلِ خانہ سے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا تم لوگوں کے جو قاصد بابل گئے تھے اُن سے
میں نے سیماس سے متعلق تفصیل سے پوچھا تھا انھوں نے مجھ پر انکشاف کیا تھا کہ
حتیوں کی سرحدوں پر سیماس اپنی بیوی کے ساتھ گھوڑ دوڑ کے لیے نکلا تھا کہ اچانک
گھات سے حتی نمودار ہوئے۔ اُس پر حملہ آور ہو کر اس کا خاتمہ کر دیا اور اس کی بیوی کو
لے کر اپنے مرکزی شہر ختوشاش لے گئے انھوں نے مجھ پر یہ بھی انکشاف کیا کہ سیماس
کے بیٹے لحیان نے بھی ناممکن کو ممکن کر دکھایا اُس نے نہ صرف یہ کہ اپنے باپ کے
قاتلوں سے انتقام لیا اُن کا خاتمہ کیا بلکہ اپنی ماں سریان کو بھی حتیوں کے مرکزی شہر
ختوشاش سے نکال کر اپنی حویلی میں لے آیا ہے۔ طباش میرے بھائی میں سیماس کے
بیٹے کو بھی دیکھنا چاہتا ہوں جس کا نام مجھے لحیان بتایا گیا ہے۔''

ہزال کی اس گفتگو سے طباش نے خوشی کا اظہار کیا پھر لحیان کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہنے لگا۔

''یہ سامنے دیکھو لحیان کھڑا ہے۔ اُس کے ساتھ میرا بیٹا مولک ہے۔''

ہزال مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اپنے دونوں بازو اُس نے پھیلائے پھر بڑے
پرجوش انداز میں اُس نے آگے بڑھ کر لحیان کو اپنے ساتھ لپٹا لیا تھا کئی بار اس کی پیشانی
چومی پھر کہنے لگا۔

''بچے تم سے بغلگیر ہوتے ہوئے میں یہ خیال کر رہا ہوں کہ میں تمھارے باپ
سیماس سے مل رہا ہوں۔ اس لیے کہ شکل وشباہت قد وکاٹھ میں تم بالکل اپنے باپ جیسے
ہو میرا اندازہ ہے، دشمنوں کے خلاف یہ تمھاری پہلی مہم جوئی ہے اور اس کائنات کے
پیدا کرنے والے کے حضور میری دعا ہے کہ تمھیں ہر مقصد، تمھیں ہر معرکہ، تمھیں ہر
کارزار میں کامیاب اور کامران رکھے۔'' لحیان سے ملنے کے بعد ہزال اُسی کے انداز
میں مولک سے بھی ملا تھا اس موقع پر طباش نے ہزال کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

''میرے بھائی پہلے اپنے لشکر کو پڑاؤ کا حکم دو اُس کے بعد سب خیمے میں بیٹھتے
ہیں لشکر کے لیے کھانا تیار کرنے کا حکم دیتے ہیں اور پھر وہیں بیٹھ کر گفتگو کریں گے۔''

ہزال نے اس سے اتفاق کیا تھا چناں چہ اُس نے طباش کے لشکر کے پہلو میں

اپنے لشکر کو پڑاؤ کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ حکم ملتے ہی اُس کے لشکری خیمے نصب کرنے
لگے تھے اس موقع پر ہزال نے پھر لحیان کی طرف دیکھا بڑی عقیدت اور ارادتمندی
میں کہنے لگا۔

''سیماس کے بیٹے! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم نے اپنے باپ کے قاتلوں سے بھی
انتقام لے لیا ہے اور اپنی ماں کو بھی حتیوں کے ہاں سے واپس لے آئے ہو۔ بیٹے!
تمہاری اس جرأت مندی پر، تمہاری اس عظمت پر میں تمھیں سلام پیش کرتا ہوں آج
تمھارا باپ زندہ ہوتا تو اُس کی خوشی اور طمانیت کی کوئی انتہا نہ ہوتی بہر حال بیٹے! مجھے
اُمید ہے کہ تم اپنے باپ کی طرح اپنا نام روشن کرو گے۔'' اس کے ساتھ ہی طباش سب
کو لئے اپنے خیمے کی طرف جا رہا تھا۔

❀❀❀

حتیوں کے دونوں سالار اپنے جرار لشکر کو لے کر بڑی تیزی سے میتانیوں کی
سرزمینوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دونوں بڑے سالار گودر اور سنوش کچھ دوسرے
چھوٹے سالاروں کے ساتھ اپنے لشکر کے آگے تھے۔ یہاں تک کہ ایک جگہ گودر نے
اپنے لشکر کو رکنے کا اشارہ دیا اور یہ اشارہ پاتے ہی اُس کے پیچھے سارا لشکر رک گیا تھا۔
جب ایسا ہوا تب سنوش اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر گودر کے قریب آیا اور بڑی رازداری
میں اُسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''گودر میرے عزیز لشکر کو تم نے روک دیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات یا وجہ ہے؟''

اس پر گودر کہنے لگا۔

''سنوش میرے بھائی تمھارا کہنا درست ہے متوشیلش نے ہمارے ذمے یہ کام
لگایا تھا کہ ہم پہلے اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ سیستانیوں پر حملہ آور ہوں اور اُن
کے علاقوں کو زیر زبر اور اُن کے شہروں کو برباد کرنے کے بعد ایک طرح سے اُن کے
علاقوں پر قبضہ کر کے اُس کے بعد ہم کاسیوں کے مرکزی شہر بابل کا رُخ کریں اور اس
کی بھی یہی حالت کریں۔''

''میرے بھائی پچھلی منزل پر تمھارے سامنے اور تمھارے ساتھیوں کے روبرو بھی
ہمارے مخبر یہ اطلاع دے چکے ہیں کہ ہمارا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی سرحدوں پر سیستانی
اکیلے نہیں ہیں بلکہ کاسیوں کا ایک لشکر بھی بابل سے نکل کر اُن کی مدد کے لیے پہنچ چکا
ہے اور بابل کے لشکر کی کمانداری بابل کا نامور سالار ہزال کر رہا ہے۔ سنوش جنگ میں
ہزال کی ہنرمندی سے تم بھی واقف ہو۔ وہ سیماس جیسا ہی سالار ہے۔ اب اگر
سیستانیوں کی سرحدوں پر سیستانی اور کاسیوں دونوں کے لشکر اکھٹے ہوئے ہیں تو ہمیں
ایک خاص بڑی قوت کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور ایسی صورت میں کامیابی حاصل کرنے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

کے لیے ہمیں مزید جدوجہد کرنا پڑے گی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہزال اور سیتانیوں کا سالار طباش دونوں مل کر ہمارے خلاف کوئی ایسی ہنرمندی استعمال کریں کہ ہماری کامیابیوں کو ناکامی میں تبدیل کردیں سنوش تم جانتے ہو جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں ہزال سیماس جیسا ہی ایک سالار ہے جب کہ سیتانیوں کا سالار طباش بھی اُس سے کم نہیں۔ وہ ان گنت معرکوں میں طباش کے ساتھ کام کرچکا ہے۔ دُشمن کے خلاف ضرب لگانے کا اُس کا طریقہ کار سیماس جیسا ہی ہے۔ لہٰذا ہزال اور طباش دونوں مل کر ہماری جدوجہد پر ناکامی کا پیوند لگا سکتے ہیں جب کہ میں ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ میں متوشیلش کے پاس یہ خبر نہیں پہنچنے دینا چاہتا کہ اُسے جاکر کوئی کہے کہ سیتانیوں کے مقابلے میں ہمیں شکست اور پسپائی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ میں چاہتا ہوں جو بھی اُس کے پاس جائے اُسے ہماری کامیابی اور فتح مندی کی خبر دے اور اس کے لیے میں نے ایک نئی تجویز اور نئی منصوبہ بندی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔'' یہاں تک کہنے کے بعد گودر رکا کچھ دیر بعد دوبارہ وہ سنوش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''سنوش تم جانتے ہو ہمارا بادشاہ متوشیلش اپنے دل کی گہرائیوں سے یہ چاہتا ہے کہ اگر سیتانیوں کے سارے علاقے اور کاسیوں کی ساری سلطنت بھی ہمارے علاقوں میں شامل ہوجائے تب کہیں جاکر حتیوں کی سلطنت کی تکمیل ہوتی ہے یہ اس کی پہلی آرزو ہے اور اس کی دوسری بڑی آرزو ہے کہ کم ازکم بابل شہر جس کی پوری دنیا میں دھوم اور شہرت ہے وہ حتیوں کی مملکت میں شامل ہونا چاہیے۔ سنوش میرے بھائی میں چاہتا ہوں کہ یہاں رکنے کے بعد اپنے لشکر کو دوحصّوں میں تقسیم کرلیا جائے آدھا حصّہ میرے پاس رہے آدھا تمھاری کمانداری میں ہو۔ آدھا لشکر آگے بڑھ کر سیتانیوں کو صرف اپنے ساتھ مصروف رکھے اُن کے خلاف جارحانہ کارروائیاں نہ کرے بلکہ دفاع تک محدود رہتے ہوئے ایک طرح سے سیتانیوں کو اپنے ساتھ الجھائے رکھے جب کہ لشکر کا دوسرا حصّہ بڑی تیزی اور برق رفتاری سے بابل شہر کا رُخ کرے۔ کاسیوں کا لشکر ہزال کی کمانداری میں اس وقت بابل سے نکل کر سیتانیوں کے علاقوں کی طرف آیا ہوا ہے۔ لہٰذا میرا اپنا اندازہ ہے کہ بابل شہر میں اس وقت کوئی چھوٹا سا لشکر ہوگا جو شہر کی حفاظت پر مقرر ہوگا اور پھر اُس پر کوئی تجربہ کار سالار بھی نہیں ہوگا زیادہ سے زیادہ کاسیوں کا بادشاہ برنابورش ہی اُس لشکر کی کمانداری کررہا ہوگا۔ اس لیے کہ کاسیوں کا سب سے

بڑا نامور سالار ہزال تو ایک جرار لشکر لے کر سیتانیوں کے لشکر سے جاملا ہے چنانچہ میں چاہتا ہوں بڑی رازداری اور ساتھ ہی بڑی تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ ہمارے لشکر کا ایک حصّہ بابل کا رُخ کرے اور بابل کو فتح کرے۔

بابل کو فتح کرنے کے بعد وہاں اپنے لیے حالات بہتر کیے جائیں وہاں ایک لشکر رکھا جائے بلکہ میں یوں کہوں گا کہ لشکر کا جو حصہ بابل شہر کو فتح کرے گا وہ وہیں قیام کرے اور وہیں سے تیز رفتار قاصد متوشیلش کی طرف روانہ کیے جائیں اور اُس سے یہ استدعا کی جائے کہ بابل کو ہم نے فتح کرلیا لہٰذا لشکر کا آدھا حصہ بابل شہر ہی میں قیام کرے گا تاکہ بابلیوں کا سالار ہزال اگر پلٹ کر دوبارہ بابل شہر ہم سے چھیننے اور لینے کی کوشش کرے تو اُسے مار بھگایا جائے اور ساتھ ہی اُس سے یہ بھی استدعا کی جائے چونکہ آدھا لشکر بابل ہی میں قیام کرے گا لہٰذا جو لشکر سیتانیوں کا مقابلہ کرے گا اُس کی تعداد کم ہے۔ اس بناء پر متوشیلش ایک اور لشکر سیتانیوں پر ضرب لگانے کے لیے روانہ کرے تاکہ سیتانیوں کی سلطنت کے اندر جگہ جگہ ہر شہر، ہر قصبے میں شکست ریخت اور تباہی کا کھیل کھیلا جائے اور سیتانی سلطنت کا خاتمہ کیا جائے سنوش اگر ہم ایسا کریں تو میرے خیال میں ہماری اس منصوبہ بندی کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہم دونوں کامیاب ہوں گے بلکہ متوشلیش بھی ہمارے اس اقدام پر خوشی اور رضا مندی کا اظہار کرے گا میرے بھائی اب بولو تم کیا کہتے ہو۔''

گودر جب خاموش ہوا تب سنوش مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ چونکہ ہزال ایک کافی بڑے لشکر کے ساتھ سیتانیوں سے آن ملا ہے سیتانی لشکر کی کمانداری طباش کررہا ہے اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ طباش کے تحت سیماس کا بیٹا لحیان اور طباش کا بیٹا بھی مولک ہے اور جس طرح ماضی میں سیماس اور طباش نے متحد ہوکر ہماری ہر کوشش کو ناکام کیا تھا اس طرح مجھے اندیشہ ہے کہ سیماس کا بیٹا لحیان اور طباش کا بیٹا مولک بھی دونوں مل کر ہماری یلغار ہماری ترکتاز کو ناکام بنا سکتے ہیں۔ لہٰذا جو کچھ تم کہہ رہے ہو میرے خیال میں اُس پر فی الفور عمل ہونا چاہیے لشکر کو دو حصّوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ بابل پر حملہ آور ہوجائے اور دوسرا حصہ آگے بڑھ کر سیتانیوں اور کاسیوں کے لشکر کو اپنے ساتھ مصروفِ جنگ رکھے، جارحیت اختیار نہ کرے بس انہیں الجھائے رکھے۔''

سنوش کے ان الفاظ پر گودر نے خوشی اور طمانیت کا اظہار کیا پھر دوبارہ اُسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''میرے بھائی اب تم فیصلہ کرو کہ تم کس حصے کی کمانداری کرنا چاہتے ہو جو تم پسند کروگے میں وہی کام کروں گا۔''

اس پر سنوش مسکرایا اور کہنے لگا۔

''میں سارا فیصلہ تم پر چھوڑتا ہوں جو تمھارا فیصلہ ہوگا وہی میرے لیے آخری ہوگا۔''

اس پر گودر غور سے سنوش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''اگر یہ بات ہے تو سنو میں چاہتا ہوں میں آدھا لشکر لے کر بابل کا رُخ کروں اور ہر صورت میں اُسے فتح کروں۔ جب کہ آدھے لشکر کے ساتھ تم آگے بڑھو اور سیتانیوں اور ہزال دونوں کو اپنے ساتھ مصروف جنگ رکھ لینا مجھے امید ہے کہ میں بہت جلد بابل شہر میں داخل ہوجاؤں گا اور قبضہ کرلوں گا۔ بابل شہر کو فتح کرنے کے بعد میں تیز رفتار قاصد اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف روانہ کروں گا اور اپنے بادشاہ متوشلیش کو بابل کو فتح کی خبر پہنچاؤں گا۔ ساتھ ہی اُس سے یہ بھی التماس کروں گا کہ وہ ایک اور لشکر سنوش کی مدد کے لیے سیتانیوں کی سرحدوں کی طرف روانہ کردے تاکہ جس طرح ہم نے کاسیوں کا مرکزی شہر فتح کرکے اُس پر قبضہ کیا ہے۔ اس طرح سنوش اور دوسرا لشکر بھی سیتانی علاقوں کے اندر ترک تاز کرتے ہوئے سیتانیوں کے مرکزی شہر اشوکانی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوجائے۔''

چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہیں پڑاؤ کرلیا جائے اور رات کے پچھلے حصے میں گودر آدھا لشکر لے کر بابل پر ضرب لگانے کے لیے کوچ کرجائے چنانچہ یہ فیصلہ ہونے کے بعد گودر سنوش کے لشکر نے عارضی طور پر وہیں پڑاؤ کرلیا تھا۔

حتیوں کے دونوں سالار گودر اور سنوش نے گو بڑی رازداری سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے لشکر کو دوحصّوں میں تقسیم کریں گے ایک حصّہ سیتانیوں کو اپنے ساتھ مصروف رکھے گا اور دوسرا بابل پر ضرب لگائے گا لیکن اُن کے اردگرد اُن کے اطراف میں سیتانیوں کے مخبر اور جاسوس بڑی تیزی اور بڑی جانفشانی سے اپنے کام میں مصروف تھے گودر اور سنوش کے درمیان ہونے والی اس منصوبہ بندی کو وہ لے اڑے اور انہوں نے

سرحدوں کا رُخ کیا۔

چنانچہ ایک روز اپنے پڑاؤ میں ہزال، طباش، لحیان، مولک اور دوسرے سالار بیٹھے ہوئے تھے کہ حتیوں کی خبریں اچکنے والے مخبر وہاں پہنچے۔ انہیں دیکھتے ہی طباش چونکا تھا لحیان اور مولک بھی بڑے غور سے اُن کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ یہاں تک کہ وہ قریب آئے اور طباش نے انہیں مخاطب کیا۔

''ساتھیو! میں نے تمھیں حتیوں کے لشکر پر نگاہ رکھنے اور اُن کی نقل و حرکت کے متعلق آگاہ کرنے کے لیے روانہ کیا تھا۔ کیا تم کوئی اچھی خبر لے کر آئے ہو؟'' اس پر ان مخبروں میں سے ایک طباش کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ ''ہم اپنے کچھ ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں اور وہ حتیوں کے لشکر کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھیں گے جب کہ ہم آپ کے لیے انتہائی کارآمد خبر لے کر آئے ہیں۔''

اُن طلایہ گروں کے اس انکشاف پر طباش، ہزال، لحیان اور مولک کے علاوہ وہاں کھڑے دیگر سالار بڑے غور سے آنے والے اُن طلایہ گروں کی طرف دیکھنے لگے تھے یہاں تک کہ طباش نے انہیں مخاطب کیا اور کہنے لگا۔

''عزیز ساتھیوں اگر تم کوئی اچھی خبر لے کر آئے ہو تو کہو۔''

اس پر جو پہلے مخاطب ہوا تھا کہنے لگا۔

''جو کچھ ہم کہنا چاہتے ہیں اُسے ہم اچھی تو نہیں لیکن اہم خبر کہہ سکتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں حتیوں کا جو لشکر ہماری سرحدوں کی طرف بڑھنے کے لیے حتیوں نے اپنے مرکزی شہر ختوشاش سے روانہ کیا تھا اُس میں اُن کے دو بڑے اور تجربہ کار سالار گودر اور سنوش بھی شامل ہیں چنانچہ اپنے علاقوں میں تقریباً آدھا سفر کرنے کے بعد ایک جگہ گودر نے اپنے لشکر کو روک دیا۔ اُس کے بعد اُس نے ایک ایسی منصوبہ بندی کی ہے جس کے تحت وہ اپنی کامیابی اور اپنی کامرانی کے در کھول کر اپنے بادشاہ متوشلیش کی نگاہوں میں باعزت اور محترم ہوجانا چاہتا ہے۔''

اس کے بعد اُس مخبر نے اُس منصوبہ بندی سے سب کو آگاہ کردیا تھا جو منصوبہ بندی گودر نے اپنے ساتھ سنوش اور دوسرے سالاروں کے ساتھ مل کر طے کی تھی۔

جب وہ مخبر خاموش ہوا تب ہزال کچھ دیر کی سوچ بچار کے بعد بولا اور طباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

''طباش میرے بھائی لگتا ہے اس گودر اور سنوش نے ماضی میں لحیان کے باپ سیماس کے ہاتھوں اپنی لگاتار ناکامی اور شکستوں کو فراموش کر دیا ہے۔ بہرحال انھوں نے اگر ایسا کیا ہے تو ... شکستیں ہم انہیں ایسی یاد دلائیں گے کہ زندگی بھر یاد رکھیں گے۔ اگر گودر اور سنوش نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے لشکر کو دو حصّوں میں تقسیم کریں گے آدھا اس طرف آئے اور اس طرف آنے والا ہمیں جنگ میں مصروف رکھے اور دوسرا آدھا بابل کی طرف جائے گا اور وہاں سے مزید کمک طلب کرے گا لیکن کائنات کے مالک نے چاہا تو ہم انہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد ہزال جب خاموش ہوا تب طباش بولا اور ہزال کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''ہزال میرے بھائی! اس موقع پر میرے ذہن میں ایک تدبیر اور منصوبہ بندی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر ہم اُس پر عمل کریں تو حتیوں کے دونوں لشکروں کو ہم ناکامی کا منہ دکھا کر انہیں واپس جانے پر مجبور کر سکتے ہیں۔''

ہزال نے مسکراتے ہوئے طباش کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

''طباش میرے بھائی اگر ایسی کوئی منصوبی بندی اور تجویز تمھارے ذہن میں ہے تو پھر فی الفور کہو اس سے بہتر معاملہ اور کیا ہو سکتا ہے۔''

جواب میں طباش مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''جیسا کہ مخبروں نے بتایا ہے گودر ایک لشکر لے کر بابل کا رُخ کرے گا سنوش ہماری طرف آئے اور ہمیں جنگ میں مصروف رکھے گا۔ ہمارے خلاف جارحیت اختیار نہیں کرے گا صرف ہمیں مصروف رکھے گا تاکہ ہم بابل کی طرف متوجہ نہ ہو سکیں اور اتنی دیر تک گودر بابل پر حملہ آور ہو کر بابل پر قبضہ کرے میرے بھائی گودر اور سنوش کی اس منصوبہ بندی کو ناکام بنانے کے لیے ایسا کرتے ہیں کہ ہم بھی لشکر کو دو حصّوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ہزال! جو لشکر تم لے کر آئے ہو پورے کا پورا تمھاری کمانداری میں رہے گا۔ جو لشکر ہم لے کر آئے ہیں اُس کے تین حصّے کیے جائیں گے اُن تین حصوں میں سے دو میرے پاس رہیں گے ایک حصہ لحیان کی کمانداری میں رہے گا اب اس سے آگے ہم نے کیا کرنا ہے ذرا غور سے سننا۔''

''جو حصہ میرے پاس رہے گا اُس میں ایک سالار کی حیثیت سے میرا بیٹا مولک

شامل ہوگا جب کہ ہزال کے لشکر کا جو بہتیرا حصہ ہوگا وہ لحیان کی کمانداری میں ہوگا۔ تھوڑی دیر تک تم ایسا کرنا کہ تم اور لحیان دونوں یہاں سے رات کے وقت کوچ کر حتیوں کے علاقوں سے جو شاہراہ کی طرف آتی ہے وہاں کسی مناسب جگہ لحیان کو اُس حصے کے ساتھ گھاٹ میں بٹھا دینا اور خود شاہراہ پر سامنے رہنا۔''

''چنانچہ گودر جب اپنا لشکر لے کر وہاں پہنچے گا تو تم اس کی راہ روکنا۔ یقیناً گودر دیکھے گا کہ اُس کے مقابلے میں چھوٹا سا ایک لشکر ہے جسے وہ لمحوں کے اندر زیر کر کے آگے بڑھ سکتا ہے تو پھر وہ تم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا لیکن جب دونوں لشکر ٹکرائیں گے تو لحیان اپنی گھات سے نکل کر گودر پر حملہ آور ہو جائے گا اور مجھے فیصد یقین ہے کہ لحیان کے اس طرح گھات سے نکل کر گودر پر حملہ آور ہونے سے نہ صرف یہ کہ گودر کے لشکر کی تعداد بڑی تیزی سے کم ہو جائے گی بلکہ گودر شکست اٹھا کر واپس بھاگنے کو ہی اپنے لیے عافیت خیال کرے گا۔''

''جہاں تک ہمارے لشکر کے باقی دو حصّوں کا تعلق ہے تو اُن دو میں ایک حصہ میری کمانداری میں دوسرا میرے بیٹے مولک کی کمانداری میں رہے گا ہزال میرے بھائی جب تم اور لحیان یہاں سے کوچ کر جاؤ گے تو تمھارے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہم اپنے مخبروں کے ذریعے یہ خبریں پھیلا دیں گے کہ حتیوں کے لشکر پر اچانک حملہ آور ہونے کے لیے سیستانیوں کا سالار طباش اپنے کچھ سالاروں کے ساتھ کہیں گم نام گھات میں جا گیا ہے اور کسی مناسب موقع پر نکل کر وہ حتیوں پر ایسی ضرب لگائے گا کہ حتیوں کی شکست اور اپنی کامیابی کو یقینی بنا دے گا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد طباش رُکا پھر اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

''چنانچہ جب یہ خبریں حتیوں تک پہنچیں گی تو یاد رکھنا کیونکہ سنوش کو لشکر کے ایک حصے کے ساتھ ہمارے علاقوں کی طرف بڑھنے کے لیے مقرر کیا ہوا ہے یہ خبریں سن کر سنوش محتاط ہو جائے گا اور اس کی ہمارے علاقوں کی طرف بڑھنے کی رفتار بہت سست ہو جائے گی۔ وہ کوشش کرے گا کہ پھونک پھونک قدم رکھے تاکہ طباش اور اس کا بیٹا مولک جو گھات میں چلے گئے ہیں کہیں اچانک نکل کر اُس کے لشکر کے لیے موت کا پیغام نہ بن جائیں جب وہ پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہوئے آگے بڑھے گا تو یقیناً

اُسے ہماری سرحدوں تک پہنچنے میں کچھ وقت لگے گا ہزال اتنی دیر تک تم اور لحیان اپنے کام کی تکمیل کر لینا۔

گودر جب لشکر کا ایک حصہ لے کر بابل کا رُخ کرے گا تو تم بابل کی طرف جانے والی شاہراہ پر گودر کی راہ روکنا جب سامنے کی طرف سے تم اور ایک پہلو کی طرف سے لحیان حملہ آور ہو جائے گا تو گودر کے پاس بھی شکست تسلیم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہے گا۔ بس میرے بھائی جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا یہی کچھ ہے اگر اس میں آپ میں سے کوئی کمی نکالنا چاہتا ہے یا اضافہ کرنا چاہتا ہے تو ایسا کرنے سے یقیناً ہم بہتر اور عمدہ فیصلے کر سکیں گے۔''

ہزال، طباش، لحیان اور مولک کچھ دیر خاموش رہ کر باقی سالاروں کے ردِّعمل کا انتظار کرتے رہے جب کوئی نہ بولا تب ہزال خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''طباش یہ جو سارے سالار خاموش ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ سب تمھاری اس تجویز اور منصوبہ بندی کو پسند کرتے ہیں لہٰذا آخری فیصلہ یہ ہے کہ آنے والی شب جب گہری ہو جائے گی تو میں اور لحیان اپنے لشکریوں کو لے کر یہاں سے بڑی برق رفتاری کے ساتھ اُس شاہراہ کی طرف پیش قدمی کریں گے جو شاہراہ حتیوں کے علاقے سے بابل کی طرف جاتی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ جو منصوبہ بندی تم نے کی ہے اُس منصوبہ بندی کے تحت میں اور لحیان حتیوں کے تجربہ کار سالار گودر کو شکست دے کر مار بھگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اتنی دیر تک تم دشمن کو چکمہ دیتے رہنا اُن کے سامنے نہ آنا ادھر اُدھر گھات ہی لگائے رکھنا تاکہ حتیوں کا دوسرا سالار سنوش جو تمھاری طرف بڑھ رہا ہے وہ الجھن ہی میں مبتلا رہیں اور مجھے اُمید ہے کہ اتنی دیر تک گودر سے نبٹنے کے بعد میں اور لحیان بھی اپنے لشکر کو لے کر تمھارے پاس آ جائیں گے۔ اس طرح جب ہم سب مل کر سنوش پر ضرب لگائیں گے تو سنوش اپنے آپ کو ایسے محسوس کر رہا ہوگا جیسے اُسے سانپ سونگھ گیا ہو۔''

چنانچہ اس فیصلے پر سب نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔ آنے والی شب کو ہزال اور لحیان اپنے اپنے لشکر کو لے کر وہاں سے ... گئے تھے اور پھر رات کی گہری تاریکی میں وہ بڑی تیزی اور برق رفتاری سے ... کی طرف جانے والی شاہراہ کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے جب کہ طباش اور اس کے بیٹے مولک نے اپنے پورے لشکر کے ساتھ ایک

طرف ہٹ کر ایک مناسب جگہ اپنا پڑاؤ قائم کر لیا تھا ساتھ ہی چاروں سمت اپنے مخبروں کے ذریعے یہ خبریں بھی پھیلا دی گئی تھیں کہ حتیوں کی راہ روکنے کے لیے سیستانیوں کا تجربہ کار سالار طباش کسی مناسب جگہ گھات لگا چکا ہے اور جونہی حتی اُس کے قریب آئیں گے طباش اُن پر حملہ آور ہو کر اُن کی تباہی کا باعث بن جائے گا۔

اب صورتِ حال یہ سامنے آئی کہ گودر لشکر کا ایک حصہ لے کر بابل کی طرف جانے والی شاہراہ پر ہو لیا تھا جب کہ دوسرا سالار سنوش لشکر کے دوسرے آدھے حصے کو لے کر سیستانیوں کی سرحدوں کی طرف بڑھا تھا۔ اس کی پیش قدمی کی رفتار سست تھی اس لیے کہ اُن علاقوں میں سیستانی جاسوسوں نے جگہ جگہ یہ خبریں پھیلا دی تھیں کہ طباش اپنے لشکر کے ساتھ گھات میں جا چکا ہے اور اچانک کہیں سے نکل کر حتیوں پر حملہ آور ہوگا اور اپنی فتح کو یقینی بنائے گا طباش چونکہ ماضی میں سیماس کے ساتھ کام کرتا رہا تھا اور اُن دونوں نے مل کر کئی مواقع پر حتیوں کو بدترین شکستیں دی تھیں لہٰذا سنوش پر طباش کا خوف بھی طاری تھا کہ کہیں وہ اچانک نکل کر اُس کے لشکر کے کسی پہلو یا پشت کی طرف سے حملہ آور ہو کر اُن کی طرف ساری منصوبہ بندی کو خراب نہ کر دے لہٰذا اُس کے آگے بڑھنے کی رفتار بڑی سست رکھی تھی۔

دوسری طرف گودر اپنے لشکر کے ساتھ آندھی اور طوفان کی طرح بابل کی طرف جانے والی شاہراہ کے فاصلوں کو سمیٹ رہا تھا کہ ایک جگہ اچانک اس نے اپنے لشکر کو رکنے کا اشارہ دیا اور اس کا یہ اشارہ پاتے ہی پورا لشکر اُس کے پیچھے رک گیا تھا اس لیے کہ سامنے ہزال اپنے لشکر کے ساتھ اُن کی راہ روکے کھڑا تھا۔

گودر کے لیے گو یہ صورتِ حال نئی تھی۔ اس لیے کہ گودر تو یہی خیال کر رہا تھا کہ ہزال، طباش، اس کا بیٹا مولک اور لحیان سب متحدہ لشکر کے ساتھ سیستانی سرحد پر پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ سنوش انھیں اپنے ساتھ جنگ میں مصروف رکھے گا ٹکراؤ کو طول دیتا رہے گا اور اس دوران گودر بابل کو فتح کر کے اُس پر قابض ہو جائے لیکن جب گودر نے دیکھا کہ ایک لشکر اس کی راہ روکے کھڑا ہوا ہے اور جب اُسے یہ خبر ہوگی کہ جس لشکر نے اس کی راہ روکی ہے وہ لشکر کاسیوں کا ہے اور اس کی کمانداری کاسی حکمرانوں کا بابلی سپہ سالار ہزال کر رہا ہے تو گودر نے پہلے تو کچھ سوچا۔ اس لیے کہ ہزال کا نام بھی دشمنوں کے لیے دہشت کا نشان تھا لیکن گودر نے جب اندازہ لگایا کہ جس لشکر کے ساتھ ہزال

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

نے اس کی راہ روکی ہے تعداد کے لحاظ سے گودر کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں گودر کو کسی حد تک اطمینان ہوا۔ چنانچہ اُس نے وقت ضائع کیے بغیر ہزال کو اپنے را سے ہٹا کر دوبارہ اُسی رفتار سے بابل کی طرف پیش قدمی کرنے کا تہیہ کرلیا تھا۔

چنانچہ اُس نے اپنے لشکر کو استوار کیا صفیں درست کیں پھر آگے بڑھا اُس بعد وہ خوابوں کے عذاب میں مرگ کا پیغام دیتے غیر مرئی جذبوں اور رات کے سکوت میں چنگاریوں کی طرح بھڑک اٹھنے والے آگ وخون کے پیغام کی طرح ہزال کے لشکر پر حملہ آور ہوا تھا۔

دوسری طرف ہزال نے بھی گودر سے جذبوں کا اظہار کیا اور وہ بھی شب کی آ ساعتوں میں سلامتی کے گوشوں کو خون آلود کر دینے والے کرب خیز عذابوں، صبر لوٹ لینے والے شور انگیز نعروں کی گونج کی طرح حتیوں پر حملہ ہوا تھا۔

یوں بابل کی طرف جانے والی شاہراہ پر دونوں لشکر ایک دوسرے پر سیلاب ریلوں، شوق کے ہجوم، ایک اور مستی کی آتشیں برسات کی طرح حملہ آور ہونے لگے تھ اور اس ٹکراؤ کے نتیجے میں بڑے بڑے حرب آزما اور جنگجو عناصر اپنی روح اور جسم کی تفریق کا شکار ہونے لگے تھے۔ بڑے بڑے آتشیں انقلاب سے تیغ زن خوفناک کے سامنے سرنگوں ہونے لگے تھے۔

جس وقت گودر اور ہزال ایک دوسرے سے بری طرح ٹکرا رہے تھے اچانک پشت کی جانب سے لحیان اپنے لشکر کے ساتھ نمودار ہوا چنانچہ اُس نے حتیوں کے لشکر کے ایک پہلو پر کہانیوں کا مزاج بدلتے، آگاہی کا ہر نشان مٹاتے، وحشی جنگجو عناصر اور نغمہ وصوت کو طوفانوں کے سایوں میں تبدیل کرتے صحر کی دہکتی آگ کی طرح حملہ کر دیا تھا۔

گودر جو اس سے پہلے ہزال پر بڑھ چڑھ کر حملہ آور ہو رہا تھا اور یہ اُمید لگائے بیٹھا تھا کہ ہزال زیادہ دیر تک اُس کا سامنا نہیں کر پائے گا، شکست اٹھائے گا اور بابل کی طرف بھاگ کھڑا ہوگا لہٰذا گودر یہ سوچے ہوئے تھا کہ جب شکست اٹھانے کے بعد ہزال اُس کے آگے آگے بابل کی طرف بھاگے گا تو وہ پوری شدت کے ساتھ سائے کی طرح ہزال اور اس کے لشکر کا تعاقب کرے گا۔ اس نے یہ بھی سوچ رکھا تھا کہ جب ہزال بابل شہر میں داخل ہوگا تو اس کے پیچھے پیچھے گودر بھی اپنے پورے لشکر کے ساتھ شہر

میں داخل ہوگا۔ اس طرح بابل کو فتح کرنا اس کے لیے مشکل نہیں رہے گا۔ گویا بابل سے باہر بابل کی طرف جانے والی شاہراہ پر ہزال سے ٹکرا کر گودر ایک طرح سے خوش تھا کہ اسے آسانی سے بابل کو فتح کرنے کا موقع مل جائے گا لیکن اب جو اُس کے پہلو پر لحیان حملہ آور ہوا تب اس کے سارے ارادے بدلنے لگے۔ پہلے تو وہ بڑھ چڑھ کر آگے حملہ آور ہو رہا تھا لیکن اب اس کے لشکر کا پہلو پسنے لگا تھا لحیان نے حملہ آور ہو کر اپنی پہلی ہی ضرب میں ان گنت حتیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اس طرح جس پہلو پر لحیان حملہ آور ہو رہا تھا اس پہلو میں اس نے افراتفری اور ایک ہلچل اور بدنظمی کا سماں برپا کر کے رکھ دیا تھا۔ گودر نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح اپنے لشکر کو سنبھالا دے اور اپنے سامنے ہزال کو مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ پہلو پر حملہ آور ہونے والے لشکر پر بری ضرب لگائے لیکن تھوڑی دیر تک اس کے لشکری جی چھوڑنے لگے اس لیے کہ اس کے لشکر کے اندر یہ افواہ پھیل گئی کہ اس کے لشکر کے پہلو پر حملہ آور ہونے والا لحیان نام کا سالار ہے جو سیستانیوں کے نامور سالار سیماس کا بیٹا ہے۔

سیماس کا نام ہی حتیوں کے لئے خوف اور وحشت کا نشان تھا۔ چنانچہ جب انہیں پتا چلا کہ سیماس کے بیٹے لحیان کا بھی حملہ آور ہونے کا انداز اپنے باپ کا سا ہے اور اس نے حتیوں کے لشکر کے ایک پہلو کو کاٹ کر رکھ دیا ہے تب حتیوں کی حالت بڑی تیزی سے بجھتے ہوئے اداس شعلوں، شب ہجر کے زہر، حوصلہ شکنی کے سیلاب، ذلت اور رسوائی کی خوفناکی اور سلگتی نمناک شب سے بھی زیادہ بری ہونا شروع ہوگئی تھی۔

جب جنگ تھوڑی دیر مزید جاری رہی تب گودر نے اندازہ لگالیا کہ اب اس کے لشکر کی تعداد بڑی تیزی سے کم ہونا شروع ہوگئی ہے پہلو کی طرف سے لحیان کے حملہ آور ہونے کی وجہ سے سامنے کی طرف سے ہزال نے اپنے حملوں میں مزید شدت پیدا کردی ہے اور اب اس نے حتیوں کی اگلی صفوں کا صفایا کر کے ان کے لشکر کے مرکزی حصے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف یہی حالت لحیان کی بھی تھی وہ حتیوں کے پہلو پر حملہ آور ہوا تھا پہلو کی کئی صفوں کو سمیٹنے کے بعد وہ بھی ہزال کی طرح حتیوں کے وسطی حصے کی طرف بڑھنا شروع ہوگیا تھا۔

یہ صورت حال گودر کے لئے ناقابل برداشت تھی لہٰذا گودر نے شکست قبول کی اور

بچے کھچے لشکر کو لے بھاگ کھڑا ہوا۔ ہزال اور لحیان نے کچھ دور تک اس کا تعاقب کیا خوراک اور دوسری اشیاء کے ذخائر جو گودر لے کر جا رہا تھا سب پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس کے بعد ہاتھ آنے والی ہر چیز کو سمیٹتے ہوئے ہزال اور لحیان دونوں سیستانیوں کے ان سرحدی علاقوں کی طرف روانہ ہوئے تھے جہاں طباش اور اس کے بیٹے مولک نے قیام کر رکھا تھا اس سلسلے میں سیستانی طلایہ گر اُن کی رہنمائی کر رہے تھے۔

ادھر حتیوں کا دوسرا سالار سنوش بڑا پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا تھا اور بڑی آہستگی اور احتیاط کے ساتھ سیستانیوں کی سرحدوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ یہاں تک کہ اسے اس کے مخبروں نے یہ اطلاع کی کہ گودر کو ایک لشکر نے شکست دی ہے اور گودر پیچھے ہٹ گیا ہے جو مخبر خبر لے کر آئے تھے۔ ان کے یہ الفاظ سن کر کچھ دیر تک سنوش کو اُن کی اطلاع پر اعتبار ہی نہیں آیا پھر غور سے اُن کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

”میرے عزیز ساتھیو! گودر کو آخر شکست دینے والا کون ہے جب کہ سیستانیوں کا سپہ سالار طباش اور بابل کے کاسیوں کا سپہ سالار دونوں ہی سیستانیوں کی سرحدوں پر ہیں جب کہ سیماس کا بیٹا لحیان اور خود طباش کا بیٹا مولک بھی ان کے ساتھ ہیں پھر یہ نئی قوت کون سی ابھر آئی ہے جس نے ہمارے گودر جیسے اعلیٰ پاک کے سپہ سالار کو شکست دے دی ہے اور پیچھے ہٹنے، شکست قبول کرنے اور پھر بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے۔

سنوش کے ان الفاظ کے جواب میں آنے والے مخبروں میں سے ایک بولا اور کہنے لگا۔

”بات یہ ہے کہ سیستانیوں اور کاسیوں نے ہمیں دھوکے اور فریب میں رکھا ہے۔ دراصل ہزال اور سیستانیوں کے مرنے والے سیماس کے بیٹے لحیان نے یہ سارا کام خراب کیا ہے۔ گودر اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی اور بڑی رفتاری کے ساتھ بابل کا رخ کیے ہوئے تھا کہ ایک جگہ شاہراہ پر کاسیوں کے سالار ہزال نے اس کی راہ روک دی دونوں میں ٹکراؤ شروع ہوگیا اسی ٹکراؤ کے دوران ایک طرف سے لحیان ایک لشکر کے ایک حصے کے ساتھ نمودار ہو کر ہمارے لشکر کے پہلو پر حملہ آور ہوگیا اس طرح سامنے سے ہزال اور پہلو سے لحیان کے حملہ آور ہونے کی وجہ سے گودر زیادہ دیر تک دشمن کے دباؤ کو برداشت نہ کرسکا اور اس نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ اس کے لشکر کی تعداد بڑی تیزی سے کم ہو رہی تھی ساتھ [illegible] جنگ کے اندر ساری لاشیں حتیوں ہی کی پڑی

ہوئی تھیں جس کی بناء پر وہ بد دل ہوگیا شکست اور پسپائی قبول کر کے پیچھے ہٹا اس کے پیچھے ہٹنے کے عمل کے دوران بھی ہزال اور لحیان نے اس پر ضرب لگائی اور رسد کی صورت میں گودر جو کچھ اپنے ساتھ لے کر گیا تھا اس سارے سامان پر ہزال اور لحیان نے قبضہ کرلیا ہے اور اب وہ دونوں سالار گودر کے لشکر کے سارے رسد کے سامان اور اپنے لشکر کو لے کر سیستانی سرحدوں کے اس طرف چلے گئے ہیں جہاں طباش اور اس کا بیٹا مولک ہم سے ٹکرانے کے لئے بڑی مستعدی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔“

یہ انکشاف سنوش کے لئے یقیناً حوصلہ شکن تھا چنانچہ آگے بڑھنا اس نے بند کردیا اپنے لشکر کو روک دیا اور پھر جس قدر اس کے ماتحت سالار تھے اس کے ساتھ اس سلسلے میں اس نے مشورہ کیا۔ سب نے یہی رائے دی کہ ان حالات میں ہمیں سیستانیوں کے سرحدی علاقے کی طرف نہیں بڑھنا چاہیے اس لیے کہ جب تک ہم اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں طباش ہے اس وقت تک ہزال اور لحیان بھی اپنے لشکر کو لے کر وہاں پہنچ جائیں گے اور یوں انہوں نے جس طرح گودر کو شکست دی ہے اس طرح وہ اسے بھی شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ سوچتے ہوئے سنوش نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تیز رفتار قاصد گودر کی طرف بھجوائے اور اسے یہ پیغام دیا کہ وہ بابل کی طرف جانے والی شاہراہ پر ہی رک جائے ساتھ ہی اس نے یہ بھی پیغام دیا کہ وہ خود بھی لشکر لے کر اس کے پاس آرہا ہے چنانچہ سنوش پیچھے ہٹا اور اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے اس سمت بڑھا جہاں اس کے جاسوسوں کے مطابق گودر اپنے بچے کھچے لشکر کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا۔

حتیوں کا بادشاہ متوشلیش ایک روز اپنے مرکزی شہر ختوشاش میں اس میدان سے باہر جس میں نئے لشکریوں کو تربیت دی جاتی تھی بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ اس کے دونوں بیٹے کاوک اور لوزمان کے علاوہ کچھ سالار بھی وہاں موجود تھے۔ یہاں تک کہ کچھ مخبر اس کے پاس پہنچے متوشلیش انہیں پہچان گیا ان کے آنے پر وہ کسی قدر فکرمند ہوا جونہی وہ گھوڑوں سے اتر کر قریب آئے اسے تعظیم دی متوشلیش نے فوراً انہیں مخاطب کر کے پوچھ لیا۔

”کیا تم کوئی اچھی خبر لے کر آئے ہو؟“

اس پر آنے والوں میں سے ایک متوشلیش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”مالک ہم کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آئے افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے لشکر کو

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔'' آنے والے اس مخبر کے ان الفاظ پر متوشلیش چونکا نیز اس کے دونوں بیٹے کاوک اور لوزمان بھی پریشان ہوئے تھے۔ جب کہ وہاں بیٹھے ہوئے سارے سالاروں کے منہ بھی لٹک گئے تھے یہاں تک کہ متوشلیش نے خفگی اور غصے میں پوچھا۔

''کھل کر کہو کیا معاملہ ہے؟''

اس پر آنے والے اس مخبر نے راستے میں گودر کے لشکر کو روکنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے سنوش کو سیتانیوں کی طرف بھیجنے اور گودر کے خود بابل کی طرف جانے کی ساری منصوبہ بندی سے آگاہ کرنے کے ساتھ یہ تفصیل بھی کہہ دی تھی کہ کس طرح گودر کو کاسیوں کے سالار ہزال اور سیتانیوں کے لحیان کے ہاتھوں بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا اور گودر اپنے بچے کچے لشکر کو لے کر پیچھے بھاگا اور اب یہ کہ سنوش سیتانیوں کے سرحدی علاقوں کی طرف بڑھ رہا تھا وہ بھی پلٹ کر گودر سے جا ملا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ مخبر جب رکا تب بے پناہ غصے اور غضب کا اظہار کرتے ہوئے متوشلیش بول اٹھا۔

''یہ گودر اور سنوش دونوں نے کیا حماقت کی، میں نے تو انہیں حکم دیا تھا کہ اپنے پورے لشکر کے ساتھ متحد ہو کر پہلے سیتانیوں کے علاقوں کا رخ کرو انہیں شکست دے کر ان کے علاقوں کو نیست و نابود کر کے قبضہ کر لو اس کے بعد فتح کے گیت گاتے ہوئے بابل کی طرف بڑھو اور بابل کو بھی فتح کر کے اپنی مملکت میں شامل کر لو۔ انہوں نے یہ ایا حماقت کی کہ لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا سنوش آدھے لشکر کو لے کر سیتانیوں کی سرحدوں کی طرف بڑھا جب کہ گودر نے اپنے حصے کے ساتھ بابل کا رخ کیا۔ اس طرح گویا ان دونوں نے اپنے لشکر کو تقسیم کر کے اپنے لشکر کو کمزور اور ناتواں بنا کر رکھ دیا اگر وہ اکھٹے رہتے تو یقیناً سیتانیوں پر حملہ آور ہو کر انہیں بدترین شکست دیتے اور اُن کے علاقوں پر قبضہ کرنا شروع ہو جاتے بہر حال تفصیل کہو کہ گودر سے کون کون ٹکرایا اور کیسے اسے شکست ہوئی۔''

جواب میں اس مخبر نے سامنے کی طرف سے ہزال اور پہلو کی طرف سے لحیان کے حملہ آور ہونے کی تفصیل کہہ دی تھی جسے سن کر متوشلیش کچھ دیر تک سر جھکائے کچھ سوچتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک گہری نگاہ اس نے اپنے قریب بیٹھے اپنے دونوں بیٹوں

کاوک اور لوزمان پر ڈالی پھر انہیں مخاطب کر کے وہ کہہ رہا تھا۔

''میرے بچو! ایک خاصا بڑا لشکر تیار کر کے گودر اور سنوش کی طرف روانہ کرو۔ ساتھ ہی ایک پیغام میں میری ناپسندیدگی اور ناراضگی کا بھی اظہار کرو کہ انہوں نے کیوں میری منصوبہ بندی کے خلاف راستے میں اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دو مختلف مہموں کا آغاز۔ کر دیا انہیں یہ بھی کہنا کہ اب جو کچھ ہوا سو ہوا اسے فراموش کر دو اور جو میں نیا لشکر بھجوا رہا ہوں اسے اپنے ساتھ ملا کر اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ پہلے سیتانیوں پر چڑھ دوڑو اور انہیں یہ بھی پیغام دینا کہ اگر تم ایسا کرتے ہو تو فتح مندی تمہاری ہوگی اور اگر تم سیتانیوں کو فتح کر کے ان کے علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیتے ہو اس کے بعد بابل کا رخ کرتے ہو تو پھر بابل والے زیادہ دیر تک تمہارے سامنے اپنا دفاع نہ کر سکیں گے اور اس طرح سیتانیوں کے بعد کاسیوں کی سلطنت بھی ہماری حکومت کا ایک حصہ ہو جائے گی۔''

اس طرح اپنے باپ کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے متوشلیش کے دونوں بیٹے ایک خاصا بڑا لشکر تیار کرنے لگے تا کہ اسے گودر اور سنوش کی مدد کے لیے روانہ کیا جائے اور وہ دونوں مل کر سیتانی اور کاسیوں کے علاقوں پر قبضہ کر لیں۔ اسی دوران لشکر کو چھوٹے سالاروں کے حوالے کر کے گودر اور سنوش صلاح مشورے کے لئے اپنے مرکزی شہر پہنچ گئے تھے۔

❁ ❁ ❁

بنی اسرائیل کو وادیٔ تیہ یا دشتِ سینا میں ہر وہ چیز خداوندِ قدوس کی طرف سے مہیا کی گئی جس کا انہوں نے مطالبہ کیا۔ ان کے لئے پانی کا بہترین اور وافر اہتمام کیا گیا اور مورخین لکھتے ہیں کہ پانی کے وہ چشمے جن کا ذکر بنی اسرائیل کے واقعات میں آتا ہے بحر احمر کے شرقی بیابان میں سوئیز سے زیادہ دور نہیں ہیں اور اب بھی عیون موسیٰ علیہ السلام کے نام سے مشہور ہیں ان چشموں کا پانی اب کافی حد تک سوکھ گیا ہے اور بعض کے آثار بھی قریب قریب معدوم ہو گئے ہیں اور کہیں کہیں ان چشموں پر کھجوروں کے باغات نظر آتے ہیں۔

بہر حال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طفیل بنی اسرائیل پر خداوندِ قدوس کے احسانات کی مسلسل بارش ہوتی رہی اور سینکڑوں برس کی غلامی سے ان کے عزائم کی پستی اور اخلاقی کمزوری اور ہمت و شجاعت کے فقدان نے ان پر جو ایک مستقل مایوسی اور ناامیدی طاری کر دی تھی، ان خدا کے نشانات نے بڑی حد تک ان کی ڈھارس بندھائے رکھی مگر عجیب فطرت قوم کا اس پر بھی کافی اثر نہ ہوا اور انہوں نے اپنی بھوک مٹانے کا ایک نیا مظاہرہ کر دیا۔

چنانچہ بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگ ایک دن سب جمع ہو کر کہنے لگے۔

''اے موسیٰ! ہم روز ایک غذا کھاتے رہنے سے گھبرا گئے ہیں۔ ہم کو اس من وسلویٰ کی اب ضرورت نہیں ہے۔ اپنے خدا سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لئے زمین سے کھیرا، ککڑی، مسور، لہسن، پیاز جیسی چیزیں اگائے تا کہ ہم خوب کھائیں۔''

بنی اسرائیل کے ان سرکردہ لوگوں کے اس مطالبے پر موسیٰ علیہ السلام کو بڑا غضب اور غصہ آیا فرمانے لگے۔

''تم بھی کس قدر احمق ہو کہ ایک عمدہ اور بہترین غذا کو چھوڑ کر معمولی اور گھٹیا قسم

کی چیزوں کے طلب گار بنے ہو اور اس طرح خدا کی نعمتوں کی ناشکری کا ارتکاب اور اس کے احسانات کی ناشکری کر کے کفرانِ نعمت کرتے ہو پس اگر واقعی تم کو یہ نعمتیں نہیں بھاتیں اور جن چیزوں کا تم نام لے رہے ہو ان ہی کے لئے اصرار کرتے ہو تو وہ کہیں سے مل سکتی ہیں۔

موسیٰ کا یہ جواب سن کر بنی اسرائیل خاموش ہو رہے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کی ہدایت کے سامان کی ابتداء شروع ہوئی وہ اس طرح کہ موسیٰ علیہ السلام سے خداوندِ قدوس نے وعدہ کیا تھا کہ جب بنی اسرائیل مصری حکومت کی غلامی سے آزاد ہو جائیں گے تو تم کو شریعت دی جائے گی۔ اب وہ وقت آ گیا تھا کہ خدا کا وعدہ پورا ہو۔ اس لیے حضرت موسیٰ وحی الٰہی کے اشارے سے جبلِ سینا پر پہنچے اور وہاں عبادتِ الٰہی کے لئے اعتکاف کیا اس اعتکاف کی مدت ایک مہینہ تھی مگر بعد میں دن بڑھا کر اعتکاف کی مدت چالیس دن کر دی گئی۔ اس کی تفصیل مورخین اور مفسرین کچھ اس طرح لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کا ایک ماہ کا اعتکاف ختم ہوا ایک تو انہوں نے خداوند قدوس سے ہم کلامی کی تیاری شروع کی کیونکہ مسلسل ایک ماہ روزے ہی میں بسر کیا تھا اس لیے منہ میں بساند محسوس کرتے تھے انہوں نے پسند نہ کیا کہ خدا واحد برتر سے اسی حالت میں ہم کلام ہوں لہٰذا انہوں نے ایک خوشبو دار بوٹی کو چبا لیا۔

اس موقع پر فوراً ہی ان پر وحی کا نزدل ہوا اور خداوند قدوس نے ٹوکا اور موسیٰ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''اے موسیٰ تم نے روزہ کیوں افطار کیا؟'' موسیٰ علیہ السلام نے اس کی وجہ بیان کر دی تب خداوند قدوس کی طرف سے حکم ہوا۔

''موسیٰ علیہ السلام اس مدت کو دس دن بڑھا کر چالیس دن کر دو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے ہاں ایک روزہ دار کے منہ کی بساند بھی مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔''

چنانچہ آپ نے چالیس دن کا اعتکاف پورا کیا اور اعتکاف پر بیٹھنے سے قبل اور جبل سینا پر جانے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون کو اپنا جانشین بنایا تھا تا کہ وہ ان کی غیر موجودگی میں بنی اسرائیل کو راہ حق پر قائم رکھیں اور ہر معاملہ میں ان کی نگرانی کریں۔

چنانچہ چالیس دن کا اعتکاف کرنے کے لئے جب جبل سینا پر موسیٰ علیہ السلام پہنچے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

خداوندِ قدوس موسیٰ سے ہم کلام ہوئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا۔

''اے میرے خدا تو نے مجھ کو لذتِ سمع سے نوازا ہے تو پھر لذت مشاہدہ سے کیوں محروم رکھا ہے اس سے بھی سرفراز فرما۔''

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی اس فرمائش کے جواب میں جواب ملا۔

''موسیٰ تم مشاہدہ ذات کی تاب نہ لاسکو گے۔ اچھا دیکھو ہم اپنی ذات کی تجلی کا ظہور پہاڑ پر کریں گے اگر اس تجلی کو برداشت کیا تو پھر تم یہ سوال کرنا۔'' اس کے بعد طور پر خداوند قدوس کی تجلی نے ظہور کیا تو پہاڑ کا وہ حصہ ریزہ ریزہ ہوگیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اس نظارے کی تاب نہ لاکر بے ہوش ہوگئے اور گر پڑے۔

اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو ہوش آیا تو انہوں نے خدائے برتر کی حمد وثنا کی اور اپنے سوال سے رجوع کیا اور کہا۔

''میں اقرار کرتا ہوں اور ایمان لاتا ہوں کہ تیرے جمال کی تجلی عرفان کے نمود حق میں کوئی کمی نہیں۔ نقصان صرف میری ہستی کے عجز وبیچارگی کا ہے چنانچہ اس اعتکاف کے بعد کوہستانِ طور پر موسیٰ کو توریت عطا کی گئی ساتھ ہی خداوندِ قدوس کی طرف سے حکم ہوا کہ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا اور اپنی قوم سے کہنا کہ وہ بھی ان احکام پر اسی طرح عمل کریں جو عملِ نیک جس قدر زیادہ قرب الٰہی کا سبب بنیں اس کو دوسرے اعمال پر ترجیح دیں یہ بھی حکم ہوا کہ خداوندِ قدوس نے اس کتاب میں تمہارے لئے دینی اور دنیاوی فلاح کی تمام تفصیلات بیان کردی ہیں اور حلال حرام اور محاسن ومصائب غرض تمام اوامر ونواہی کو کھل کر بیان کردیا ہے اور یہی میری شریعت ہے۔''

اس موقع پر نزول توریت کے سلسلے میں مفسرین اور مورخین دو گروہوں میں بٹ جاتے ہیں کچھ کہتے ہیں کہ اس واقعہ میں جن احکامات کا نزول ہوا وہ توریت تھی جب کہ نصرانی صاحب علم اور ان کی جماعت کہتی ہے کہ اس سے مراد وہ دس احکامات ہیں جو مذہب موسوی میں شریعت یا احکامِ عہد کے نام سے موسوم ہیں یعنی خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، زنا نہ کرو، چوری نہ کرو، وغیرہ لیکن کچھ مفسرین مورخین کہتے ہیں کہ یہ دوسرا خیال قرآن اور توریت دونوں کی شہادت سے غلط ہے اور قولِ اول ہی صحیح اور درست ہے اس لیے کہ قرآنِ عزیز نے سورہ بقرہ میں حضرت موسیٰ کے اعتکاف کا ذکر کرتے ہوئے جب نزول احکامات کا تذکرہ کیا ہے تو اس کو کتاب اور فرقان کہا ہے اور

یہ دونوں صفات قرآنِ عزیز میں توریت کے لئے بولی گئی ہیں تاکہ دس احکام شریعت کے لئے بہرحال جبل سینا یا جبل حورب پر موسیٰ کو جو الواح اعتکاف کے بعد دی گئیں وہ توریت کی تھیں۔ اس کے علاوہ اگر انگریزی نسخوں کے ترجموں میں لفظ لا Law اور عربی اور اردو نسخوں میں شریعت کو ہی صحیح مان لیا جائے تو پھر یہ لفظ اپنے معنی کی وسعت میں توریت پر صادق کرتا ہے اور توریت شریعت اور قانون سب کا مصداق ایک ہی چیز ہے۔

بہرحال اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کو توریت دی گئی اور ساتھ یہ بھی بتادیا گیا کہ ہمارا قانون یہ ہے کہ جب کوئی قوم ہدایت کو پہنچنے اور اس کی صداقت پر دلائل اور روشن حجت آجانے کے باوجود بھی سمجھ سے کام نہیں لیتی گمراہی اور باپ دادا کی بری ریت اور رسم ہی پر قائم رہتی ہے اور اس پر اصرار کرتی ہے تو پھر ہم بھی اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتے ہیں اور ہمارے پیغام حق میں ان کے لئے کوئی حصہ باقی نہیں رہتا اس لیے کہ انہوں نے قبول حق کی استعداد اپنے غرور اور اپنی سرکشی کی بدولت ضائع کردی۔

جس وقت توریت حاصل کرنے کے لئے موسیٰ جبل طور یا کوہستان سینا کے اوپر تھے تو اسی اثناء میں ایک اور عجیب وغریب واقعہ پیش آیا جس کو حیرت زا بھی کہا جاسکتا ہے اور افسوس ناک بھی اور جس سے بنی اسرائیل کی ذہنیت اور اخلاقی پستی بے نقاب ہوکر سامنے آتی ہے یعنی جبلِ حورب پر موسیٰ پروردگار عالم سے راز ونیاز میں مصروف تھے اور بنی اسرائیل کے لئے آئین الٰہی یعنی توریت حاصل کرنے میں مشغول تھے اور نیچے وادی سینا میں بنی اسرائیل میں سامری کی قیادت میں خود ہی اپنا معبود ایک گئو سالے کی شکل میں منتخب کرکے اس کی پرستش شروع کردی تھی۔

مورخین اور مفسرین اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام جب جبل سینا پر توریت لینے کے لئے تشریف لے جانے لگے تو بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے فرمایا۔

''میرے اعتکاف کی مدت ایک ماہ ہے اور مدت پوری ہونے پر فوراً تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔ میرا بڑا بھائی ہارون تمہارے پاس موجود ہے۔ یہ تمہارے احوال کے نگران رہیں گے۔''

مگر کوہستان سینا پر جاکر وہ اعتکاف کی تیس دن کی مدت خداوندِ قدوس کے حکم

سے چالیس دن ہوگئی تو اس تاخیر سے ایک شخص یعنی سامری نے فائدہ اٹھایا۔

اس نے جب دیکھا کہ بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی تاخیر سے مضطرب ہورہے ہیں تو اس نے کہا کہ اگر تم اپنے وہ تمام زیورات میرے پاس لے آؤ جو تم نے مصریوں سے مستعار لیے تھے اور پھر واپس نہ کرسکے تھے تو میں تمہارے فائدے کی ایک بات کروں گا۔

سامری گو بظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاچکا تھا مگر اس کے دل میں کفر اور شرک کی نجاست بھری ہوئی تھی پس جب بنی اسرائیل نے تمام سونے کے زیورات اس کے حوالے کردیئے تو اس نے ان کو بھٹی میں ڈال کر گلا دیا اور اس سے ایک گئو سالہ یعنی بچھڑے کا جسم تیار کیا اور اپنے پاس سے ایک مشتِ خاک اس میں ڈال دی۔ اس ترکیب سے گئو سالہ میں آثار حیات پیدا ہوگئے اور وہ بچھڑے کی آواز نکالتے ہوئے بھائیں بھائیں کرنے لگا۔

یہ کام کرنے کے بعد سامری نے بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے کہا۔

''اب موسیٰ علیہ السلام سے غلطی اور بھول ہوگئی کہ وہ خدا کی تلاش میں طور پر چلا گیا معبود تو یہ گئو سالہ یعنی بچھڑا تمہارے پاس ہے۔''

بنی اسرائیل سامری کے اس بہکاوے میں آگئے اس لیے کہ صدیوں تک مصریوں کی غلامی نے بنی اسرائیل میں مشرکانہ رسوم کے عقیدہ کو پھیلا دیا تھا اور وہ اسی رنگ میں کافی حد تک رنگے جاچکے تھے اور گئو سالہ پرستی مصر کا قدیم عقیدہ تھا اور ان کے مذہب میں اس کو بہت اہمیت حاصل تھی اس لیے ان کے ایک بڑے دیوتا حورس کا منہ گائے کی شکل کا تھا اور وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ زمین گائے کے سر پر قائم ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ تمام بت پرست اقوام میں گائے کی تقدیس اور گئو سالہ پرستی مشترک عقیدے کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لیے ہندوستان، ایران، عراق، چین اور جاپان کے بت پرستوں میں اس کی اہمیت یکساں نظر آتی ہے چنانچہ سامری نے بنی اسرائیل کو ترغیب دی کہ وہ اس کے بنائے ہوئے گئو سالہ کو اپنا معبود سمجھیں اور اس کی پوجا کریں تو انہوں نے باآسانی اس کو قبول کرلیا۔

حضرت ہارون نے یہ دیکھا تو بنی اسرائیل کو سمجھایا کہ ایسا نہ کرو یہ تو گمراہی کا راستہ ہے مگر انہوں نے حضرت ہارون کی بات ماننے سے انکار کردیا اور کہنے لگے۔

''جب تک موسیٰ نہ آجائے ہم اس سے باز آنے والے نہیں۔''

جب یہ نوبت سامری کی وجہ سے پہنچی تو خداوندِ قدوس کی مصلحت کا تقاضا ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس واقعہ سے مطلع کردیں اس لیے خداوندِ قدوس نے حضرت موسیٰ سے پوچھا۔ ''موسیٰ تم نے قوم کو چھوڑ کر یہاں آنے میں اس قدر جلدی کیوں کی؟''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

''خدایا اس لیے کہ تیرے پاس جلد حاضر ہوکر قوم کے لئے ہدایت حاصل کروں۔''

اس پر خداوندِ قدوس نے اس وقت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ جس کی ہدایت کے لئے تم اس قدر مضطرب ہو وہ قوم تو گئو سالہ پرستی کی گمراہی میں مبتلا ہوچکی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سنا تو ان کو سخت رنج ہوا غصے اور ندامت کے ساتھ قوم کی طرف واپس ہوئے اور جب دیکھا کہ قوم واقعی گئو سالہ پرستی میں ملوث ہوچکی ہے تب بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے فرمایا۔

''یہ تم نے کیا کیا مجھ سے ایسی کون سے تاخیر ہوگئی تھی کہ تم نے یہ جو آفت برپا کی۔ یہ فرماتے جاتے تھے اور غیض وغضب میں کانپ رہے تھے۔ ہاتھ سے توریت کی الواح بھی گرگئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس استفسار پر بنی اسرائیل نے کہا ہمارا کوئی قصور نہیں ہے ہم نے مصریوں سے جو زیورات لئے تھے مصر سے جلدی نکلتے وقت وہ زیورات ہم انہیں واپس نہ کرسکے اپنے ساتھ ہی لے آئے مصریوں کے زیورات کا بوجھ ہم ساتھ لئے پھرتے تھے سامری نے ہم سے مانگ کر یہ گئو سالہ بنالیا اور ہم کو گمراہ کردیا شرک منصب نبوت کے لئے ایک ناقابل برداشت ہے اس لیے اور نیز اس لیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت گرم مزاج تھے چنانچہ انہوں نے اپنے بھائی ہارون کی گردن پکڑ لی اور داڑھی کی جانب ہاتھ بڑھایا تو حضرت ہارون نے جواب میں فرمایا۔

''میرے بھائی اس سلسلے میں میری مطلق کوئی خطا نہیں ہے میں نے ان کو ہر چند سمجھایا مگر انہوں نے کسی طرح نہ مانا اور کہنے لگے۔''

''جب تک موسیٰ علیہ السلام نہ آجائیں ہم تیری بات سننے والے نہیں ہیں بلکہ انہوں نے مجھ کو کمزور پاکر میرے قتل کا ارادہ کرلیا تھا۔ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو خیال کیا اگر

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ان سے لڑائی کی جائے اور مومنین، کاملین اور ان کے درمیان جنگ برپا ہو جائے کہیں مجھ پر الزام نہ لگا دیا جائے کہ میرے پیچھے قوم میں تفرقہ ڈال دیا۔ اس لیے میں خاموشی کے ساتھ تیرا منتظر رہا۔ میرے بھائی تو میرے سر کے بال نہ نوچ اور نہ داڑھی پر ہاتھ چلا اس طرح دوسروں کو ہم پر ہنسنے کا موقع ملے گا۔''

اپنے بھائی ہارون کی یہ معقول دلیل سن کر موسیٰ کا غصہ ان کی جانب سے فرو ہوا اور اب سامری کو مخاطب کرتے ہوئے موسیٰ نے کہنا شروع کیا۔

''سامری تو نے یہ کیا سامان بنایا ہے؟'' اس پر سامری جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔

''میں نے ایسی بات دیکھی جو ان اسرائیلوں میں سے کسی نے نہیں دیکھی تھی یعنی غرق فرعون کے وقت جبرائیل گھوڑے پر سوار اسرائیلوں اور فرعونیوں کے درمیان حائل تھے میں نے دیکھا ان کے گھوڑے کی سم کی خاک میں اثرِ حیات پیدا ہو جاتا ہے اور خشک زمین پر سبزہ اگ آتا ہے تو میں نے حضرت جبرائیل کے گھوڑے کے قدموں کی خاک سے ایک مٹھی بھری اور اس خاک کو اس بچھڑے میں ڈال دیا اور اس میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے اور یہ بھائیں بھائیں کرنے لگا۔''

''سامری کے یہ الفاظ سن کر حضرت موسیٰ نے فرمایا۔

''اچھا اب تیرے لئے دنیا میں یہ سزا تجویز کی جاتی ہے کہ تو پاگلوں کی طرح مارا مارا پھرے گا اور جب کوئی انسان تیرے قریب آئے گا تو تو اس سے بھاگتے ہوئے یہ کہے گا۔ دیکھو مجھ کو ہاتھ نہ لگانا۔ یہ دنیاوی عذاب ہے اور قیامت میں ایسے نافرمانوں اور گمراہوں کے لئے جو عذاب مقرر ہے وہ تیرے لئے وعدہ الٰہی کی صورت میں پورا ہونے والا ہے۔''

''سن سامری! یہ بھی دیکھ کہ تو نے جس گئو سالہ کو معبود بنایا ہے اور جس کی پرستش تو نے شروع کروائی ہے ہم ابھی اس کو آگ میں ڈال کر خاک کریں گے اور اس خاک کو دریا میں پھینکیں گے تاکہ تجھ کو اور تیرے بیوقوف پیروکاروں کو یہ معلوم ہو جائے کہ تمہارے معبود کی قدر و قیمت، طاقت اور قوت کا یہ حال ہے کہ وہ دوسروں پر عنایت اور کرم کیا کرتا خود اپنی ذات کو ہلاکت اور تباہی سے نہ بچا سکا۔''

سامری کے لئے یہ الفاظ ادا کرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو

مخاطب کر کے فرمایا۔

''بدبختو! یہ معمولی بات بھی نہ سمجھ سکے کہ تمہارا معبود صرف وہی ایک خدا ہے جس کا نہ کوئی ساجھی ہے نہ کوئی شریک اور وہ ہر شے کا عالم اور دانا ہے۔''

غیر مذاہب کے لوگ عموماً یہ سوال کھڑا کرتے ہیں کہ یہ سامری کون تھا؟ اگر اس کا نام سامرہ کی طرف منسوب ہے تو پھر سامرہ شہر اس وقت آباد نہیں ہوا تھا جس وقت اللہ کے نبی حضرت موسیٰ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا لہٰذا قرآن کے اس واقعہ میں سامری کے ذکر کے کیا معنی۔

چنانچہ صاحبِ علم لوگ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ سامری سامرہ شہر کی جانب منسوب نہیں ہے اور نہ منسوب ہو سکتا ہے اس سے متعلق صاحبِ علم لوگوں کا کہنا ہے کہ یہاں سامری سے مقصود سمیری قوم کا فرد ہے کیونکہ جس قوم کو ہم نے سمیری نام سے پکارنا شروع کر دیا ہے عربی میں اس کا نام قدیم سے سامری ہے اور اب بھی عراق کی سرزمینوں میں ان کو اسی نام سے پکارا جاتا ہے چنانچہ قرآن میں جو اسے سامری کہہ کر پکارا گیا ہے تو اس سے صاف واضح ہے کہ یہ نام نہیں ہے اس کی قومیت کی طرف اشارہ ہے یعنی وہ شخص اسرائیلی نہیں تھا سامری تھا اور اسرائیلوں میں شامل ہو گا تھا۔ اس سامری کے علاوہ اور بہت سے لوگ تھے جن کا کوئی تعلق بنی اسرائیل سے نہیں تھا لیکن وہ بنی اسرائیل میں شامل ہو گئے تھے لہٰذا اسرائیلی کہلاتے تھے۔

جہاں تک سامری یا سامریوں کا تعلق ہے تو تین ہزار سال قبل مسیح سے پہلے دجلہ اور فرات کے دوآبے میں دو مختلف قومیں آباد ہو رہی تھیں اور ایک عظیم الشان تمدن کی بنیاد ڈال رہی تھیں۔ ان میں سے ایک قوم جو جنوب سے آئی تھی وہ عرب تھے اور دوسری جس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ شمال سے وارد ہوئی تھی اسے سمیری کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی قوم کے نام سے تاریخ قدیم کا شہر سامرہ آباد ہوا جس کا محل وقوع اب تل ابیب میں دریافت ہوا ہے اور وہاں سے پانچ ہزار برس پیشتر کے بنے ہوئے زیور اور سنہری ظروف تک برآمد ہوئے ہیں۔

اب یہاں ایک اور سوال اٹھتا ہے کہ سمیری قوم کی اصل کیا تھی اس بارے میں اس وقت تک کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جا سکتی لیکن نینوا شہر میں اشوریوں کے 666 قبل مسیح کا جو کتب خانہ دریافت ہوا ہے اس میں تختیوں کا ایک مجموعہ لغت کی کتاب کا بھی

ملا ہے جس میں عکادی اور سمیری زبان کے ہم معنی الفاظ جمع کیے گئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سمیری زبان کے اصوات عربی حروف کے اصوات سے مختلف نہیں تھے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ بھی دراصل انہی قبائل کے مجموعہ سے کوئی بعیدی تعلق رکھتے ہوں اس کے لئے ہم نے توریت کی اصطلاح سامی اختیار کر لی ہے بہرحال سمیری قبائل کا اصل وطن عراق تھا مگر یہ دور دور تک پھیل گئے تھے مصر سے ان کے تعلقات کا سراغ ایک ہزار سال قبل مسیح تک روشنی میں آ چکا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ اسی قوم کا ایک فرد بنی اسرائیل میں شامل ہو چکا تھا اور بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو یہ بھی ان کے ساتھ نکل آیا اسی کو قرآن پاک نے سامری کے لفظ سے یاد کیا ہے اس کے علاوہ گائے، بیل اور بچھڑے کی تقدیس اور پرستش کا خیال سمیریوں میں بھی تھا اور مصریوں میں بھی۔

سامری کا تعلق سامرہ سے نہیں بلکہ سامری قوم سے تھا۔

سامری کا یہ حادثہ پیش ہونے تک خداوندِ قدوس نے بنی اسرائیل کے لئے عبادت کا طریقہ بھی واضح کر دیا تھا اور اس سلسلے میں موسیٰ کو تین چیزیں یاد کرنے کا حکم دیا جا چکا تھا۔ پہلی چیز صندوقِ شہادت تھا۔ حضرت موسیٰ کو حکم دیا گیا کہ شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق بنایا جائے جس کا طول ڈھائی ہاتھ عرض اور اونچائی ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ رکھی جائے اس صندوق میں اندر اور باہر سونے کے پترے چڑھائے جائیں اور اس کے طلائی کلس اور چار ہلکے ڈھلے ہوئے سونے کے دو ایک طرف اور دوسری طرف لگائے جائیں شمشاد کی لکڑی ہی کی دو چوبیں بنا کر ان پر سونا چڑھا دیا جائے اور اُن کو اس غرض سے ان حلقوں میں ڈال دیا جائے کہ اس صندوق کو اٹھایا جا سکے اس صندوق کا نام تابوتِ شہادت رکھنے کا حکم دیا گیا۔ اسی صندوق شہادت کے ایک حصے کے طور پر ایک تختہ سونے کا بنانے کا حکم دیا گیا جس کا طول ڈھائی ہاتھ اور عرض ڈیڑھ ہاتھ ہوا سے تابوتِ شہادت کے اوپر رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔

دوسری چیز جو بنانے کا حکم ملا وہ شمشاد ہی کی لکڑی کی ایک میز تھی جس کی لمبائی دو ہاتھ چوڑائی ایک ہاتھ اور اونچائی ڈیڑھ ہاتھ رکھنے کا حکم ملا اور اس پر بھی سونے کے پترے چڑھانے کے لئے کہا گیا اس کے چاروں طرف بھی طلائی کلس اور چاروں پایوں کے مقابل چار طلائی حلقے لگا کر ان میں چار چوبیں جو سونے سے منڈھی گئی تھیں لگانے کے لئے کہا گیا اور یہ میز خداوندِ قدوس کے حضور نذر چڑھانے کے لئے استعمال ہوتی۔

حکم دیا گیا۔

پھر ایک طلائی شمعدان تیار کرنے کا حکم دیا جس میں چھ شاخیں ہوں۔ ایک طرف تین اور دوسری طرف بھی تین رکھی گئیں اس شمعدان میں چار پیالے رکھنے کا حکم دیا گیا تیسری بڑی چیز ایک خیمہ تیار کرنے کا حکم ملا اس کے لئے حکم یہ تھا کہ خیمہ باریک کتان کے آسمانی قرمزی سرخ رنگ کے پردوں کا تیار کیا جائے ہر پردے کا طول اٹھائیس ہاتھ اور عرض چار ہاتھ ہو یہ پانچوں پردے ایک دوسرے سے اس طرح جوڑ دیئے جائیں کہ ایک ایک طرف ان کے حاشیہ میں آسمانی رنگ کے پچاس تکمے ریشمی اور اس کے مقابلے میں دوسری طرف گانٹھیں طلائی لگائی جائیں تاکہ ان کے ملانے سے وہ ایک خیمے کی صورت اختیار کر جائیں اور اس خیمے کے بالائی حصے کے لئے گیارہ پردے بکریوں کے بالوں کے بنائے جائیں جن کی لمبائی بیس ہاتھ چوڑائی چار ہاتھ ہو پانچ پردے ایک میں اور چھ ایک میں ملا دیئے جائیں۔

چھٹا پردہ خیمے کے منہ کی طرف رکھا جائے اس میں بھی پچاس تکمے اور پچاس گانٹھیں لگائی جائیں مگر اس کی پچاس گانٹھیں پیتل کی ہوں۔

اس پورے خیمے کو ڈھانکنے کے لئے بکریوں کی کھال کا ایک بڑا خیمہ بھی تیار کرنے کا حکم دیا گیا پھر ایک پردہ اور باریک کتان کا تیار کرنے کو کہا گیا جو آسمانی قرمزی ارغوانی رنگ کا ہو اور شمشاد کے چار ستونوں پر خیمے کے اندر لٹکا دیا جائے پھر اس کے پیچھے تابوت شہادت اس پر قبہ شہادت رکھ دیا جائے اور میز پر شمعدان کو رکھا جائے یوں اس خیمے کو بنی اسرائیل کے لئے وحی اور عبادت کے لئے مختص کیا گیا۔ گویا یہ بنی اسرائیل کے لئے کعبہ کی حیثیت رکھتا تھا اور اس کی طرف منہ کر کے بنی اسرائیل خداوندِ قدوس کی عبادت کرتے تھے۔ نماز پڑھتے تھے اور اس سے تقرب الٰہی حاصل کرتے تھے اس کی تمام خدمات حکمِ الٰہی کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے سپرد کی گئی تھیں۔

جب یہ چیزیں تیار ہو گئیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس میں داخل ہوتے تو بنی اسرائیل ان کے گرد کھڑے ہو جاتے تھے اور ابر کا ایک ٹکڑا ان پر نمودار ہوتا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑتے تھے اور خداوندِ تعالیٰ اس ابر کے ٹکڑے کے ذریعے بنی اسرائیل کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو احکامات جاری کرتا تھا اور بنی اسرائیل

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

اس سے آگاہ ہوتے تھے۔

جب کبھی بھی بنی اسرائیل میں کسی بات پر جھگڑا ہو جاتا اور موسیٰ علیہ السلام سے انصاف طلب کرتے تو آپ اسی قبہ اور قربان گاہ کی طرف آتے اور اس تابوت کے پاس خاموش کھڑے ہو کر مناجات کرتے تب وحی نازل ہوتی اس کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔

اس دوران بنی اسرائیل میں ایک اور حادثہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ہوا یوں کہ بنی اسرائیل سے ایک شخص نے اپنے چچا زاد بھائی کو قتل کر دیا مقتول ایک سرکردہ آدمی تھا اور قاتل نے اسے چھپ کر قتل کیا تھا کسی کو خبر تک نہ ہوئی تھی اور نہ ہی قاتل نے کسی کے سامنے یہ تسلیم کیا کہ وہ قتل میں ملوث ہے۔

آخر اس قتل نے پہلے تو ایک شبہے کی شکل اختیار کی پھر یہ معاملہ بگڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس کے بارے میں بنی اسرائیل کے مختلف قبائل کے لوگ ایک دوسرے پر شک کرنے لگے اور اس شک کو تہمت کی بناء پر سارے بنی اسرائیل میں اختلافات پیدا ہونے لگے اور قریب تھا کہ وہاں سخت خانہ جنگی اور خون ریزی کی صورت پیدا ہو جاتی کہ بنی اسرائیل کے بڑے بوڑھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے اس معاملے میں انصاف کرنے کی التجاء کی تا کہ بنی اسرائیل کے قبائل خانہ جنگی اور خون ریزی سے بچ جائیں۔

یہ معاملہ سن کر موسیٰ علیہ السلام عبادت اور وحی کے اس خانے میں داخل ہوئے اور تابوت شہادت کے روبرو کھڑے ہو کر انہوں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا اور انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے رب کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

''اے خداوند اس واقعہ نے بنی اسرائیل کے اندر ایک انتشار اور جنگی صورت حال کی کیفیت پیدا کر دی ہے اے خدا تو حکیم اور حلیم ہے اس سلسلے میں میری مدد فرما۔''

جواب میں موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اور حکم دیا گیا۔

''بنی اسرائیل سے کہو پہلے ایک گائے ذبح کریں اور ذبح کی ہوئی گائے کے ایک حصے کو مقتول کے جسم سے مس کریں، اس طرح ہم مقتول کو دوبارہ زندگی دیں گے اور مقتول خود اٹھ کر اپنے قاتل کی نشان دہی کرے گا۔''

پس اس وحی کے بعد موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے

ران کو اس حکم سے آگاہ کیا۔

موسیٰ علیہ السلام کی یہ بات سن کر وہ سردار تمسخر اڑاتے ہوئے کہنے لگے۔

''اے موسیٰ کیا تو ہم سے مذاق کرتا ہے بھلا گائے کا ذبح کرنے کا اس معاملے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔''

جواب میں موسیٰ علیہ السلام انہیں مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''میں تو اللہ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں جاہلوں میں شمار ہوں میں بھلا انصاف کے اس معاملے میں کیوں تم سے مذاق کروں گا۔''

اس پر بنی اسرائیل کے سرداروں میں سے ایک پھر موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اگر یہ واقعی خدا کا حکم ہے تو جو گائے ہم نے ذبح کرنی ہے کیسی ہو اور اس کی حقیقت کیا ہونی چاہئے؟''

اس پر موسیٰ علیہ السلام کو جب گائے کی حقیقت سے آگاہ کر دیا گیا تو انہوں نے بنی اسرائیل کو بتاتے ہوئے کہا۔

''وہ گائے ایسی ہو کہ نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ درمیانی عمر کی جوان ہو پس اب جو تمہیں کہا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔''

اس پر موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے ایک اور سردار بول اٹھا۔

''اے موسیٰ تو اپنے خدا سے پوچھ اس ذبح کی جانے والی گائے کا رنگ کیسا ہو؟''

اس سوال کے جواب میں بھی موسیٰ کو وحی کے ذریعے خداوندِ قدوس کی طرف سے جب ہدایت کر دی گئی تب موسیٰ نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''خداوندِ کریم کا حکم ہے کہ گائے گہرے زرد رنگ کی ہو کہ دیکھنے والے کو خوش رنگ لگے۔''

اس پر بنی اسرائیل کے سرداروں نے پھر حجت بازی کی اور کہنے لگے۔

''اے موسیٰ ہمیں گائے کی کیفیت کے بارے میں ابھی تک شبہ ہے کہ خدا کے حکم سے ہم واقعی کامیاب ہو جائیں گے۔''

جواب میں موسیٰ انہیں پھر مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''اے بنی اسرائیل خدا کا حکم ہے کہ وہ گائے نا محنت کی ماری ہوئی ہو نہ ہی زمین

میں ہل چلاتی رہی ہو نہ ہی کھیتوں کو سیراب کرتی رہی ہو بلکہ بے داغ اور بے دھبہ ہو۔''

اس بار بنی اسرائیل کے سردار کہنے لگے۔ ''اے موسیٰ اس بار تو صحیح بات لایا ہے پس اب ہم خداوندِ قدوس کے حکم کے مطابق گائے ذبح کریں گے۔''

پس انہوں نے جس گائے کی نشاندہی کی گئی تھی ویسی ہی گائے حاصل کی اور اسے ذبح کر دیا پھر اس کے ایک حصے کے گوشت کو مقتول کے جسم کے ساتھ مس کیا گیا ایسا کرنے سے خدا کے حکم سے وہ مقتول زندہ ہو گیا اور اس نے اپنے قتل کا سارا واقعہ بیان کر دیا اس طرح قاتل کو بھی اقرار کیے بغیر کوئی چارہ نہ رہا اور یوں بنی اسرائیل کے مختلف قبائل میں اختلافات پیدا ہو کر جو خونریزی اور خانہ جنگی کی صورت رونما ہونے والی تھی اس کا خاتمہ ہو گیا۔

بہر حال سامری کے معاملے سے فارغ ہونے کے بعد موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کی طرف رجوع ہوئے اور خداوندِ قدوس کو مخاطب کر کے التجا کی۔

''اے خدائے مہربان بنی اسرائیل کے جو لوگ گئو سالہ پرستی کے شرک اور بے دینی میں مبتلا ہوئے ہیں ان کی تیرے ہاں کیا سزا ہے۔''

چنانچہ وحی کے ذریعے خداوندِ قدوس نے موسیٰ علیہ السلام پر انکشاف کیا۔

''اے موسیٰ جن لوگوں نے شرک کیا ہے انہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔''

پس خداوندِ قدوس کا یہ حکم ملنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس آئے اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگے کہ تم لوگ جو گئو سالہ پرستی اور شرک میں مبتلا ہوئے ہو تو اس سے تمہاری توبہ کی ایک صورت ہے۔

اس پر لوگ پوچھنے لگے۔ ''وہ صورت کیا ہے؟''

جواب میں حضرت موسیٰ نے فرمایا وہ صورت یہ ہے کہ شرک میں مبتلا ہونے والے مجرموں کو اپنے آپ کو اس طرح ختم کرنا چاہئے کہ جو شخص رشتے میں اس سے زیادہ قریب ہے اپنے عزیز کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے یعنی باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو قتل کرے۔

چنانچہ بنی اسرائیل کو اس حکمِ الٰہی کے سامنے سر جھکانا پڑا اور تین ہزار کے قریب

اسرائیلی جو گئو سالہ پرستی اور شرک میں مبتلا ہوئے تھے اپنے ہی باپ بیٹے اور بھائیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

یہ کام جب ہو چکا تو موسیٰ اپنے رب کی طرف سے ملنے والی الواح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''اے میری قوم یہ الواح مجھے خداوندِ قدوس کی طرف سے عطا کی گئی ہیں تمہارا فرض ہے کہ ان پر درج احکامات کا اتباع کرو۔''

بنی اسرائیل تو بہر حال بنی اسرائیل تھے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''موسیٰ ہم کیسے یقین کریں کہ یہ تختیاں خداوندِ قدوس کی طرف سے ملی ہیں صرف تیرے کہنے پر تو ہم نہیں مان جائیں گے۔''

ہم تو جب مانیں گے کہ خدا کو ہم خود اپنی آنکھوں سے بے حجاب دیکھیں اور وہ یہ کہے کہ ہاں یہ تختیاں میری ہی طرف سے ہیں اور تم اس پر ایمان لاؤ۔''

اس پر موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''بیوقوفو! احمقو! ایسے سوال نہ کرو۔ ان آنکھوں سے خدا کو کسی نے دیکھا ہے جو تم دیکھ سکو گے یہ باتیں غیر ذمہ دارانہ ہیں۔''

لیکن بنی اسرائیل نے موسیٰ کی کوئی بات نہ مانی اور اپنے اس اصرار پر بدستور قائم رہے چنانچہ موسیٰ نے جب دیکھا کہ بنی اسرائیل ان کی بات ماننے والے نہیں ہیں تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔

''اے میری قوم! یہ کیسے ممکن ہے کہ تم لاکھوں کی تعداد میں میرے ساتھ جبلِ سینا پر اس کی تصدیق کے لئے جاؤ مناسب یہ ہے کہ تم میں سے چند سردار چن کر اپنے ساتھ لے جاتا ہوں اگر وہ واپس آ کر تصدیق کر دیں تو پھر اے بنی اسرائیل تم سب اسے تسلیم کر لینا اور چونکہ تم ابھی گئو سالہ پرستی کے ایک بڑے گناہ سے گزر چکے ہو اس لیے اظہار ندامت اور خدا سے آئندہ نیکی کے لئے عہد کرنے کا بھی مناسب موقع ہے۔''

چنانچہ بنی اسرائیل اس پر تیار ہو گئے انہوں نے اپنے ستر سردار چنے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جبلِ سینا کی طرف جائیں اور اگر واپسی پر وہ ستر سردار آ کر بنی اسرائیل سے کہہ دیں کہ انہوں نے خدا کو دیکھا ہے اور یہ کہ احکامات جن کا ہمیں اتباع کرنے کو کہا جاتا ہے وہ خداوندِ کریم کی طرف سے ہیں تب ہم انہیں مان لیں گے اور جیسا آپ

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

چاہیں گے ویسا ہی کریں گے۔

آخر یہ فیصلہ ہونے کے بعد ان ستر سرداروں کو لے کر موسیٰ جبلِ سینا کی طرف روانہ ہوئے اور ان ستر سرداروں کو ایک طرف کھڑا کرنے کے بعد موسیٰ آگے بڑھے اور خدا کے حضور ہم کلامی کے لئے التجا کی۔

پس ان ستر سرداروں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی اس التجا اور دعا کے نتیجے میں جبلِ سینا پر سفید رنگ کے بادل کی طرح نور نمودار ہوا جس نے موسیٰ علیہ السلام کو گھیر لیا۔

جب یہ بادل نما نور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پوری طرح چھا گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوندِ قدوس کے حضور گزارش کی۔

''اے میرے اللہ تو سب حالات کا دانا اور بینا ہے۔ ان کی ضد پر ان کے ستر منتخب سرداروں کو میں اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں میرے اللہ کیا ہی اچھا ہو کہ وہ بھی اس حجاب نور سے میری اور آپ کی ہمکلامی کو سنیں تا کہ قوم کے پاس جا کر اس کی تصدیق کر سکیں''

موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور پھر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے ستر سرداروں کو بھی حجاب نور میں لے لیا گیا اور انہوں نے اپنے کانوں سے موسیٰ اور خداوندِ قدوس کے کلام کو سنا پھر جب پردہ نور ہٹ گیا اور حضرت موسیٰ نے سرداروں کو دیکھا تو وہ آپس میں مشورہ کرتے ہوئے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور حضرت موسیٰ سے اصرار کرتے ہوئے بولے۔

''جب تک ہم اپنے رب کو بے حجاب نہ دیکھ لیں اس وقت تک تو ہم ایمان لانے والے نہیں ہیں۔''

اس احمقانہ ضد اور ہٹ دھرمی پر غضب الٰہی حرکت میں آیا اور ایک ہیبت ناک کڑک، چمک اور زلزلے نے ان سرداروں کو آ لیا اور وہ ستر کے ستر سردار جبل سینا پر جل کر خاک ہو گئے۔

یہ دیکھ کر موسیٰ سجدے میں گر گئے اور گڑگڑاتے ہوئے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعا مانگنے لگے۔

''اے خداوندِ محترم یہ بیوقوف اگر حماقت کر بیٹھے ہیں تو تو انہیں معاف فرما اپنی رحمت سے اے میرے اللہ ان کی خطا کو بخش دے تا کہ بنی اسرائیل میں واپس جا کر یہ

میرے حق میں گواہی دینے والے ہوں اور میں ان کے اندر تیرے احکام کے فروغ کے لئے کام کر سکوں۔''

پس خداوندِ قدوس نے موسیٰ علیہ السلام کی یہ عاجزی بھری التجا اور درخواست کو قبول کر لیا اور اسی وقت خداوندِ قدوس نے جل کر مرنے والے ان ستر سرداروں کو دوبارہ حیاتِ تازہ بخشی پس یہ ستر سردار جب حضرت موسیٰ کے ساتھ واپس بنی اسرائیل میں آئے تو انھوں نے اپنی قوم کو اپنے جل مرنے اور پھر حکم الٰہی سے دوبارہ زندہ ہونے کے واقعات تفصیل سے سنا ڈالے اور انہیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ حضرت موسیٰ جو کہتے ہیں وہ حق سچ ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بے شک خدا کے فرستادہ ہیں۔''

ان ستر سرداروں کی گواہی کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ سارے بنی اسرائیل کے لوگ خدا کا شکر بجا لاتے اور اپنے اوپر اس کے فضل وکرم کی فراوانی کے پیش نظر فرماں برداری سے اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے مگر ہوا یہ کہ انہوں نے اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کو باقی رکھا اور اپنے نمائندوں کی تصدیق کے باوجود خداوندِ قدوس کے احکامات کو قبول کرنے میں تکرار اور پس پیش شروع کر دی۔

جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ رویہ اختیار تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور گزارش کی۔

''میرے اللہ میں نے ہر طرح سے اس ضدی اور ہٹ دھرم قوم کو اطمینان دلانے کی کوشش کی مگر یہ لوگ حقیقت کو اپنے سامنے دیکھ کر بھی اعتبار نہیں کرتے۔ اے میرے اللہ ان بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی اور سچی راہ دکھا۔''

موسیٰ علیہ السلام کی یہ التجا سن کر خداوندِ قدوس کی طرف سے حکم ہوا۔

''اے موسیٰ ان نافرمانوں کے لئے میں تجھے ایک دلیل اور حجت عطا کرتا ہوں وہ یہ کہ جس جبل سینا پر تو مجھ سے آ کر گفتگو کرتا ہے اور جس پر تیری قوم کے منتخب ستر سرداروں نے بھی حق کا مشاہدہ کیا اسی کوہستانی سلسلے کو میں حکم دیتا ہوں کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور سائبان کی طرح بنی اسرائیل کے سروں پر چھا جائے اور زبان حال سے یہ اعلان کرے کہ موسیٰ علیہ السلام خدا کا سچا نبی ہے اور یہ کہ توریت بلاشبہ خدا کی سچی کتاب ہے اور یہ کہ اگر حق اور صداقت کے دونوں مظہر نہ ہوتے تو یہ عظیم الشان نشانیاں نہ دیکھتے جن کا ظہور قدرت الٰہی کے سوا کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔''

چنانچہ جونہی خداوندِ قدوس کا یہ فرمان اور فیصلہ صادر ہوا اور جبلِ سینا بنی اسرائیل کے سر پر سائبان کی طرح آ گیا اور پھر بنی اسرائیل نے جبل سینا سے سنا کہ انہیں پکار کر کہا جا رہا تھا۔

''اے بنی اسرائیل اگر تم عقل وشعور باقی رکھتے ہو اور اگر تم حق وباطل کی تمیز رکھتے ہو تو غور سے سنو کہ میں اپنے رب کا نشان بن کر تم کو یقین دلاتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ موسیٰ نے بارہا مجھ پر کھڑے ہو کر خداوند کریم کے ساتھ گفتگو کا شرف حاصل کیا اور توریت کی صورت میں جو تمہارے لیے رشد وہدایت کا قانون نازل کیا گیا ہے وہ بھی موسیٰ کو میری پیٹھ پر عطا ہوا۔

غفلت میں پڑنے والو! میری یہ کیفیت اور ہیت جو تمہارے لیے پریشان کن اور حیران کن بن رہی ہے یہ اس امر کی شہادت ہے کہ جب انسان کے سینے میں دل کی نرمی سختی سے بدل جاتی ہے تو پھر وہ دل پتھر بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے اور رشد وہدایت اس میں کسی طرف سے بھی سرائیت نہیں کر پاتی۔

اے بنی اسرائیل میری طرف عبرت کی نگاہ سے دیکھو میں پتھروں پر مشتمل ایک کوہستان ہوں لیکن اپنے رب کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیے کس طرح عبودیت کا مظاہرہ کر رہا ہوں جب کہ تم ہو کہ اپنی انانیت اور خودی کے گھمنڈ میں اپنی کسی حالت میں بھی بدلنے کے لیے تیار ہی نہیں ہو۔''

چنانچہ بنی اسرائیل نے جب جبل سینا کو اپنے اوپر معلق دیکھا اور اس آواز کو اپنے کانوں سے سنا۔ تب ان پر خوف اور وحشت چھا گئی جس کے بعد وہ توریت کے احکام کی طرف متوجہ ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام سے توریت کے احکام کی تعمیل کا اقرار کیا۔

تب خداوند قدوس کی طرف سے موسیٰ پر وحی نازل ہوئی اور اس میں بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے خداوند قدوس نے فرمایا۔

''بنی اسرائیل جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو احکامات موسیٰ کے ذریعے تم لوگوں کو دیئے گئے ہیں ان کی تعمیل کرو تا کہ تم متقی اور پرہیز گار بن سکو۔'' یہ معاملہ بنی اسرائیل کے لئے ایک بہت بڑی حجت اور ایک بہت بڑی دلیل تھی ایک ایسی دلیل جسے دیکھ کر پتھر دل انسان بھی موم ہو جاتا اور خداوند قدوس اور اس کے رسول کے احکامات کی آنکھیں بند کر کے پیروی کرنے لگتا۔ بنی اسرائیل جو حد سے زیادہ

ضدی اور ہٹ دھرم تھے اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ طرح طرح کی حجتیں اور طرح طرح کی ضد کرتے رہے۔ جب انہوں نے کوہستان سینا کو اپنے اوپر معلق دیکھا اور اس میں سے انہیں آواز بھی سنائی دی اور اس آواز نے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور خداوند قدوس کی وحدانیت کی تصدیق کی تب یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد بنی اسرائیل جبراً اور قہراً بظاہر توریت کے احکامات کو تسلیم کرنے پر رضامند ہو گئے تھے۔

❁

حتیوں کا بادشاہ متوشیلش ایک روز اپنے دونوں بیٹوں کاوک اور لوزمان کے علاوہ بڑے سالار گودر، سنوش اور چند دوسرے سالاروں اور امراء کے ساتھ بیٹھا اپنی جنگی تیاریوں پر گفتگو کر رہا تھا کہ اس کا چوبدار اس کمرے کے دروازے پر نمودار ہوا اور متوشیلش کو تعظیم دینے کے بعد کہنے لگا۔

''مالک ہماری شمال مشرقی سرحدوں کی طرف سے کچھ قاصد آئے ہیں اور آپ کی خدمت میں کچھ اہم خبریں پیش کرنا چاہتے ہیں۔''

اپنے اس چوبدار کے ان الفاظ کے جواب میں متوشیلش کچھ فکرمند ہوا وہاں بیٹھے سب لوگ بھی متوشیلش کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ یہاں تک کہ متوشیلش نے اپنے محافظ دستوں کے سالار کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''جو مخبر ہماری شمال مغرب کی سرحدوں سے آئے ہیں انہیں فی الفور میرے سامنے پیش کرو۔''

متوشیلش کا یہ حکم پا کر وہ چوبدار پیچھے ہٹ گیا تھا تھوڑی دیر بعد وہ چند لوگوں کو لے کر آیا اور انہیں متوشیلش کے سامنے کھڑا کر دیا تھا جب وہ تعظیم دے چکے تب متوشیلش نے انہیں مخاطب کیا۔

''کیا تم ہماری شمال مشرقی سرحدوں کی طرف سے کوئی بری خبر لے کر آئے ہو یا اچھی۔''

اس پر ان میں سے ایک بولا اور کہنے لگا۔

''اے بادشاہ خبر اچھی نہیں ہے ان علاقوں کی طرف سے آشوری نام کی ایک قوم اٹھی ہے۔ یہ لوگ بڑے جنگجو اور بڑے خونخوار ہیں اب تک وہ بڑی خاموش زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے اور وہ لشکر بڑی

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

خونخواری آندھی اور طوفان کی طرح ہمارے علاقوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اگر اس لشکر کی راہ نہ روکی گئی تو وہ ایسی تیز یلغار کریں گے کہ ہمارے مرکزی شہر تک پیش قدمی کرتے چلے جائیں گے۔''

یہ خبر سن کر متوشلیش ہی نہیں وہاں بیٹھے سارے سالار اور متوشلیش کے دونوں بیٹے ہی چونک اٹھے تھے پھر متوشلیش نے آنے والوں کو مخاطب کیا۔

''تم جاؤ جا کر آرام کرو لیکن تیار رہنا چند روز تک جو لشکر ہم یہاں سے آشوریوں کی سرکوبی کے لیے بھیجیں گے تم اس لشکر کی رہنمائی کرو گے۔''

اس کے ساتھ ہی وہ مخبر وہاں سے نکل گئے تھے ان کے جانے کے بعد متوشیلش نے فکر مندی کے انداز میں اپنے دونوں بڑے سالاروں گودر اور سنوش کی طرف دیکھا پھر انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اچھا ہے اس وقت تم دونوں بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہو جو کچھ آنے والوں نے کہا ہے تم نے بھی سنا بولو کیا کہتے ہو؟''

اس موقع پر گودر اپنے بادشاہ متوشیلش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''میری صلاح یہی ہے کہ ہم اس وقت سیستانی اور بابل کے کاسیوں کو فراموش کر دیں اور ان کے علاقوں پر حملہ آور ہونے کے لئے ہمارے جو لشکر گئے ہیں انہیں فی الفور واپس بلا لیا جائے اور ایک جرار لشکر لے کر آشوریوں کا مقابلہ کیا جائے اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو نقصان اٹھائیں گے۔''

گودر جب خاموش ہوا تب سنوش کی طرف متوشیلش غور سے دیکھنے لگا تھا سنوش نے بھی گودر کے خیالات کی تائید کی تھی اس کے بعد متوشیلش کی نگاہیں اپنے دونوں بیٹوں کاوک اور لوزمان پر جم گئیں تھیں یہاں تک کہ کاوک اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے میرے باپ! گودر کا کہنا درست ہے۔ اس وقت ہمارے مرکزی شہر میں جو لشکر موجود ہے اگر اسی کے ساتھ حرکت میں آتے ہیں اور آشوریوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور اگر اس لشکر کو شکست ہوگئی تو یاد رکھیے گا آشوریوں کو کوئی بھی قوت ہمارے مرکزی شہر تک آنے سے روک نہیں سکے گی اور اگر ایسا ہوگیا تو حتیوں کی سلطنت ہی ختم ہو کر رہ جائے گی لہٰذا ہمارے وہ لشکر جو اس وقت ہم نے سیستانیوں اور کاسیوں کی سرحدوں پر

کارروائیاں کرنے کے لئے مقرر کر رکھے ہیں انہیں فی الفور واپس بلا لیا جائے اور ایک خاصا بڑا لشکر گودر اور سنوش کے علاوہ چند چھوٹے سالاروں کی کمانداری میں آشوریوں کی راہ روکنے کے لئے مقرر کیا جائے اور اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو ایسا نقصان اٹھائیں گے کہ پھر کبھی بھی قوم سنبھل نہیں پائے گی۔''

متوشیلش کے دونوں بیٹوں کے بعد وہاں بیٹھے دوسرے سالاروں اور امراء نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا لہٰذا متوشیلش نے گودر اور سنوش کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

ابھی اسی وقت تیز رفتار قاصد سیستانیوں اور کاسیوں کی سرحدوں کی طرف روانہ کرو اور وہاں جو لشکر ہیں ان کے سالاروں کو حکم دو کہ فی الفور اپنے مرکزی شہر پہنچنے والی بات کریں تا کہ ایک خاصا بڑا اور کیل کانٹے سے لیس لشکر تیار کر کے آشوریوں پر ضرب لگائی جائے۔ اس کے ساتھ ہی متوشیلش نے وہ مجلس ختم کر دی تھی گودر اور سنوش نے اسی روز تیز رفتار قاصد سیستانیوں اور کاسیوں کی سرحدوں کی طرف روانہ کر دیئے تھے۔

جہاں تک اس آشوری قوم کا تعلق ہے تو یہ آشوری لوگ عرب اور سامی النسل تھے عرب کے صحراؤں سے ہی اٹھ کر یہ روزی رزق کی تلاش میں شمال کے علاقوں کی طرف گئے تھے مورخین کا کہنا ہے کہ پہلے یہ لوگ بابل پہنچے اور بابل میں یہ بڑی چپ چاپ خاموش زندگی بسر کرتے رہے آخر یہ حرکت میں آئے بابل میں اپنی سکونت کو ترک کر کے وہ دریائے دجلہ کے آس پاس کے علاقوں میں آباد ہونا شروع ہو گئے جہاں انہوں نے ایک چھوٹی سے سلطنت قائم کر لی تھی جو سلطنت آشور کے نام سے موسوم ہوئی۔

اپنے نام کے حوالے سے وہاں انہوں نے ایک شہر بھی آباد کیا اور اس کا نام بھی آشور ہی رکھا۔ لہٰذا ان کا پایہ تخت شروع میں یہی آشور شہر تھا بعد میں ایک اور شہر انہوں نے آباد کیا وہ پایہ تخت بنا اور آخر میں مشہور شہر نینوا آشوریوں کا دارالسلطنت مقرر ہوا۔

آشوری زراعت پیشہ تھے لیکن اس نئی مملکت میں قابل کاشت زمیں بہت کم تھی اور جو تھی وہ سرزمین بابل کی طرح زرخیز اور شاداب نہ تھی اس لیے انہوں نے لوٹ مار کو اپنا پیشہ بنا لیا ہر سال موسم بہار میں وہ ہمسایہ ممالک میں تاخت وتاراج اور قتل غارت گری کرتے جو لوگ ان کے ہاتھوں اسیر ہوتے انہیں غلام بنا لیتے۔

بعض مورخ آشوریوں کو انتہائی بے رحم اور شقی القلب کہتے ہیں۔ قتل وغارت گری کو وہ خداؤں کی منشا کے مطابق سمجھتے تھے آشوریوں کی سنگ دلی کی ایک وجہ مورخین یہ بھی بتاتے ہیں کہ ان کی تعداد کم تھی اور ان کے تابع فرمان علاقے بہت وسیع تھے اس لیے وہ مفتوح اقوام کو مرغوب اور مطیع رکھنے کے لئے ان کے ساتھ جابرانہ سلوک اور رویہ رکھتے تھے۔

مورخین آشوریوں کی سلطنت کے عہد کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں ایک عہد سن پندرہ سو سے نو سو قبل مسیح کا، دوسرا عہد نو سو سے سات سو پنتالیس قبل مسیح اور تیسرا عہد سات سو پنتالیس سے چھ سو سات قبل مسیح تک قائم رہا۔ آشوریوں نے پہلے پہل اپنے حکمران تغلت پلاسر اول کے تحت عظیم الشان سلطنت کے راستے پر قدم رکھا جو کسی حد تک بقول مورخین قبل از وقت تھا تغلت پاسر نے شام پر حملہ کیا اور اپنے آپ کو پورے امور کا فاتح قرار دیا وہ جبل طاروس سے گزر کر حتیوں کی زمین میں پہنچ گیا اور اعلان کیا کہ حتیوں کے جانشین کی حیثیت سے میں شام کا مالک ہوں نیز جبلہ، اردوس، میدہ اور دوسرے فونیقی شہروں کو بھی میری اطاعت قبول کر لینی چاہئے۔

جبلہ ان دنوں ایک شخص ذکر بعل کے تحت تھا آشوریوں کا نام سن کر وہ بھی لرز کانپ گیا تھا۔ چنانچہ آشوریوں نے بڑے بڑے دیودار کے درخت کٹوائے اپنے دیوتاؤں کا مندر بنانے کی غرض سے انہیں اپنے مرکزی شہر بھیج دیا یہاں پہلی بار آشوری سمندر کے کنارے پہنچے اور انہوں نے بحری گھوڑوں اور ڈولفن کا شکار کیا اور آشوری لشکریوں نے جن کی بیل مار کر نہ صرف اپنی غذا کا اہتمام کیا بلکہ آس پاس کے علاقوں پر وہ رعب اور خوف طاری کر دیا۔

تغلت پلاسر نے دریائے فرات کے پار جتنا علاقہ فتح کیا تھا اس پر بہت جلد آرامی قوم حملہ آور ہو کر قابض ہوگئی یہ آرامی بھی عرب اور سامی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔

چنانچہ آشوری عرب اس بار اپنے دوسرے حکمران آشور ناصر پال کے تحت حرکت میں آئے اور جس قدر علاقے ان سے چھنے تھے فتح کر لیے چنانچہ فتح مندی اور کامیابی کا جو راستہ اس سے پہلے آشوریوں کے حکمران تغلت پلاسر نے شروع کیا تھا وہی دوسرے حکمران آشور ناصر پال نے شمالی پر حملے کے لئے اختیار کیا پر وہ جنوب کی طرف مڑ گیا۔ دریائے عاصی کو عبور کر کے لبنان میں داخل ہوگیا اس طرح کسی بڑی مزاحمت

کے بغیر سمندر کے کنارے پہنچ گیا یہیں فونیقی شہروں نے عارضی طور پر آشوریوں کی اطاعت قبول کر لی حالانکہ فونیقی خود بھی عرب اور سامی النسل تھے۔

دوآبہ دجلہ اور فرات سے شام پر آشوریوں کی صورت میں پہلا بڑا حملہ تھا اور اس کی حیثیت فرعونِ مصر کے اس حملے کی سی تھی جو سو سال پیشتر شام پر ہوا تھا اس کے بعد آشور ناصر پال کے بیٹے اور جانشین شلم نصر نے مزید فتوحات حاصل کیں اور اپنے باپ کا کام مکمل کیا۔

اسی شلم نصر کو قراقر کے میدانوں میں جو وادی عاصی میں واقع ہے، شام کی متحدہ ریاستوں سے جنگ ہوئی۔ اس متحدہ قوت کا رئیس دمشق کا آرامی بادشاہ تھا۔ کچھ دوسرے ہمسایوں نے بھی ان کی مدد کی شلم نصر نے اس متحدہ قوت کو بدترین شکست دی اور اس فتح مندی پر شلم نصر نے اپنی فتح کا ذکر ایک کتبے میں ان الفاظ میں کیا تھا۔

''اپنے عہد حکومت کے اٹھارویں سال میں نے دریائے فرات سولھویں مرتبہ عبور کیا آرامیوں کے بادشاہ خزائیل کو اپنی بڑی فوج پر بھروسہ تھا میں نے اس کا تخت الٹ دیا پھر میں نے بعلی راسی کی جانب پیش قدمی کی جو ایک پہاڑی ہے اور سمندر کے اندر چلی گئی ہے میں نے اپنا مجسمہ وہاں نصب کیا پھر صور اور صیدہ کے لوگوں سے خراج وصول کیا۔''

شلم نصر اور اس کے باپ نے شام کی تسخیر سے جس سلطنت کی بنیاد رکھی تھی اس میں آشوریوں کے ایک اور بادشاہ تغلت پلاسر ثالث اور اس کے جانشین نے اس میں ایک نئی روح پھونکی اسی نے اپنا جنگی مرکز ارفاد شہر میں رکھا اور وہاں سے شام کی ازسرنو تسخیر کے لئے ہمیں بھیجتا رہا یا خود لے جاتا رہا اس کے بیٹے شلم نصر پنجم نے فونیقیہ اور اس کے شہروں کو پامال کر ڈالا جیسا کے مورخ جوزی فس نے سامی روایات کی بناء پر بیان کیا ہے صیدہ عکہ اور صور کے شہروں نے گوان کے خلاف ایکا کر لیا تھا وہ چاہتے تھے کہ آشوریوں کی سیاست اور مالی کنٹرول سے آزادی حاصل کر لیں لیکن ایسا کرنا آسان نہ تھا۔

اس لیے کہ آشوریوں کے بادشاہ شلم نصر نے خشکی پر اتنی فوج جمع کر رکھی تھی کہ جزیرہ صور کی ناکہ بندی کنارے کی جانب سے جاری رہی۔ جزائری شہر کے اندر میٹھے پانی کے کنویں موجود تھے۔ لہٰذا اہل شہر کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں پانچ سال کے محاصرے میں بھی شہر حوالے نہ ہوا اور آخر کار دونوں قوتوں کے درمیان صلح کا عہد نامہ ہوگیا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

بعد کے دور میں صور کے بادشاہ ایلوایلی نے آشوریوں کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اس سلسلے میں مصریوں سے بھی اس نے مدد طلب کی۔ اس لیے کہ وہ مصریوں کا حمایتی تھا۔ اس ایلوایلی نے طاقت اور قوت پکڑتے ہوئے قبرص کو بھی فتح کر لیا تھا۔ ان دنوں آشوریوں کا بادشاہ مرجون تھا لیکن جب یہ فوت ہوا تو اس کا بیٹا سخیرب یا مخاریب آشوریوں کا بادشاہ بنا چنانچہ اسی سخیرب نے صور کے حکمران ایلوایلی کی بڑھتی ہوئی قوت کو تشویش کی نگاہ سے دیکھا اور ایلوایلی کا مصر سے اتحاد بھی سخیرب کو پسند نہیں تھا چنانچہ آشوریوں کا بادشاہ سخیرب لشکر لے کر نکلا صور کے بادشاہ ایلوایلی پر حملہ آور ہوا۔ مصریوں نے بے شک اس کی مدد کی لیکن آشوریوں نے شکست دے کر ان دونوں قوتوں کو کھنگال کر رکھ دیا اور صیدہ کے بادشاہ آیت بعل کے تحت صر شہر بھی کر دیا اور آیت بعل نے آشوریوں کا فرمانبردار و مطیع اور خراج دینے کا وعدہ کیا

شکست کھا کر صور کا بادشاہ ایلوایلی بھاگ کر قبرص چلا گیا اور آشوریوں نے ایلوایلی کے گرمائی محل کو آگ لگا دی جو لبنان میں واقع تھا اور اس کے تاکستان و باغات پامال کر ڈالے۔ اس کے بعد انہی آشوریوں کے لشکر برچھیوں اور نیزوں کا سہارا لیتے ہوئے دیودار کے درختوں کے نیچے ستاتے ہوئے بلند چوٹیوں پر چڑھ گئے، جہاں درختوں کے جھنڈ میں ایلوایلی کا قلعہ تھا۔ اس کے محافظ فوج کے آدمیوں کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر سخیرب کی پیش گاہ میں پہنچایا گیا سخیرب نے دریائے کلب کے کنارے ایک چٹان پر ایک نقش چھوڑا تھا جو اب تک موجود ہے جو دیکھا جا سکتا ہے اور وہ اس طرح حملہ آور ہوا تھا جس طرح بھیڑیا ریوڑ پر حملہ آور ہوتا ہے چنانچہ اس کی یاد اب تک چٹان پر تازہ ہے۔

لیکن کچھ عرصہ بعد جب صیدا کے بادشاہ آیت بعل نے بھی سرکشی اختیار کی اور آشوریوں کو خراج دینے سے انکار کر دیا اور ان کی اطاعت نہ کی تب آشوری اس کے خلاف بھی حرکت میں آئے حملہ آور ہوئے صیدا شہر کو برباد کر ڈالا اس کی دیواریں سمندر میں گرادی گئیں اور صیدا کا حکمران اپنی جان بچانے کے لئے سمندر میں کود پڑا لیکن آشوری بھی اتنی جلدی ہار ماننے والے نہیں تھے انہوں نے اسے سمندر سے بھی نکال لیا اور اس کا سر قلم کر دیا۔

یہی آشوری تھے جنہوں نے بعد میں نہ صرف حتیوں بلکہ آس پاس کی ساری

حکومتوں اور حکمرانوں کو کچل کر ایک عظیم الشان سلطنت کی بنیاد ڈالی تھی۔

ان آشوریوں کو تاریخ نویسی سے بہت شغف تھا یہ لوگ مٹی کی تختیاں یا لوحیں بناتے ان پر خط میخی میں حالات و واقعات ضبط تحریر میں لاتے اور آگ میں ان لوحوں کو پکا لیتے تھے اس طرح انہوں نے نہ صرف کتابیں بلکہ کتب خانے مرتب کیے یہ لوحیں نینوا کی تباہی میں مٹی کے نیچے دب گئی تھیں جو کھدائی سے نکال لی گئیں۔

یہ قدیم زمانوں کی تاریخ کا بہت بڑا ماخذ ہیں اس قسم کی کئی ہزار لوحیں پیرس میں لوور کے عجائب خانے میں موجود ہیں مشہور ترین کتب خانہ آشور بنی پال کا ہے جو کھدائی کے دوران دستیاب ہوا آشوریوں نے مختلف صنائع اور فنونِ لطیفہ کی بہت سرپرستی کی۔

ان کی سلطنت میں حجاری معماری کتبہ نگاری اور نقاشی وغیرہ نے بہت ترقی کی بلکہ حیرت انگیز طور پر ترقی کی۔ مثال کے طور پر ایک جگہ بادشاہ کی شکارگاہ کا منظر نظر آتا ہے اس میں گھوڑوں کی حرکات اور سکنات اس قدر قدرتی ہیں کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں اس زمانے میں زرگری اور خاتم کاری کا فن بھی اپنے عروج پر پہنچ گیا تھا۔

یہ آشوریوں کے مختصر سے حالات ہیں بہرحال حتیوں کے بادشاہ متوشلیش نے انہی آشوریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے متیانیوں اور کاسیوں کے علاقوں سے اپنے سارے لشکری واپس اپنے مرکزی شہر ختوشاش طلب کر لئے تھے لیکن حتیوں کی بدقسمتی جب تک سیستانیوں اور کاسیوں کے علاقوں سے متوشلیش کے لشکر اس کے مرکزی شہر ختوشاش پہنچے اس وقت تک حملہ آور آشوری حتیوں کے کچھ علاقوں کو روند کر تباہی اور بربادی کا کھیل کھیلتے ہوئے اور اپنے لئے بہت سا سامان حاصل کر کے لوٹ مار کا بازار گرم کر کے واپس اپنے مرکزی شہر کی طرف چلے گئے تھے اور حتیوں کا بادشاہ متوشلیش دیکھتا رہ گیا تھا۔ اب متوشلیش کے سامنے دو راستے آن کھڑے ہوئے تھے۔ پہلا یہ کہ کیا وہ آندھی اور طوفان کی طرح ترقی کرنے والے آشوریوں کا مقابلہ کرے یا متیانیوں اور کاسیوں سے اپنی گزشتہ ناکامیوں کا انتقام لے ان میں سے سیستانی اور آشوری تو عرب تھے جب کہ کاسی کرد تھے بہرحال حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کے لئے حالات بڑی نازک صورت حال اختیار کرتے چلے جا رہے تھے۔

بنی اسرائیل کو مصر سے نکلے ہوئے ایک برس اور دو ماہ گزر چکے تھے اور ابھی تک وہ صحرائے سینا کے بیابانوں کے اندر ہی پڑاؤ کیے ہوئے تھے یہاں تک کہ دشتِ سینا میں خداوندِ قدوس کی طرف سے اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا۔

"بنی اسرائیل کے ایسے مردوں کی گنتی کرو جو عمر میں بیس برس سے زائد ہوں اور جنگوں میں حصہ لینے کے قابل ہوں اور ایسے جوانوں کی گنتی اس طرح کی جائے کہ بنی اسرائیل کے ہر قبیلے سے ہر آدمی جو اپنے آبائی خاندان کا سردار ہو اس گنتی کے دوران موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے ساتھ رہے اور یوں ایک ایک مرد کا نام لے کر گنتی کی جائے۔"

سو خداوندِ قدوس کا یہ حکم پا کر موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون نے اس کا اتباع کرتے ہوئے جب بنی اسرائیل کے ان جوانوں کی گنتی کی جو عمر میں بیس سال سے زائد اور جنگوں میں حصہ لینے کے قابل تھے تو ان کی تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو کے قریب ہوئی۔

چنانچہ اس عظیم مرحلے کے بعد پھر خدائے واحد کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔ "بنی اسرائیل کے ساتھ دشتِ سینا سے کوچ کرو اور دشتِ فاران میں جا کر پڑاؤ کرو۔"

پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا بھی اتباع کیا گیا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ کوچ کرتے ہوئے آگے بڑھے اور جب دشتِ فاران میں جا کر وہ خیمہ زن ہوئے تب انہیں پھر خداوندِ قدوس کی طرف سے ہدایت کی گئی۔

"بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے بارہ آدمی ارضِ کنعان کی طرف روانہ کرو تاکہ وہ اس سرزمین کے حالات جان کر آئیں اور اس کے بعد اس سرزمین کے رہنے والوں پر حملہ آور ہو کر بنی اسرائیل اس پر قبضہ کر لیں کیونکہ یہی وہ جگہ ہے جس کے دینے

کا اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کر رکھا ہے۔"

پس موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے بارہ آدمیوں کا چناؤ کیا۔

پس یہی بنی اسرائیل کے بارہ سرکردہ آدمی ارضِ کنعان کا حال جاننے کے لئے اس سرزمین کی طرف روانہ ہوئے اور ساتھ ہی انہیں یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ وہ یہ دیکھ کر آئیں کہ وہ ملک کیسا ہے اور وہاں جو عوام بستے ہیں وہ کیسے ہیں؟ زور آور ہیں یا کمزور؟ تھوڑے ہیں یا بہت زیادہ؟ اور جن شہروں میں وہ رہتے ہیں ان کا احوال کیا ہے؟ آیا وہ خیموں میں رہتے ہیں یا قلعوں میں؟ وہاں کی زمین زرخیز ہے یا بنجر اس کے اندر درخت ہیں یا نہیں؟

ساتھ ہی ان کو یہ بھی ہدایت کر دی کہ جب وہ اس سرزمین سے لوٹ کر آئیں تو آتے ہوئے اپنے ساتھ وہاں کے پھل لے کر آئیں تاکہ وہ پھل بنی اسرائیل کو دکھا کر انہیں ان سرزمینوں پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دی جا سکے پس یہ احکامات پانے کے بعد موسیٰ علیہ السلام کے حکم پر بنی اسرائیل کے وہ بارہ آدمی ارضِ کنعان کا حال جاننے کے لئے دشتِ فاران سے روانہ ہوئے تھے۔

جس دور میں یہ واقعات رونما ہو رہے تھے اس وقت ارضِ فلسطین میں دو شخص بڑے اہم تھے ان میں سے پہلا بلعم بن بعور تھا اور بقول مورخین یہ ایک غیر اسرائیلی عالم تھا اور توریت کی رو سے وہ مستجاب الدعوات شخص تھا۔ جسے ایک خاص موقع پر قبیلہ حوآب کے بادشاہ نے بنی اسرائیل کے حق میں بددعا کرنے کے لئے بلایا تھا لیکن بقول توریت خدا کے حکم سے اس کی زبان سے بار بار ان کے حق میں دعا ہی نکلی۔ نیز انہی روایات کی رو سے بعد ازاں بلعم کے کہنے پر مدین کے رہنے والوں نے اپنی عورتوں کو بنی اسرائیل کے پاس بھیجا تاکہ وہ آمادہ گناہ ہو کر عتاب الٰہی کے مورد ہوں چنانچہ اسی پادرش میں دوسرے مدیانیوں کے ساتھ بلعم پر بھی عتاب نازل ہوا جس کا ذکر اور تفصیل بعد میں آئے گی۔

اسرائیلی روایات کے مطابق بلعم بن بعور اور بنو ادوم کا بادشاہ بالع بن بعور اور ایک شخص آرام کا باپ کموئیل اور یعقوب کا خسر روبن دبن ایک ہی شخص تھا۔

قرآن مقدس میں کسی بھی مقام پر بلعم بن بعور کا نام نہیں آیا لیکن بعض مفسرین نے کہا ہے کہ قرآن مقدس کی اس آیت میں کہ۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جسے ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا۔ آخرکار شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا یہاں تک کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو کر رہا۔ اگر ہم چاہتے تو اس سے ان آیتوں کے ذریعے بلندی عطا کرتے مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا۔ اپنی خواہش نفس کے پیچھے پڑا رہا لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے۔ یہ مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں تم یہ حکایات ان کو سناتے رہو شاید کہ یہ کچھ غور کریں۔''

ان آیات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے طبری نے جو روایات بیان کی ہیں اس کی رو سے بلعم بن بعور بنی اسرائیل یا مدینۃ الجبارین میں سے یا اہل یمن یا کنعانیوں میں سے تھا۔

جب کہ دوسرے عام مفسرین میں سے مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ضرور کوئی متعین شخص ہوگا جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول کی یہ انتہائی اخلاقی بلندی ہے کہ جب کبھی کسی کی برائی کو مثال میں پیش کرتے ہیں تو بالعموم اس کے نام کے تصریح نہیں کرتے بلکہ اس کی شخصیت پر پردہ ڈال کر اس کی بری مثال کا ذکر کر دیتے ہیں تاکہ اسے رسوا کیے بغیر اصل مقصد حاصل ہو جائے۔

اس لیے نہ قرآن مقدس میں بتایا گیا ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخص کون تھا جس کی مثال یہاں پیش کی گئی ہے مفسرین نے عہد رسالت اور اس سے پہلے کی تاریخ کے مختلف اشخاص پر اس کی مثال کو چسپاں کیا ہے کوئی بلعم بن بعور کا نام لیتا ہے کوئی امیہ بن ابی اسلت کا اور کوئی سیفی بن راہب کا لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ خاص شخص تو پردے میں ہے جو اس تمثیل میں پیش نظر تھا البتہ یہ تمثیل ہر اس شخص پر چسپاں ہوتی ہے جس میں یہ صفت پائی جاتی ہو۔

وہ شخص جس کی مثال یہاں پیش کی گئی ہے آیاتِ الٰہی کا علم رکھتا تھا یعنی حقیقت سے واقف تھا۔ اس علم کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ وہ اس رویے سے بچتا جسے وہ غلط جانتا تھا اور وہ طرز عمل اختیار کرتا جو اسے معلوم تھا کہ صحیح ہے لیکن وہ دنیا کے فائدوں، لذتوں اور آرائشوں کی طرف جھک پڑا۔ خواہشاتِ نفس کے تقاضوں کا مقابلہ کرنے کے

بجائے اس نے ان کے آگے سپر ڈال دی۔

توریت کی رو سے بلعم بن بعور نے نہ صرف خود گمراہی اختیار کی بلکہ حوآبیوں کے بادشاہ کو بتوں کی قربانیاں کرنے اور زنا کاری کی بھی تعلیم دی بعض کے نزدیک بلعم بن بعور علماء بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اسے حضرت موسیٰ نے دعوت دین دینے کے لئے مدین کے بادشاہ کے پاس بھیجا جس نے اسے ترغیب اور بہت سے انعام واکرام دے کر اپنے پاس بلا لیا اور اس نے دینِ موسوی ترک کر دیا بہرحال اس شخص کا ذکر بعد میں پھر آئے گا وہ اس نے کیا کیا کام کیے اور اس کی حقیقت کیا تھی۔

دوسرا شخص جو ان علاقوں میں بڑا اہم تھا وہ اوج بن عنق تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ارضِ کنعان کے اندر بسن شہر کا حکمران تھا اور وہ اس قدر طاقتور انسان تھا کہ درجنوں انسانوں کو اپنی بغلوں میں دبا کر اٹھ بھاگتا تھا اس سے متعلق مزید لکھا جاتا ہے کہ اس کا قد اس قدر تھا کہ ناپا ہی نہیں جا سکتا تھا اور بہت کم لوگ ایسے دنیا میں رہے ہونگے کہ اس جیسے طویل القامت ہوں گے۔ اس کے علاوہ عام لوگوں کی روایت یہ بھی ہے کہ اوج بن عنق گزشتہ تین ہزار سال سے زندہ تھا اور اس دور تک بھی جوان اور توانا تھا۔

چنانچہ اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے جن بارہ قبیلوں کے بارہ آدمیوں کو ارضِ فلسطین کا حال جاننے کے لئے روانہ کیا تھا وہ ارضِ فلسطین کی طرف روانہ ہوئے ان میں دو اشخاص بڑے اہم تھے ایک یوشع بن نون اور دوسرے قالب بن یوحنا جب یہ بسن کی سرزمینوں میں داخل ہوئے تب اوج بن عنق ان کی راہ روک کہ کھڑا ہو گیا اور بنی اسرائیل کے ان بارہ سرکردہ لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''تم لوگ اپنے حلیے، لباس اور شکل وصورت سے مقامی نہیں لگتے کہاں سے آئے ہو کدھر کا رخ کر رہے ہو اور ادھر آنے کی وجہ کیا ہے؟''

اس کے اس انکشاف پر یوشع بن نون کہنے لگے۔

''کیا تمہارے سوال کا جواب دینے سے قبل یہ بہتر نہیں کہ ہم جان لیں کہ تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہے اور کیوں تم ہم سے اس نوع کے سوال پوچھ رہے ہو؟''

اس پر اوج بن عنق نے بڑے غور اور کسی قدر استفہامیہ انداز میں یوشع بن نون کی طرف دیکھا پھر کسی قدر تلخ لہجے میں کہنے لگا۔

''میں اس شہر میں بسن کا حاکم ہوں۔ نام میرا اوج بن عنق ہے اور میں حاکم شہر

کی حیثیت سے تم لوگوں سے ہر طرح کی پوچھ گوچھ اور تمہارے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے جیسے چاہوں سوالات کر سکتا ہوں۔''

جب اوج اپنا تعارف کروا چکا تو یوشع بن نون نے کہنا شروع کیا۔

''اے اوج بن عنق ہمارا تعلق بنی اسرائیل سے ہے تم جانتے ہوں گے کہ ہم مصر کی سرزمین میں آباد تھے پھر خدا نے ہمارے اندر موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام دو پیغمبر معبوث کیے انہوں نے ہمیں مصریوں کی غلامی سے نجات دی اور ہمیں مصر سے نکال کر اس طرف لانے میں کامیاب ہوئے اس وقت بنی اسرائیل دشتِ سینا سے ہوتے ہوئے صحرائے فاران میں خیمہ زن ہیں اور ہم لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔

تم ہمیں بنی اسرائیل کے نقیب سمجھو ہم ان سرزمینوں کی طرف اس لیے آئے ہیں کہ یہاں سے اپنے لئے ایسی اطلاعات حاصل کریں جو ہمارے لئے سودمند اور منفعت بخش ہوں اس لیے کہ یہی وہ زمین ہے جسے خدا نے ہمارے تصرف میں دینے کا ہمارے آباء اجداد سے عہد کیا تھا۔''

یوشع بن نون کی اس گفتگو سے اوج بن عنق غصے سے بھڑک اٹھا اور غراتی ہوئی آواز میں کہنے لگا۔

''تو گویا تم اس غرض سے یہاں آئے ہو کہ ان سرزمینوں سے متعلق معلومات حاصل کرو اور پھر ان پر حملہ آور ہو کر ان پر قبضہ کر لو اگر ایسا ہی ہے تو پھر کیوں نہ میں تم سب کا خاتمہ کر دوں کہ تم سب یہاں سے نہ معلومات حاصل کر سکو اور نہ واپس جا کر اپنی قوم کو اطلاع کر سکو۔''

یہ کہنے کے بعد اوج بن عنق غضب ناک حالت میں آگے بڑھا اور اس نے اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان بارہ سرکردہ اسرائیلوں میں سے چھ کو اپنی دائیں بغل میں اور چھ کو بائیں بغل میں دبانے کے بعد اٹھا لیا اس کے بعد وہ مڑا اور اپنے گھر کی طرف چل دیا۔ جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس کی بیوی نے دیکھا کہ اس کا شوہر اپنی دونوں بغلوں میں بارہ آدمیوں کو دبائے آ رہا ہے تو اس نے حیرت اور پریشانی سے پوچھا۔

''یہ بارہ آدمی کون ہیں اور انہیں تم کہاں سے پکڑ لائے ہو؟''

اس پر اوج بن عنق مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''یہ بارہ بنی اسرائیل ہیں اور بنی اسرائیل مصر سے نکل کر بقول ان کے دشتِ فاران میں خیمہ زن ہیں اور ان بارہ کو انہوں نے اس غرض سے ادھر بھیجا ہے کہ یہ لوگ یہاں کے بارے میں ضروری اطلاعات ان کو فراہم کریں تاکہ کسی مناسب موقع پر بنی اسرائیل ہم پر حملہ آور ہو کر یہاں قبضہ کر لیں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد اوج بن عنق رکا پھر استفہامیہ سے انداز میں اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اگر تم کہو تو میں ان کو اپنی بغلوں میں ایسا دباؤں کہ ان سب کا خاتمہ کر دوں۔''

اس پر اس کی بیوی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

''ایسا ہرگز نہ کرنا بلکہ ہماری اور ہماری قوم کی بہتری اسی میں ہے کہ تو انہیں آزاد کر دے اور یہ واپس جا کر اپنی قوم میں تیری قوت اور طاقت کے چرچے کریں تاکہ بنی اسرائیل کو ہم پر حملہ آور ہونے کی جرأت اور جسارت نہ ہو۔''

اپنی بیوی کے اس مشورے پر اوج بن عنق کہنے لگا۔

''زندگی میں پہلی بار تو نے کوئی اچھا اور مناسب مشورہ دیا ہے۔ اس لیے میں ان لوگوں کو آزاد کر رہا ہوں تاکہ یہ واپس جا کر اپنی قوم میں میری طاقت کے چرچے کریں اور خوفزدہ ہوں۔''

اس کے ساتھ ہی اوج بن عنق نے ان بارہ اسرائیلی سرکردہ لوگوں کو اپنی بغلوں سے گرا دیا اور پھر ان کو ڈانٹنے کے انداز میں کہنے لگا۔

''تم سب یہاں سے بھاگ جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے۔ اس پر وہ بارہ کے بارہ اسرائیلی گرتے پڑتے بھاگے اور اس مکان سے باہر نکل گئے۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے خداوندِ قدوس کا جو حکم ان بارہ سرکردہ اسرائیلیوں کو ملا تھا وہ ارضِ فلسطین کی طرف بڑھے ان میں دو سرکردہ اشخاص تھے۔ ایک یوشع بن نون اور ایک قالب بن یوحنا پس یہ بارہ ساتھی چالیس روز تک ارضِ کنعان میں گزرے اور وہاں سے کچھ پھل بھی حاصل کیے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پھل انہوں نے وادی اشکال کے ایک باغ سے حاصل کیے تاکہ بنی اسرائیل کو یہ پھل دکھائے جائیں اور انہیں اس سرزمین پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دی جائے جو بارہ پھل انہوں نے وادی اشکال کے باغات سے حاصل کیے تھے ان میں انگور کی ایسی ڈالی بھی تھی جس پر انگور کا اتنا بڑا

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

گچھا تھا کہ دو آدمی ایک لاٹھی پر لٹکا کر چل سکتے تھے اس کے علاوہ انہوں نے کچھ انار اور انجیر بھی حاصل کیے اس کے بعد وہ دشتِ فاران کے اس مقام کی طرف روانہ ہو گئے جہاں بنی اسرائیل کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے پڑاؤ کر رکھا تھا۔

پس یہ بارہ اسرائیلی جب دشتِ فاران میں واپس آئے اور ان میں سے ایک نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا۔

''جس سرزمین کی طرف آپ نے ہمیں روانہ کیا تھا وہاں واقعی دودھ اور شہد بہتا ہے اور یہ وہاں کا پھل ہے لیکن جو لوگ وہاں بستے ہیں وہ زور آور ہیں۔ ان کے شہر بڑے بڑے اور فصیل دار ہیں اور ان سرزمینوں کے اندر کنعانیوں کے علاوہ عمالیقی حتی اور اسودی آباد ہیں۔

اس پر قالب بن یوحنا نے اس آدمی کی بات کاٹتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔

''ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہم یک دم جا کر اس سرزمین پر حملہ آور ہوں اور اس پر قبضہ کر لیں کیونکہ ہم اس قابل ہیں کہ اس پر ہم مسلط ہو جائیں۔''

قالب کے خاموش ہونے پر ایک اور اسرائیلی بول اٹھا۔

''ہم ہرگز اس قابل نہیں ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر سکیں۔ کیونکہ وہ ہم سے زیادہ زور آور ہیں ہم نے جس قدر بھی لوگ وہاں دیکھے سب قد آور ہیں اور ہم نے وہاں جباروں کی نسل دیکھی ہے اور ان کے سامنے ہم ایسے ہی تھے جیسے ٹڈے ہوتے ہیں سو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ہم کنعان میں بسنے والے لوگوں پر حملہ آور ہوں اور انہیں شکست دے کر اس سرزمین پر قبضہ کر سکیں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان بارہ آدمیوں کو مخاطب کر کے کہا۔

''تم لوگ بنی اسرائیل کے سامنے ارضِ کنعان کی یہ کیفیت بیان نہ کرنا کہ وہاں کے لوگ زور آور اور طاقت ور ہیں اور یہ کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

ان بارہ میں سے دو یعنی یوشع بن نون اور قالب بن یوحنا نے موسیٰ علیہ السلام کے احکامات کا مکمل طور پر اتباع کیا اور ان دونوں میں سے کسی نے بھی بنی اسرائیل کے کسی فرد پر ارضِ کنعان کی کیفیت بیان نہ کی لیکن باقی دس نے بنی اسرائیل کو کنعانیوں کے حالات تفصیل سے سنا ڈالے۔ اس پر بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگ روتے پیٹتے اور چیختے

چلاتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے شکایت کرتے ہوئے کہنے لگے۔

''اے موسیٰ کاش ہم مصر میں ہی مر گئے ہوتے اور اگر ایسا ممکن نہ تھا کاش مصر سے نکلنے کے بعد ہم ان صحراؤں ہی میں ختم ہو گئے ہوتے۔''

''اے موسیٰ تم ہمیں اس ملک کی طرف لے جا رہے ہو جہاں کے لوگ اپنی تلواروں سے ہمارا قتلِ عام کریں گے اور ہماری بیویوں اور بال بچوں کو لوٹ کا مال سمجھ کر اپنے پاس رکھ لیں گے۔ اے موسیٰ کیا ایسا ممکن نہیں کہ تم اور تمہارا خدا ارضِ کنعان کی طرف جاؤ اور جب تم اس سرزمین کو ہمارے لئے فتح کر لو تو ہمیں اطلاع کر دینا ہم وہاں ان سرزمینوں میں جا کر آباد ہو جائیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ شخص رکا پھر دوبارہ کہنے لگا۔

''اے موسیٰ اگر ایسا ممکن نہیں تو پھر ہم واپس مصر کا رخ کرتے ہیں۔''

اس شخص کے علاوہ بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگوں نے مزید کہا۔

''ہمیں امید ہے کہ ہمیں مصر ہی واپس جانا پڑے گا۔ سو ہم اپنے میں سے کسی کو اپنا سردار مقرر کرتے ہیں اور آج ہی مصر کی طرف واپس چلے جائیں گے۔''

بنی اسرائیل واقعی مصر واپس جانے کو تیار ہو گئے۔ یوشع بن نون اور قالب بن یوحنا آگے بڑھے اور ان کو سمجھاتے ہوئے کہنے لگے۔

''وہ ملک جس کا ہم حال دریافت کر کے آئیں بہت اچھا ہے اور یہ کہ جب ہمارا خدا ہم سے راضی ہے تو وہ ضرور ہمیں اس سرزمین اور اس کے باسیوں پر غلبہ عطا کرے گا۔''

انھوں نے بنی اسرائیل کو سمجھاتے مزید کہا۔

''ارضِ کنعان ایسی سرزمین ہے جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے اور خدائے محترم ہمیں ضرور اُس سرزمین میں غلبہ عطا فرمائے گا۔''

یوشع بن نون اور قالب بن یوحنا کے سمجھانے پر بنی اسرائیل واپس مصر جانے سے رک گئے، لیکن انھوں نے آگے بڑھ کر ارضِ کنعان میں داخل ہونے سے بھی صاف انکار کر دیا۔ اس موقع پر بنی اسرائیل کی اس ہٹ دھرمی پر خداوندِ قدوس نے وحی کے ذریعے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا۔

''بنی اسرائیل کو یہ حکم سنا دو کہ تمھارے بال بچے جن کی بابت تم سے کہا ہے کہ انہیں دشمن لوٹ کا مال سمجھ کر اپنے پاس ٹھہرائے گا۔ اب خدا انہی کو ارضِ کنعان میں پہنچائے گا اور وہی اُس ملک کی حقیقت کو پہچانیں گے جسے ان لوگوں نے حقیر جانا ہے۔''

''اور بنی اسرائیل کے موجودہ لوگوں کی حالت یہ ہوگی کہ یہ چالیس برس تک ان بیابانوں اور دشت میں آوارہ پھرتے رہیں گے اور اسی دشت میں مرکھپ جائیں گے پھر ان کے بچے جوان ہو کر ایک نئے عزم اور ارادے کے ساتھ ارضِ کنعان میں داخل ہوں گے۔''

ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کو یہ بھی حکم دیا گیا۔

''جو بارہ آدمی ارضِ کنعان کا حال جاننے کے لیے گئے تھے۔ ان میں یوشع بن نون اور قالب بن یوحنا ہی زندہ رہیں گے۔ انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے بنی اسرائیل سے وہ باتیں نہ کہیں جس سے موسیٰ نے منع کیا تھا لیکن باقی نے چونکہ موسیٰ علیہ السلام کے حکم کا اتباع نہ کیا تھا نافرمانی کا مظاہرہ کیا تھا اور انھوں نے ارضِ کنعان کی اصل کیفیت بنی اسرائیل سے بیان کر دی تھی لہٰذا ان کی سزا یہ ہے کہ وہ چند روز تک ایک وبا میں مبتلا ہو کر ختم ہو جائیں گے۔''

خداوندِ قدوس کے یہ احکامات جب موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سنائے تو اُس وقت اُن پر اس کا کوئی خاص اثر نہ ہوا لیکن چند ہی دن کے بعد وہ اشخاص ایک وبا میں مبتلا ہو کر ایک ساتھ مر گئے تو بنی اسرائیل کے وہ لوگ جو بڑھ چڑھ کر موسیٰ علیہ السلام کے ارضِ کنعان جانے کی مخالفت کرتے تھے بے حد فکر مند ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔

''اب ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں اور ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ خدا کے احکامات کا اتباع کریں انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہم سامنے والے پہاڑ پر چڑھ کر عہد کرتے ہیں کہ ارضِ کنعان پر حملہ آور ہونگے۔''

موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کو پھر سمجھاتے ہوئے کہا۔

''جب تم ایک بار بدتمیزی، بغاوت اور سرکشی کا مظاہرہ کر چکے ہو اور خداوندِ قدوس نے تمھارے متعلق احکامات بھی جاری کر دیے ہیں تو تم اس پہاڑ پر چڑھنے کی جلد بازی نہ کرو بلکہ خدا کے اگلے حکم کا انتظار کرو۔''

لیکن حد سے زیادہ مخالفت کرنے والے بنی اسرائیل کے ان سرکردہ لوگوں نے

موسیٰ علیہ السلام کی بات پر دھیان نہ دیا اور اپنی ہی دھن میں اُس قریبی پہاڑ پر چڑھنے لگے۔

اس سے پہلے کیونکہ وہ اللہ کے احکامات سے روگردانی کر رہے تھے اور اس بار بھی موسیٰ علیہ السلام نے انہیں منع کرتے ہوئے کہا تھا کہ خدا کے آئندہ حکم کا انتظار کرو اور پہاڑ کے اوپر مت جاؤ کیونکہ اس پہاڑ کے دوسری طرف عمالیقی رہتے ہیں ہو سکتا ہے وہ تمھیں نقصان پہنچائیں لیکن انہوں نے خدا اور موسیٰ دونوں کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا اس لیے جب وہ پہاڑ پر چڑھے تو وہی ہوا جو خدشہ موسیٰ نے ظاہر کیا تھا۔ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے ہی عمالیقی ان پر حملہ آور ہوئے اور ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

وادی فاران یعنی صحرائے سینا میں ہی کچھ ایسے واقعات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آئے جن کی وجہ سے آپ کی بڑی دل شکنی ہوئی پہلا واقعہ اور حادثہ قارون کا تھا قارون جس کا نام بائبل اور تلمود میں کورنی بیان کیا گیا ہے حضرت موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا بائبل کے باب خروج میں جو نسب نامہ بیان کیا گیا ہے اس کی رو سے حضرت موسیٰ اور قارون دونوں کے باپ سگے بھائی تھے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ یہ شخص بنی اسرائیل میں سے ہونے کے باوجود فرعون کے ساتھ ملا تھا اور اس کا خاص مقرب بن گیا تھا اور حضرت موسیٰ کی دعوت کی مخالفت میں فرعون کے بعد دو بڑے مخالفوں میں ایک قارون بھی تھا۔

اس قارون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف یہ دعویٰ تھا کہ وہ مرتبے اور رتبے میں اُن کے برابر ہے اگر انہیں نبوت ملی ہے تو اسے ایسی دولت ملی ہوئی ہے جس پر سب لوگ رشک اور حسد کرتے ہیں چنانچہ اسی رشک اور حسد میں اُس نے اللہ کے نبی حضرت موسیٰ کو بدنام کرنے کا تہیہ کیا اُس کے ذہن پر شیطان سوار ہوا اور اُس نے شیطانی اور ابلیسی کردار ادا کرنے کا تہیہ کیا چنانچہ ایک روز وہ اپنے خیمے سے نکلا تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بنی اسرائیل کے خیموں کے شہر کے بیچوں بیچ جنوب کی طرف بڑھا یہ خیمہ گاہ کافی دور تک پھیلی ہوئی تھی کچھ آگے جا کر ایک خیمے کے باہر آ کر وہ رکا اور وہاں بیٹھی ہوئی ایک معمر خاتون کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''اے خاتون کیا مغنیہ اس وقت اپنے خیمے کے اندر موجود ہیں اس سے ایک تنہائی اہم کام کے سلسلے میں تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔''

اس پر اُس بڑھیا نے اُسے مخاطب کر کے کہا کہ ''تم بلا جھجک خیمے میں چلے جاؤ مغنیہ اس وقت اکیلی ہی ہے اور تم اُس سے جو گفتگو کرنا چاہتے ہو رازداری سے کر سکتے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ہو جب تک تم اس رازدارانہ گفتگو سے فارغ نہیں ہوتے میں کسی اور کو اُس کے خیمے میں نہیں آنے دونگی۔"

اس پر قارون خیمے میں داخل ہوا اُس نے دیکھا بنی اسرائیل کی وہ مغنیہ واقعی اُس وقت خیمے کے اندر اکیلی موجود تھی۔

چنانچہ جب وہ خیمے میں داخل ہوا تب اُس نے قارون کا شاندار استقبال کیا اس لیے کہ قارون صاحبِ ثروت تھا۔ دولت اور جواہرات کے ڈھیر کے ڈھیر اُس کے پاس تھے اسی بناء پر مغنیہ نے بھی لالچ میں آخر اُس کا استقبال کیا اور اُس کے دونوں ہاتھ تھامے اُسے ایک نشست پر بٹھایا پھر پوچھا۔

"اے دولت اور حشمت کے بادشاہ آج تو مجھ جیسی مغنیہ کے خیمے میں کیسے چلا آیا؟"

اس کے استفسار پر قارون کہنے لگا۔

"میں ایک انتہائی اہم کام سے تیرے پاس آیا ہوں اگر تو میرا وہ کام کردے تو میں تجھے اس قدر مال و دولت سے نوازونگا کہ زندگی بھر تجھے اور تیرے اہلِ خانہ کو روزی کے لیے کوئی تگ و دو نہ کرنا پڑے گی اور میرے بعد بنی اسرائیل کے اندر تم ہی سب سے زیادہ دولت مند اور صاحبِ حیثیت ہوں گی۔"

اس پر اس نے للچائی ہوئی نگاہوں سے قارون کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

"وہ کون سا کام ہے جس کی بنا پر میں صاحبِ ثروت ہوسکتی ہوں ذرا کھل کر کہو؟"

اس پر قارون نے عیارانہ انداز میں اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

"اے مغنیہ اگر تو میرے کہنے پر موسیٰ پر بدی اور گناہ کا الزام لگا دے اور بنی اسرائیل میں یہ بات پھیلا دے کہ موسیٰ تمھارے ساتھ بدی میں ملوث ہوئے ہیں تو میں تمھیں اس قدر دولت سے نوازوں گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتی ہو۔"

اس کے ساتھ ہی قارون نے اپنی کمر سے بندھی ہوئی کافی بڑی چرمی تھیلی ا... اسے مغنیہ کے سامنے رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"اگر تم میرے اس کام کے لیے ہامی بھرتی ہو تو یہ پیشگی رقم ہے جب تم یہ کام گزرو گی تو میں تمھیں اس جیسی کئی اور تھیلیاں دوں گا۔"

اس عورت نے تھیلی کھول کر دیکھا وہ سنہری سکوں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک عجیب سی فرحت بخش ادا میں اُس نے سکوں کو دائیں بائیں ٹٹولا اور پھر کہا۔

"میں تمھارا یہ کام کرگزرونگی۔"

چناچہ قارون نے خوش ہوکر کہا۔ "مجھے یہ امید تھی کہ تمھارا یہی جواب ہوگا یہ تھیلی تم رکھو اور یہ بتاؤ کہ یہ کام کب سے شروع کروگی۔"

مغنیہ خوشی میں پھولی نہ سما رہی تھی لہٰذا فوراً بول اٹھی۔ "جب تم کہو اُسی وقت کر گزروں گی۔"

جواب میں قارون کہنے لگا۔ "میں تو چاہتا ہوں تم بغیر کسی تاخیر کے یہ کام شروع کردو۔"

اس پر اس نے اسے اطمینان دلانے کے انداز میں کہا۔

"قارون میں تمھاری خواہش کے مطابق اس کام کی آج سے ابتداء کردوں گی۔"

اس کی یقین دہانی اور اعتماد حاصل کرنے کے بعد قارون خوش خوش سا مطمئن ہوکر اٹھا اور وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

اُسی روز اس مغنیہ نے بنی اسرائیل کے مرد و زن میں یہ کہنا شروع کردیا کہ موسیٰ اس کے ساتھ گناہ میں ملوث ہوئے ہیں۔

پس یہ بات ایک سے دوسرے کان تک تہمت بن کر بنی اسرائیل میں پھیلتی چلی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ بات کس نے اڑائی ہے۔

اس پر بنی اسرائیل میں سے کچھ نے کہا کہ یہ بات اُس مغنیہ نے اڑائی ہے جو خود کو آپ کے ساتھ ملوث کرتی ہے۔

پس ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس مغنیہ کے پاس آئے اور اُسے مخاطب کر کے کہا۔ "تو نے کس بناء پر اور کس کے کہنے پر اتنی بڑی تہمت مجھ پر لگائی ہے۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ انتہائی پریشان اور پشیمان ہوئی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نگاہوں میں اُس نے ایسا جلال دیکھا کہ اُس پر ناقابلِ برداشت خوف اور دہشت طاری ہوگئی بس اُس نے سچ سچ بتاتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"یہ بات مجھ سے کہلوائی گئی ہے اور کہلوانے والا آپ کا چچا زاد بھائی قارون ہے

اس نے سنہری سکوں کی کئی تھیلیوں کے عوض مجھے ایسا کرنے کو کہا اور مجھ پر ایسی بدبختی سوار ہوئی کہ میں نے یہ کام کرنے کی حامی بھر لی اور اس کے کہنے پر یہ کام کرگزری میں اپنے کیے پر بڑی نادم اور شرمندہ ہوں۔"

اسی قارون نے دوسرا کام یہ کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کی ایک بہت بڑی جماعت کو اپنی دولت صرف کر کے اپنے ساتھ ملالیا اور پھر یہی کام کرنے لگا کہ اپنی جماعت کے ساتھ وہ خاص شان و شوکت، اپنی دولت اور خزانوں کی نمائش کرتا ہوا روزانہ بنی اسرائیل کے بیچ میں سے گزرتا اس نمائش کا مقصد یہ تھا کہ وہ بنی اسرائیل پر واضح کردے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ کا سلسلہ یونہی جاری رہا تو میں بھی ایک کثیر جتھا رکھتا ہوں جواہر کا مالک ہوں لہٰذا ان دونوں ہتھیاروں کے ذریعے موسیٰ علیہ السلام کو شکست دے سکتا ہوں۔

بنی اسرائیل نے جب قارون کی اس دنیاوی ثروت اور عظمت کو دیکھا تو اِن میں سے کچھ لوگوں کے دلوں میں انسانی کمزوری نے یہ خیال پیدا کیا کہ اے کاش یہ دولت ثروت ہمیں بھی نصیب ہوتی مگر بنی اسرائیل کے صاحبِ علم لوگوں نے فوراً مداخلت کی اور اُن سے کہا۔

"خبردار اس دنیاوی زیب و زینت پر نہ جانا اور اس کے لالچ میں گرفتار نہ ہو بیٹھنا عنقریب تم دیکھو گے کہ اس دولت اور ثروت کا انجام کیسا برا اور ہولناک ہوتا ہے۔"

اس سلسلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو کئی بار سمجھایا کہ تم بنی اسرائیل میں اپنی شان و شوکت اور ثروت کی نمائش سے باز رہو لیکن قارون نے انتہائی تکبر سے موسیٰ علیہ السلام کو جواب دیا کہ اے موسیٰ مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں، تمھیں مجھ پر فوقیت صرف یہ ہے کہ تمھیں نبوت عطا ہوئی ہے اور مجھے تم پر یہ فوقیت حاصل ہے کہ مجھے دولت عطا ہوئی ہے سو ہم دونوں ایک ایک معاملے میں ایک دوسرے پر مسابقت رکھتے ہیں لہٰذا ہم خدا کی نظر میں برابر ہیں۔

مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ قارون بنی اسرائیل میں سے سب سے بڑا صاحبِ ثروت اور مالدار شخص تھا۔ اس کے خزانے زر و جواہر سے پر تھے اور قوی ہیکل مردوں کی جماعت بمشکل اس کے خزانے کی کنجیاں اٹھاتی تھی۔ اس ثروت اور سرمایہ داری نے

اس کو بے حد مغرور بنادیا تھا اور وہ دولت کے نشے میں اس قدر چور تھا کہ اپنے عزیزوں، قرابت داروں اور قوم کے افراد کو حقیر اور ذلیل سمجھتا اور ان سے حقارت سے پیش آتا۔

مؤرخین مزید یہ لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کے افراد نے ایک مرتبہ اُس کو نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بے حد دولت اور ثروت بخشی ہے اور عزت اور حشمت عطا فرمائی ہے لہٰذا اُس کا شکر ادا کرو اور مالی حقوق زکوٰۃ، صدقات دے کر غربا، فقراء اور مساکین کی مدد کرو خدا کو بھول جانا اور اس کے احکامات کی خلاف ورزی کرنا اخلاق اور شرافت دونوں لحاظ سے سخت ناشکری اور سرکشی ہے اس کی دی ہوئی عزت کا صلہ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ تو کمزوروں اور ضعیفوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنے لگے اور تکبر میں غریبوں اور عزیزوں کے ساتھ نفرت سے پیش آئے۔ قارون کے جذبہ انانیت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ نصیحت پسند نہ آئی اور اُس نے مغرورانہ انداز میں حضرت موسیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔

"میری یہ دولت اور ثروت خدا کی عطا کردہ نہیں ہے یہ تو میرے عقلی تجربوں اور علمی کاوشوں کا نتیجہ ہے میں تیری نصیحت مان کر اپنی دولت اس طرح برباد نہیں کرسکتا۔"

مگر حضرت موسیٰ برابر اپنے فرضِ تبلیغ کو انجام دیتے ہوئے قارون کو راہِ ہدایت دکھاتے رہے۔ قارون نے جب دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑتے تو اُن کو زچ کرنے اور اپنی دولت اور حشمت کے مظاہرے سے مرعوب کرنے کے لیے وہ اُن کے سامنے اپنی دولت اور ثروت کا مظاہرہ کرنے لگا۔

آخر جب قارون نے اپنی دولت و ثروت کے خوب خوب مظاہرے کرلیے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے لوگوں کی بے عزتی اور تذلیل میں کافی سے زیادہ زور صرف کرلیا تو اب خداوند قدوس کا دستِ سزا حرکت میں آیا اور مکافاتِ عمل کے فطری قانون نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور قارون اور اس کی دولت پر خدا کا اٹل فیصلہ صادر ہوا یہاں تک کہ قارون سے یہ بھی کہا گیا کہ تو نے ان گنت سنہری سکوں کی تھیلیاں اُس مغنیہ کو دے کر کیوں اور کس لیے موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کو داغ لگانے کی کوشش کی جب کہ تو جانتا ہے کہ وہ اس بدی میں ملوث نہیں ہیں پس تجھے تیرے گناہ کی سزا مل کر رہے گی اس پر قارون بھی برہم ہوکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

''اے موسیٰ علیہ السلام میں تمھیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ تم اور مجھ میں کوئی فرق نہیں ہے تجھے مجھ پر نبوت کی فضیلت ہے اور مجھے تم پر مال و دولت کی۔ اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم اپنی جگہ پاکر صاف ہو میں نے تجھ پر تہمت لگائی ہے تو آؤ ہم باری باری ایک دوسرے کے خلاف بددعا کریں یوں ہم میں سے جو جھوٹا ہوگا اس کا خاتمہ سب کے سامنے ہو جائے گا۔''

حضرت موسیٰ نے قارون کی اس پیشکش کو قبول کرلیا۔ اس پر قارون نے کہا پہلے میں بددعا کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے ایسا کرنے کی اجازت دے دی۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں بددعا کی مگر اس کا کوئی اثر اور ردعمل نہ ہوا اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے حق میں بددعا کی تب اس بددعا کے نتیجے میں قارون اپنے سارے مال و دولت، حشمت اور تکبر اور تعصب و ثروت کے ساتھ زمین میں دفن ہو کر غرق ہو گیا۔

قارون کے علاوہ بنی اسرائیل نے دوسرے اور بہت سے مواقع پر اللہ کے رسول حضرت موسیٰ کو طرح طرح سے اذیت پہنچائی۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قول اور عمل دونوں طریقوں سے سخت اذیتیں پہنچائیں حتیٰ کہ بہتان طرازی اور تہمت طرازی سے بھی باز نہ رہے۔

وہ کئی مواقع پر حضرت موسیٰ سے بت پرستی کی فرمائش کر چکے تھے گو سالہ پرستی میں اپنی دلچسپی ظاہر کر چکے تھے اس کے علاوہ وہ بقول توریت ارض مقدس میں داخلے سے انکار کا سبب بن چکے تھے من وسلویٰ پر اپنی ناپسندیدگی کا بھی اظہار کیا غرض کہ ہر معاملے میں ضد اور ہٹ دھرمی اور ہر ایک معاملے میں حضرت موسیٰ سے جاہلانہ تکرار کا ایک طویل سلسلہ انہوں نے جاری رکھا جو ان کی زندگی کا جز نظر آتا تھا۔ حضرت موسیٰ ان کے مقابلے میں ضبط اور صبر کے ساتھ ایک قریبی ساتھی کی طرح برداشت کرتے رشد و ہدایت کے کام میں منہمک نظر آتے تھے۔ بنی اسرائیل کی طرف حضرت موسیٰ کو بدنام کرنے کا ایک اور اہم واقعہ بھی مورخین رقم کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ پر شرم و حیا کا بہت غلبہ تھا حتیٰ کہ وہ اپنے برہنہ بدن کے کسی حصے پر بھی نگاہ نہیں پڑنے دیتے تھے اس کے برعکس بنی اسرائیل کی یہ حالت تھی کہ وہ مجمع عام میں برہنہ ہو کر غسل کرنے کے عادی تھے اس لیے وہ حضرت موسیٰ کو تنگ کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے۔

کبھی کہتے کہ ان کے خاص حصہ جسم پر برص کے داغ ہیں کبھی کہتے کہ ان کو خاص جگہ کی کوئی خاص بیماری اور مرض ہے یا کوئی دوسرا مرض لاحق ہے۔ تب ہی تو چھپ کر علیحدہ نہاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی یہ غیر ذمہ دارانہ باتیں سنتے اور خاموش رہتے آخر خداوند قدوس کی یہ مرضی ہوئی کہ ان کو اس تہمت سے پاک اور بری کرے۔

چنانچہ ایک روز وہ یعنی حضرت موسیٰ علیحدہ آڑ میں نہانے کی تیاری کر رہے تھے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیئے پھر پتھر خدا کے حکم سے اپنی جگہ سے سرکا اور جہاں مجمع میں بنی اسرائیل برہنہ نہا رہے تھے وہاں چل کر پہنچ گیا۔

حضرت موسیٰ گھبراہٹ اور غصے میں اس پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے۔

''اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے۔''

پتھر جب مجمع کے سامنے ٹھہر گیا تو سب نے دیکھا حضرت موسیٰ کے خلاف بنی اسرائیل جو الزام تراشیاں کرتے تھے وہ غلط تھیں وہ ہر قسم کے عیب سے پاک اور صاف تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اچانک اس واقعہ کا ایسا اثر پڑا کہ غصے میں جھنجھلا کر پتھر پر لاٹھی کے چند وار کر دیئے جس سے اس پر لاٹھی کے نشانات بن گئے۔

اس غریب الوطنی کے دور میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق مورخین نے ایک اور واقعہ بھی بیان کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ میدانوں میں خیمہ گاہ کی زندگی بسر کر رہے تھے کہ ایک اور موت کا فرشتہ حضرت عزرائیل بحکمِ ربی انسانی صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور بلا اجازت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلوت کدے میں داخل ہو گیا۔

چنانچہ خلوت کدے میں داخل ہونے کے بعد انسانی صورت میں فرشتے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے موسیٰ اپنے پروردگار کی طرف سے موت کے پیغامِ اجل کو قبول فرمایئے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام اسے انسانی صورت میں پہچان نہ سکے لہٰذا ان کو دو وجوہات کی بناء پر موت کے فرشتے پر غصہ آ گیا۔ اول یہ کہ انسانی صورت میں فرشتہ ان کی خلوت گاہ میں بغیرِ اجازت کیوں گھس آیا۔ دوسری بات یہ کہ ایک اجنبی اور ناآشنا کو کیا حق پہنچتا تھا

کہ انہیں موت کا پیغام دیتا۔

بس انہیں دو وجوہات کی بناء پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طیش میں آکر انسانی صورت میں آنے والے فرشتے پر ہاتھ اٹھایا اور اس زور سے اس کے منہ پر طمانچہ مارا کہ اس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔

کہتے ہیں اس پر وہ فرشتہ وہاں سے نکل گیا اور اپنی اصلی صورت میں خداوندِ قدوس کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی اصلی ہیبت میں اللہ سے عرض کی۔

''اے اللہ تیرا بندہ موت نہیں چاہتا۔ اس بناء پر غصے میں میرے منہ پر طمانچہ دے مارا۔''

بس خداوندِ قدوس نے حضرت موسیٰ کو وحی کے ذریعے حکم دیا۔

''اے موسیٰ تم کسی بھی بیل کی کمر پر ہاتھ رکھ دو جس قدر بال تمہاری مٹھی میں آ جائیں گے ہم ہر بال کے عوض تمہاری عمر میں ایک سال کا اضافہ کر دیں گے۔''

خداوندِ قدوس کی اس وحی کے جواب میں حضرت موسیٰ نے دریافت کیا۔

''اے اللہ ان بالوں کے بدلے میں ملنے والے سالوں کے بعد میرا کیا انجام ہوگا؟''

وحی کے ذریعے پھر جواب ملا۔

''آخر کار تو پھر موت ہی آئے گی۔''

تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ ''اے اللہ طویل سے طویل زندگی کا انجام بھی موت ہی ہے تو پھر آج کیوں نہ آئے۔'' اس کے ساتھ ہی آپ نے التجا کی۔

''اے خداوندِ قدوس اس آخری وقت میں فلسطین کی مقدس ترین زمین کے قریب ترین کر دے جس کا وعدہ تو نے اپنے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کیا تھا۔''

سیستانیوں کا بادشاہ متی وزا ایک روز اپنی حسین اور خوبصورت بیٹی نکسیما، بیٹیوتان، بیوی سردام کے ساتھ بیٹھا اپنے گھریلو موضوع پر گفتگو کر رہا تھا کہ قصر کے جس کمرے میں وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کمرے کے دروازے پر متی وزا کے محافظ دستوں کا سالار آ کر رکا، متی وزا کو اس نے تعظیم دی پھر اس کے بعد وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اس کے کہنے سے پہلے ہی متی وزا نے اسے مخاطب کیا۔

''کیا تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟'' اس پر محافظ دستوں کا سالار متی وزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''مالک ہمارے کچھ مخبر مختلف علاقوں سے خبریں لے کر آئے ہیں جو جو اطلاعات وہ لے کر آئے ہیں وہ سب میں نے ان سے حاصل کی ہیں اگر آپ حکم دیں تو ان کو آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ اگر آپ ایسا نہیں چاہتے تو جو خبریں میں نے ان سے حاصل کی ہیں وہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔''

اس پر خوشی اور طمانیت کا اظہار کرتے ہوئے متی وزا اپنے اس سالار کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''اگر تم ان سے ساری خبریں حاصل کر چکے ہو تو ذرا تفصیل کے ساتھ مجھے بتاؤ کیا معاملہ ہے؟''

متی وزا کے ان الفاظ پر وہ سالار خوش ہو گیا تھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے بادشاہ ہمارے مخبر چار طرح کی خبریں لے کر آئے ہیں اور چاروں ہی بڑی اہم ہیں۔''

اس پر متی وزا غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''کہو وہ چار اہم خبریں کون سی ہیں؟''

اس پر وہ سالار کہنے لگا۔

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

''پہلی اہم خبر یہ ہے کہ بنی اسرائیل مصر سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ہمارے مخبروں نے بتایا ہے کہ بنی اسرائیل مصر سے نکلنے کے بعد ان دنوں وادی تیہ میں قیام وکوچ کرتے ہوئے ارضِ فلسطین کی طرف بڑھ رہے ہیں کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ خدا نے ان کے آباؤ اجداد سے سرزمین دینے کا ان سے وعدہ کیا تھا لہٰذا وہ فلسطین میں آباد ہونے کے درپے ہیں۔''

''اے بادشاہ دوسری خبر یہ ہے کہ ہمارا سالار لحیان طباش کے بیٹے مولک کے ساتھ چونکہ ختوشاش گیا ہے۔ آپ نے ان کے ساتھ کچھ جنگجو دستے بھی روانہ کیے تھے اور وہ سب مدین کے تاجروں کی صورت میں ختوشاش کی طرف گئے تھے اور ایک تجارتی کاروان کی حیثیت سے انہوں نے ختوشاش سے باہر قیام کیا تھا چونکہ اس مہم کے دوران لحیان نے اپنے باپ کے چاروں قاتلوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اور جنہیں اس نے موت کے گھاٹ اتارا وہ حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کے نامور سالار تھے لہٰذا ان کے قتل نے متوشلیش کو بری طرح برہم کر دیا ہے اور اس نے تہیہ کر لیا ہے کہ چند روز تک وہ مدین والوں پر ضرب لگائے۔ اس کا کہنا تھا کہ لحیان جو تجارتی کاروان کی صورت میں آیا تھا وہ تجارتی کاروان نہیں تھا وہ سارے جنگجو تھے۔ لحیان چونکہ اپنے باپ کے قاتلوں سے انتقام لینے کے ساتھ ساتھ اپنی ماں اور متوشلیش کی بیٹی سریان کو بھی نکال کر اپنی حویلی میں لے آیا ہے لہٰذا حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کو بڑا غصہ اور بڑی برہمی ہے۔ وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ لحیان جو تجارتی کاروان لے کر گیا تھا جو حقیقت میں ہمارے جنگجو تھے وہ مدین کے لوگوں سے ساز باز کر کے تجارتی کاروان کی صورت میں ختوشاش پہنچے اور پھر ان کے ساتھ لحیان اپنے باپ کے قاتلوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد اپنی ماں سریان کو بھی کامیابی سے لے کر واپس اپنے مرکزی شہر پہنچ گیا۔ اس بناء پر حتیوں کے بادشاہ متوشلیش نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ عنقریب وہ مدین والوں پر حملہ آور ہوگا اور ان کے سارے علاقوں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دے گا۔

تیسری خبر ہمارے مخبر بابل والوں کی طرف سے لے کر آئے ہیں اور یہ تیسری خبر کچھ اس طرح ہے کہ آشوری عرب ارضِ شام میں بڑی تیزی سے اپنی طاقت اور قوت میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ مخبروں کا کہنا ہے کہ طاقت اور قوت پکڑتے ہوئے آشوری سب سے پہلے حتیوں سے ٹکرائیں گے۔ اس لیے کہ آشوری عرب ہیں لہٰذا

حکمران جو عرب ہیں ان سے وہ تعلقات بہتر رکھنے کی کوشش کریں گے۔ مخبر کہہ رہے تھے کہ آشوری راہنماؤں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ گاہے گاہے حتیوں پر حملہ آور ہو کر اپنے لئے فوائد حاصل کرتے رہیں گے اور امید ہے کہ حتی اتنی جرأت اور جسارت نہیں کریں گے کہ اپنے علاقوں سے نکل کر آشوریوں کے علاقوں میں داخل ہوں اور ان پر حملہ آور ہوں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو آشوری انہیں تہس نہس کر کے رکھ دیں گے۔''

''چوتھی اور اہم خبر یہ ہے کہ بابل کے بادشاہ برنابورش نے اپنا ایک وفد آشوریوں کے مرکزی شہر نینوا کی طرف روانہ کیا تھا۔ وہ وفد حکمران کی خدمت میں حاضر ہوا ان پر پہلے یہ انکشاف کیا کہ ان علاقوں میں سیتانی اہل مدین اور اموری، آرامی سب ان جیسے عرب ہیں اور وہ آشوریوں کے خلاف کارروائی کی ابتداء کر ہی نہیں سکتے۔ ساتھ ہی آشوری بھی یہ وعدہ کریں کہ وہ اپنے ہمسائے عربوں سے بہتر تعلقات رکھیں گے۔ بابل کے کاسی حکمران چونکہ کرد ہیں لہٰذا انہوں نے آشوریوں سے یہ بھی التماس کی ہے کہ آشوری ان کے علاقوں، ان کی حدود کا احترام کریں اور مخبر کہہ رہے تھے کہ جس وقت بابل کا وفد آشوریوں کے مرکزی شہر نینوا پہنچا تو آشوریوں اور ان کے بادشاہ نے بہترین انداز میں بابل کے ان سفیروں کا استقبال کیا۔ ان کی بڑی تواضع اور آؤ بھگت کی اور بابل کے سفیروں کو یقین دلایا کہ آشوری یہ عزائم نہیں رکھتے کہ وہ آنے والے دنوں میں کاسیوں یا سیتانیوں اور اموریوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ آشوریوں نے بابل کے حکمرانوں کو نہ صرف خیر سگالی کا پیغام دیا بلکہ ان سے برادرانہ تعلقات قائم رکھنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کیونکہ حتی اپنے آپ کو ان علاقوں میں ناقابل تسخیر خیال کرتے ہیں اور دوسرے حکمرانوں کی سرحدوں پر شب خون مارتے ہیں لہٰذا اکثر و بیشتر ان حتیوں کو اپنا نشانہ بناتے رہیں گے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ سالار رکا اور متی وزا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے بادشاہ یہی وہ چار خبریں ہیں جو ہمارے مخبر لے کر آئے ہیں وہ سالار جب خاموش ہوا تب متی وزا کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگا۔

''اب تم جاؤ جا کر آرام کرو۔ میں نے پہلے ہی اپنے کچھ سالاروں کو بلا رکھا ہے اور اس موضوع پر میں ان سے بات کروں گا۔ خبریں ساری ہی اچھی ہیں تاہم ان میں سے ایک تکلیف دہ ہوسکتی ہے وہ یہ کہ حتی اب مدین والوں کو اپنا نشانہ بنانے کے درپے

ہیں بہرحال اس موضوع پر میں اپنے سالاروں سے مشورہ کروں گا۔''

اس کے ساتھ ہی متی وزا کے کہنے پر وہ سالار وہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد متی وزا کی بیوی سردام اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''لگتا ہے یہ حتی ان علاقوں کے حالات لگاتار خراب اور ابتر رکھنا چاہتے ہیں'' اس پر متی وزا کہنے لگا۔

''مجھے امید ہے کہ اب وہ زیادہ عرصہ تک نہ ان علاقوں میں من مانی کر سکیں گے نہ ان علاقوں کے حالات اپنی مرضی اور اپنی منشاء کے مطابق تبدیل کر سکیں گے۔ اس لیے کہ نینوا کے آشوری اب ایک بہت بڑی قوت بن کر ابھر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ آنے والے دور میں یہی آشوری اپنے سامنے آنے والی بڑی طاقت اور ہر قوت کو رگیدتے ہوئے نکل جائیں گے۔ ان علاقوں میں اس وقت چونکہ حتی اپنے آپ کو سب سے بڑی طاقت سمجھتے ہیں لہٰذا میرا اندازہ ہے کہ یہ آشوری سب سے پہلے حتیوں پر ہی ضرب لگائیں گے اور ان کی سلطنت کا خاتمہ کر کے ان کے سارے علاقوں پر قابض ہو جائیں گے۔''

یہاں تک کہتے کہتے متی وزا صرف خاموش ہی نہیں ہو گیا بلکہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سردام، یوتان اور نکسیما بھی اس کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے بے پناہ خوشی کے اظہار میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ اس لیے کہ اس کمرے میں اس وقت طباش، لحیان، یوریما، مولک، سریان اور لحیان کی دادی طمامہ داخل ہوئے تھے۔

طمامہ خاصی بوڑھی ہو چکی تھی۔ یوریما اور لحیان دونوں بہن بھائی نے اسے سہارا دے رکھا تھا اور کمرے کی طرف لا رہے تھے۔ اس موقع پر حسین نکسیما آندھی اور طوفان کی طرح حرکت میں آئی۔ بڑی تیزی سے آگے بڑھی طمامہ کو بائیں طرف سے یوریما نے سہارا دے رکھا تھا اور دائیں جانب لحیان تھا نکسیما، لحیان کی طرف آئی بڑے پیار اور محبت میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''آپ چھوڑ دیں میں دادی کو خود اندر لے کر جاتی ہوں پھر انہیں نشست پر بٹھاتی ہوں۔'' نکسیما کے کہنے پر لحیان ایک طرف ہٹ گیا۔ نکسیما نے خود آگے بڑھ کر طمامہ کو سہارا دیا اس طرح یوریما اور نکسیما دونوں نے طمامہ کو ایک نشست پر بٹھا دیا۔ اس کے

بعد متی وزا اور اس کا بیٹا یوتان بڑے پرجوش انداز میں طباش، لحیان اور مولک سے گلے ملے جب سب نشستوں پر بیٹھ گئے تب گفتگو کا آغاز متی وزا نے کیا اور سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''یہ میری اور میرے اہل خانہ کی سب سے بڑی خوشی ہے آپ لوگ اس وقت قصر کے اندر موجود ہیں کاش اس وقت سیماس بھی تمہارے اندر موجود ہوتا جسے میں نے اپنا بیٹا بنا رکھا تھا اور وہ مجھے بے حد عزیز اور محترم تھا۔ بہرحال لحیان میں تم سے اتنا خوش ہوں کہ اپنی اس خوشی کا اظہار میں اپنے الفاظ میں ادا نہیں کر سکتا تم نے اپنے باپ کا کیا خوب انتقام لیا اور اپنی ماں کو بھی یہاں لے کر آئے۔ بیٹے! سیماس اور طباش دونوں بھائی بنے ہوئے تھے اور ان دونوں کے درمیان بھائیوں سے بھی بڑھ کر پیار تھا اسی بناء پر آج جو میں سب سے اہم مسئلہ حل کرنا چاہتا ہوں اس لیے میں نے طباش کو بلایا ہے تاکہ اس کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا جائے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد متی وزا نے ایک نگاہ طمامہ کے پہلو میں بیٹھی سریان پر ڈالی پھر کہنے لگا۔

''سریان تیری حیثیت بھی میرے ہاں بیٹیوں کی سی ہے آپ لوگوں کو آج اس لیے بلایا گیا ہے کہ نکسیما اور لحیان کی شادی کا مسئلہ حل کیا جائے اور اس کے ساتھ ہی مولک اور یوریما کی شادی کا دن بھی مقرر کر دیا جائے۔ اب تم سب یہاں بیٹھے ہو آپس میں صلاح مشورہ کرو جو دن تم لوگ مقرر کرو گے وہ میرے لئے قابلِ قبول ہوگا۔''

اس موقع پر سریان بڑی رازداری سے اپنے پہلو میں بیٹھی طمامہ کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ اس کی گفتگو کو لحیان اور یوریما دونوں بڑے انہماک سے سن رہے تھے جب کہ سریان کے پہلو میں بیٹھی نکسیما بھی مسکرا رہی تھی پھر سریان نے تھوڑی دیر طمامہ سے گفتگو کرنے کے بعد متی وزا کو مخاطب کیا اور کہنے لگی۔

''اس موضوع پر اس سے پہلے ہماری تفصیل کے ساتھ گفتگو طباش بھائی اور ان کی بیوی بلسان سے ہو چکی ہے۔ انہوں نے سارا مسئلہ ہم پر چھوڑا ہے کہ جیسا ہم چاہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ ہمارے ہاں اس وقت ہماری بڑی طمامہ زندہ ہیں۔ اس وقت یہ میری ماں بھی ہیں میرا باپ بھی ہیں میرے بچوں کی ماں بھی ہیں اور ان کا باپ بھی۔ لہٰذا اس موضوع پر میں نے ان سے گفتگو کی ہے یہ آپ کے سوال کا جواب یہی دیں گی۔''

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سریان جب خاموش ہوئی تب طمامہ متی وزا کو مخاطب کر کے کہنے لگی
"میں خوش قسمت ہوں آج اپنے پوتے کے سلسلے میں میں یہاں قصر کے اندر موجود ہوں۔ مجھے اس پر بھی فخر ہے کہ اس سے پہلے میرا بیٹا سیماس سیستانی لشکریوں کا سالار تھا اور آپ کے پاس اس کا آنا جانا تھا جہاں تک لحیان اور نلسیما، یوریما اور مولک کی شادی کا تعلق ہے تو میں سارا معاملہ آپ پر چھوڑتی ہوں آپ جو بھی دن مقرر کریں گے ہمارے لئے بالکل قابلِ قبول ہوگا ہاں ہماری ایک التجا ہے کہ یہ معاملہ سادگی سے اپنے انجام کو پہنچ جائے اسی میں ہماری خوشی ہوگی۔"

طمامہ کے ان الفاظ پر متی وزا ہی نہیں نلسیما، یوتان اور سردام سب کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اس موقع پر متی وزا کی بیوی اور نلسیما کی ماں سردام بول اٹھی اور طمامہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"اماں آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے یہ جو آپ نے سادگی کی بات کی اس متعلق میں پہلے ہی نلسیما کے باپ سے بات کر چکی ہوں۔ یقیناً سارا معاملہ سادگی سے ہوگا۔ آپ بالکل بے فکر رہیں سردام کے خاموش ہونے پر متی وزا بول اٹھا۔"

"اگر سارا معاملہ سادگی ہی سے طے ہو جانا ہے تو پھر میں چاہوں گا کہ پرسوں ان دونوں شادیوں کا اہتمام کر دیا جائے۔"

متی وزا کے اس فیصلے سے طمامہ اور باقی سارے لوگوں نے بھی اتفاق کیا تھا جب ایسا ہو چکا تب متی وزا نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی پشت پر جو ایک طشت لٹک رہا تھا اس پر لکڑی کی ہتھوڑی دے ماری تھی۔ ضرب لگنے سے آواز کی گونج قصر میں گونج گئی تھی بس اس آواز کا گونجنا تھا کہ کچھ لوگ بڑے بڑے طشت اٹھائے اس کمرے میں داخل ہوئے اور شادی کی تاریخ مقرر ہونے پر سب کو طرح طرح کی میٹھی چیزیں کھلانے لگے تھے۔

کچھ دیر ایسا ہی سماں رہا جب سارے برتن سمیٹ دیئے گئے تب متی وزا کہنے لگا۔

"جس اصل کام کے لئے میں نے آپ سب لوگوں کو بلایا تھا وہ مسئلہ تو حل ہو گیا پرسوں لحیان، نلسیما، یوریما اور مولک کی شادی کا اہتمام کر دیا جائے گا۔ اب میں ایک اور مسئلے کی طرف آتا ہوں میں چاہتا ہوں اس سلسلے میں طباش، لحیان اور مولک سب مل کر فیصلہ کریں کہ ہمیں کیا قدم اٹھانا ہوگا۔"

اس کے بعد متی وزا نے تھوڑی دیر پہلے اپنے مخبروں کی لائی ہوئی چار خبریں جو اسے سنائی گئی تھیں وہ تفصیل کے ساتھ سب سے کہہ دی تھیں۔

متی وزا جب خاموش ہوا تب طباش بولا اور متی وزا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اب حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ یہ حتی من مانی نہیں کر پائیں گے۔ پہلے یہ لوگ مصر کے فرعون سے ڈرتے تھے ہم پر اور بابل والوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے ہچکچاتے تھے کہ کہیں پہلے کی طرح فرعون اپنا جرار لشکر لے کر ہماری مدد کرتے ہوئے حتیوں پر چڑھ نہ دوڑے۔"

یہاں تک کہتے کہتے طباش کو خاموش ہو جانا پڑا اس لیے کہ اس موقع پر متی وزا نے عجیب سے انداز میں سریان کی طرف دیکھا تھا پھر طباش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"طباش میرے عزیز یہ گفتگو کرتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ اس وقت یہاں سریان بھی بیٹھی ہوئی ہے۔"

طباش اس موقع پر مسکراتے ہوئے سریان کی طرف دیکھنے لگا جب کہ سریان کے چہرے پر بھی ہلکا سا تبسم نمودار ہوا پھر وہ متی وزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"طباش بھائی جو کہنا چاہتے ہیں کہنے دیں۔ اس لیے کہ جو کچھ وہ کہیں گے حقیقت ہی ہوگی۔ آپ میرا ذکر اس لیے کر رہے ہیں کہ میں بظاہر حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کی بیٹی ہوں لیکن یہ مت بھولیے کہ میں سیماس کی بیوی اور لحیان کی ماں ہوں میں اب حتی نہیں سیستانی ہوں۔ میں اب بت پرست نہیں اپنے خدائے واحد کو اس کائنات کا خالق، منصف اور رازق سمجھتی ہوں جس پر آپ لوگ ایمان رکھتے ہیں، اس بناء پر طباش بھائی جو کچھ کہنا چاہتے ہیں انہیں کہنے دیجئے اور آپ یوں جانیے جو کچھ طباش بھائی کہیں گے اسی میں میری رضا مندی اور اسی میں میری خوشی ہوگی۔ اس لیے کہ میں اب حتی نہیں سیستانی ہوں۔"

سریان کے ان الفاظ پر متی وزا خوش ہو گیا تھا یہاں تک کہ طباش نے پھر کہنا شروع کیا۔

"میں جانتا ہوں حتی چین سے بیٹھنے والے نہیں ہیں اگر وہ مدین والوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر ہمیں مدین والوں کی مدد کرنا ہوگی پہلی بات یہ کہ مدین والے ہمارے ہمسائے ہیں دوسری بات یہ کہ وہ عقیدہ کے لحاظ سے بھی ہم سے ملتے

جلتے ہیں اور تیسری بات یہ کہ وہ ہمارے ہم زبان بھی ہیں ہمارے ہم نسل، ہمارے عزیز اور رشتہ دار بھی ہیں۔"

طباش جب خاموش ہوا تب متی وزا لحیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"بیٹے طباش نے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا۔ اب تم کہو۔"

"میرے بھی وہی خیالات ہیں آپ بے فکر رہیں آپ اپنے مخبروں کو میتوں کے علاقوں کی طرف پھیلا دیں اور جس روز ہمارے مخبر یہ اطلاع کریں گے کہ میتوں کا کوئی لشکر مدین والوں پر ضرب لگانے کے لے اپنے مرکزی شہر ختوشاش سے نکلا ہے۔ اس روز میں اور مولک بھی ایک لشکر لے کر یہاں سے نکلیں گے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم میتوں کو مدین والوں کے علاقے میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔"

متی وزا مسکرا رہا تھا لحیان کے جواب پر اس نے خوشی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد متی وزا کے قصر میں سب کے کھانے کا اہتمام کیا گیا تیسرے روز لحیان اور نلسیما، مولک اور یوریما کی شادی کا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ یوریما اپنے ہاں سے نکل کر طباش کی حویلی میں چلی گئی تھی جب کہ نلسیما اشوکانی کے قصرِ شاہی سے لحیان کی حویلی میں منتقل ہو گئی تھی۔

❁

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی سرکردگی میں جس وقت بنی اسرائیل کا قارس کے مقام پر قیام ہوا تھا تو یہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی بہن مریم کی وفات ہوئی اور اسی سرزمین میں ان کو دفن کر دیا گیا۔ اس کے بعد بنی اسرائیل آگے بڑھے اور میدان تیہ میں گھومتے پھرتے وہ کوہستانوں کی اس چوٹی کے قریب جا پہنچے جو جبلِ حور کے نام سے مشہور ہے۔

چنانچہ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ جبلِ حور کی اُس چوٹی کے پاس پہنچے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوئی اور خداوند قدوس نے حکم دیا کہ ہارون اور ہارون کے بیٹے الیغرر کو لے کر کوہستانِ حور کی چوٹی پر جائیں اور وہاں کچھ دن عبادت میں گزاریں ساتھ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ بھی انکشاف کر دیا گیا تھا کہ اس چوٹی پر اُن کے بھائی ہارون کا انتقال ہو جائے گا۔

پس حکمِ خداوندی کے مطابق موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور الیغرر کوہستانِ حور کی چوٹی پر آ گئے اور وہاں کچھ دن وہ تینوں عبادت میں مصروف رہے۔

اُسی چوٹی پر حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور خدا کے حکم کے مطابق حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کے کپڑے اتار کر اپنے بھتیجے الیغرر کو پہنا دیئے۔ یہ ایک طرح سے نشانی تھی کہ ہارون علیہ السلام کی جگہ اب اُن کے بیٹے بنی اسرائیل میں قائم مقام ہوں گے۔

اس کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام کو وہیں حور کی چوٹی پر دفن کر دیا گیا تھا اور اُس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کا بھتیجا الیغرر کوہستانوں کی اس چوٹی سے اتر کر بنی اسرائیل کے اندر آئے اور اُن کو خبر دی کہ ہارون علیہ السلام وفات پا گئے ہیں تو انہوں نے ہارون علیہ السلام کا سوگ منایا کیونکہ ہارون علیہ السلام اُن پر کمال عنایات کرتے تھے اور بنی اسرائیل ان سے بے حد محبت رکھتے تھے اس لیے انہیں بے حد صدمہ ہوا تھا۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کے چند دن بعد بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف یہ رنگ لائے کہ انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ۔

"موسیٰ نے ہارون کو حسد اور رشک کی وجہ سے مار ڈالا ہے۔"

بنی اسرائیل کی الزام تراشیاں اور غیر ذمہ دارانہ گفتگو سن کر حضرت موسیٰ کو بے حد دکھ اور صدمہ ہوا اور آپ نے خداوندِ قدوس کے حضور اس الزام سے اپنی برأت اور صفائی کی التجا کی۔

چنانچہ خداوند قدوس نے آپ کی التجا کو قبول کیا اور ایسا ہوا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا تابوت فضاء میں بلند ہوا اور سارے بنی اسرائیل نے یہ منظر دیکھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہارون اپنے تابوت میں اٹھے اور بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگے۔

"مجھے میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام نے ہلاک نہیں کیا بلکہ میں طبعی موت سے ہمکنار ہوا ہوں" اس کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام تراشی بند کر دی تھی۔

اس کے بعد پھر پیش قدمی شروع ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی راہنمائی میں بنی اسرائیل کو کوہستان حور کی وادیوں سے بحر قلزم کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگے تاکہ بنی ادوم کی سرزمین سے باہر ہوتے ہوئے اپنی منزل کی طرف جا سکیں۔

اس سفر کی دشواریوں اور تکالیف کے باعث بنی اسرائیل ایک بار پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جھگڑنے لگے اور اعتراضات کھڑے کرتے ہوئے کہنے لگے۔

تو کیوں ہمیں مصر سے نکال کر بری موت مرنے کے لیے [illegible]

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

آیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تکرار اور جھگڑنے کے بعد خدا نے اس بار بنی اسرائیل کو ایک عذاب کی کیفیت سے دوچار کردیا اور وہ یہ کہ جس علاقے میں وہ سفر کررہے تھے اس میں ان گنت سانپ نمودار ہوئے یہ سانپ ایسے زہریلے تھے کہ جسے کاٹتے تھے وہ وہیں ختم ہوجاتا تھا۔

ان سانپوں کے باعث بے شمار بنی اسرائیل مارے گئے جو بچ رہے ان میں سانپوں کے باعث خوف و ہراس کی کیفیت چھاگئی پھر بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور اُن سے التجا کی۔

''اے موسیٰ علیہ السلام ہم سے گناہ ہوا جو ہم نے ان بیابانوں کے اندر تم سے تکرار اور جھگڑا کیا ہم اپنے اس رویے کی معافی مانگتے ہیں خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمیں سانپوں کے اس خوف ناک عذاب اور اذیت سے نجات دے۔''

بنی اسرائیل نے معافی مانگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوندِ قدوس کے حضور التجا کی رجوع کیا جواب میں اُن کو وحی کی ذریعے حکم ہوا۔

اے موسیٰ پیتل کا ایک سانپ بنا کر اسے عصا کے ساتھ باندھ کر فضا میں بلند رکھو اور اس سرزمین کے اندر سفر جاری رکھو جس کو بھی سانپ کاٹے گا اگر وہ عصا کے ساتھ بندھے ہوئے پیتل کے سانپ کو دیکھے گا تو تندرست ہوجائے گا۔

پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوندِ قدوس کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا اور پیتل کا ایک سانپ بنا کر عصا سے باندھ کر فضا میں بلند کردیا اور یوں ان سرزمینوں کے اندر سفر جاری رہا اُن سرزمینوں میں سفر کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر آموریوں کی سرزمین کے قریب جا نمودار ہوئے۔

وہاں قیام کرکے موسیٰ علیہ السلام نے آموریوں کے بادشاہ کو پیغام پہنچایا۔

''ہم بنی اسرائیل مصر سے نکل کر اس طرف آئے ہیں اور تمھاری سرزمین کے اندر سے گزرتے ہوئے آگے جانے کے خواہش مند ہیں لہٰذا تم ہمیں اپنے علاقوں سے گزرنے کی اجازت دے دو۔ ہماری طرف سے وعدہ ہے کہ تمھارے ملک سے گزرتے ہوئے ہم کھیتوں اور باغات میں گھس کر کسی قسم کا نقصان نہ کریں گے اور نہ تمھاری سرزمین کے کنوؤں کا پانی پئیں گے بلکہ ہم سیدھا آگے نکل جائیں گے اور تمھارے

لوگوں سے بھی کسی قسم کا تعرض نہ کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے۔''

حضرت موسیٰ کی اس پیشکش کے جواب میں آموریوں کے بادشاہ میخون نے تکبر اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اس نے بنی اسرائیل کو اپنے علاقوں سے گزرنے کی اجازت نہ دی بلکہ الٹا وہ بنی اسرائیل پر حملہ آور ہونے کا فیصلہ کر بیٹھا۔

پس اُن بیابانوں میں آموریوں کے بادشاہ میخون نے بنی اسرائیل پر حملہ کردیا اس طرح آموریوں اور بنی اسرائیل کے درمیان ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں اسرائیلی فتح مند رہے اور آموریوں کو انہوں نے مار بھگایا۔

اس جنگ میں کیوں کہ بنی اسرائیل فتح مند رہے تھے لہٰذا ان کے حوصلے خوب بڑھ گئے حضرت موسیٰ کے کہنے پر انہوں نے آموریوں کا تعاقب کیا یہاں تک کہ بنی اسرائیل آموریوں کو مارتے کاٹتے ان کی سرزمین میں اندر بڑھتے چلے گئے۔

اور ان کے مرکزی شہر حیون پر قبضہ کرلیا اس کے بعد بنی اسرائیل آموریوں کی سرزمین کے مختلف قصبوں کے اندر میں گئے۔

آموریوں کا ہمسایہ بسن کا حاکم اوج بن عنق تھا جب اسے خبر ہوئی کہ بنی اسرائیل نے آموریوں کے علاقوں پر قبضہ کرلیا ہے تو وہ فکر مند ہوا اسے یہ خدشہ ہوا کہ اگر بروقت بنی اسرائیل کی روک تھام نہ کی گئی تو آموریوں کے بعد وہ اسے بھی زیر کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے لہٰذا اوج بن عنق نے ایک لشکر تیار کیا اور اسرائیلیوں سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوگیا۔

اس کے لشکریوں کے حوصلے اس لیے بھی بلند تھے کہ ان کا بادشاہ اوج بن عنق ان کے درمیان موجود تھا اور وہ ایسا طاقتور انسان تھا کہ اس نے زندگی میں کسی سے شکست قبول نہ کی تھی لہٰذا اُن کو پکی اُمید تھی کہ وہ بنی اسرائیل کو شکست دے کر لوٹ مار کا بازار گرم کریں گے۔

چنانچہ ان حالات میں دونوں اقوام کے درمیان جنگ چھڑ گئی شروع شروع میں اوج بن عنق کے لشکر کا پلہ بھاری رہا کیونکہ اوج ہر اُس اسرائیلی کی گردن کاٹتا ہوا بڑھ رہا تھا جو اُس کے سامنے آتا تھا یوں وہ بنی اسرائیل کے اندر آگے بڑھنے کے لیے اپنے لشکریوں کا راستہ صاف کرتا جارہا تھا۔

اوج کے اس عمل سے اس کے لشکریوں کے حوصلے پہلے سے زیادہ مضبوط ہوگئے

اور انہوں نے بڑھ چڑھ کر بنی اسرائیل کا قتل عام شروع کردیا یہاں تک کہ اوج کا سامنا حضرت موسیٰ سے ہوا۔

دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونے کے بعد تھوڑی دیر تک ایک دوسرے کا جائزہ لیتے رہے پھر اوج بن عنق نے تکبر سے کہا۔

''میں تمھیں پہلے حملہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں تاکہ تمھیں کسی قسم کی حسرت نہ رہ جائے کیونکہ اگر میں نے پہلے حملہ آور ہونے میں پہل کردی تو تم اس قابل نہ رہو گے کہ مجھ پر کوئی جوابی کارروائی کرسکو۔''

چنانچہ اوج بن عنق کی اس پیشکش کے جواب میں وہ اس پر حملہ آور ہوئے۔ چونکہ اوج انتہائی طویل القامت تھا اس لیے حضرت موسیٰ نے اپنا عصا سنبھالا جو اُن کے اپنے قد جتنا لمبا تھا عصا کے برابر حضرت موسیٰ نے جست کی اور عصا سے اوج کی پنڈلی پر ایسی بھرپور ضرب لگائی کہ اوج بن عنق گرا اور مرگیا۔

اوج کے مرتے ہی اس کا لشکر ہمت چھوڑ بیٹھا اور وہ سب میدان سے نکل بھاگے۔ اس طرح بنی اسرائیل نے بسن کی سرزمین پر بھی قبضہ کرلیا۔

بسن سے ملحقہ موآبیوں کی سرزمین تھی جن کا بادشاہ بلق بن صفور تھا اسے جب اطلاع ملی کہ بنی اسرائیل نے بسن کے علاقے پر قبضہ کرلیا ہے تو وہ فکر مند ہوا اس نے اپنے معزز قاصد تیار کیے اور اُن کو مخاطب کرکے کہا۔

''میرے عزیزوں تو ابھی اور اسی وقت بلعم بن بعور کی طرف روانہ ہوجاؤ تم جانتے ہو وہ ایک زاہد نیک انسان اور خوابوں کی تعبیر بیان کرنے والا انسان ہے اور ہم سب جانتے ہیں وہ جسے برکت دیتا ہے اسے برکت ملتی ہے اور جس پر لعنت کرتا ہے وہ ملعون ہوجاتا ہے۔

سو تم بلعم بن بعور کے پاس جاؤ اسے میری تعظیم دو اور التجا کرو کہ میں نے اسے یہاں بلوایا ہے تاکہ وہ بنی اسرائیل کے سامنے جاکر ان پر لعنت کرے ان کے ایسا کرنے سے گمانِ غالب ہے کہ ہم غالب اور بنی اسرائیل والے مغلوب رہیں گے۔''

بس بلق بن صفور کے یہ قاصد جب بلعم بن بعور کے پاس آئے تو اُس سے التجا کی۔

''تجھے اپنے بادشاہ بلق بن صفور نے طلب کیا ہے اس لیے کہ بنی اسرائیل نامی

قوم مصر سے نکل کر ان علاقوں کی طرف غلبہ حاصل کرنے کے لے آئی ہے انہوں نے بسن کے علاوہ آموریوں کو بھی زیر کرکے ان کی سرزمینوں پر قبضہ کرلیا ہے اور اب ہماری باری آنے والی ہے بلق بن صفور نے تمھیں اس لیے طلب کیا ہے کہ تم بنی اسرائیل والوں پر لعنت کرو اور تمھارے ایسا کرنے سے ہم کامیاب اور بنی اسرائیل والے نامراد رہیں گے۔''

بلعم بن بعور نے قاصدوں کی گفتگو غور سے سنی اور کہنے لگا۔

''آنے والے معزز قاصدو تم رات کو یہیں قیام کرو میں رات میں استخارہ کروں گا۔ اگر استخارہ حق میں ہوا تو میں تمھارے ساتھ روانہ ہوجاؤنگا۔''

اس پر وہ قاصد رات بھر قیام کرنے پر رضا مند ہوگئے۔

رات کو جب بلعم نے استخارہ کیا تو جواب میں بلق کی طرف جانے کی نفی آگئی اس لیے اگلی صبح اس نے قاصدوں کو مخاطب کرکے کہا۔

میرے عزیزو گزشتہ شب میں نے استخارہ کیا جس کا جواب نفی میں ظاہر ہوا تھا اس لیے میں تمھارے ساتھ نہ جاسکوں گا۔ سو تم یہاں سے روانہ ہوجاؤ اور بلق بن صفور سے میری طرف سے کہہ دینا کہ میں اس کے پاس نہ آسکوں گا۔

قاصد اپنے بادشاہ کے پاس لوٹ آئے اور اُسے اطلاع دی کہ بلعم نے ان کے ساتھ آنے سے انکار کردیا ہے۔

اس پر بلق بن صفور نے اپنے شہر کے معزز ترین اور صاحبِ حیثیت لوگوں کو جمع کیا اور انہیں بلعم کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ کسی نہ کسی حیلے سے اُسے بلا کر اُس کے پاس لائیں۔

پس جب یہ معززین اور ممتاز لوگ بلعم کے پاس پہنچے تو انہوں نے بھی اس سے وہی درخواست کی جو قاصد پہلے آکر کرچکے تھے۔

اس پر بلعم بن بعور نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اگر ہمارا بادشاہ بلق بن صفور اپنا گھر اسے سونے اور چاندی سے بھر کر بھی دے دے تو بھی میں اس کی طرف پھر بھی نہ جاؤں اس لیے کہ اس کی طرف جانے کا استخارہ نفی میں نکلا ہے۔''

معززین نے دیکھا کہ بلعم بن بعور کسی طرح بھی ان کے ساتھ جانے کے لیے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

تیار نہیں ہے تو وہ اس کی بیوی سے ملے اور اُس کی منت سماجت کی کہ وہ بلعم کو مجبور کرے کہ وہ اُن کے ساتھ اپنے بادشاہ بلق بن صفور کے پاس چلے۔ اس حربے میں یہ لوگ کامیاب رہے اس لیے کہ بلعم کی بیوی نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے شوہر کو ان کے ساتھ جانے پر رضامند کر لے گی۔

واقعی ایسا ہی ہوا بلعم کی بیوی نے اپنے شوہر سے نجانے کیا کہا کہ بلعم فوراً اپنے گدھے پر سوار ہوا اُن لوگوں کے ساتھ بلق بن صفور کی طرف روانہ ہوگیا۔

بلق بن صفور کی طرف جاتے ہوئے راستے میں تین بار بلعم بن بعور کا گدھا زمین پر بیٹھ گیا مجبوراً بلعم پیدل روانہ ہوگیا گدھے کے تین بار اڑنے سے اس نے یہ اندازہ ضرور لگایا کہ جس کام کے لیے وہ جارہا ہے یہ منشاء الٰہی کے خلاف ہے۔

پس بلعم جب اپنے بادشاہ بلق بن صفور کے پاس پہنچا تو وہ سے جبل کی بلندیوں پر لے گیا۔ وہاں سے اُس نے بیلوں اور بھیڑوں کی قربانی گزاری پھر اُس نے بلعم کو مخاطب کر کے کہا۔

"بلعم اپنے سامنے جنوب اور مشرق کی طرف دیکھ یہ جس قدر خیمے نصب ہیں یہ سب اسرائیلیوں کے ہیں۔ پس تم ان کے لئے بددعا کرو تاکہ ہمیں ان سے نجات ملے۔"

اس پر بلعم نے تھوڑی دیر تک اپنے سامنے پھیلے بنی اسرائیل کے خیموں کی طرف دیکھا پھر اس نے کسی قدر دیکھے بغیر رقت انگیز انداز میں کہنا شروع کیا۔

"میں اس پر لعنت کیسے کروں جس پر خدا نے لعنت نہیں کی۔ اسے کیسے پھٹکاروں جسے خداوند نے نہیں پھٹکارا۔ چٹانوں کی چوٹیوں پر وہ مجھے نظر آتے ہیں اور پہاڑوں پر سے میں ان کو دیکھتا ہوں۔ دیکھو یہ وہ قوم ہے کہ اکیلی ہی ایسی رہے گی۔ دوسری قوموں کے ساتھ مل کر اس کا شمار نہ ہوگا۔ یعقوب کی گرد کے ذروں کو کون گن سکتا ہے کاش میں صادقوں کی طرح مروں اور عاقبت بھی ان جیسی ہو۔"

بلعم کو سن کر بادشاہ بلق بن صفور کہنے لگا۔

بلعم یہ تو نے کیا کہا میں نے تجھے اس لیے بلوایا تھا کہ تو میرے دشمنوں پر لعنت کرے تو نے الٹا انہیں برکت ہی برکت دے دی ہے۔

اس پر بلعم کہنے لگا۔ "صفور کے بیٹے! میں نے وہی کچھ کیا ہے جس میں میرے

خداوند کی رضامندی ہے۔"

اس کے بعد بلق بن صفور بلعم بن بعور کو ایک دوسرے مقام پر لے گیا وہاں بھی اس نے بیل اور بکریوں کی قربانی کی اور دوسری بار بلعم سے التجا کی کہ بنی اسرائیل پر لعنت کرو۔

اس مقام پر بھی بلعم بن بعور نے کچھ دیر تک بنی اسرائیل کے خیموں کی طرف دیکھا پھر وہ دوبارہ رقت آمیز آواز میں بولا۔

"اے بلق بن صفور اٹھ! اور غور سے سن اے صفور کے بیٹے میری باتوں پر کان لگا کہ خدا انسان نہیں کہ وہ جھوٹ بولے۔ نہ ہی وہ آدم زاد ہے کہ اپنا ارادہ بدلے کہ جو کچھ اُس نے کیا وہ نہ کہا یا جو کچھ اس نے فرمایا وہ پورا نہ ہوا۔ اے صفور کے بیٹے دیکھ اور غور سے سن مجھے تو برکت ہی دینے کا حکم ملا ہے۔ اس نے جو برکت دی میں اسے کیونکر پلٹ سکتا ہوں۔ وہ اسرائیل میں کوئی خواب نہیں دیکھتا خداوندِ قدوس ان کا رب ہے اور بادشاہ کی سی للکار ان لوگوں کے اندر ہے خداوند ہی انہیں مصر سے نکال کر اس طرف لایا ہے۔ سوائے بلق بن صفور ان پر کوئی فسوں نہیں چل سکتا نہ ہی بنی اسرائیل کے خلاف کوئی فال کامیاب ہوسکتی ہے۔"

چنانچہ بلعم بن بعور جب خاموش ہوا تو بلق بن صفور پھر کہہ اٹھا۔

بلعم میں نے تو تجھے اسرائیلیوں پر لعنت کرنے کی التجا کی تھی اور تو نے پھر انہیں برکت ہی برکت دے دی ہے۔"

بلعم پھر کہنے لگا۔

"میں نے وہی کیا جس میں میرے خداوندِ قدوس کی مرضی تھی۔"

اس پر بلق بن صفور مایوسانہ انداز میں کہنے لگا۔

"آؤ میں تمھیں ایک اور جگہ لے چلوں شاید وہاں تم ان پر لعنت کرسکو۔"

بلق اسے دوسرے کوہستان کی چوٹی پر لے گیا وہاں بھی اس نے بیلوں اور بکریوں کی قربانی کی اور تیسری بار التجا کی بلعم بنی اسرائیل پر لعنت کرو۔

بلعم کی حالت پھر پہلے کی طرح رقت آمیز ہوگئی اور کہنے لگا۔

"وہی شخص جس کی آنکھیں تھوڑی دیر پہلے خدا کے احکامات کی طرف سے بند ہوگئی تھیں کہتا ہے بلکہ اسی کا کہنا ہے جو خدا کی باتیں سنتا ہے۔ اے بنی اسرائیل تیرے

خیمے کیسے خوشنما اور ایسے پھیلے ہوئے ہیں جیسے وادیاں اور باغات دریا کے کنارے ہوں۔

اے بلق بن صفور بنی اسرائیل کو عروج حاصل ہوگا۔ خدا انہیں مصر سے نکال لایا ہے۔ وہ ان قوموں کو جو اِن کے دشمنوں میں سے ہیں چٹ کر ڈالے گا۔ ان کی ہڈیوں کو توڑ دے گا اور انہیں اپنے تیروں سے چھید کر رکھ دے گا۔ پس اے بنی اسرائیل خدا نے تمھیں برکت دی تمھیں مبارک ہو جو تم پر لعنت کرے وہ خود ملعون ہو۔"

بلعم کی اس گفتگو سے بلق طیش میں آ گیا اپنے ہاتھوں سے منہ پیٹنے لگ گیا پھر اُس نے خفگی کی حالت میں بلعم سے کہا۔

"بلعم میں نے تجھے اس لیے بلایا تھا کہ تو میرے دشمنوں پر لعنت کرے لیکن تو نے تینوں بار برکت دی سو اب میں کہتا ہوں تو اپنے گھر کی طرف بھاگ جا۔ اب میرا تیرا کوئی تعلق نہیں میں نے تو سوچا تھا جب تو بنی اسرائیل پر لعنت کر چکے گا تو میں تجھے اعلیٰ منصب پر فائز کردوں گا۔ پر تو نے خود کو اس منصب سے محروم ہی رکھا تو خود احمق ہے۔"

جواب میں بلعم کہنے لگا۔

"اے بلق بن صفور میں نے تو پہلی بار ہی تیرے ایلچیوں سے کہہ دیا تھا کہ اگر تو اپنا گھر چاندی اور سونے سے بھر کر بھی مجھے دے دے تو میں اپنی مرضی سے برا اور بھلا کرنے کی خاطر خدا کے حکم سے تجاوز نہ کروں گا بلکہ میں اپنے گھر کی طرف لوٹ جاؤں گا۔ تو اے بلق بن صفور تو میرے قریب آ تاکہ اس آگاہی کے بعد جو خدا نے مجھے عطا کی ہے میں تجھے یہ بتادوں کہ بنی اسرائیل کے ہاتھوں تیری قوم کے آخری دنوں پر کیا گزرے گی۔"

اس کے بعد بلعم سجدے میں گر گیا پھر اس نے بلق سے کہا۔

"بعور کا بیٹا بلعم جو حق تعالیٰ کا عرفان رکھتا ہے جو اس وقت سجدے میں پڑا ہے جو قادرِ مطلق کی رضا دیکھتا ہے۔ اے بلق بن صفور تم سے کہتا ہے کہ یعقوب کی نسل سے ایک ستارہ نکلا ہے اور اسرائیل کے اندر ایک عصا اٹھا ہے جو موآبیوں کو مار مار کر صاف کر دے گا ہنگامہ کرنے والوں کو ہلاک [illegible] ڈال دے گا اس کے بعد بلعم بن بعور اٹھا اور بلق بن صفور سے کچھ کہے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگیا تھا۔

وحی کے ذریعے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ اشارہ مل گیا کہ اُن کی موت کے دن

قریب آ گئے ہیں تب انہوں نے خداوندِ قدوس کے حضور التجا کی۔

"اے خداوندِ قدوس اس آخری وقت میں فلسطین کی وہ مقدس ترین سرزمین قریب تر کردے جس کا وعدہ تو نے اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام سے کیا تھا۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور اُن کو حکم دیا گیا۔

"چونکہ تمھاری موت تم پر طاری ہونے والی ہے لہٰذا ہم تمھیں اس سرزمین کا نظارہ کرائیں گے جس کا وعدہ ہم نے تمھارے آباء اجداد سے کیا تھا۔"

اس کے ساتھ ہی وحی کے ذریعے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا۔ "اے موسیٰ اس سرزمین کو دیکھنے کے لئے موآب کے میدانوں سے نکل کر کوہستانی سلسلے کی چوٹی اونچے مقام پر جا کھڑا ہو۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے خداوندِ قدوس کی طرف سے یہ وحی آنے پر یوشع بن نون کو اپنا قائم مقام بنایا اور بنی اسرائیل کو ہدایت جاری کی کہ جس طرح تم میرا اتباع کرتے [illegible] ہے میرے بعد یوشع بن نون کا اتباع کرتے رہنا۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گفتگو پر بنی اسرائیل نے یہ جان لیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا آخری وقت آن پہنچا ہے اور وہ اُن سے ہمیشہ کے لیے بچھڑنے والے ہیں اس بناء پر بنی اسرائیل غم زدہ اور فکرمند ہوگئے۔

خداوندِ قدوس کے حکم پر بنی اسرائیل کو نصیحت کرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام موآب کے میدانوں سے نکل کر کوہستانی سلسلوں کے اوپر گئے اور بحکم ربی پسگور کے مقام پر جا کھڑے ہوئے۔

خداوند نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چوٹی پر معجزانہ طور پر شمال میں جلعاد سے دان کے مقام تک اور سامنے کی طرف سے سمندر تک جنوب سے وادیِ سفر تک فلسطین کی سرزمین دکھائی اور یہ وادی خرمون کا شہر کہلاتی تھی۔

اس کے علاوہ مولیٰ کریم نے معجزانہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فلسطین کے دیگر مقامات بھی دکھائے اور پھر اُن کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"اے موسیٰ یہی وہ ملک ہے جس کی بابت ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام سے قسم کھا کر کہا تھا کہ اس سرزمین کو میں تمھاری نسل کو عطا کروں گا۔ سو اب میں نے یہ ملک تمھیں دکھا دیا ہے مگر تم اس ملک میں جا [illegible]

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

سے پہلے ہی تمھارا وصال ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے بندے اور جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوندِ قدوس کے کہنے کے مطابق وہیں موآب کے ملک میں وفات پائی وہیں پر اس وادی کے اندر فغور کے مقابل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دفن کر دیا گیا۔

وفات کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی زندگی کے ان ایک سو بیس برسوں میں انہوں نے بنی اسرائیل کو راہ راست پر لانے کی مسلسل جدو جہد کی۔

آج تک کسی کو یہ بھی علم نہ ہو سکا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کس جگہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات پر بنی اسرائیل اس قدر غم اور دکھ میں مبتلا ہوئے کہ موآب کے میدانوں میں لگا تار تیس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جدائی میں روتے رہے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماتم کے دن ختم ہو گئے تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حکم کے مطابق یوشع بن نون کو اپنا سربراہ مان لیا اور دل و جان سے اُن کے احکامات کا اتباع کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تو یہاں مختلف قومیں آباد تھیں متی، آموری، کنعانی، آرامی، حوری، سیستانی، فلسطینی وغیرہ ان قوموں میں بدترین شرک پایا جاتا تھا۔ ان کے سب سے بڑے معبود کا نام ایل تھا جسے یہ دیوتاؤں کا بادشاہ کہتے تھے اور اسے عموماً سانڈھ سے تشبیہ دی جاتی تھی اس کی بیوی کا نام عشیرہ تھا اور اُس سے خداؤں اور خدائیوں کی پوری نسل چلی تھی جن کی تعداد ستر تک پہنچتی تھی۔

اُس کی اولاد میں سب سے زبردست بعل تھا جس کو بارش و روئیدگی کا خدا اور زمین و آسمان کا مالک سمجھا جاتا تھا شمالی علاقوں میں اس کی بیوی اَناث کہلاتی تھی اور فلسطین میں عشتار۔ یہ دونوں خواتین عشق اور افزائش نسل کی دیویاں تھیں ان کے علاوہ کوئی دیوتا موت کا مالک تھا کسی دیوی کے قبضے میں صحت تھی کسی دیوتا کو وبا اور قحط لانے کے اختیارات تفویض کیے گئے تھے اور یہ ساری خدائی بہت سے معبودوں میں بٹ چکی تھی۔

ان دیوتاؤں اور دیویوں کی طرف ایسے ایسے ذلیل اوصاف اعمال منسوب تھے کہ

اخلاقی حیثیت سے انتہائی بدکردار انسان بھی ان کے ساتھ منسلک ہونا پسند نہ کرے۔

اب یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسی کمینہ ہستیوں کو خدا بنائیں، اُن کی پرستش کریں، وہ اخلاق کی ذلیل ترین پستیوں میں گرنے سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے جو حالات آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے دریافت ہوئے ہیں شدید اخلاق گراوٹ کی شہادت باہم پہنچاتے ہیں ان کے ہاں بچوں کی قربانی کا عام رواج تھا۔ ان کے معابد زنا کاری کے اڈے بنے ہوئے تھے۔ عورتوں کو دیوداسیاں بنا کر عبادت گاہوں میں رکھنا اور اُن سے بدکرداریاں کرنا عبادت کے اجزاء میں داخل تھا اور اسی طرح کی بہت سی بداخلاقیاں اُن میں پھیلی ہوئی تھیں۔

توریت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے بنی اسرائیل کو جو ہدایت دی گئی تھی ان میں صاف صاف کہہ دیا گیا تھا کہ تم اُن قوموں کو ہلاک کر کے ان کے قبضے سے فلسطین کی زمین چھین لینا اور ان کے ساتھ رہنے، بسنے اور ان کی اخلاقی و اعتقادی خرابیوں میں مبتلا ہونے سے پرہیز کرنا۔

لیکن بنی اسرائیل جب فلسطین میں داخل ہوئے تو وہ اس ہدایت کو بھول گئے۔ انہوں نے اپنی کوئی متحدہ سلطنت قائم نہ کی وہ قبائلی عصبیت میں مبتلا ہو گئے ان کے ہر قبیلے نے اس بات کو پسند کیا کہ مفتوح علاقے کا ایک حصہ لے کر الگ ہو جائے اس تفرقے کی وجہ سے ان کا کوئی قبیلہ بھی اتنا طاقت ور نہ ہو سکا کہ اپنے علاقے کو مشرکین سے پوری طرح پاک کر دیتا۔

آخر انہیں یہ گوارا کرنا پڑا کہ مشرکین ان کے ساتھ رہیں بلکہ ان کے مفتوح علاقوں میں جگہ جگہ ان مشرک قوموں کی چھوٹی چھوٹی شہری ریاستیں بھی موجود رہیں جو کہ بنی اسرائیل مسخر نہ کر سکے اور اسی بات کی شکایت زبور میں کی گئی ہے جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

''اور بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے بدی کی اور بدی کی پرستش کرنے لگے اور انہوں نے خداوند، اپنے باپ دادا کے خدا کو جو انہیں ملک مصر سے نکال لایا تھا، چھوڑ دیا اور دوسرے معبودوں کی جو اُن کے گرد کے قوموں کے دیوتاؤں میں تھے پیروی کرنے اور اُن کو سجدہ کرنے لگ گئے اور خداوند کو غصہ دلایا وہ خداوند کو چھوڑ کر بعل اور عشتار کی پرستش کرنے لگے اور خداوند کا قہر اسرائیل پر بھڑکا۔''

بنی اسرائیل کی انہی مشرکانہ کاروائیوں کی وجہ سے بنی اسرائیل کے پیغمبر یسعیاہ کے صحیفے میں وہ بنی اسرائیل کو کچھ اس طرح خطاب کرتے ہیں۔

''آہ خطا کار گروہ بدکرداری سے لدی ہوئی قوم، بدکرداری کی نسل! مکار اولاد جنہوں نے خداوند کو ترک کیا اسرائیل کے خدا کو حقیر جانا اور گمراہ برگشتہ ہو گئے۔ تم کیوں زیادہ بغاوت کر کے اور مار کھاؤ گے۔''

مزید لکھا۔

''وفادار بستی کیسی بدکار ہو گئی وہ تو انصاف سے معمور تھی اور راست بازی اس میں بستی تھی لیکن اب خونی رہتے ہیں تیرے سردار گردن کش اور چوروں کے ساتھی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک رشوت دوست اور انعام طلب ہے وہ یتیموں کا انصاف نہیں کرتے اور بیواؤں کی فریاد ان تک نہیں پہنچتی۔ اس لیے خداوند خدا رب الافواج اسرائیل کا قادر یوں فرماتا ہے کہ۔ آہا میں ضرور اپنے مخالفوں سے آرام پاؤں گا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔''

اس میں آگے مزید یہ فرمایا۔ ''اور خدا فرماتا ہے کیونکہ صیہون کی بیٹیاں یعنی یروشلم کی رہنے والیاں متکبر ہیں گردن کشی اور شوخ چشمی سے خراماں ہوتی ہیں اور اپنے پاؤں سے ناز رفتاری کرتی ہیں اور گھنگروں بجاتی جاتی ہیں اس لیے خداوند صیہون کی بیٹیوں کے سر ننگے اور ان کے بدن بے پردہ کر دے گا تیرے بہادر تیغ زن تہ تیغ ہونگے اور تیرے پہلوان جنگ میں قتل ہونگے اُس کے پھاٹک ماتم اور نوحہ گری کریں گے اور وہ اجاڑ ہو کر خاک پر بیٹھیں گے۔''

بنی اسرائیل کی انہی مشرکانہ کاروائیوں کی وجہ سے کبھی آشوری اُن پر حملہ آور ہوئے کبھی اہلِ بابل نے اُن کو تہس نہس کر کے رکھ دیا یہاں تک کہ سن پانچ سو ستاسی قبل مسیح میں بخت نصر نے ایک سخت حملہ کر کے اسرائیل کے تمام بڑے بڑے شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجادی یروشلم اور ہیکل سلیمانی کو اس طرح پیوند خاک کیا کہ اس کی ایک دیوار بھی اپنی جگہ کھڑی نہ رہی۔ یہودیوں کی بہت بڑی تعداد کو ان علاقوں سے نکال کر ملک ملک میں تتر بتر کر دیا اور جو یہودی اپنے علاقوں میں رہ گئے وہ بھی ہمسایہ قوموں کے ہاتھوں ذلیل، خوار اور پامال ہو کر رہ گئے۔

سورج غروب ہونے کے لیے جھک رہا تھا لحیان کی حویلی میں ایک روز اس کی ماں سریان، دادی طمامہ اور بہن یوریما تینوں بیٹھی کسی موضوع پر گفتگو کر رہی تھی کہ دیوان خانے میں لحیان داخل ہوا۔ آگے بڑھ کر وہ اپنی ماں سریان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اس موقع پر سریان کے دوسرے پہلو میں بیٹھی یوریما اپنے بھائی لحیان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''بھائی میں تھوڑی دیر ہوئی یہاں آئی ہوں لیکن آنے کے بعد میرا دل ایسا خوش ہوا ہے کہ بھائی میں آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان خیال کرنے لگی ہوں۔''

یوریما کے ان الفاظ پر لحیان نے چونکنے کے انداز میں اُس کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

''کیا کوئی انقلاب برپا ہو گیا ہے؟ کیا میرے نام کوئی خواہ مخواہ میں کسی معرکے کی کامیابی چسپاں کر دی گئی ہے جو میری بہن میری ذات پر اپنے آپ کو اس قدر خوش قسمت خیال کر رہی ہے۔''

لحیان کے خاموش ہو جانے پر یوریما بولی اور کہنے لگی۔

''بھائی پہلے یہ بتائیں کہ لشکر کب یہاں سے روانہ ہوگا؟''

اس پر لحیان کہنے لگا۔ ''جو مخبر ہمارے بادشاہ متی وزا کے پاس آئے ہیں انہوں نے اطلاع کر دی ہے کہ حتیوں کا لشکر اُن کے مرکزی شہر سے نکل کھڑا ہوا ہے لہٰذا میں اور مولک آج ایک لشکر لے کر شب کے پچھلے حصے میں یہاں سے کوچ کر جائیں گے اس بار عم طباش ہمارے ساتھ جائیں گے اس لیے کہ متی وزا نے یہ فیصلہ کیا ہے۔''

''بھائی! مولک نے مجھ سے کہا تھا کہ میں بھی لشکر میں اُس کے ساتھ شامل ہوں مولک کا کہا مانتے ہوئے میں نے ہاں کہہ دی تھی۔ اُس کے بعد میں یہاں آئی اس سلسلے میں میں نے نکیسما سے بات کی اور اُس سے میں نے کہا کہ میں لشکر میں شامل ہو رہی ہوں اور بہت سی عورتیں بھی لشکر میں شامل ہوں گی لہٰذا تم بھی بھائی کے ساتھ چلو۔''

''بھائی اس موقع پر جو الفاظ نکیسما نے ادا کیے وہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں اُس نے کہا۔''

''لحیان مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ میں اُن کے

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ساتھ لشکر میں شامل ہوں تو میں انکار تو نہیں کرسکتی۔ تاہم میں اس موقع پر اُن سے یہ کہوں گی کہ ان کے ساتھ لشکر میں شامل ہونے کی نسبت میرا گھر میں رہنا زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اُس کا کہنا تھا کہ گھر میں اس وقت دادی اور اماں ہیں دادی اب اتنی بوڑھی ہوچکی ہیں کہ اُن کو سہارا دے کر چلانا پڑتا ہے اور اماں سریان اکیلی یہ کام نہیں کرسکتی اس لیے کہ وہ خود کمزور ہوچکی ہیں لہٰذا میں خود دادی کو سنبھالتی ہوں۔'' نکسیما کا کہنا تھا کہ اگر لحیان نے مجھ سے یہ کہا کہ میں لشکر میں شامل ہوں تو میں اُن سے یہ التجا کروں گی کہ مجھے گھر میں رہنے دیں تاکہ میں اپنی اماں سریان کے علاوہ دادی کی دیکھ بھال اور خدمت کرسکوں اور دادی کو ادھر اُدھر جہاں وہ کہیں لے جاسکوں۔ اُس کا یہ بھی کہنا تھا کہ اگر میں آپ کے ساتھ لشکر میں شامل ہوگئی تو پھر میری غیر موجودگی میں گھر کے حالات ابتر ہونے کا اندیشہ ہے۔ دادی کو اماں سریان نہیں سنبھال پائیں۔ گی اماں سریان کو خود دیکھ بھال کی ضرورت ہے لہٰذا میدانِ جنگ کی نسبت میرا اپنے گھر میں رہنا زیادہ ضروری ہے۔

''بھائی نکسیما کی اس گفتگو سے میری اپنی آنکھیں بھی کھل گئیں اس لیے کہ مولک کی ماں بلسان بوڑھی ہے وہ کام نہیں کرسکتیں لہٰذا میں بھی مولک سے کہوں گی کہ اماں بلسان کی خدمت کے لیے لشکر کے بجائے میرا گھر رہنا زیادہ ضروری ہے۔''

یوریما جب خاموش ہوئی تب سریان کچھ دیر تک بڑے غور سے لحیان کی طرف دیکھتی رہی پھر کہنے لگی۔

''میرے بیٹے تو خوش قسمت ہے کہ تجھے نکسیما جیسی بیوی ملی ہے دیکھ عموماً بیویاں اپنے شوہروں کے ساتھ میدان جنگ میں جاتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہیں اور ہر کام پر ترجیح دیتی ہیں لیکن نکسیما میری اور اماں کی خاطر یہاں رہنا چاہتی ہے تاکہ وہ ہماری خدمت کرسکے بیٹے اس موقع پر میں تم سے یہ کہوں گی کہ کبھی کسی بھی موقع پر کوئی ایسی حرکت یا ایسی بات نہ کرنا جس سے نکسیما کی دل شکنی ہو۔ میں جانتی ہوں وہ بڑی حساس لڑکی ہے اس کے علاوہ وہ تم سے دیوانہ وار محبت بھی کرتی ہے۔ اس بناء پر میں اسے یہی کہوں گی کہ ایسی بیوی کی قدر کی جانی چاہیے۔''

سریان یہاں تک کہتے کہتے خاموش ہوگئی اس لیے کہ اُسی لمحہ مسکراتے ہوئے نکسیما دیوان خانے میں داخل ہوئی تھی اور لحیان کو وہاں دیکھتے ہوئے بے پناہ خوشی کا

اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

''آپ کب آئے؟''

اس پر لحیان کہنے لگا۔ ''بس میں ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی۔ اماں کے پاس آکر بیٹھا ہوں۔

نکسیما مسکراتے ہوئے آگے بڑھی لحیان کے قریب بیٹھ گئی پھر کہنے لگی۔

''دراصل میں مطبخ میں مصروف تھی۔ اس بناء پر میں نے آپ کو آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اب آپ یہ کہیں کہ جس کام کے لیے آپ گئے تھے اُس کا کیا بنا؟''

اس پر لحیان کہنے لگا۔ ''آنے والی شب کو پچھلے پہر لشکر یہاں سے کوچ کرے گا۔''

تھوڑی دیر کے لئے لحیان خاموش رہا غور سے نکسیما کی طرف دیکھتا رہا۔ اس کے اس طرح دیکھنے پر نکسیما مسکرائی پھر کہنے لگی۔

''آپ تو میری طرف ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے میں آپ کے لیے نئی اور اجنبی ہوں۔ میں اب آپ کی بیوی ہوں اور گزشتہ کئی دن سے آپ کے ساتھ رہ رہی ہوں۔''

نکسیما کے ان الفاظ پر سب نے ایک قہقہہ لگایا یہاں تک کہ لحیان اُسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''نکسیما میں تمھاری ذات پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔ تھوڑی دیر پہلے یوریما کے ساتھ جو تمھاری گفتگو ہوئی اُس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ میں تمھارے اس فیصلے کی تعریف کرتا ہوں کہ تمھیں میدانِ جنگ میں میرے ساتھ رہنے کے بجائے گھر پر اماں اور دادی کی خدمت کرنے کے لیے رہنا چاہیے۔ نکسیما! تمھارا یہ فیصلہ میری بہن یوریما کے لیے بھی مشعلِ راہ بنا ہے اور تمھارے اس فیصلے پر میں جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔''

نکسیما مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

''اس میں فخر کرنے کی کون سی بات ہے میدانِ جنگ میں میری کوئی کارکردگی ملوث نہیں ہے۔ جب کہ گھر پر اماں سریان اور دادی طمامہ کی خدمت کرنا میرے فرائضِ اوّلین میں شامل ہے لہٰذا میں میدانِ جنگ کے بجائے اپنی اس حویلی کو ترجیح دیتی ہوں جہاں میں نے اماں سریان اور دادی طمامہ کی خدمت کرنی ہے۔''

اس پر لحیان کہنے لگا۔

''اچھا بھوک لگی ہے اگر کھانا تیار ہوگیا ہے تو لاؤ۔''

اس موقع پر سب سے پہلے یوریما اٹھی اور اپنی ماں سریان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

''اماں میں اب جاتی ہوں۔ مولک بھی آگئے ہوں گے۔ مجھے انہیں کھانا دینا ہوگا اس لیے کہ میں کھانا تیار کرکے یہاں آئی تھی۔''

سریان، طمامہ، لحیان اور نکسیما میں سے کسی نے اُسے روکا نہیں۔ اس لیے کہ اُس نے جاکر سب کو کھانا دینا تھا۔ اس بناء پر یوریما اٹھ کر چلی گئی۔ نکسیما نے سب کے لئے وہیں کھانا لگایا بڑے پرسکون ماحول میں سب نے کھانا کھایا۔ آنے والی شب کو نکسیما نے خود لحیان کے کوچ کی تیاری مکمل کرائی اور شب کے پچھلے حصے میں لحیان، مولک اور طباش ایک لشکر لے کر مدین والوں کی سرحد کی طرف روانہ ہوئے تھے تاکہ حتیوں کو اُن کے علاقوں پر حملہ آور ہونے سے روکیں۔

مدین والوں کی سرحد پر اپنے لشکر کا پڑاؤ کرنے کے بعد طباش، لحیان اور مولک نے ایک دن اور ایک رات اپنے لشکریوں کو مکمل آرام کرنے اور ستانے کا موقع فراہم کیا۔ اس سے قبل سرحدوں کی طرف آتے ہوئے لحیان اور مولک کے مشورہ کرنے کے بعد طباش نے حتیوں کے علاقوں کی طرف سے اپنے مخبر پھیلا دیئے تھے تاکہ وہ حتیوں کے لشکر کی نقل و حرکت سے آگاہ کرتے رہیں چنانچہ اگلے روز طباش نے لحیان، مولک اور دیگر سارے سالاروں کو اپنے پاس طلب کرلیا جب سب جمع ہوگئے تب خصوصیت کے ساتھ لحیان اور مولک کی طرف دیکھتے ہوئے طباش کہنے لگا۔

''میرے عزیز بیٹو! جو لشکر ہم حتیوں کی راہ روکنے کے لئے لے کر آئے ہیں اُسے تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور یہ تقسیم آج ہی مکمل کرلی جائے گی۔ میں چاہتا ہوں جب ہمارے مخبر یہ خبر دیں کہ حتیوں کا لشکر ہمارے قریب آگیا ہے۔ تب ہم اپنے کام کی ابتدا کریں شروع میں خم ٹھونک کر ہم حتیوں کے سامنے نہیں آئیں گے اس لیے کہ ماضی کی ساری جنگوں کو سامنے رکھتے ہوئے میں یہ اندازہ لگاتا ہوں کہ حتی ہم سے کئی گنا بڑا لشکر لے کر ان علاقوں کا رُخ کریں گے۔

انہیں ناکامی اور بدقسمتی سے دوچار کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ جب وہ سرحدوں کے قریب آئیں تو میں اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ اُن کے سامنے کھڑا ہوں گا ایک طرح سے اُن کی راہ روکوں گا لحیان چند سالاروں اور لشکر کے ایک حصے کے ساتھ

دائیں جانب اور مولک بائیں جانب ہوگا۔

چنانچہ میں تو حتیوں کے لشکر کے سامنے آؤں گا لیکن تم دونوں اپنے اپنے حصوں کے ساتھ سامنے نہیں آؤ گے گھات میں رہو گے چنانچہ حتی جب یہ اندازہ لگائیں گے کہ سیستانیوں نے ایک معمولی سے اور ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ حتیوں کی راہ روکنے کی کوشش کی ہے تو وہ بڑے خوش ہوں گے آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ آور ہوں گے۔

میں اُن کے حملے کو روکوں گا۔ جب میں ایسا کروں گا اُسی وقت تم دونوں بھی اپنی گھات سے نکلو گے، دائیں جانب سے لحیان، بائیں جانب سے مولک اپنے اپنے حصے کے ساتھ حتیوں پر ٹوٹ پڑے گا۔ اگر ہم سامنے دائیں اور بائیں سے تھوڑی دیر کے لیے ہی حتیوں پر ضربیں لگانے میں کامیاب ہوگئے تو پھر لکھ رکھنا فتح مندی اور کامیابی ہماری ہوگی اور ہم حتیوں کو ذلت آمیز شکست دے کر بھاگ جانے پر مجبور کردیں گے۔''

لحیان مولک اور دوسرے سالاروں نے طباش کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا لہٰذا اُسی وقت لشکر کو تین حصوں میں تقسیم کردیا گیا تھا اور لشکریوں کو یہ سمجھا دیا گیا تھا کہ حتیوں پر کیسے ضرب لگانی ہے اور کیسے اُن پر حملہ آور ہونا ہے۔

سیستانی مخبروں نے جب طباش، لحیان اور مولک کو یہ خبر دی کہ حتیوں کا لشکر صرف دس میل کے فاصلے پر رہ گیا ہے اور بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ تب لحیان اور مولک دونوں دائیں بائیں گھات میں چلے گئے جب کہ طباش نے اپنے حصے کے ساتھ دشمن سے ٹکرانے کا عزم کرلیا تھا۔

چنانچہ حتیوں کا لشکر جب قریب آیا، تب طباش اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ اُن کی راہ روک کر کھڑا ہوا۔ اپنے سامنے چھوٹے سے لشکر کو دیکھ کر حتیوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے۔ انہوں نے وقت ضائع نہیں کیا اُسی وقت اپنی صفیں درست کرکے وہ اعضاء شکنی طاری کرتے ہوا کے تیز جھونکوں کے خروش سینوں میں تلاطم برپا کرتے آگ و خون کے پیغام اور خونبار منزلوں کی نشاندہی کرتے بے روک طوفانوں کے سرکش جھونکوں کی طرح حملہ آور ہوگئے تھے۔

جوابی کاروائی کرتے ہوئے طباش بھی خوشی کو غم، شرف کو مایوسی، آسودگی کو تلخی میں تبدیل کرتے مایوسی کے بھنور پر آشوب زخموں اور دہکتی آگ کی طرح حملہ آور ہوگیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد دائیں جانب سے لحیان اپنے حصے کے ساتھ نمودار ہوا اور وہ

www.pdfbooksfree.blogspot.com

www.pdfbooksfree.blogspot.com

بھی حتیوں پر قلب کو دریدہ جسم کو ریزہ ریزہ کرنی کھولتی اذیتوں کی کثرت زندگی کی گراں مسافتوں میں نظر نظر سیراب کرتے وحشتوں کے زخموں کی طرح حملہ آور ہوگیا تھا۔

لحیان کے پیچھے ہی پیچھے مولک بھی بائیں جانب سے اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا اور وہ بھی حتیوں کے پہلو پر ہر قدم پر خوف، ہر نفس کو ناآسودہ کردینے والے جذبوں، برہم مزاج آندھیوں اور موت کے پیغام دیتی دکھ کی تپتی تنہائیوں کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

یوں دونوں لشکریوں کے ٹکرانے سے زیست کے قرینے لہولہو ہونا شروع ہوگئے تھے جسم ریزہ ریزہ ہونے کی ابتدا کرچکے تھے ذلت کا مہیب بحران بن کر موت چاروں طرف رقص کرنے لگی تھی قضا کے گہرے لمحوں کی یورش جسموں کی فصیلیں بڑی تیزی سی شکست کرنے لگی تھیں۔

دونوں لشکر شام تک ایک دوسرے سے ٹکراتے رہے لیکن جنگ کا کوئی فیصلہ نہ ہوسکا لہٰذا طباش، لحیان اور مولک پیچھے ہٹ کر اپنے پڑاؤ کی طرف چلے گئے بلکہ حتیوں نے بھی ذرا پیچھے ہٹ کر اپنا پڑاؤ قائم کرلیا تھا۔

دوسرے روز طباش، لحیان اور مولک پھر خم ٹھونک کر جب حتیوں کے سامنے آنا چاہتے تھے تب اُن کے مخبروں نے خبر دی کہ رات کی تاریکی میں حتی لشکر اپنا سب کچھ سمیٹ کر واپس اپنے علاقوں کی طرف چلا گیا ہے۔

حتیوں کے لشکر کے اس ردعمل پر طباش، لحیان اور مولک بڑے پریشان ہوئے۔ اُن کی واپسی کی وجہ نہ جان سکے تاہم احتیاطاً انہوں نے اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پڑاؤ رکھا۔

دوسرے روز جب وہ تینوں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے تب اُن کے کچھ مخبر پڑاؤ میں داخل ہوئے۔ وہ سیدھے اُس طرف گئے جہاں طباش، لحیان اور مولک دیگر سالاروں کے ساتھ کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ وہ مخبر جب اُن کے سامنے گئے تب طباش نے غور سے اُن کی طرف دیکھا پھر اُن کو مخاطب کیا۔

''میرے ساتھیوں کیا تم کوئی اچھی خبر لے کر آئے ہو؟''

اس پر آنے والوں میں سے ایک مسکرایا اور کہنے لگا۔

''یقیناً ہم اچھی ہی خبر لے کر آئے ہیں۔ دراصل حتی بڑی جلدی میں راتوں رات

اپنی ہر چیز سمیٹ کر اپنے مرکزی شہر کی طرف چلے گئے تھے۔ اُن کے اس طرح میدانِ جنگ کو چھوڑ کر جانے کی ایک بہت بڑی وجہ ہے اس لیے کہ جس روز آپ کا اور اُن کا ٹکراؤ ہوا تھا اور اُس روز کی شب کو جب دونوں لشکروں نے پیچھے ہٹ کر پڑاؤ کیا تھا تو حتیوں کے پڑاؤ میں تیز رفتار قاصد آئے، جنہوں نے حتیوں کے بادشاہ متوشلیش کا یہ پیغام دیا تھا کہ وہ لشکر فی الفور اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف چلا آئے۔ اس لیے کہ آشوری عربوں نے ایک بار پھر نینوا کی سرزمینوں سے نکل کر حتیوں پر حملہ کر دیا تھا اور اُن کے علاقوں کے اندر دور تک انہوں نے لوٹ مار اور شکست و ریخت کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اس لشکر کو حتیوں کے بادشاہ نے اس لیے واپس بلا لیا تھا تاکہ آشوری عربوں کو حتیوں کی سلطنت کے اندرونی حصوں کی طرف بڑھنے سے روکا جائے۔''

یہاں تک کہنے کے بعد وہ مخبر جب خاموش ہوا تب بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لحیان طباش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''عم! جو کام ہم کرنا چاہتے تھے وہ آشوریوں نے کر دکھایا۔ لگتا ہے آشوری آہستہ آہستہ اپنی طاقت اور قوت بڑھاتے چلے جارہے ہیں اور انہوں نے اپنی قوت کی زور آزمائی کے لیے سب سے پہلا ہدف حتیوں ہی کو چنا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ آنے والے دور میں یقیناً آشوری، حتیوں پر ایسی ضرب لگائیں گے کہ ان کی سلطنت کا خاتمہ کرکے رکھ دیں گے اور مجھے یہ بھی اُمید ہے کہ اب حتی کبھی بابل، سیستانیوں یا مدین والوں پر حملہ آور ہونے کی جرأت و جسارت نہیں کریں گے۔ اس لیے کہ اب اُن کے لئے ایک اور بہت بڑا دشمن آشوریوں کی شکل میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ لگتا ہے جن علاقوں پر اس وقت آشوریوں کا قبضہ اور اُن کی حکومت ہے اُس پر وہ اکتفا نہیں کر رہے۔ میرا اپنا اندازہ ہے کہ وہ بار بار حتیوں کے علاقوں پر حملہ آور ہوکر اور اُن کے علاقوں کی لوٹ مار کرتے ہیں تو ایسا کرکے وہ شاید حتیوں کے لشکریوں کی طاقت اور قوت کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں اور جس روز وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے میرا دل کہتا ہے وہ حتیوں کی سلطنت کا تختہ الٹ کر رکھ دیں گے۔

دوسری طرف حتی بھی کھل کر آشوریوں کے سامنے آنے سے ہچکچا رہے ہیں۔ اُن کو یہ خطرہ ہے کہ ایک بار اگر انہیں کھلے میدانوں میں آشوریوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑ گیا تو پھر آشوریوں کو اپنے مرکزی شہر ختوشاش تک روک نہ سکیں گے اور اُن کی

سلطنت کا خاتمہ یقینی ہوجائے گا۔''

بہرحال مخبروں کی لائی ہوئی اس خبر پر کہ آشوریوں نے حتیوں پر حملہ کردیا ہے اس بناء پر حتیوں کا لشکر واپس چلا گیا ہے۔ سب نے خوشی اور طمانیت کا اظہار کیا۔ طباش کے کہنے پر لشکر نے چند دن مزید احتیاط کی خاطر وہاں قیام کیا۔ اُس کے بعد یہ بات جب واضح ہوگئی کہ اب حتی دوبارہ ان علاقوں کا رُخ نہیں کریں گے تب طباش، لحیان اور مولک اپنے لشکر کے ساتھ فتح اور کامرانی کے گیت گاتے ہوئے واپس اپنے مرکزی شہر اشوکانی کا رُخ کر رہے تھے۔

(تمت بالخیر)

www.pdfbooksfree.blogspot.com